رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۲

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰

رؤسا و جاگیرداران سے " عـ۷

عام خریداران سے " ۵ـ

" " ششماہی ۳ـ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زربنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۲۱۳)

امرتسر۔ ۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم - - - - صـ۱

انتخاب الاخبار - - - - - - - صـ۲

بہائی دعوے - - - - - - صـ۳

ہندوستان کے لئے ایک جدید ریفارم سکیم۔ صـ۴

(قادیانی مشن) - - - - - -

کتب حدیث اور علماء اہل حدیث کی خدمات صـ۶

مولانا اشرف علی صاحب - - - صـ۹

فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ - - - - صـ۱۰

برہان التفاسیر - - - - - صـ۱۱

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۲

فتاوے صـ۱۳ متفرقات - - صـ۱۴

ملکی مطلع صـ۱۵ اشتہارات - صـ۱۶/۲۰

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

از قلم مولوی عبید الرحمن طالب مبارکپوری اعظمی

حمد گوناگوں ہے زیبا رب اکبر کیلئے
اور ہے مدح وثنا اپنے پیمبر کے لئے

جان ودل ہوں کیوں نہ قرباں ایسے رہبر کیلئے
رہنمائی جس کی تھی فردوس اطہر کے لئے

کون تھا ملتا جسے طغرائے ختم انبیاء
یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے

رحمۃ للعالمیں اور صاحب خلق عظیم
کیا مبارک تھے لقب عالم کے سرور کیلئے

جب ملیگا موقعۂ محمود ان کو حشر میں
جگ پڑیگا خود مقدر حوض کوثر کیلئے

جلوۂ شق القمر کی اُف وہ حیرت زائیاں
مرحبا یہ معجزے تھے اپنے رہبر کے لئے

مجھ کو بھی طالب کچھ ایسی ہے شفاعت کی امید
دل سے شیدا ہوں شفیع روز محشر کے لئے

مسائل حج۔ جس میں حج کے طریق، اذکار، مناسک، سب درج ہیں۔ قیمت ۵ر محصول ڈاک ۱ر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (منیجر)

انتخاب الاخبار

امرتسر ۶ - جنوری کی شام کو ہلال عید صاف طور پر نظر آجانے سے ۷ جنوری کو عید الفطر منائی گئی۔

امرتسر ۱۱ - جنوری کو حضور گورنر پنجاب تشریف لائے - آپ نے بعد دوپہر اندھ ودھیالہ (جو دروازہ لوہگڑھ کے باہر حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے) کا افتتاح فرمایا - اور واپس چلے گئے۔

امرتسر میں ایک جنٹ اپنے کسی مقروض کے مکان پر قرقی لے کر گیا۔ کسی نے اچانک جنٹ کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا۔ جس کے باعث وہ مرگیا

بھی جاری رہے گی۔

—— بنگال کے مشہور لیڈر مسٹر سوبھاش چندر بوس حکومت ہند کے حکم سے وائنا چلے گئے ہیں۔

—— پٹنہ کی ایک اطلاع ہے کہ پنجاب میل سے ۸ ماہ حال کو دو بیمہ شدہ پارسل جنکی مالیت تقریبًا سولہ ہزار روپیہ تھی - چوری ہو گئے۔

—— ریاست کولہاپور میں کسی وجہ سے پولیس چند مسلمانوں کو گرفتار کرنے گئی مگر پولیس کی مزاحمت کی۔ پھر اس نے گولی چلادی۔ ۹ مسلمان ہلاک اور بیس مجروح ہوئے۔

—— جالندھر پولیس کیلئے تین کانسٹبلوں کی ضرورت تھی جن کیلئے دو سو سے زائد درخواستیں آئیں جنمیں گریجویٹ بھی تھے

مسلم ہائی سکول مارشیس کی امداد کرو

جو مولوی رشید نواب صاحب تحی کی کوشش سے ۱۹۲۶ء سے جاری ہے۔ جس میں فرنچ، انگریزی، عربی، فارسی، اردو علوم کے علاوہ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ موجودہ اقتصادی بدحالی کی وجہ سے سکول مذکور کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے - ہمدردان اسلام اپنی اخوت اسلامی کو مدنظر رکھتے ہوئے حتی الامکان امداد فرماکر ثواب حاصل کریں۔ جملہ خط وکتابت وترسیل زر پتہ ذیل پر ہو۔ (۱) مولوی حکیم رشید نواب کی مکان ۳۶/۲ گلی ۲۸ رنگون برما۔ (۲) عبدالقادر حاجی ابوبکر نیجر مسلم ہائی سکول پورٹ لوئیس مارشیس۔

ناظرین مطلع رہیں

جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے۔ ان کو اخبار اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء میں اطلاع دی گئی تھی - ۲۴ جنوری تک جن کی طرف سے قیمت اخبار موصول نہ ہوگی۔ ان کو آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

مدت مدید اور عرصہ بعید کے بعد

تفسیر ثنائی اردو جلد پنجم

مکرر چھپ گئی ہے

ناظرین آج ہی فرمایش بھیجکر طلب کرلیں۔ قیمت دو روپیہ (۲) محصول ڈاک آٹھ آنہ

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

صلوٰۃ النبی

مصنفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو جو قبولیت ہوئی ہے اس کا اندازہ اس بات سے ہی لگ جاتا ہے کہ اس کے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئے - اب تیسرا ایڈیشن تفسیر واضح البیان مکمل ہوجانے کے بعد چھپیگا۔ اس میں اس دفعہ نماز تہجد ونماز تراویح کے مسائل پر کافی روشنی ڈالی جائیگی۔ انشاء اللہ۔

سالنامہ "مسلم راجپوت" امرتسر

ماہ جنوری میں اخبار ہذا کا سالنامہ نمبر شائع کیا گیا ہے۔ جس میں راجپوت قوم کو ترقی پر لے جانے کے لئے اصلاحی مضامین لکھے ہیں۔ ضخامت ۲۶×۳۰/۴ کے ۶۰ صفحات۔ سرورق رنگین قیمت ایک روپیہ۔ نیجر "مسلم راجپوت" شریف گنج امرتسر سے طلب کریں۔

—— مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر جو مقدمہ گورداسپور میں دائر ہے۔ اس میں گواہان استغاثہ پر جرح ہو رہی ہے۔

—— ۱۹ جنوری کو پونے سات بجے شام چاند کو گرہن لگیگا جو تقریبًا سوا چار گھنٹہ تک رہیگا۔

—— بنگال کے مشہور ومعروف مسلمان سر عبداللہ سہروردی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی چندروز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

—— سردار عبدالرسول خان سابق قونصل جنرل افغانستان مقیم ہند لاہور میو ہسپتال میں انتقال کرگئے۔ انا للہ۔

—— حکومت ہند نے ملازمین کی تنخواہوں میں پانچ فیصدی جو تخفیف کر رکھی ہے۔ وہ اس سال

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب سائیکلوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے۔ اس لئے ہر ایک ضلع میں سائیکلوں کی تعداد معلوم کی جارہی ہے۔

—— فرانس واٹلی کے تاریخی عہدنامے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اٹلی کو فرانسیسی افریقہ کا ہزار مربع میل رقبہ دیدیا گیا

—— نواب مظفر خان صاحب صوبہ پنجاب کیطرف سے اسمبلی کے سرکاری ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

—— حکومت کشمیر نے گلگت کا علاقہ حکومت ہند کے سپرد کر دیا ہے۔

—— مشہور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم دہلی پہنچ گئی ہیں۔

—— جزائر مارموراہ میں ایک ہیبت ناک زلزلہ آیا۔

—— ایران میں ایک نوجوان ۸½ فٹ لمبے قد کا ہے

عید آنہ فنڈ

محمد ہاشم صاحب از کھرباواں ضلع گیا ۱۲/ معرفت حاجی محمد عباس صاحب متولی مسجد حنیفیہ پر میود بارکس مدراس ۵/۔ مولوی عبدالقیوم چک رجادی ضلع گجرات ۶/۔ حکیم اللہ بخش صاحب ماہولہ ۶/۔ حافظ محمد سلیمان مدنپور ضلع گیا ۶/۔ مدرسہ دار الحدیث مدینہ حکیم اللہ بخش موصوف سے ۱۲/

۱۱ جنوری کو ایک عیسائی عورت دفتر اہلحدیث میں مسلمان ہوئی۔

قرآن کے آنسو۔ ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ (۴۳۴) ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/ ... (الفرقان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲ شوال المکرم ۱۳۵۳ھ

بہائی دعویٰ

ناظرین "اہلحدیث" شیخ بہاء اللہ ایرانی سے واقف ہونگے۔ آپ ملک ایران کے باشندے تھے۔ ایران میں آپ کا پیدائشی نام (مرزا حسین علی) تھا۔ بعد میں آپ نے کسی مصلحت سے اپنا نام "بہاء اللہ" تجویز کر لیا۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اسی ایرانی مدعی سے مستفیض تھے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں ثابت کر دکھایا ہے۔ ان دونوں ریفارمروں میں یہ بات بالاتفاق پائی جاتی ہے جیسا کہ یہ دونوں صاحب کہتے ہیں (بلکہ ان کے اتباع بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں) کہ ہماری بابت سب انبیاء سابقین نے پیشگوئی کی ہوئی ہے یعنی ہم موعود کل انبیاء ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ:۔

"میرے خدا نے مین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتدا سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہو سکتے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

آج ہم بہائی میگزین کے اس نمبر پر توجہ کرتے ہیں۔ جس میں اڈیٹر صاحب میگزین مذکور نے ایک بہت طویل مضمون اس امر کی توضیح کرنے کے لئے سپرد قلم کیا ہے۔ مضمون کیا ہے بہائی عقائد کا انسائیکلوپیڈیا (فہرست) ہے۔ اسلئے ہم اُسے سارے کا سارا نقل کرینگے تاکہ ہمارے ناظرین کے پاس یہ ذخیرہ موجود رہے اور وہ ان جدید مدعیان کی اور ان کے اتباع کی کوشش کا اندازہ کر سکیں کہ کہاں تک ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں۔ مضمون بہائی کے نیچے حواشی میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب میگزین لکھتے ہیں کہ:۔

"طلوع بہاء اللہ

<u>جلوۂ موعود</u> بہا کے معنی ہیں نور، حسن و جمال، جلال، رونق، تازگی۔ یہ لفظ سنسکرت میں بھی بہت آتا ہے۔ ویدوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔ پالی زبان میں بودھ دھرم کی کتابیں اس کا بہت ذکر کرتی ہیں۔ بلکہ آنے والے موعود کا ذکر کرتے ہوئے بودھ کتب مقدسہ میں فرمایا ہے کہ اس کا نام "امت بہا" ہے اور بہا کے معنی پالی میں بھی وہی ہیں جو سنسکرت اور عربی میں ہیں۔ یعنی نور، جمال، جلال۔ وید میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے پرماتما کی طرف سے بہا کا ظہور ہوتا ہے پھر اور چیزیں نمودار ہوتی ہیں۔ عبرانی میں بھی عربی کی طرح لفظ بہا بکثرت مستعمل ہے۔ عربی بائبل میں بھی جہاں آنے والے موعود اعظم کا ذکر ہے وہاں یہ الفاظ ہیں:۔ "ھم یرون مجد الرب بھاء الٰھنا" کتاب یسعیا باب ۳۵: ۲ لوگ پروردگار کی عظمت اور ہمارے خدا کے بہاء کو دیکھیں گے۔" صادق اہل کتاب سچے دل سے اس ظہور پر ایمان لا رہے ہیں جو بہاء اللہ کے نام سے جلوہ گر ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں نور خدا۔ اسی حقیقت اور نام کو قرآن مجید میں یوم موعود کی بشارتوں کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے۔

واشرقت الارض بنور ربھا (سورہ زمر)

اور زمین نور پروردگار سے روشن ہوگی۔

یہی بہاء اللہ کے معنی ہیں یعنی نور خدا وہی نور رب ہے اور بہاء کی بجائے نور کا لفظ تفسیر و تشریح کے لئے اور یہ بتانے کی غرض سے رکھا گیا ہے کہ اصل چیز حقیقت و معنویت ہے۔ یعنی تجلی الٰہی جو جلوہ نما ہوگی۔ اسی کی روشنی عالم میں پھیلے گی۔ اگر حقیقت نہ ہو تو صرف لفظ سے کیا ہو سکتا ہے۔ اسی جلوۂ حقیقت کو کتاب مقدس بائبل میں بہاء اللہ اور قرآن مجید میں نور رب کہا گیا ہے۔ اور فی الحقیقت تجلی ربانی ہی ہے جو روشنی دکھاتی ہے ورنہ بغیر اس کے انسان اور دنیا دونوں تاریک محض ہیں۔[ف۱] اور اسی موعود نام بہاء اللہ کی مناسبت سے اب

ف۱ عربی بائبل میں بہا آلہنا بیشک ہے لیکن بحیثیت مرکب اضافی نہ بحیثیت علم۔ ایرانی بہاء اللہ نے اپنا نام بطور علم تجویز کر لیا تھا۔ جیسے عبداللہ عبدالرحمن وغیرہ۔

لغات کشوری۔ اردو زبان میں مستعمل الفاظ ہندی (۲۱۵) سنسکرت، ترکی، عربی وغیرہ کے معانی تحقیق نے عوض ہوا

(باقی اگلے صفحہ پر)

قادیانی مشن

ہندوستان کیلئے ایک جدید ریفارم سکیم

سائمن اور نہرو رپورٹ سے بہتر

(امت مرزائیہ کے ایک جدید ملہم کی تجویز کردہ)

آج کل ہندوستانی اخباروں میں آیندہ ریفارم سکیم پر ساری توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ بحث ۱۹۲۷ء سے چلی ہے۔ آج کل جو مسودہ رپورٹ ہندوستانیوں میں زیر بحث ہے وہ ایسا ہے کہ کانگرسی لوگ اس کو بالکل غلط کہتے ہیں۔ وزیر ہند اس کو بہتر سکیم بتاتے ہیں۔ وزیر ہند کا قول ہے کہ اس سے اچھی سکیم کوئی بنا ہی نہیں سکتا۔ آج ہم جو سکیم احمدی ملہم کی پیش کرتے ہیں اسے دیکھ کر وزیر ہند بھی غالباً تسلیم کرینگے کہ واقعی اس سے اچھی کیا اس جیسی سکیم بھی نہیں بن سکتی۔ بالکل صاف بالکل سیدھی نہ اینچ نہ پیچ۔

نوٹ: آج ہم جس احمدی ملہم کی پولٹیکل سکیم پیش کرنے کو ہیں یہ وہی صاحب (شیخ غلام محمد سلطان القلم امام مہدی آخر الزمان و مصلح موعود و قدرت ثانیہ کلمۃ اللہ افسر انچارج خزانہ اعلیٰ سرکار آسمانی بادشاہت خلیفہ سلطان موعود) ہیں جن کا ذکر اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۳۲ء میں ہو چکا ہے۔ جنہوں نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ میری زوجیت میں آجائے گی۔ جس کے ولیمے کا خرچ دفتر "اہلحدیث" نے اپنے ذمے لیا تھا۔ آج کی سکیم شاید اسی تزویج کی تشریح ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے مزیدار ہے۔ اور مرزا صاحب متوفی کی ایک خواب کی تعبیر ہے۔ جس کا ذکر پھر کبھی ہوگا۔ ناظرین اس سکیم کو بغور پڑھیں۔ چنانچہ امام مہدی فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت حکومت گورنروں، وزراؤں وغیرہ کے ذریعہ تمام خزانہ اور طاقت حکومت کے استعمال سے اپنی حکومتوں کا انتظام چلا رہی ہے۔ جسمیں دوسری قوم و مذاہب کے انسان اس کے عملہ سرکاری میں داخل ہیں۔ جن کے متعلق وہ یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ سب اس کے پورے وفادار اور امین حکومت رعایا ہیں۔ اسی طرح وہ آسمانی خدائے واحد کی جانب اور ضرورت حقہ کی آرزو کو قبول کرے۔ اور صوبہ پنجاب سے اس کا کام شروع کر دے۔ جہاں میرا تعلق ہندوستان میں صرف موجودہ گورنر پنجاب اور گورنر جنرل جنہسے ہوگا۔ اور تمام درمیانی وسائل سے میں بالاتر اور الگ چلوں گا۔ میرے اور ان ہر دو حکام اعلےٰ کے مابین تعلق خط و کتابت و میل ملاپ اور انتظامات محکمہ کی سرانجام دہی کے لئے حسب ضرورت ایک عملہ اعلیٰ ایسا ہوگا جو اردو و انگریزی خوان مسلمان یا انگریز ہو۔ لیکن اس کا تقرر

یہودی، عیسائی، مسلمان وغیرہ اہل مذاہب جو اس ظہور حق کو شناخت کرکے فائز ہوئے۔ نئے نام سے "اہل بہاؔ" یا "بہائی" کہلاتے ہیں چنانچہ نئے نام کی اطلاع کتاب مقدس نے پہلے دے دی تھی:۔

"تب قومیں تیری راستبازی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے اور تو ایک نئے نام سے کہلائے گا۔ جسے خداوند کا منہ رکھ دے گا۔" (یسعیاہ باب ۶۲)

الحمدللہ خداوند کی طرف سے جو کچھ مقرر تھا ظاہر ہو گیا۔ پروردگار نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ نبیوں کی صداقت آشکار ہوئی۔ مقدس کتابوں کے نوشتے پورے ہو گئے۔" (بہائی میگزین ص ۱۸/۱۹ بابت نومبر ۱۹۳۲ء)

(بقیہ حاشیہ ص ۳) اس کو ترکیب اضافی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ط۔ اس آیت میں "عبداللہ" بحیثیت مرکب اضافی مستعمل ہوا ہے۔ اب اگر کوئی شخص شیخ بہاء اللہ کی طرح اپنا اصلی نام چھوڑ کر نیا نام عبداللہ رکھ لے (جیسے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے اپنا پیدائشی نام "غلام نبی" ترک کرکے عبداللہ رکھ لیا تھا) اور کہنے لگے کہ اس آیت میں میری طرف اشارہ ہے۔ تو کیا کوئی عقلمند ایسا دعویٰ مان لیگا؟ کیا یہ بات ماننے کے لائق ہے؟ اس لئے اردو بائیبل میں "یسعیا" کے مذکورہ مقولہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:۔

وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھینگے:

دیکھئے انہوں نے مرکب اضافی کو ملحوظ رکھ کر کیسا صحیح ترجمہ کیا ہے۔ اس طرح کوشش کرکے پیشگوئی بنائی جائے تو ہر ایک عبداللہ آیت مذکورہ (لما قام عبد اللہ) کو اپنے حق میں چسپاں کر لیگا۔

اسی طرح قرآن شریف میں "نور رب" سے مراد ۴۴ مرکب اضافی ہے۔ علم نہیں۔ پس معنے یہ ہیں کہ بروز قیامت خدا کی صفت "نور" سے زمین روشن ہو جائیگی۔ یہ نہیں کہ نور سے مراد ضیاء اور ضیاء سے مراد بہاء اور بہاء سے مراد بہاء اللہ۔ کیا خوب!

لطیفہ: یہاں پہنچ کر ہمیں حضرت سعدی کی ہزلیات یاد آگئیں۔ آپ نے ایک شخص سے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے" اس کمبخت کے مارے نے اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لقب لگا دیا۔ شیخ سعدی نے فرمایا۔ حاجی و چاچی تجنیس خطی دارد۔ چاچی کمان را گویند۔ کمان و گمان تجنیس خطی دارد۔ گمان شک را گویند۔ شک و سگ تجنیس خطی دارد۔ معلوم شد کہ تو سگ ہستی۔ بے چارے حاجی صاحب منہ تکتے رہ گئے۔ (باقی)

کاوےٰ علی الفاویہ۔ مرزائیت کی تردید میں ایک بے نظیر (۲۱۴) مختصر کتاب۔ قیمت حصہ اول ۵ر دوم ۴ر۔ (منیجر اہلحدیث)

میری سفارش کے ساتھ مجوزہ حلف وفاداری کے ساتھ گورنر صوبہ اور گورنر جنرل ہند فرمادیں گے جس تمام انتظام کی منظوری حکومت ہند کو بادشاہ سلامت سلطنت برطانیہ سے حاصل کرنی ہے جس میں میرا تقرر محکمہ اصلاحات خصوصی کے افسر اعلےٰ کی حیثیت میں بھی حکومت کے منتخب مخصوص ہاتھ میں رہے گا۔ جس کے چارج میں ایک مقررہ سالانہ بجٹ کا کلی اختیار رہوگا۔ اور جس کے تمام قواعد وحسابات اور عملہ ماتحت میرے اختیار کلی میں کام کرے گا۔ اور کسی دوسرے محکمہ حکومت اور اس کے عملہ وغیرہ کا اس میں کسی قسم کا دخل نہ ہوگا۔ لیکن میرے محکمہ خصوصی اصلاحات کو تمام حکومت کے محکموں اور ملک کی ماتحت رعایا کے اندر دخل دینے کا پورا حق اور اختیار خصوصی حاصل ہوگا۔ جس کے لئے تمام مشترکہ واحد انتظام عملہ وغیرہ میں مجوزہ حلف وفاداری ساتھ اپنے آخری فیصلہ سے تمام قوموں کے اندر سرانجام دوں گا۔ اور ہر سال اس کا نتیجہ حساب خزانہ اور دیگر کارگذاری بوساطت گورنر صوبہ پنجاب ہندوستان کے گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجی جایا کریگی۔ جس کی تمام کاروائی میرے اختتامی نوٹ و دستخط کے ماتحت حکومت کی منظورشدہ کاروائی سمجھی جائے گی۔ جس کے کسی حصہ پر حکومت اعتراض کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔ ہاں تشریح کرانے اور آیندہ کے لئے مشورہ دینے کی مجاز ہوگی۔ اور اگر وہ دو سال ابتدائی کے بعد اس سے متفق نہ ہو یا اپنا کسی قسم کا نقصان سمجھے تو اس بات کی پوری مجاز ہوگی کہ اپنا تمام انتظام مجھ سے واپس لے لے۔ اور اگر میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ انتظام حکومت کے دوران میں موجود پائے تو اُسے بحق حکومت ضبط کرلے۔ میرے پاس نہ اس وقت اس قسم کی کوئی جائداد ہے اور نہ موت تک کوئی ایسی جائداد کھڑی ہوگی۔ کیونکہ میں اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلعم کا کامل بروز اور حضور محمد صلعم کا غلام ہوں۔ مجھے یہی سبق اسلام نے پڑھایا ہوا ہے۔

حکومت برطانیہ کو مجھے ہر سال کیلئے کم از کم پانچ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپیہ کی آمدنی وخرچ کا بجٹ اپنے مشترکہ خزانہ ہند سے دینا ہوگا جس پر ہر قسم کے خرچ کا مجھے کلی اختیار حاصل ہوگا لیکن تمام اخراجات کی تفاصیل بمعہ رسیدات کے مکمل حساب رکھنے کا اپنے محکمانہ انتظام کے اندر میں پابند ہوں گا۔ جس حساب کا مقابلہ گورنر صوبہ پنجاب یا گورنر جنرل ہند اپنے محکمہ کے اڈیٹر سے بھی حسب ضرورت ہر سال کے بعد کرانے کے مجاز ہونگے اور میرے تمام محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور ہر قسم کے اخراجات اسی رقم کے بجٹ سے خرچ ہونگے۔ جس میں میری تنخواہ اور افسران اعلےٰ سرکاری کی تنخواہ بھی شامل ہوگی۔ جن سب کی تنخواہوں وگریڈوں کے کل فیصلہ جات اور قواعد متعلقہ کا انتظام میرے سپرد ہوگا۔ اگر دو سال کے کاروبار کے نتائج کے بعد گورنمنٹ ہند کو اس سے اتفاق نہ ہوا۔ تو وہ محکمانہ طور میرے اس محکمہ کو توڑ دینے اور آیندہ اپنے ہر قسم کے امدادی ہاتھ کو بند کرلینے کی مجاز ہوگی۔ لیکن میرے آسمانی اور خلافتی کام کو اپنی حکومت کے اندر نہیں توڑ سکے گی۔ اور میں اس صورت میں پابند ہونگا کہ دو سال میں حکومت برطانیہ نے جس قدر بجٹ نقد میرے محکمہ میں خرچ کیا ہو اُسے گورنمنٹ کا قرضہ حسنہ شمار کروں۔ اور اپنے اسلامی خلافتی کاروبار کی آمدنی میں سے حسب گنجائش گورنمنٹ کی رقم باقاعدہ واپس کرتا رہوں جس کے لئے حکومت مجھے یک دم تنگ نہ کریگی بلکہ اپنی رقم کی واپسی کو میری سہولت پر چھوڑ رکھے گی۔ لیکن جو مدد اپنے مشترکہ محکمہ پولیس۔ عدالت۔ فوج وغیرہ سے مجھے دیگی۔ ان کے اخراجات نہ میرے بجٹ میں ڈالے جاوینگے۔ اور نہ ہی بعد میں ان کی کوئی رقم میں ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا۔ جس میں سے ایک سپیشل تھانہ اور عدالت میرے کام کے لئے حکومت کو وقف کرنی پڑیگی یہ تمام حد بندیاں اور تشریحات صرف فہم معاملہ اور صفائی حساب کے لئے ہیں۔ ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ میں نے بہت تھوڑا ہا تھ ہی ابھی خزانہ حکومت کو لگایا ہوگا۔ کہ میرے اپنے آسمانی و زمینی خزانوں کے انبار میرے پاس لگے ہونگے کیونکہ میں اسلام کے اس خدائے واحد کا مظہر اور اس کے انسان کامل (مرزا) کا بروز ہوں۔ جو علم وروح کی کامل طاقت اور صرف کُن سے آپ زمین وآسمان بنا سکتے ہیں۔

اور جو دوسروں کو حکومتوں اور خزانوں سے مالا مال کرکے دکھا سکتے ہیں۔ مجھے بھی ایسا ہی کرنا ہے صرف ایک تھوڑا سا حکومت برطانیہ کا امتحان اور عملی قدم ہے۔ جس کے اٹھنے کے بعد وہ دیکھ لے گی کہ میں اور میرا مذہب کیا چیز ہیں اور کس علم وعمل کے کامل اتحاد اور وحدت کا نام ہیں۔ اور ان سے کس قدر انسانی قومی اور ملکی مذہبی اور حکومتی اصلاح سلطنت برطانیہ کے اندر ظہور میں آتی ہے۔ جس کو ان کے کروڑوں پونڈ اور صدیوں کے علوم اور ہمتیں ہرگز ہرگز پورا کرکے نہیں دکھا سکتیں۔ جس کے لئے مجھے تمام کام قرآن شریف کی کامل تابعداری کے اندر سرانجام دینا ہوگا۔ کیونکہ اسی کی برتریوں، برکتوں، خوبیوں اور اعلیٰ عملی نتائج کا مجھے اظہار دکھلانا ہے جس میں حکومت وقت کے ان تمام حصوں سے مجھے اتحاد رہیگا جو اسلامی اصولوں کے مطابق کھڑے ہیں۔ اور مخالف حصہ قوانین حکومت کی تبدیلی کی تکمیل تک میرے کام کا دائرہ خالص قرآن شریف کی آسمانی کتاب قوانین کے اندر ہی رہے گا۔ اور میرے تمام اصلاحی معاملات انہی کی حدود کے اندر نہایت عدل وانصاف سے طے پا ئینگے۔ مجھے حکومت کو یہ خوشخبری دینی ہے

معیار حق - تبلیغی [illegible] (۲۱۴) [illegible]

کہ میرے جد امجد حضرت محمد الرسول اللہ صلعم کا روحانی و جسمانی اس قدر خزانہ آسمان و زمین پر موجود ہے جن کو کوئی حکومت گن نہیں سکتی۔ جن سب کا قانونی چارج بطور ورثہ مجھے لے کر اپنے محکمہ اصلاح میں خزانہ حکومت میں شامل کرنا ہے، اور ایک بالکل تازہ اور کثیر خزانہ و جائداد میرے روحانی باپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی چھوڑی ہوئی ہے۔ جس کو بہت جلد میں نے قانونی طور پر اپنے ورثہ میں شامل کرکے خزانہ حکومت میں داخل کرنا ہے۔ اور یہ تمام خزانے اور جائدادیں میری ہر قسم کی قرآنی احکامات و حکومت وقت کے قوانین کی محکم گرفت میں موجود ہیں۔ جن کا صرف فیصلہ حکومت کے بعد مجھے عدل کے ساتھ چارج لے کر دکھلا دینا ہے۔ کیونکہ ان تمام کثیر اموال اور جائدادوں کے منتظم خائن اور مکار و چور اور سخت نااہل واقع ہو چکے ہیں۔ جو اس قابل نہیں رہے کہ کوئی آسمانی یا زمینی کام ان کے ہاتھ میں باقی رکھا جائے۔ جن سب کی اصلاح کے لئے مجھے خدائے واحد نے بھیجا ہے۔ تاکہ ان سب کو معطل کرکے مناسب سزائیں دے کر کام کو بہترین امین ہاتھوں کے سپرد کر دیا جائے۔ جن کے ماتحت قومیں سخت کمزور اور بے وقوف ہو چکی ہیں۔ جن کے جتھوں کی قوت پر وہ سب دنیا میں اصلاح اور نیکی پھیلانے کی بجائے جرم اور خیانت، جھوٹ کو پھیلا رہے ہیں" الخ

(نمبر ہفتم۔ صفحہ ۵۲ تا ۵۶)

اہلحدیث ہم تو اس سکیم کے بالکل موئد ہیں۔ مگر دیکھئے انگریزی حکومت اس پر کیا توجہ کرتی ہے بہر حال سکیم اچھی ہے۔ غالباً شیخ صاحب موصوف اپنی اس رفعت شان میں اخبار "اہلحدیث" کے سٹاف کو نہ بھولیں گے۔ غور فرمائیں کہ آپ کے سگے اور سوتیلے بھائیوں (پیغامیوں اور قادیانیوں) کے کسی اخبار نے آپ کی سکیم پر ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ لیکن "اہلحدیث" نے اس کو اصل الفاظ میں شائع کیا۔ اس لئے بوقت خاص اس خدمت کا معاوضہ ملنے کی امید ہے۔ ورنہ کہا جائے گا ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بحر وفا کچھ تو ادھر بھی

کتب حدیث اور علما اہل حدیث کی خدمات

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے ایک پُر زور اپیل

(بقلم مولوی انیس الرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ دار العلوم باسیپ پالوہ)

تمہید ناظرین کرام! میری گستاخیاں، پھر غلطیاں، معاف فرمائیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو میری اس خامہ فرسائی سے دلچسپی نہ ہو۔ چند باتیں جو مدت سے ناچیز کے دل میں کھٹک رہی ہیں ان کا عرض کر دینا اپنے ذمے فرض سمجھا۔ مجھے اپنے عدم بضاعت کا مکرر اقرار ہے کہ اس مضمون میں مذروح ہے اور نہ جان۔ مگر ممکن ہے اس سے میرے محترم اہل بصیرت علماء و صلحاء بقول سعدیؒ ؎

نہ گویند از سر بازیچہ حرفے
کزو پندے نگیرد صاحب ہوش

کوئی صحیح معنی اخذ فرمائینگے اور کسی صحیح نتیجہ پر پہنچیں گے اور اگر اس میں غلطی یا خلاف واقع کوئی بات پائینگے تو امید ہے کہ ضرور اس پر بذریعہ اخبار ہذا عاجز کو اطلاع دینگے۔

تقریباً آج سے تین سال قبل جب میری چھ سالہ زندگی مظاہر العلوم سہارنپور اور دار العلوم دیوبند میں گزر رہی تھی۔ میں اس خیال بلکہ یقین میں تھا کہ میدان تصنیف کے شہسوار صرف علماء احناف متقدمین و متاخرین ہی ہیں یا دوسرے فرقہ کے علماء ہیں۔ جن میں علماء اہل حدیث کو کوئی دخل نہیں۔ نہ انکی تصنیفات ہیں نہ حواشی نہ شروح۔ اس لئے کہ کتب درسیہ وغیرہ درسیہ دینیات و فنونات کی تصنیفات و حواشی و شروح صرف انہی کی ہیں۔ مگر اس سے بھی مجھے چنداں عجب نہ تھا۔ اس لئے کہ اگرچہ اس وقت تک مجھے مذہب اہل حدیث سے اتنی واقفیت نہ تھی مگر اتنا معلوم تھا کہ ان کے مذہب کی اصل اصول کتاب صرف قرآن مجید و احادیث ہی ہیں دیگر ہیچ۔ لیکن سال دورہ میں میرا وہ عجب انتہا کو پہنچا۔ کیونکہ جماعت دورہ میں وہاں دس کتابیں ہوتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ موطا امام مالکؒ و محمدؒ شمائل للترمذی اور شرح معانی الآثار للطحاوی۔ جن میں سے دو (یعنی طحاوی و موطا امام محمد) کے مؤلف خود حنفی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں ساری کے حواشی حنفیہ کے ہیں۔ اور عجب نہ ہو کیونکہ صحاح ستہ میں سے اہل حدیث کی وہ مایہ ناز کتاب (یعنی اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری) ہے مگر اس پر بھی حاشیہ ہے تو حضرات احناف کا۔ پس اس وقت میرا یہ عقیدہ تھا کہ اہل حدیث میں یا تو کوئی ایسے قابل علماء نہیں جو ان کتب دین کی شرح لکھ سکیں یا ان پر حواشی چڑھائیں۔ جس وجہ سے مجبوراً احناف کی محشی کتب پڑھتے پڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ یا اگر لائق علماء ہیں بھی مگر اہل حدیث میں کوئی ایسے امراء و رؤسا نہیں جو ان کتب کے طبع کا متکفل ہو سکیں؛ مگر میرے اس خیال کی غلطی اس وقت معلوم ہوئی جب میں دار العلوم سے فراغت کے بعد دار الحدیث رحمانیہ دہلی آیا۔ اور روزمرہ علماء اہل حدیث کے تذکرے سننے میں آنے لگے۔ شیر پنجاب اور سیف بنارسی کی صدائیں کانوں میں گونجنے لگیں۔ اور شیخ عطاء الرحمن اور حافظ حمید اللہ جیسے سیٹھ و رئیس کی جو دو حاتمی و دریا دلی بچشم خود دیکھی۔ پس معلوم ہوا کہ اہل حدیث میں مؤلف و مصنف بھی ہیں اور محشی و

اثبات التوحید، قاضی فضل احمد لدھیانوی کی کتاب کا دندان شکن جواب۔ قیمت عہ دہلی (۲۱۸)

شارح بھی۔ نیز بفضلہ تعالیٰ امراء و رؤسا کی بھی اہلحدیث میں کچھ کمی نہیں۔ مگر ان تمام کے باوجود حیرت اس بات کی تھی کہ پھر علماء و طلباء اہل حدیث کیوں احناف کے در پہ گدا ہیں۔ جب ان میں ایسے لائق ترین علماء موجود ہیں جو کسی علم و فن میں علماء احناف سے کم نہیں۔ پھر ان کے ہاتھ کیوں احناف کی محشّٰی کتب و شروح موجود ہیں۔ جس سے وہ شب و روز مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے طلباء اہل حدیث کی ذہنیت روز بروز بدلتی جا رہی ہے۔ اب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس بات کی تشریح کرونگا کہ کون کونسی کتابیں اہل حدیث کی ہیں جس پر اہل حدیث کا تحشیہ ہونا چاہیئے مگر نہیں۔ اور کونسی کتابیں ہیں جس پر حاشیہ یا شرح ہے مگر ان کی طرف ہمارے امراء و رؤسا اہل حدیث توجہ نہیں فرماتے۔ جس کی وجہ سے علماء و طلباء اہل حدیث کو نقصان عظیم پہنچ رہا ہے والموفق والمعین۔

قرآن مجید کی طباعت اہل حدیث میں نہیں

ممکن ہے آپ کو تعجب نہ ہو۔ مجھے تو حیرت ہے کہ اہل حدیث کے اصل دین کی وہ اول کتاب جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔ کہ ہم وہ ایک فرد جماعت ہیں جن کے یہاں ہی صرف قرآن کریم کی تعلیم و تدریس باقی ہے اور یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ نفس الامر ہے کہ عالم اسلام میں اہل حدیث ہی ایک جماعت ہے جن کے یہاں شب روز تلاوت قرآن مجید کے علاوہ ہر صبح و شام اس کا درس ترجمہ بھی ہوتا ہے۔ اور ان کے یہاں تفاسیر باقاعدہ پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے اگرچہ یہ کوشش بھی ناکافی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کا رتبہ عالیہ تو اس سے بھی بالاتر تھا کہ دنیا کے ان علوم عالیہ (جو حقیقت میں ... کہلانے کے لائق ہیں) کو چھوڑ کر یا ان کو آلہ بنا کر علوم و معارف قرآنیہ کی طرف توجہ کرتے اور اسی کو اپنا دستور العمل بناتے۔ آپ اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہماری پستی و انحطاط کا راز اسی میں مضمر ہے کہ قرآن حکیم کو ہم چھوڑ چکے ہیں۔ جیسا ہمیں قرآن سے برتاؤ کرنا چاہیئے تھا ہم نے نہیں کیا خیر تاہم خدا کا شکر ہے کہ ہم نے نبذوا وراء ظھورھم کے درجہ کو نہیں پہنچایا۔ بہت سی بڑی بڑی اسلامی درسگاہوں سے کلام مجید کا ترجمہ اُٹھ گیا ہے اور کہیں صرف سورہ فاتحہ کا ترجمہ تبرکًا رکھا گیا ہے۔ اہل حدیث نے کلام مجید کو صرف سر و آنکھوں پر لگانے اور رمضان اور تراویح و جنازہ میں ختم پڑھنے کے لئے نہیں رکھا۔ جیسا کہ دوسروں نے کیا ہے۔

مگر دریافت طلب امر یہ ہے کہ پھر کیا وجہ کہ آج اہل حدیث کے مطبع میں مسنون قرأت کے مطابق قرآن مجید کی طباعت نہ ہوئی۔ کیا موجودہ مطبوعہ قرآن مجید جس کو ہم ہاتھ با ہاتھ لئے پھر رہے ہیں یہ مسنون قرأت کے مطابق ہے؟ ان قرآن مجیدوں میں جو وقف لازم وقف غفران، وقف مطلق، سکتہ، وقف مجوز، وقف جائز، وقف معانقہ وغیرہ حواشی اور آیتوں پر لکھے نظر آتے ہیں۔ کیا اس کا ثبوت صحیح حدیث میں ہے؟ اور کیا ان کا ماننا ضروری ہے؟ اور کہیں آیتوں پر م ط ج اور کہیں لا لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور تمام قرآن مجید میں چار جگہ سکتہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ بغیر سانس توڑے ٹھہرے۔ جیسے سورہ یٰسین میں مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا اور سورہ قیامت میں وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وغیرہ میں سکتہ ہے۔ پس کیا یہاں مرقدنا کے نا پر اور مَنْ پر سکتہ کرنا ضروری ہے؟ اگر ہے تو کیا حدیث صحیح میں ثبوت ہے؟ اور ہو کیسے حالانکہ اس کے خلاف ترمذی کی روایت بایں الفاظ موجود ہے اگرچہ اس میں کسی قدر ضعف ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قرأتہٗ یقول الحمد للہ رب العلمین ٥ ثم یقف ثم یقول الرحمن الرحیم ثم یقف پس یہ حدیث تو صریح دال ہے کہ آپ ہر آیت پر ہی وقف کرتے تھے اور وسط میں نہیں کرتے تھے۔ پس ان وقوف و سکتات کی کوئی شرعی حقیقت نہیں معلوم ہوتی۔ بیش ازیں نیست کہ قراء نے بعد میں ان امور کو ایجاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ بخاری کی روایت سے اشارہ ملتا ہے جہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے متعلق دریافت کیا گیا تھا۔ عن قتادۃ قال سُئل انس کیف کانت قرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم یمد ببسم اللہ و یمد بالرحمن و یمد بالرحیم (بخاری ص ۷۵۴) یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضورؐ کی قرأت کیسی تھی۔ کہا کہ آپکی قرأت مدًّا تھی (یعنی آپ حروف کو بڑھا بڑھا کر پڑھتے تھے) پھر انہوں نے پوری آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر بتایا کہ آپ بسم اللہ کو بڑھاتے تھے پھر الرحمن کو پھر الرحیم کو۔ پس حضرت انس نے آیت کے درمیان وقف کر کے نہ بتایا۔ تو معلوم ہوا کہ آپ آیت کے درمیان وقف نہ کرتے تھے۔ نہ جیسے احناف کے یہاں کے مطبوعہ قرآن مجید میں لکھا ہے یا احناف کے یہاں مروج ہے۔ میری تصدیق وہ حضرات کرینگے جنہوں نے کبھی ان کی قرأت سنی ہوگی۔ وہ آیت پر تو وقف نہیں کریں گے مگر بجتہ آیت کو توڑ کر آیت کے وسط میں وقف کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبد الوہاب صاحب کے مطبوعہ قرآن مجید کے خاتمہ میں دکھایا ہے کہ قدیرہ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا اور الغفور ٥ الذی میں رے کو الذی کے ساتھ ملا کر پڑھنا خلاف قرأت نبویہ ہے۔ نیز آیت کے وسط میں طباقا ما تریٰ میں طباقا پر وقف کرنا اور عملاً ط ھو میں عملاً پر وقف کرنا خلاف سنت ہے بلکہ قدیرہ الذی اور الغفور ٥ الذی مطابق سنت ہے۔ اور اسی طرح طباقًا مّا تریٰ اور عملاً وّ ھو کو ملا کر پڑھنا موافق سنت نبویہ ہے۔

بہرحال قرأت مروجہ بین الاحناف اگر مسنونہ نہیں (اور وہ یقیناً نہیں) تو کیا وجہ کہ اہل حدیث کے ہاتھ ان قرآن مجیدوں کے علاوہ دوسرے کوئی کلام مجید نہیں اور ان کے مطبع میں کیوں مسنون قرأت کے مطابق کلام مجید نہیں چھاپا جاتا۔ اگر اہل حدیث کا ترجمہ لکھا ہوا قرآن مجید بھی چھپا تو وہی حنفی پریسوں

غنیۃ الطالبین ۔ از حضرت شیخ عبد القادر جیلانی (۲۱۹)

میں جس کی وجہ سے ان میں بھی وہی طآج وغیرہ اور وسط آیت میں قف اور لآ وغیرہ نظر آرہے ہیں۔ جیسے ڈپٹی نذیر حسین صاحب کا ترجمہ والا وہ بڑی تقطیع کا قرآن مجید۔ اور مولانا وحید الزمان صاحب کی تبویب القرآن۔ ان میں بھی وہی بات پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حافظ حمید اللہ صاحب و دیگر دہلی کے رؤسا کے یہاں جو کلام مجید مفت تقسیم ہوتے ہیں ان کے یہاں سے بھی خدا کی مرضی وہی احناف کے ہاتھ کے مطبوعہ کلام مجید دئیے جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اگر یہ مروجہ قرأت وطباعت قرآن مجید صحیح ہے تو پھر کیا وجہ کہ جو قرآن مجید کہ مولنا عبدالوہاب صاحب کے "مسنون قرأت والا قرآن مجید" کے نام سے (ہندوستان الکٹرک پرنٹنگ ورکس دہلی میں) چھاپا گیا اس کے خلاف کسی اہل حدیث علماء کو قلم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ کہ یہ قرأت مسنونہ مسنونہ نہیں بلکہ وہی مروجہ قرأت ہی قرأت مسنونہ ہے۔

ممکن ہے آپ کو میرے اس واقعہ سے کسی قدر دلچسپی ہو۔ جس کا ذکر کرنا یہاں بے جا نہ ہوگا۔ میں اپنی دوران تعلیم میں دار العلوم دیوبند سے ایک دفعہ دہلی سیر کرنے آیا اور میرے محترم دوست مولوی سلطان احمد صاحب کے یہاں کئی روز مہمان رہا۔ ان دنوں میں ان سے معلوم ہوا کہ آج تک کسی اہل حدیث نے قرآن مجید کی طباعت نہیں کی نہ کسی اہل حدیث کے مطبع میں چھپا اور نہ اہل حدیث کے اہتمام سے۔ صرف یہی ایک مسنون قرأت والا قرآن مجید ہے جو سب سے اول اہل حدیث کے یہاں چھپا اور وہ مسنون قرأت کے مطابق ہے۔ پس ان کی ترغیب سے باوجود کہ میرے پاس دوسرے اور کلام مجید اور حمائل شریف رکھے ہوئے تھے نیز دہلی میں رمضان شریف میں عموماً مفت کلام مجید بہت سی جگہ ملا کرتے ہیں میں نے ایک نسخہ بعوض ایک روپیہ چار آنہ ہدیہ سے خریدا (اس کے ساتھ ایک کتاب اور خریدی، جس کا ذکر عنقریب کروں گا) اگرچہ ان چند دنوں (جو دہلی میں ساکن رہا) کے علاوہ دیوبند میں عیاناً کھول کر تلاوت کا موقع نہ آیا۔ اس لئے کہ میرے پاس کسی اہل حدیث کے یہاں کا چھپا ہوا کلام مجید کا پایا جانا میری عدم تقلیدیت پر محمول ہوگا جس سے میرا دیوبند رہنا دشوار ہو جائے گا۔ خیر اہل حدیث کے یہاں کا قرآن مجید سمجھ کر کبھی کبھی چھپکے سے دیکھ لیا کرتا تھا۔ اور اب بھی بفضلہ تعالےٰ زیر تلاوت ہے۔ مگر صد افسوس کہ اس میں غلطیوں کی کوئی تعداد نہیں۔ زیر، زبر، نقطہ کی غلطی۔ حتیٰ کہ ایک دو جگہ میں آیت بھی لکھنے سے رہ گئی ہے۔ جس کو مجبوراً چٹ سے نیچے لگانا پڑا۔ اس کے علاوہ چھپائی، جلد وغیرہ بھی ناقص۔ جس سے اوراق کھلے جا رہے ہیں۔ خیر پھر بھی خدا کا شکر کہ اہل حدیث کے یہاں کا طبع شدہ اور مسنون قرأت کے دعوے پر ہے۔

الی اصل کیا اہل حدیث امراء ورؤسا کا فرض نہیں کہ زرکثیر ہی صحیح خرچ کر کے قرآن مجید مسنون قرأت کے مطابق چھاپیں اور اس کی توسیع میں کوشش کریں؟ جہاں وہ حضرات اور قرآن مجید مفت تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ رؤسا اہل حدیث دہلی کے ہاں سے برابر ملا کرتا ہے اس کی جگہ اپنے یہاں صحیح اچھے کاغذ اور اچھی طباعت کے ساتھ چھاپ کر مفت تقسیم کریں۔

اخبار "اہلحدیث" سال رواں کے گذشتہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۳ھ کے پرچہ میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے قرآن مجید صحیح چھاپنے کے لئے ایک مجلس منتظمہ قائم کرنے کی تجویز پر ہمارے محترم حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب نے اظہار مسرت فرمایا۔ آپ اس پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ ہر مسلمان اس کو پسند کریگا۔ انجمن کو چاہئے کہ اس کام میں دیر نہ کرے نہ کسی سے صلاح کرے بلکہ اپنے ہاتھ یہ کام لے کر اس پر عملدرآمد شروع کر دے:

اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کر سکتا ہوں کہ کیا یہ انجمن حمایت اسلام لاہور ہی کا فریضہ ہے؟ اور جناب کا خود یا دوسرے حضرات رؤسا اہل حدیث کا فریضہ نہیں کہ قرآن مجید کو صحیح اور قرأت مسنونہ کے ساتھ چھاپنے کا انتظام اپنے ہاتھ لیں۔ مجھے علم نہیں کہ انجمن حمایت اسلام احناف کی ہے یا اہلحدیث کی۔ غالباً احناف کی ہے[1]۔ بس صحت طباعت کلام مجید کی احناف کا تو فریضہ ہے مگر اہل حدیث کا نہیں۔ اور اس پر ہم صرف اظہار مسرت کر کے اپنا فریضہ ختم کر دیں اور بس۔ نہیں۔ بلکہ میرا عقیدہ تو گواہی دیتا ہے کہ یہ کام دراصل جماعت اہل حدیث ہی کا ہے۔ اس لئے کہ وہی اصل میں ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

کی مدعی ہے۔ (باقی)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

ہمارے خیال میں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا حساب کتاب محض بیکار ہے۔ انتظام خداوندی یہی ہے جو چیز زیادہ خرچ کی جائے اس کی ترقی ہوگی۔ اور جو چیز خرچ نہ کی جائے اس کی ترقی نہ ہوگی۔

زکوٰت دینے والوں کو ان باتوں پر غور کر کے اطمینان رکھنا چاہئے کہ خداوند کریم کا جو انتظام ہے جس طرح ان چیزوں کو گھٹنے نہیں دیتا۔ زکوٰت ادا کرنے سے روپیہ گھٹا دیگا نہیں۔ (دوسری کسی وجہ سے نقصان ہو تو اور بات ہے) ہم لوگوں کو زکوٰت ادا کرنے میں جبر معلوم ہوتا ہے۔ ان سب باتوں پر غور کر کے ہمت کر کے ادا کریں۔ پھر دیکھیں خداوند کریم کسطرح برکت دیتا ہے (انشاء اللہ) اور یہ خیال کریں کہ چالیس روپیہ سے زیادہ ہوگا تب بھی تو ایک روپیہ دینا ہوگا۔ اگر خدا نہ دے تو کون زکوٰت ادا کرنے پر مجبور کریگا۔ ہمارا تو دل چاہتا ہے کہ خداوند کریم ہم کو اس قدر دے کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ ہم کو زکوٰت کا ادا کرنا پڑے۔ اس میں ہمارا نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہے۔ خدا دیگا تب ہی دیا جائیگا۔

---

[1] انجمن میں سب لوگ ہیں۔ تصیح قرآن کی مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کی ہے۔ (اہلحدیث)

فتوح الغیب (اردو ترجمہ) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی مشہور کتاب فتوح الغیب کا ترجمہ (مجلد) (۲۲۰)

ahmadimuslim.de

مولانا اشرف علی

نامہ نگار کے مضمون کی ایک قسط سابقہ پرچے میں درج ہو چکی ہے۔ (مدیر)

حدیث۔ عن الاسود بن یزید قال اتانا معاذ رضؓ بالیمن معلماً و امیراً فسألناہ عن رجل توفی وترك ابنة واختا فقضى للابنة بالنصف وللاخت النصف ورسول الله صلے الله علیہ وسلم حیٌّ اخرجہ البخاری وھذا لفظہ وابوداؤد تیسیر کلکتہ صـ ۳۷۹ کتاب الفرائض۔

مولانا اشرف علی فرماتے ہیں:۔

"اسود بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاذ رضؓ ہمارے یہاں تعلیم کنندہ احکام دین اور حاکم بن کر آئے ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث چھوڑی حضرت معاذ رضؓ نے نصف کا بیٹی کیلئے اور نصف کا بہن کے لئے حکم فرمایا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت زندہ تھے روایت کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ اس سے جسطرح تقلید کا سنت ہونا ثابت ہے جیسا کہ اس مقام پر اس کی تقریر کی گئی ہے اسیطرح تقلید شخصی بھی ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ رضؓ کو تعلیم احکام کیلئے یمن بھیجا تھا تو یقیناً اہل یمن کو اجازت دی کہ ہر مسئلہ میں ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔ اور یہی تقلید شخصی ہے جیسا اوپر بیان ہوا"

ناظرین! مولانا نے جو اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہے اس میں انہوں نے غلطی کھائی ہے۔ مولانا نے یہاں صرف حوالہ پر اکتفا کیا تھا۔ مگر ہم نے مولانا کے اسی رسالہ کے مقصد اول سے پوری حدیث مع ترجمہ کے اوپر نقل کر دی تاکہ عوام کے سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔ اب اصل جواب سنئے مولانا کا اس حدیث سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا بچند وجوہ صحیح نہیں ہے۔

اولاً۔ اس وجہ سے کہ تقلید کہتے ہیں کسی کی بات مان لینا بغیر دلیل کے اور یہاں حضرت معاذ رضؓ نے جو حکم کیا یا فیصلہ دیا وہ بعینہ فرمان نبوی صلعم ہے جو بدلالۃ دلیل ہے۔ فافہم

ثانیاً۔ اس وجہ سے کہ اگر تقلید شخصی پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی حین حیات تک صرف ان کی تقلید کی جائے درآنحالیکہ حضرت معاذ رضؓ زندہ ہوں ورنہ آپ کی دلیل اول باطل ہوئی جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے دلیل اول سے بعد وفات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخین کی تقلید کو ثابت کیا ہے اور یہ مولانا کی تقلید شخصی الی یوم القیمۃ کے بالکل مخالف ہے جس کے ثابت کرنے کے درپے ہیں۔ ناظرین! آپ لوگوں نے دیکھا مولٰنا سے اتنی ہی دور میں دلیل اول کا ذہول ہو گیا اور اتنی فاش غلطی کی۔

استفسار؟ کیا مولٰنا یہ بتا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل یمن وغیرہ نے حضرت معاذ رضؓ سے مسئلہ پوچھنا ترک کیا یا نہیں۔ اگر آپ فرما دیں کہ ترک کیا تو یہ محض بے دلیل اور غلط ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے خود یہ فرمایا ہے کہ جس کسی کو فقہ سیکھنا ہو وہ حضرت معاذ رضؓ کے پاس جائے۔ (ازالہ خفا صـ۲) عن عمر رضؓ خطبھم بالجابیۃ فقال من اراد القرآن فلیات ابیًّا ومن اراد ان یسأل عن الفرائض فلیات زیداً ومن اراد ان یسال عن الفقہ فلیات معاذاً ومن اراد ان یسأل عن المال فلیاتنی فان الله جعلنی لہ خازناً و قاسماً۔ اس کے علاوہ بہت سی دلیلیں ہیں جو اس بات کو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضؓ سے لوگ مسئلہ پوچھتے تھے۔ مگر طوالت کے خوف سے نہیں نقل کرتا۔ اور اگر آپ یہ فرما دیں کہ لوگوں نے نہیں ترک کیا تو بے شک یہ صحیح ہے جیسا اوپر ثابت ہوا مگر یہ آپ کے حق میں سم قاتل ہے کیونکہ آپ کی دلیل اول جو پہلے گذر چکی ہے باطل ہوئی جاتی ہے پس معلوم ہوا کہ اقتدوا بالذین من بعدی الخ کا کوئی اور مطلب ہے آپ کے علاوہ فافہم۔

ثالثاً۔ اس وجہ سے کہ حضرت معاذ رضؓ تعلیم قرآن و حدیث اور حاکم بنا کر یمن بھیجے گئے تھے پس اس سے تقلید پر اگر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے کہ اس وقت کوئی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مذہب ہو بلکہ کوئی اشرفی اور کوئی حسینی وغیرہ ہو۔ کیونکہ جب حضرت معاذ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حین حیات میں آپ کی حدیثوں کو سکھلاتے اور سناتے تھے لوگ ان کے مقلد ہوتے تو آپ حضرات مقلدین تو کہیں زیادہ حق رکھتے ہیں کہ لوگ آپ حضرات کے مقلد ہوں۔ اس واسطے کہ امام ابوحنیفہ رحؒ کے آپ لوگ جانشین ہیں۔ انہیں کی باتوں کو پڑھاتے اور سکھلاتے ہیں۔ اور رات دن وعظ تذکیر کرتے ہیں۔ پس مولٰنا کو میں رائے دیتا ہوں کہ آپ ضرور بالضرور اپنی کمپنی اور مریدوں میں یہ اعلان کر دیں کہ آج سے لوگ اپنے کو بجائے حنفی کے اشرفی لکھا کریں۔ یا جن کے پاس پڑھیں انہیں کی طرف اپنے کو منسوب کریں۔ مگر پیشین گوئی کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس واسطے کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آج ہی سے آپ کی تقلید شخصی الی یوم القیمۃ ہوا ہو جاتی ہے۔

رابعاً۔ اس وجہ سے کہ اس سے تقلید شخصی پر استدلال کرنا جہل کی دلیل ہے کیونکہ بخاری وغیرہ میں کثرت سے حدیثیں موجود ہیں جو بتاتی ہیں کہ حضرت معاذ رضؓ کے ہمراہ دیگر صحابہ کو بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا۔ مثلاً ابوموسے اشعری وغیرہ کو۔ پس معلوم ہوا کہ

ثبوت قرآن کا ... (۲۲)

جیسے اہل یمن حضرت معاذ رضؓ سے مسئلہ پوچھنے میں رجوع کرتے تھے اسی طرح دیگر صحابہ سے بھی۔ طوالت کا خوف ہے ورنہ میں دکھا دیتا کہ دیگر صحابہ سے بھی لوگ رجوع کرتے تھے۔ پس مولنٰنا کا یہ فرمانا کہ اس سے تقلید شخصی کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ غلط ہے اور عدم علم کی دلیل ہے۔

خامسًا۔ اس وجہ سے کہ اگر اس حدیث سے تقلید پر استدلال کیا جائے تو لازم آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت جبرئیل کے مقلد ہوں۔ (العیاذ باللہ) کیونکہ جیسے معاذ رضؓ اہل یمن کے لئے معلم تھے اسی طرح سے حضرت جبرئیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معلم تھے۔ اب مولنٰنا سے چند سوال کرنے کے بعد اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

استفسار } مجتہد صاحب امام صاحب کو یہ سب حدیثیں ملی تھیں یا نہیں۔ اگر آپ فرمادیں کہ ملی تھیں تو یہ بتلائیے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی الی یوم القیمۃ پر استدلال کیا کہ نہیں۔ پہلی صورت تو باطل ہے کیونکہ کہیں بھی ثابت نہیں ہے کہ امام صاحب نے ان حدیثوں سے تقلید شخصی پر استدلال کیا ہو اگر مولنٰنا کو دعوٰے ہو تو ثابت کریں۔ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ استدلال کرینگے جبکہ تقلید سے منع کیا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ رہ گئی دوسری صورت کہ انہوں نے استدلال نہیں کیا۔ مگر اس صورت میں یہ خرابی لازم آتی ہے کہ امام صاحب اس مفہوم کے سمجھنے سے قاصر رہے ورنہ کیوں منع کرتے مگر چودھویں صدی کے حضرات مقلدین ہیں جو امام صاحب پر بھی فوقیت لے گئے۔ خصوصًا مولنٰنا اشرف علی صاحب کہ اس حدیث سے تقلید شخصی الی یوم القیمۃ ثابت کرتے ہیں۔

اور اگر آپ یہ فرمادیں کہ یہ حدیثیں ان کو نہیں ملیں اگر ملی ہوتیں تو ضرور استدلال کرتے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ آپ اس سے استدلال کرتے ہیں جبکہ آپ امام صاحب کے مقلد ہیں۔ مقلد کی نظر صرف اپنے امام کے قول پر ہونی چاہئے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

معزز ناظرین! مقلدین کے چوٹی کے علماؤں کی یہ حالت ہے کہ تقلید کے دھن میں کچھ نہیں دیکھتے کہ کیا بنتا ہے کیا بگڑتا ہے۔ مولنٰنا صاحب نے اس رسالہ کے اندر جتنی باتیں بیان کی ہیں سب کی سب اسی قسم کی ہیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(خاکسار عبدالسبحان عفی عنہ مئوی اعظمی)

فلسفہ زکوٰۃ پر اضافہ

(بقلم محمد۔ ابراہیم صاحب از جھاجھا)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ نومبر صفحہ ۹ پر فلسفہ زکوٰت دیکھ کر مجھ کو بھی خیال ہوا کہ کچھ اپنا تجربہ پیش کر دوں۔

جیسا کہ حکم ہے زکوٰت دو۔ اور زکوٰت دینے والوں کا مال نقصان نہیں ہوتا۔ ہم کو بارہا تجربہ ہوا ہے کہ واقعی زکوٰت ادا کرنے والوں کا نقصان نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ جو وہم سے کام لیتے ہیں اور حساب کی رو سے ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰت دینے سے آخر روپیہ تو ہر سال ضرور کم ہوتا جائیگا بظاہر تو درست معلوم ہوتا ہے۔ مگر غلط ہے۔ خدا کا وعدہ ہے۔ وترزق من تشاء بغیر حساب۔ تو خدا کا وعدہ سچا ہے یہاں ظاہری حساب غلط ثابت ہوتا ہے۔ ایک تو تجربہ جسکو لکھنا بہت طول ہوگا۔ دوسرا مشاہدہ جو مختصر عرض ہے:

دس بیس سال قبل کا ہم لوگ اندازہ کریں کہ ہر شہر ہر دیہات میں مرغیاں کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ مرغیوں کی کمی نہیں ہوئی۔ باوجودیکہ حساب سے کمی کیا بلکہ معدوم ہوجانی چاہئیں۔ اس وجہ سے کہ مرغیاں جسوقت سے انڈے دینا شروع کرتی ہیں سب لوگ انڈوں کو کھانا شروع کردیتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں۔ شہروں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں انڈوں کا خرچ روزانہ ہے۔ بہت کم موقعہ ہوتا ہے کہ مرغی کے انڈوں سے بچہ حاصل کیا جائے۔ سینکڑوں میں کسی ایک نے بچہ حاصل کرنا بھی چاہا تو دس انڈا بٹھایا تو سات چھ انڈا کا بچہ ہوتا ہے۔ کچھ خراب ہوجاتا ہے۔ بچہ بڑھتے بڑھتے اس پر بیسیوں مصیبتیں آتی ہیں۔ کبھی دو ایک پاؤں کے نیچے دب کر مرگیا۔ دو ایک چیل اور کوے اٹھا کرلے گئے۔ دو ایک کتے بلی نے شکار کرلیا۔ دو چار بچہ رہ جاتا ہے۔ اس کو بھی پندرہ بیس روز کا بچہ ہوا اسیوقت سے خرچ کرنے لگتے ہیں۔ جگ سوپ پندرہ بیس روز کے بچہ کا ہوتا ہے۔ پھر چوزہ کا شوربا۔ اور مرغی کے بچہ کا گوشت۔ اور بڑی مرغی کا گوشت، مسلمان اور سب سے زیادہ انگریز لوگ تو کھاتے ہی تھے اب بنگالیوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیلایا۔ اور اس قدر کہ مسلمانوں سے زیادہ کھانے لگے۔ بلکہ اب تو بڑے بڑے ہندو لوگ بھی انڈا، مرغی کھاتے ہیں۔ اندازہ کرنے اور حساب لگانے سے کبھی عقل میں نہ آویگا کہ یہ سب کہاں سے پورا ہورہا ہے اور کافی تعداد مرغیوں کی موجود ہے۔

اس کے ساتھ ہی دیگر حلال پرندوں پر غور فرمایا جائے۔ کبوتر بہت بڑھتا ہے۔ اس کے بچہ پر مصیبت بھی کم آتی ہے۔ اڑنے والا ہوکر نکلتا ہے۔ اور قریب قریب ہر مہینہ مادہ کبوتر انڈا دیتی ہے اور بچہ ہوتا ہے۔ انڈا تو ایک بھی خرچ نہیں ہوتا ہے بچہ بھی بہت کم کھانے میں آتا ہے۔ بڑا کبوتر بھی کم کھانے میں آتا ہے۔ اس کو تو بہت زیادہ بیشمار ہوجانا چاہئے۔ مگر چونکہ خرچ نہیں ہوتا ہے۔ بظاہر بڑھنا چاہئے مگر بڑھتا نہیں ہے۔ اسی طرح بکری اور گائے پر قیاس کریں۔ کس قدر خرچ ہے اور پھر کمی نہیں۔ آخر کہاں سے آتا ہے۔ اسکے بعد بھینس کو دیکھئے زیادہ خرچ نہیں تو زیادہ بڑھتا نہیں گھوڑا ہاتھی، گدھا کوئی کھاتا ہی نہیں یہ بھی نہیں بڑھتا ہے۔ کتا، بندر وغیرہ کوئی نہیں کھاتا اس کا تعداد تو بہت زیادہ ہونا چاہئے مگر غور کیا جائے تو اس کا تعداد

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۶۷)

تیرھواں رکوع

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ
اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ
بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا
نَصِيْرٍ ○ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ○ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ
بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوْا وَ اصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ
كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اے مسلمانو! تم رٰاعِنَا مت کہا کرو۔ گو تمہاری وہ مراد نہیں جو ان کمبختوں کی ہے پھر بھی کیا ضرورت ہے کہ ایسے کلمات بولو جن سے اُن کی بیہودہ گوئی کا رواج ہو۔ اس لئے مناسب ہے کہ یہ چھوڑ دو اور اُنْظُرْنَا کہا کرو جو اسی کے ہم معنی ہے بہتر تو یہ ہے کہ جب تم رسول کی خدمت میں آؤ تو کچھ بھی نہ کہو بلکہ خاموش رہو اور سنتے رہا کرو اس لئے کہ بولتے بولتے انسان کو زیادہ گوئی کی عادت ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کبھی نہ کبھی گستاخی کر بیٹھتا ہے جس کے سبب سے کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور کافروں کو نہایت دردناک عذاب ہوگا۔ بھلا یہ کیونکر نہ جلیں بھنیں تمہاری تو دن بدن شوکت ہو اور یہ کتاب والے کافر اور مکہ کے مشرک ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ کی طرف سے کچھ بھلائی تم کو ملے اور یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے کہ تم روز افزوں ترقی پر ہو۔ اس لئے اُن کو بجز دشنام دہی کے کچھ نہیں سوجھتا۔ پس گالیاں بکتے ہیں مگر یاد رکھیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑیں گے اس لئے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت خاص کے ساتھ مخصوص کر لیتا ہے کسی کا اُس پر نہ اجارہ ہے نہ زور کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ہمیشہ اپنے بندوں پر مناسب حال کرم بخشی کرتا ہے یہ تو اُن کی غلطی ہے کہ اسلام کی اشاعت کو اپنے لئے مضر جانتے ہیں کیونکہ ان کو اپنی قومی عزت (یہودیت) پر بڑا ناز ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام چونکہ ہماری قومیت کے برخلاف ہے اس کو مٹا دیگا اس لئے اسلام کو کم درجہ جان کر اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں قاعدہ ہے کہ جب کبھی کوئی نشان قومی یا شخصی شرعی یا عرفی ہم تبدیل کریں یا بحالت موجودہ چند روز کے لئے اُس کو پیچھے چھوڑ دیں تو پہلی صورت میں اُس سے اچھا لے آتے ہیں یا بصورت دیگر اُس جیسا پس یہودیت کے آثار مٹنے سے اسلام اُن کے اور سب کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے اور کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں اور زمینوں کی تمام حکومت اللہ ہی کو حاصل ہے وہ جو چاہے اپنی رعیت میں احکام جاری کرے اُسے کوئی مانع نہیں۔ اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی والی ہے نہ مددگار۔ جو اُسکی پکڑ سے تم کو بچائے۔ تعجب ہے کہ تم لوگ ایسے زبردست مولا کے تابع فرمان نہیں ہوتے ہو۔ بلکہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے جو اُس مولا نے محض تمہاری ہدایت کیلئے بھیجا ہے لیسے سوال کرکے وقت کھویا کرو۔ (باقی)

(۱؎) وَلَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا یہودی حضور اقدس (علیہ السلام) کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اپنے بھڑکتے ہوئے غصہ سے جو شوکت اسلام کی وجہ سے اُن کے دلوں میں جوش زن تھا آنجناب کو صریح لفظوں میں تو کچھ نہ کہہ سکتے پر کمینوں کی طرح ایک ایسا لفظ بولتے کہ جس سے عام مسلمان صاف معنے سمجھیں اور وہ اپنے دلی بغض کے مطابق کچھ اور ہی مراد لیں چنانچہ انہوں نے رَاعِنَا کو اس مطلب کیلئے تجویز کیا جس کے معنے یہ ہیں کہ آپ ہماری طرف التفات فرمائیے اور اگر اس کو ذرا لمبا کرکے رَاعِیْنَا کہیں تو اسی کے معنی ہو جاتے ہیں "خادم اور کمینہ ہمارے" وہ اسی طرز سے کہتے پس مسلمانوں کو یہ کلمہ کہنے سے منع کیا گیا

٣ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۸۷)

گزشتہ پرچے میں ایک حدیث مذکور ہوئی ہے جسے اہل بدعت پیش کیا کرتے ہیں اس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں پر رکھا تو مجھے آسمان و زمین کی چیزیں معلوم ہوگئیں۔ اس کا دوسرا جواب درج ذیل ہے:- (مدیر)

چنانچہ اس حدیث کے دوسرے طرق سے اس روایت کی کامل توضیح ہوتی ہے۔ مشکوۃ شریف کے صفحہ پر مرقوم ہے:-

"انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت لا ادری قالہا ثلاثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلیٰ قلت فی الکفارات قال وما ھن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات و اسباغ الوضوء حین الکریہات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وما ھن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوٰۃ والناس نیام"

"یعنی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اٹھا رات کو پس وضو کیا میں نے اور نماز پڑھی میں نے جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگھا میں اپنی نماز میں یہاں تک کہ بھاری ہوا میں یعنی نیند غالب ہوئی۔ پس ناگہاں دیکھا میں نے پروردگار اپنے تبارک وتعالیٰ کو بیچ اچھی صورت کے پس کہا اے محمد میں نے کہا حاضر ہوں اے رب فرمایا کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا میں نہیں جانتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ تین بار پس دیکھا میں نے اس کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان مونڈھوں میرے کے یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اسکی انگلیوں کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سب کو پس فرمایا محمد میں نے کہا حاضر ہوں میں اے رب فرمایا کس چیز میں جھگڑتے ہیں فرشتے مقربین میں نے کہا کفارات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا چلنا قدموں کے ساتھ جماعت کیلئے اور بیٹھنا مسجدوں میں نمازوں کے بعد اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہت کے۔ فرمایا پھر کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے کہا درجات میں۔ فرمایا کیا ہیں وہ۔ میں نے کہا کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں ایسی حالت میں کہ لوگ سوتے ہوں"

اس حدیث کو بھی مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صلا میں اپنی چالاکی سے واقعہ خواب چھوڑ کر نقل کیا ہے۔ حالانکہ عالم دنیا میں ان آنکھوں سے بیداری میں حق تعالیٰ کو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تکمیل الایمان صفحہ میں فرماتے ہیں:-

"در جواز رویت وے سبحانہ تعالیٰ در دنیا بہ بصر در بیداری دو قول است و استاد ابو القاسم قشیری صاحب رسالہ فرمودہ است کہ صحیح عدم جواز است ایں سخن در جواز امکان اوست ولیکن عدم وقوع وتحقیق آں مر غیر آنحضرت را در شب معراج متفق علیہ است"

"یعنی جواز رویت حق تعالیٰ دنیا میں آنکھوں سے بیداری میں دو قول ہیں اور استاد ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قول صحیح اس میں عدم جواز ہے۔ یہ بات جواز امکان میں ہے۔ لیکن عدم وقوع اور اس کی تحقیق سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شب معراج میں متفق علیہ ہے"

علیٰ ہذا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۲۰ صفحہ ۳۴۷ میں مرقوم ہے:- "واما فی الدنیا فقال مالک انما لم یر سبحانہ فی الدنیا لانہ باقی والباقی لا یری بالفانی۔ فان جازت الرؤیۃ فی الدنیا عقلاً فقد امتنعت سمعاً"

"یعنی اور لیکن دنیا میں پس فرمایا امام مالک رحمہ اللہ نے نہیں دیکھ سکتا حق تعالیٰ کو دنیا میں کیونکہ وہ ذات باقی ہے اور باقی نہیں دکھائی دے سکتا فانی کو۔ پس اگر جائز ہو دیکھنا دنیا میں عقلاً تو ممنوع ہے دیکھنا شرعاً"

پس ناظرین کرام نے مولوی نعیم الدین کی جعلسازی ملاحظہ فرمائی کہ قرآن وحدیث کے الٹ پلٹ کرنے میں کس قدر فریب کار ہیں۔

پھر یہ کہنا مولوی نعیم الدین کا کہ سارا جہان محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر ہے ذرہ ذرہ آپ کے علم میں حاضر ہے۔ پھر اس پر لمعات کی عبارت قریب دہی سے پیش کرنا جس کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالےٰ نے فرشتوں کے جھگڑنے کا واقعہ آپ پر منکشف فرمایا۔ وہ کل امور جن میں فرشتے گفتگو کرتے تھے منکشف ہوگئے۔ نہ کہ سارا جہان پیش نظر ہونا اور ذرہ ذرہ کا علم تفصیلی دوامی ہمیشہ کے لئے لازم ہونا۔ بلکہ اس وقت جو کچھ آسمان و زمین میں تھا اجمالاً دیکھا۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی عبارت میں لفظ بود اس پر دلالت کرتا ہے کہ اسی وقت کا واقعہ ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ میں اسی حدیث نعلمت کی شرح مرقات سے نقل کرکے یہ ترجمہ کیا "جو کچھ کہ اللہ سبحانہ نے تعلیم فرمایا اور چیزوں میں سے جو آسمان و زمین میں ہیں ملائکہ اور اشجار وغیرہما میں سے" پس یہ آسمان و زمین میں

تقویۃ الایمان (جدید از ثنی) معترضین کے (نمبر ۲۲) اعتراضات کا جواب

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۵۸ } صوفیان کرام کی اصطلاح میں سنا گیا ہے کہ فنا فی اللہ ہونے کے لئے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول ہونا ضروری ہے۔ بغیر اس کے فنا فی اللہ ہونا ناممکن ہے۔ کیا یہ دونوں درجے صحیح اور شرعاً جائز ہیں۔ اگر نہیں تو عدم جواز کے جو دلائل ہوں ان کو واضح فرما دیجئے۔ اور اگر جائز ہیں تو ان کے دلائل۔ (سید احسن علی وکیل ضلع گورکھپور)

ج ۵۸ } صوفیائے کرام کی اصطلاح میں فنا فی الشیخ کے معنے ہیں شیخ کی محبت کامل۔ اور فنا فی الرسول کے معنے ہیں کامل محبت واتباع رسول۔ یہاں تک کہ اپنی کوئی امنگ خلاف سنت نہ ہو۔ جیسا حدیث شریف میں ہے لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (یعنی کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اس کی دلی خواہش اور امنگ میری تعلیم کے ماتحت نہ ہو) یہی مضمون مولوی روم مرحوم کی مثنوی کے اس شعر میں ہے ؎

تا ہوئی تاراست ایمان تازہ نیست
کایں ہوئی جز قفل آں دروازہ نیست

یعنی جب تک انسان کی اپنی خواہش زندہ ہے ایمان مُردہ ہے کیونکہ یہ خواہش ایمان کے لئے بمنزلہ قفل کے ہے۔

پس محبت شیخ اور محبت رسول درحقیقت اصل مقصود تعلق باللہ اور تبتل الی اللہ کیلئے تمہید ہے تعلق باللوہیت ہی کا نام ہے فنا فی اللہ۔ یعنی پہلے درجہ میں مرید اپنے شیخ کو صرف استاد جانتا ہے جیسے طفل مکتب اپنے معلم کو، دوسرے درجے میں رسول کو بطور ہادی کے دیکھتا ہے، آخری درجہ میں خدا کو بحیثیت معبود کے دیکھتا ہے۔ اس لئے اس درجہ میں نہ کوئی دوسری چیز اس کے مساوی ہوسکتی ہے نہ اس سے بلند۔ اسی لئے بعض صوفیا کے منہ سے بجوش توحید یہ مکروہ شعر نکل گیا ہے ؎

پنجہ در پنجۂ خدا دارم
من چہ پروائے مصطفیٰ دارم

یعنی الوہیت کے درجے میں میری نظر کسی طرف نہیں جاسکتی، کیونکہ وہاں ذات بحت اور فرد واحد ہے (جل جلالہ)۔ اس تشریح پر تو کوئی اعتراض نہیں دوسری تشریح جو آج کل کے گمراہ صوفی کرتے ہیں وہ سراسر محل اعتراض ہے۔ یعنی شیخ کا تصور سامنے رکھے، اس کی اتنی مشق کرے کہ جدھر نظر کرے شیخ کی شکل سامنے ہو، اس کے بعد رسول سے بھی یہی برتاؤ کرے۔ پھر ترقی کر کے اس درجے پر پہنچے کہ خدا کو ہر طرف دیکھے اور اس کی زبان سے صحیح طور پر یہ مصرع نکلے ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

یہ تشریح سراسر تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔

اعاذنا اللہ منہ۔

س ۵۹ } کیا تمام مردے جن میں اولیاء اللہ (مثل خواجہ معین الدین اجمیری وغیرہ وغیرہ) بھی شامل ہیں سنتے ہیں؟ اگر نہیں سنتے تو اس حدیث کا کیا جواب ہے جس میں ارشاد ہے کہ جب مردے کو دفن کرتے ہیں تو ابھی لوگ چلتے ہوتے ہیں کہ وہ ان کے چلنے پھرنے کی آواز سنتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ نکیرین مردے سے سوال کریں گے اور وہ جواب دیگا: جب سنیگا تب ہی جواب دیگا۔ (سائل مذکور)

ج ۵۹ } پہلی تنقیح یہ ہے کہ مردہ کس کو کہا جاتا ہے۔ اس جسم کو جس سے روح الگ ہوگئی ہے۔ اس حیثیت میں سب برابر ہیں۔

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ رہا مردہ کا بوقت دفن یا بوقت سوال وجواب احساس کرنا یہ وقتیہ حالات ہیں۔ دائمی نہیں۔ دائمی حالت یہی ہے۔

ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم اور
وھم عن دعاءھم غافلون

(اگر ان کو بلاؤ تو وہ سنتے نہیں یہ وہ بزرگ (مدعوین) ان کی آواز سے بے خبر ہیں)

س ۶۰ } کیا کسی ولی اللہ (مثل حضرت شاہ فضل الرحمان رح گنج مرادآبادی وغیرہ) کی قبر پر کھڑے ہو کر یہ کہنا جائز ہے کہ "یا حضرت آپ درگاہ رب العزت میں دعا فرمائیں کہ وہ میری اس مشکل کو حل کرے یا فلاں شخص کو لڑکا دے یا میرا فلاں کام ہو جائے" اگر نہیں تو کیوں ایسا کرنا جائز نہیں۔ عدم جواز کا ثبوت ارشاد فرمائیے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۰ } جواب ۵۹ میں آیات نقل ہوچکی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مردے نہیں سنتے پھر ان کو مخاطب کرنے سے کیا فائدہ؟ ہاں یہ صورت ممکن ہے کہ بعد حمد وصلوۃ کے ان بزرگوں کے لئے دعا کی جائے۔ جب ان کو اس دعا کا اثر پہنچے تو (بحکم الا رد اللہ علی روحی) وہ بھی اس داعی کے لئے دعا کردیں۔ اللہ اعلم (ا۔ر داخل غریب فنڈ)

س ۶۱ } رمضان شریف ہو یا غیر رمضان شریف، نماز فرض ہو یا تراویح، نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھا جانا حدیث شریف مرفوع سے ثابت ہو تو مشکور فرماویں۔ (نمبر خریدار ۱۱۹۹)

ج ۶۱ } نوافل کی نماز میں حضرت عائشہ رضہ کا فعل ملتا ہے (بخاری) حدیث مرفوع مجھے یاد نہیں کسی صاحب کو یاد ہو تو مطلع کریں۔

س ۶۲ } حافظ قرآن نماز میں قرآن شریف بغیر دیکھے کے پڑھے، پیچھے سامع بیٹھ کر قرآن شریف دیکھ کر سنتا جاوے اور اپنی نماز بھی پڑھتا جاوے آیا ایسا قرآن شریف کا سننا حدیث شریف سے ثابت ہے یا نہ؟ (سائل مذکور)

ج ۶۲ } اس کا جواب ۶۱ میں آگیا ہے (ا۔ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

{ از مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق

ahmadimuslim.de

متفرقات

ضروری اطلاع قابل شنید گذشتہ دسمبر میں جسقدر اخبار کے وی پی کئے گئے تھے۔ ان میں سے آج مورخہ ۱۳ تک خلاف معمول بہ نسبت سابقہ واپسی بہت زیادہ ہوئی ہے۔ موجودہ کساد بازاری کے باعث ایسے نقصانات برداشت کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ وی پی واپس کرنے کی بجائے قیمت ختم کی اطلاع مل جانے پر آئندہ اخبار کا پرچہ واپس کر دیا کریں۔ جس پر صرف لفظ "انکاری" ہی لکھ دیا کریں۔ اس میں طرفین کا ہی فائدہ ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

چندہ کانفرنس میاں کرم الدین صاحب وزیرآباد عنہ۔ منشی عبدالحق صاحب کیمپ داناپور ۶۔ حاجی فتح الدین صاحب بنانز قصور صہ۔

عید آنہ فنڈ برائے اہل حدیث کانفرنس انجمن اہلحدیث ہوشیارپور معرفت حاجی غلام رسول کندن ساز صہ۔ جماعت اہلحدیث کوٹلی لوہاراں مغربی، ضلع سیالکوٹ عہ۔ جماعت اہلحدیث آگرہ معرفت مولوی عبدالمجید صاحب للعہ۔ جماعت اہل حدیث پشاور معرفت مفتی محمد ظریف صاحب عہ۔ معرفت میاں فضل کریم صاحب گروہڈ ضلع گورداسپور عہ

برائے مدرسہ دارالقرآن والحدیث مدینہ شریف حاجی درباری صاحب برکریم پور ضلع بستی ما (یکصد) میاں کرم الدین صاحب مذکور عہ۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب چک ۹۹ ضلع ملتان ہے۔ محمد عبدالحق صاحب مذکور ہے۔ حاجی فتحدین صاحب مذکور صہ

اشاعت فنڈ بابو کرم الٰہی صاحب ملکوال لعہ متفرق از اشتہارات سہ۔ جملہ عہ مع سابقہ کل میزان ۹-۱۰-۹۸ روپے

غریب فنڈ ڈی کے عبیداللہ صاحب بنگلور عہ میاں کرم الدین صاحب عہ۔ میاں عبدالعزیز عبدالحمید ریواڑی صہ۔ بابو عبدالغنی صاحب کھیوڑہ صہ۔ محمد عمرخان صاحب مانڈلہ صہ۔ محمد حسن صاحب آسنسول صہ۔ حاجی فتح دین صاحب مذکور عہ۔ رحمت اللہ صاحب لوریہ ۸ر از فتوے فنڈ ۱۲ر سابقہ ۱۲ر جملہ سہ للعہ۔ از سائلین (۱) حبیب اللہ از ڈھولن ۶۔ (۲) خیرالدین کیلا ۶۔ (۳) محی الدین داناپور ۶۔ (۴) عبدالرحمٰن نظام آباد ۶۔ (۵) غلام ہادی از اسلام آباد ۶ (۶) مہتمم مدرسہ محمدیہ ٹانڈہ ۶ر۔ (۷) عبدالرحیم کڈپہ ۶ (۸) عبداللہ کمال پور ۶۔ (۹) ثناءاللہ ہبادیو پور ۶ (۱۰) محمد کیقباد بردا ۶۔ (۱۱) غلام محمد قطرودال ۶۔ (۱۲) فاضل الدین مالیگاؤں ۶ (۱۳) عبدالدین مسانیاں ۶ (۱۴) صدرالدین گھنئے کے بانگر ۶ (۱۵) عبدالشکور سیگوڑھی ۶۔ (۱۶) مدرسہ احسانیہ محمدپور ۶۔ (۱۷) عبدالجبار کابل پورہ (۱۸) عبدالحمید مرادآباد ۶۔ میزان ۹ للعہ۔ سائلین مذکورہ کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کر دیا گیا۔ غیر سائلین ۲۳۔ بذمہ فنڈ عہ۔ ان کے علاوہ اس وقت آٹھ سائلین باقی ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بھی اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

مضامین آمدہ محمد ارشد۔ محمد اسلم۔ محمد داؤد۔ عبدالودود۔ محمد نجم الدین۔ مولوی عبدالحمید۔ عبدالشکور۔

غیر مقبولہ حدیث کذب ثلاثہ۔

حاجیوں کو اطلاع سنت مطہرہ کے شیدائی بھائیوں سے التماس ہے کہ جو صاحب اس سال حج کرنے کے لئے تشریف لے جائیں تو مہربانی فرما کر مدینہ طیبہ پہنچ کر مدرسہ دارعلوم القرآن والحدیث واقع باب مجیدی کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اور نہایت عمیق نظر سے مدرسہ کا حساب وکتاب اور طلبہ کی رہائش طعام وقیام اور پڑھائی وغیرہ تمامی امور کو ملاحظہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور خاکسار کو شکریہ کا موقع دیں۔ فقط۔ عبدالرحمٰن دہلوی حال گوجرانوالہ

جلسہ انجمن اہلحدیث اوڑکی ۱۷-۱۸ رمضان کو منعقد کیا گیا۔ علمائے میوات کی ہنگامہ خیز تقریریں ہوئیں نیز آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی منشا کے مطابق ایک جمعیۃ اہل حدیث قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین۔ (حاجی عبدالرزاق ناظم انجمن اہل حدیث اوڑکی ریاست بھرت پور)

یاد رفتگان (۱) پیر عبدالوہاب امرتسری عمر ۸۰ سال فوت ہوگئے۔ مرحوم حنفی تھے مگر اہل حدیث خاصکر مولانا رحیم آبادی کے بڑے محب تھے۔

(۲) بابو محمد صادق صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر بعارضہ سکتہ دو تین یوم بیمار رہ کر ۵۔ جنوری کو انتقال کر گئے۔ اناللہ۔ مرحوم نیک سیرت اور عیال پرور تھے۔ (قاضی منظور حسین امرتسر)

(۳) میری رفیقہ حیات صالحہ فوت ہوگئی اناللہ۔ (حکیم ضمیرالحق آرہ)

(۴) میرے دوست میاں سلیمان صاحب فوت ہوگئے اناللہ۔ (محمد اسماعیل ملک پورہ بہاول پور)

(۵) میرے بڑے بھائی غلام محمد صاحب اسی سال کی طویل علالت کے بعد فوت ہوگئے۔ اناللہ۔ (عبدالعزیز جلدگر۔ بارہ مولا کشمیر)

(۶) میرے خسر جناب مولوی محمد کلو حسین صاحب بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۳۴ء کو اور میری بھانجی جمیلہ خاتون ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء کو اور میری اہلیہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۵۳ھ بروز پنجشنبہ۔ اس دنیائے فانی سے یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئیں۔ اناللہ الخ۔ (مولوی) عبدالغفار جندہوی مظفرپوری حال سوقولی ضلع سارن۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم۔

سو روپیہ انعام دیہات میں جمعہ نہ پڑھنے بلکہ بند کرنے والے حضرات اگر قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے اسکی ممانعت ثابت کر دیں تو خاکسار مبلغ یکصد روپیہ نقد بطور انعام دینے کو تیار ہے۔ راقم ابو محمد اسماعیل مدرس مدرسہ ترغیب التوحید ۱۰ ا۔ پورہ ضلع بہاول نگر ریاست بہاول پور

ریاست بہاولپور میں مرزائیوں سے فسخ نکاح کا جو مقدمہ شروع ہے اس کا مدعا علیہ جو مرزائی تھا مر گیا ہے مقدمہ مذکور کا ابھی تک فیصلہ عدالت نے نہیں سنایا۔

قرآن حکیم ... (۲۳۶) ... [illegible] ... (منیجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

ہندو اندھوودیالہ کی تکمیل

مسلمانان امرتسر کیلئے تازیانہ عبرت

ہندو قوم کی بابت یہ کہنا کچھ غلط نہیں معلوم ہوتا کہ یہ لوگ دھرم (مذہب) کی پابندی کے لحاظ سے تو بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ پرانے ہندوؤں میں تو دھرم کی پابندی کیا ہوتی، نئے ہندو (آریہ) بھی پابندی مذہب سے بہت دور ہیں (آریہ سماج کی تاریخ مصنفہ دیتہ جی)۔ باوجود اس کے قومی کاموں میں سب چست وچالاک نظر آتے ہیں۔ امرتسر کے سرکردہ ہندوؤں نے ہندو اندھوں کو پریشان حال پھرتے دیکھ کر ایک مدرسہ بنانا چاہا جس کا نام رکھا اندھوودیالہ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وزیر بلدیات پنجاب نے اس مدرسہ کا بنیادی پتھر رکھا۔ اور نہ صرف ہندوؤں بلکہ مسلمانوں خاصکر ارکان انجمن اسلامیہ نے بھی جی کھول کر چندہ دیا۔ تو ہم نے "اہلحدیث" میں ایک نوٹ لکھ کر ارکان انجمن اسلامیہ کو متوجہ کیا کہ انجمن مذکور بھی نابیناؤں کے لئے ایک مدرسہ جاری کرے جس میں حفظ قرآن کے علاوہ نابیناؤں کے حسب حال صنعت کی تعلیم دی جائے۔ اس پر انجمن کی سب کمیٹی دینیات نے مجھے شریک مجلس کرکے اس کام کی سکیم پوچھی اور خرچ کا اندازہ دریافت کیا۔ میں نے کہا ابتداء میں ماہواری خرچ قریباً ۵۰ روپیہ ہوگا، پھر جس قدر ترقی ہوتی جائے گی، سردست اس فنڈ میں کچھ سرمایہ جمع کر لینا چاہئے، جس میں میرا غریبانہ چندہ بیس روپے پہلے داخل کریں، آیندہ بھی ایک روپیہ ماہوار دیتا رہونگا۔ خدا خدا کرکے سب کمیٹی دینیات نے اس تجویز کو منظور کر کے جنرل کمیٹی میں رپورٹ کر دی۔ جنرل کمیٹی نے بدیں وجہ نامنظور کر دی کہ انگریزی کالج (ایف۔ اے) کا بہت بھاری خرچ ہم پر پڑا ہوا ہے۔ اللہ اکبر! یہ ہے وہ اسلامی ہمدردی جس کی بنا پر مسلمانوں کی انجمنہائے اسلامیہ کی بنیادیں رکھی جاتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب جبکہ اندھوودیالہ مذکور کی عالیشان عمارت تیار ہوگئی تو حضور گورنر پنجاب اس کے افتتاح کے لئے لاہور سے تشریف لائے۔ اندھوں نے علاوہ کتابی تعلیم کے جو صنعتیں کرسی ڈال وغیرہ بنائے ہوئے تھے حاضرین کو سب دکھائے گئے۔ ادھر گورنمنٹ نے بھی کافی امداد دی تھی۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ مسلمان عادتاً دوسری قوموں کے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اب ایک دفعہ پھر انجمن اسلامیہ کو توجہ دلائی جائے کہ اپنے ہائی سکول اور کالج کی زکوٰۃ ہی ادا کرنے کو خاص اندھوں کے لئے ایک درس گاہ جاری کرے۔ میرے اس نوٹ کے مخاطب سب سے اول شیخ صادق حسن صاحب صدر انجمن اسلامیہ اور چودھری فضل الدین صاحب صدر سب کمیٹی دینیات ہیں۔ میں یہ کہنے اور لکھنے میں بھی کوئی قباحت نہیں دیکھتا کہ جس انگریزی کالج کے خرچ کی وجہ سے انجمن نے اس کار خیر پر توجہ نہیں کی زمانہ کی رفتار بتا رہی ہے کہ عنقریب (خدا نہ کرے) وہ زمانہ آنے والا ہے کہ کالجوں کے گریجوائیٹ مولانا حالی مرحوم کا یہ شعر پڑھتے سنے جائینگے۔ ؎

نہ پڑھتے تو کھاتے یہ روٹی کما کر
یہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

میں یہ بھی اظہار کر دوں کہ انجمن نے اس پر بھی غور نہیں کیا کہ مدرسہ مجوزہ کے خرچ کا بوجھ نہ سکول پر پڑتا نہ کالج پر بلکہ اس کیلئے علیحدہ چندہ فراہم ہوتا، سرمایہ بھی الگ محفوظ رہتا انجمن کی صرف سرپرستی ہوتی اور مفت کی عزت اور شاباش۔ اس لئے میں یہ کہنے میں باک نہیں جانتا کہ انجمن نے اس تجویز کو مسترد کرنے میں دور اندیشی اور فراست کا ثبوت نہیں دیا۔ اب بھی تلافی کا وقت ہے ۔

صدائے حق

جماعت اہل حدیث اور اہل حدیث کانفرنس

ہندوستان میں اہل حدیث افراد کی تعداد اسی لاکھ سے زائد ہے۔ اس جماعت نے نہ صرف مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ اس نے خالص اسلام کی دعوت دی۔ اور ان میں عہد نبوی اور خلفائے راشدین کے طریق دین کو مروج کیا۔ اسلام کے منور چہرہ پر شرک وبدعت اور جہالت کے جو داغ خود مسلمانوں نے لگا دیئے تھے ان کو پاک وصاف کیا۔ مسلمانوں میں عمل کا جذبہ اور مذہبی سرگرمی کا ولولہ پیدا کیا، اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کرایا۔ غرض وہ سب کچھ کیا جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔

جماعت اہل حدیث کے اکابر اور علماء نے آج سے ۳۳ سال پہلے ایک ادارہ کی بنا ڈالی جس کا نام اہلحدیث کانفرنس رکھا۔ اور جو بفضلہ تعالیٰ اب تک قائم ہے۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے جماعت اہل حدیث کی علمی اور مذہبی ترقی کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا جس پر آج تک وہ قائم اور عامل ہے۔ اس نے دیہات میں مدارس قائم کئے۔ واعظ وارشاد کے لئے واعظین مقرر کئے۔ طلباء کو وظائف دیئے مساجد کی تعمیر ومرمت کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ کتب احادیث کی طبع واشاعت کے لئے سرمایہ لگایا اور وقتی ضرورتوں میں کسی سرگرمی اور مالی قربانی سے چشم پوشی نہیں کی۔ لیکن آج کانفرنس کی مالی حالت کمزور ہوگئی ہے اس لئے جماعت اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ اس کی مالی امداد فرمائیں۔

(۱) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی امداد اس لئے ضروری ہے کہ یہ تمام ہندوستان کے اہلحدیثوں کا واحد مذہبی ادارہ ہے۔ (۲) کانفرنس اہل حدیثوں کی مذہبی قانونی اور تعلیمی خدمات انجام دیتی رہتی ہے

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور (۳۴۷) ... مجموعہ نظم ... قیمت ۱۲ ... مجلد ...
ahmadimuslim.de

(۳) اس کا سرمایہ ان غریب دیہاتیوں پر صرف ہوتا ہے جو تعلیم دین کے لئے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اس کا روپیہ جماعت کی ضرورتوں پر صرف ہوتا ہے۔ اس کا خزانہ کتاب اللہ اور کتب حدیث کی نشر و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ (۴) کانفرنس کی طرف سے کتابی اور تحریری تبلیغ کا پورا انتظام ہے۔ (۵) کانفرنس جماعت اہل حدیث کو قانونی امداد بہم پہنچاتی ہے اور ان کے مذہبی مقدمات کی پیروی کرتی ہے۔ (۶) اس کے نگران اور عہدیدار نہایت معتمد علیہ ہیں اور دیانتدار ہیں۔ (۷) اس کا ہر کام مشورہ سے انجام دیا جاتا ہے۔

اس لئے اس کانفرنس کی امداد کرنا ہر اہل حدیث کا ہی فرض ہے۔ خواہ زکوٰۃ کی مد سے اس کی امداد کی جائے یا بطور صدقہ و چندہ۔ بہرحال اعانت ضروری ہے۔ ورنہ اس کی کمزوری سے جماعت کا کمزور ہونا لازمی ہے فقط۔ (حافظ) محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس۔ دہلی۔

اطلاع

جملہ اراکین آل انڈیا تنظیم کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ جمعیت کا ہزاروں روپیہ جو سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ امرتسر میں عرصہ آٹھ سال سے بیکار پڑا ہوا ہے اس کو برآمد کرانے اور اس کو کسی جائز مصرف میں لگانے کے واسطے اور جمعیت کی دیگر رقوم کے مصرف اور وصولی کے متعلق غور کرنے کیلئے آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا اجلاس بتاریخ ۲۰۔ جنوری ۳۵ء بروز یکشنبہ بوقت ۲ بجے دوپہر بمکان شیخ صادق حسن صاحب بیرسٹر و رئیس اعظم امرتسر منعقد ہوگا۔ جس میں حسابات جمعیت کا آخری تصفیہ کیا جائیگا۔ لہذا براہ مہربانی وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں چونکہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے اس لئے ضروری ہے کہ آل انڈیا تنظیم کمیٹی کا ہر رکن بذات خود اجلاس ہذا میں شریک ہو اور دوسرے ارکان کو اجلاس میں شامل ہونے کی دعوت دے۔ (دستخط) سیف الدین کچلو سیکرٹری آل انڈیا تنظیم کمیٹی امرتسر۔

کوبے (جاپان) میں مسجد

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ یقیناً یہ سن کر خوش ہونگے کہ کوبے (جاپان) میں سب سے پہلے خانہ خدا کی بنیاد ۳۰۔ نومبر ۳۴ء کو بروز جمعہ رکھی گئی ہے۔ اس تقریب کے موقعہ پر کثیر التعداد اصحاب مسلم و غیر مسلم موجود تھے۔ خصوصاً اعلیٰ حضرت والئے دولت خداداد افغانستان کے سفیر جلالتمآب آغا حبیب اللہ خان صاحب تبریزی نے ٹوکیو سے خاص طور پر تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ سفیر ترکی، سفیر ایران کی طرف سے تاریں و خطوط مبارک بادی موصول ہوئے۔ کونسل مصر متعینہ کوبے نے بھی شرکت فرمائی۔ ان کے علاوہ گورنمنٹ جاپان کے مقامی اعلےٰ حکام نے بھی شرکت کی۔ تقریب بہت شاندار تھی۔

تعمیر مسجد کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور امید ہے خدا کے فضل سے اس کی افتتاحی تقریب ماہ مئی ۳۵ء میں ہوگی۔ میں آپ کو کمیٹی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتے ہوئے تمام متعلقہ کاغذات ارسال خدمت کر کے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے پرچہ میں اس پہلے خانہ خدا کا تذکرہ ضرور کریں۔ میں یہ بھی آپ سے عرض کرونگا کہ جاپان میں اسلام کی تبلیغ کے بارہ میں ہندوستان کی اخبارات میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں وہ بے بنیاد ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو کوئی مسجد ہی جاپان میں تھی اور نہ تبلیغ کا کام ہی کسی نے شروع کیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے امید ہے کہ تبلیغ کا کام سرگرمی سے شروع ہوگا۔ والسلام۔ آپکا صادق خواجہ محمد عمر سیکرٹری اعزازی۔

عازمین حجاز کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

ان ہندوستانی عازمان حجاز کو جو اسلام کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے بری رستہ سے موٹر لاریوں یا موٹر کاروں کے ذریعہ جن کے متعلق بعض کمپنیوں نے حال میں اشتہار دئیے ہیں، جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ از سر نو متنبہ کیا جاتا ہے۔ حکومت ہند کو اطلاع ملی ہے کہ ان حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی جن کی بنا پر عازمان حجاز کو پہلے بھی متنبہ کیا گیا تھا۔ اس ضمن میں یہ بتا دینا بے جا نہ ہوگا کہ ایک کمپنی موسومہ "مسلم ٹریڈنگ کارپوریشن" نے جس کے دفتر دہلی، بمبئی، اور لاہور میں ہیں۔ مورخہ ۲۔ دسمبر ۳۴ء کو اخبار "ایسٹرن ٹائمز" لاہور میں ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا کہ کمپنی مذکور کی بسیں دہلی سے نجف اور مدینہ کو ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو روانہ ہونگی۔ چونکہ ۱۹۳۴ء میں کمپنی مذکور نے اسی قسم کا جو انتظام کیا تھا وہ کاملاً ناکام رہا اور مسافر سخت مصائب کا سامنا کرتے ہوئے حجاز اس وقت پہنچے، جب فریضہ حج ادا ہو چکا تھا۔ لہذا مناسب تحقیقات کے بعد حکومت اس امر پر مجبور ہو رہی ہے کہ عازمان حجاز کو از سر نو از روئے اطلاعات خشکی کے راستوں کا ہنوز کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ اور غالباً اس وجہ سے دوران سفر میں عازمان حجاز کو تکالیف بلکہ خطرہ کا سامنا ہوگا۔ لہذا ہندوستان کے عازمان حجاز کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہندوستان سے مقامات مقدسہ کو خشکی کے رستہ سفر اختیار کرنے سے مجتنب رہیں۔ اور اس معاملہ میں جو تلخ تجربات قبل ازیں ہو چکے ہیں ان سے سبق حاصل کریں۔

(لاہور۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

نتیجہ امتحان سالانہ میاں صاحب

طلباء کا سالانہ امتحان شعبان کے اوائل میں مولانا عبدالنور صاحب بہاری مظفر پوری نے لیا۔ ماشاء اللہ طلباء میں اکثر کامیاب رہے اور نتیجہ نہایت ہی امید افزا رہا اور ۸ طلباء امسال حدیث و تفسیر و دیگر فنون سے فارغ التحصیل ہوئے۔ لائق ہوشیار طلباء مدرسہ میں داخل کر لئے جائینگے۔ مدرسہ انکے خورد و نوش و کتب

ahmadimuslim.de

منبدرجہ ذیل آپ مفت حاصل کرسکتے ہیں

رسالہ امراض مخصوصہ مردمان | اس رسالہ میں مردوں کی خفیہ امراض کی وجہ تسمیہ علامات وغیرہ سمجھایا گیا ہے اور گم شدہ طاقت بحال کرنے کیلئے اصول و نسخہ لگ
بھگ میں شدھالیہ کی تیار کردہ ادویات ہیں۔ یہ کھنا چاہیے کہ شادی شدہ ہیں۔ طالعلم ہرگز درخواست نہ کریں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ

لیکچر ہندوستانیوں کی جسمانی کمزوری | یہ لیکچر کوی نور وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ایس۔ پی۔ ایس کے دل میں جادو کی لالٹین
عام پبلک کی خواہش کے مطابق اسکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں

رسالہ ملیریا خوردو | اس میں ملیریا موسمی بخار کی تشخیص ہے۔ ہر ایک شخص کو اس رسالہ کو پڑھنا
کوئی گھر اس بیماری سے خالی نہیں رہتا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا لیں

رسالہ امرت | مشہور معروف دوائی امرت دھارا جو ایک ہی دوائی کل امراض کا علاج ہے
تشریح اس کے اندر ہے مفت منگوالیں ؛

فہرست ادویات ۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی تمام ادویات کی فہرست بھی مفت بھیجی جاتی ہے

قواعد علاج ۔ جو لوگ بذریعہ خط و کتابت علاج کرانا چاہیں وہ اس کو پڑھیں مفت بھیجا جاتا ہے

سو سالہ عجیب کیلنڈر مفت!

خط و کتابت تمام کے لئے پتہ :- **امرت دھارا ۲۳ لاہور**

المشتہر: مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا

[...]ئع ہوتا ہے۔

نمبر ۱۳

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	ـہ
عام خریداران سے "	ـہ
" " ششماہی	۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر

[...] مصطفیٰ بر جال مسلم [...] کتاب اللہ و سنت [...]

ابوالوفاء ثناء اللہ

[...] جنوری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

[...]رح اخبار "اہلحدیث"

از قلم مولوی محمد یعقوب صاحب برق بیاپوری

[...]ے روئے اہلحدیث | مجمع ہے یاں عشاقوں کا کیا شاں ہے کوئے اہلحدیث
[...]ے روئے اہلحدیث | ذُرنی غبّا تزِد دُحبّا کا حامی ہے کوئے اہلحدیث
[...] میری اٹھتی ہو نظر | اُس سمت دکھائی دیتا ہے یہ حسن کوئے اہلحدیث
[...]ے ذوقِ محبت میں | ہے آٹھ پہر چوبیس گھڑی اب یاد کوئے اہلحدیث
[...] کوئی اس کوچہ کو | سامان مذاق علوم و فنون رکھتا ہے کوئے اہلحدیث
[...] بھی وہ ساعت ہو | کہ جاؤں کبھی میں امرتسر دیکھوں وہیں کوئے اہلحدیث

[...]ق یہی، ہے شوق یہی، حسرت ہے یہی ارماں ہے یہی
[...]ت اٹھاؤں برق نظر اُس سمت ہو کوئے اہلحدیث

(۲۳۳)

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی تصدیق

جناب بشیر الدین صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ جج عثمان آباد (دکن) [...]
"میں نے جدید انگلش ٹیچر کو از ابتدا تا انتہا نہایت غور سے پڑھا۔ مصنف نے گرامر کے متعـ[...]
جس طرح آسان کر کے کتاب کو مفید ترین بنا دیا ہے وہ دراصل ایک قومی خدمت ہے۔ اور [...]
جو گھر بیٹھے انگریزی سیکھنا چاہتے ہوں بہترین استاد مل گیا ہے" قیمت ڈیڑھ روپیہ [...]
اگر انگریزی، انگریزی گرامر، گفتگو، ترجمہ، اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنا د[...]

ملنے کا پتہ **قمر برادرز** (رجسٹرڈ) **۲۱ شملہ**

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

[...] محصول ڈاک ۱ر دفتر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۵

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ... کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۱۰
رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۷ـ
عام خریداران سے ″ ۵ـ
″ ″ ششماہی ۲ـ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ـ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۲۷۳)

امرتسر ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۸ فروری ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اے انساں! (نظم) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - - ص۲
بہائی دعوے - - - - - ص۳
جدید نبی کا اعلان (قادیانی مشن) - - ص۵
ایک غلطی کا ازالہ - - - - ص۷
تبلیغی جماعتیں غافل کیوں ہیں؟ - - ص۷
مسلمانوں کے افلاس کا سبب اور علاج۔ ص۸
پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں - - ص۹
فضائل جمعہ - - - - - ص۱۰
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - ص۱۱
اکمل البیان ص۱۲ - فتاوی ص۱۳ - متفرقات ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۶ تا ۲۰

اے انساں!

(از مولوی محمد اسحاق صاحب ظامی مدرس علیوال)

یاد رکھ موت ہر گھڑی انساں — چھوڑ جانا ہے تونے یہ بُستاں
ناز کرتا ہے جس کلی پہ تو — باغِ ہستی میں تابہ کے خنداں
ناز تھا جن کو ملک گیری پر — چل دئیے چھوڑ قصرِ عالیشاں
دنیا ہے اک سراب کا دھوکا — لیک سمجھے ہے تو بہارستاں
کون جاتا ہے ساتھ مرقد میں — ہے عمل نیک کی ضرورت واں
کر عمل نیک قلب میں تیرے — جگمگا اُٹھے مشعلِ ایماں
ہے فنا کا مقام یہ دنیا — زندہ رہنے کے پیدا کر ساماں

متقی بن جا، کر عمل اچھے
نام باقی ہے، گر عمل اچھے

اسلامی پردہ - جس میں شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کرکے مخالفین کو ...

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں ۳ فروری کو سارا دن ابر محیط رہا بارش بھی ہوتی رہی۔ نیز اسی روز صبح ۴ ۱/۲ بجے اور پھر ۴ ۳/۴ بجے زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے۔

— بلدیہ امرتسر نے بجلی کے نرخ میں کمی کرنے کا رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔ آیندہ نرخ چھ آنے فی یونٹ ہوگا۔ جس میں سے ۲۵ فیصدی ڈسکاونٹ بھی دیا جائے گا۔

الہ آباد کا مباحثہ | ابھی چھپ کر نہیں آیا۔
ناظرین میں سے جو شائق ہیں وہ مولوی عبدالرب صاحب وکیل الہ آباد سے دریافت کریں۔

— لاہور براوی روڈ پر شرقپور سے ایک لاری مسافروں کو لئے ہوئے لاہور آ رہی تھی اور ایک لاری اسی سڑک پر مخالف سمت کو جا رہی تھی۔ دونوں میں تصادم ہونے لگا مگر پہلی لاری کے ڈرائیور نے تصادم سے بچنے کے لئے اپنا رخ بدلا تو لاری پھسل کر الٹ گئی اور پاش پاش ہو گئی۔ ۱۱ مسافر مجروح ہوئے۔

— محترمہ خالدہ ادیب خانم ترکی کی مشہور خاتون ہندوستان آئی ہوئی ہیں۔ ۱۳ فروری کو لاہور پہنچینگی اور ۱۴ فروری کو یونیورسٹی ہال میں ان کا ایک لیکچر بزبان انگریزی "ترک اور جنگ عظیم" پر ہوگا۔

— دفتر ڈائرکٹر محکمہ زراعت راولپنڈی کے ایک کلرک پر اکیس ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ کلرک مذکور تین سال ہوئے فرار ہو گیا تھا۔ مگر اب گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— لاہور کے مشہور اور معزز نواب محمد علی خان قزلباش فوت ہو گئے۔

— امرتسر کے ہر دلعزیز بزرگ لالہ نند لعل صاحب سیکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر ۲ فروری کو مر گئے۔

— پٹنہ میں برف کی مشین کا بائلر پھٹ جانے سے چند اشخاص زخمی ہو گئے۔

— قادیان ضلع گورداسپور نے ۳۰ جنوری سے دو ماہ کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے نقض امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

شائقین تفسیر ثنائی کو مژدہ

تفسیر مذکور کو زمانہ حاضرہ میں جس قدر قبولیت حاصل ہوئی ہے اس کا اندازہ اس سے کیا جاتا ہے کہ اسکی اکثر جلدیں کئی کئی بار چھپیں اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاتی رہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اس تفسیر کی پانچویں جلد تیسری بار شائع ہو گئی ہے۔ اس لئے جن اصحاب نے ابھی تک خرید نہیں کی وہ بہت جلد قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب کر لیں قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک ۸ر۔ اس کے علاوہ آج ۲/۳ ۴ کو تفسیر ثنائی اردو کی جلد ششم کی کتابت ختم ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

امید ہے اس کی طباعت بھی بہت جلد ختم ہو جائیگی۔ شائقین مطلع رہیں۔ باقی جلدیں سب تیار ہیں۔

نیجر اہلحدیث امرتسر

۲۲ فروری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ ۲۲ فروری کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (نیجر اہلحدیث)

— عدالت عالیہ لاہور نے محمد صدیق قصوری قاتل پالا رام کی اپیل خارج کر دی ہے۔ آپ کو قصور میں پالا شاہ کے قتل کے الزام میں سزائے موت ہوئی تھی۔

— کشمیر کے مشہور بزرگ معظم بابا صاحب والد مولانا انور شاہ صاحب وفات پا گئے۔ (رحمہ اللہ)

— اسمبلی کے ممبر راجہ کانگڑہ نے ہز ہائینس مہاراجہ نیپال سے ہندو مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کی بابت گفتگو کی تو مہاراجہ بہادر نے فرمایا کہ ہندوؤں کے مشہور مندر مثلاً پوری، رامیشورم، بنارس اور دوارکا وغیرہ میں انکو داخل نہ ہونے دیا جائے۔

— کیلے فورنیا کے ایک سائنسدان نے طویل تجربات کے بعد ایسی دوائیں ایجاد کی ہیں جو زہریلی گیس اور دل کی حرکت بند ہو جانے سے مرنے والوں کو زندہ کر سکیں۔

— وزارت تعلیم ترکی نے ہائی اور نارمل سکولوں کے طلبا کیلئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔

— اٹلی اور ابی سینیا (حبش) کے درمیان جنگ کا خدشہ ہے کیونکہ حکومت اٹلی نے ابی سینیا کے چند مقبوضات پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جسکو واپس لینے کے لئے حکومت ابی سینیا نے ہر چند کوشش کی مگر وہ اس کو واپس نہ ملے۔ بالآخر مجبور ہو کر اب وہ جنگ کے لئے تیار ہو گئی ہے۔

— سپین کے دو مشہور باغی لیڈروں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔

— انگلستان کے محکمہ رسل رسائل کی رپورٹ مظہر ہے کہ گذشتہ سال صرف موٹر کاروں سے تصادم ہونے کی وجہ سے چھ سو افراد ہلاک ہوئے۔

— کولمبو میں گذشتہ دو ماہ میں ملیریا سے سات ہزار (۷۰۰۰) اموات واقع ہوئیں۔

— برلن کے نزدیک ایک ہوائی جہاز گر پڑا۔ ۱۱ آدمی ہلاک ہو گئے۔

— لندن کی پارلیمنٹ ماہ نومبر میں توڑ دیجائیگی نیا انتخاب آیندہ کرسمس سے پہلے ہو جائے گا۔

— سرینگر میں ۲۹ جنوری کو بارش ہوئی اور برف بھی پڑی۔ بازاروں میں تین تین فٹ برف جم گئی۔

— کابل اور ہرات کے مابین لاسلکی ٹیلیفون (بیتار برقی) کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔

— حکومت پنجاب نے ایک ٹریکٹ "مرزا عورت تھی یا مرد؟" ضبط کر لیا ہے۔

— صوبہ سرحد میں ۱۹۳۴ء میں قتل کی ۳۰۶ وارداتیں ہوئیں۔

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا (۴۴۴) مصنفہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی قیمت ع (نیجر)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۳۔ ذیقعد ۱۳۵۳ھ

بہائی دعویٰ

(۴)

گذشتہ پرچوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بہائی لوگوں کا غلو دربارہ شیخ بہاء اللہ بتانے کیلئے یہ جوابی سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ہم بہائیوں یا مرزائیوں کو اس سے منع نہیں کرسکتے۔ کہ وہ اپنے اپنے متبوع کے کمالات اور عجائبات لوگوں کو سنا کر اپنی طرف ترغیب نہ دیں مگر جب یہ لوگ قرآن مجید کی آیات اور معانی پر ناجائز قبضہ کرتے ہیں تو مجبور ہو کر ہم بھی اس کو ناجائز تصرف جان کر مزاحمت کرتے ہیں۔

گذشتہ پرچوں سے ہم بہائیوں اور مرزائیوں کے غلو کی مثالیں بتاتے آئے ہیں۔ آج ہم سلسلہ ہذا کا چوتھا نمبر ہدیہ ناظرین کرکے اسے بغور پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں:۔

"**روح کا ظہور** خداوند نے فرمایا "میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا" اور فرمایا "میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالوں گا" انجیل میں فرمایا "جب وہ روح حق آئیگا تو وہ تمہیں سب باتیں بتائیگا" ان آیات میں اسی موعود محبوب کو "روح" یا "روح حق" کہا گیا ہے۔ جسے "بہاء اللہ" کہا گیا ہے۔ "روح" کے لفظ سے قرآن مجید میں بھی ظہور موعود کی خبر دی گئی ہے۔ سورۃ النباء میں فرمایا:۔

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝

جب روح کا قیام و ظہور ہوگا اور ملائکہ برپا ہوں گے ملائکہ میں سے کوئی اذن رحمٰن کے بغیر کلام نہیں کرے گا اور کلام کرے گا تو درست کرے گا۔

انجیل میں ہے:۔

"میری اور بھی باتیں ہیں مگر تم ابھی ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ روح الحق آئیگا تو تمہیں تمام باتیں بتائیگا وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہیگا۔ بلکہ جو کچھ سنیگا وہ کہیگا اور تمہیں خبر دیگا۔" (یوحنا باب ۱۶)

پس تورات، انجیل، قرآن میں جو روح الحق کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی آج حضرت بہاء اللہ کے ظہور سے پوری ہوئی ہے اور اعلان ہو چکا ہے۔ قد جاء روح الحق لیرشدکم الی جمیع الحق (کتاب مبین) "روح الحق" آگیا ہے تاکہ وہ تمام حق کی طرف تمہیں راہ دکھا دے۔

اب تمام طالبان حقیقت کا فرض ہے کہ اپنے محبوب موعود کو شناخت کریں اور روح حق سے نئی زندگی حاصل کریں۔"

(بہائی میگزین صفحہ ۲۲-۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

اہلحدیث قرآن مجید کے سیاق سباق کو سامنے رکھ کر اس آیت کے معنے کئے جائیں تو بقول نواب محسن الملک مرحوم یہ کہنا پڑیگا کہ جو تشریح بہائی صاحب نے کی ہے وہ خدا کے علم میں بھی نہیں۔ سیاق سباق سمجھنے کے لئے ہم ساری آیت نقل کرتے ہیں:۔

یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ۝	جبکہ جبرئیل اور (اور) فرشتے اس کے حضور میں صف بستہ کھڑے ہونگے۔ کسی کے منہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے یہ (وہ) دن (ہے جس کا ہونا) برحق ہے تو جو چاہے اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانا بنا رکھے۔ (لوگو) ہم نے تم کو (قیامت کے) عذاب سے ڈرا دیا ہے جو عنقریب (آنیوالا) ہے کہ اُس دن آدمی اُن اعمال کو دیکھیگا جو اس نے اپنے ہاتھوں (گویا زاد آخرت بنا کر) بھیجے ہیں اور (اُس دن) کافر چلا اٹھیگا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا۔"

اس سارے اقتباس میں (یَوْمَ) دو دفعہ مذکور ہے۔ کچھ شک نہیں کہ نحوی قاعدے کی رو سے دوسرا یَوْمَ پہلے سے بدل ہے۔ پہلا یَوْمَ اگر (اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا) کے ربط سے متعلق ہے تو دوسرا بھی اسی سے ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ جس روز نیک لوگوں کو اعمال صالحہ کا بدلہ ملے گا اس روز روح اور فرشتے سب کھڑے ہونگے اس روز کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔" یہ مضمون ایسا

بہاء اللہ اور مرزا - ہر دو مدعیان کی تعلیمات [illegible] (۲۷۵) تا [illegible] تصنیف مولانا ثناء اللہ [illegible]

ahmadimuslim.de

صاف ہے کہ قرآن شریف کی دوسری کئی ایک آیات اس پر شہادت دیتی ہیں۔

اور اگر یَوم اول (لَا یَتَکَلَّمُوْنَ) کے متعلق ہے تو دوسرا بھی چونکہ بدل ہے وہ مع اپنے مضاف الیہ کے سب اسی کے ساتھ لگ جائیں گے۔ پس معنے یہ ہونگے کہ جس روز روح اور فرشتے کھڑے ہونگے۔ یعنی جس روز ہر آدمی اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کا بدلہ دیکھیگا اور کافر کہیگا ہائے میں مر کر مٹی ہوگیا ہوتا۔ اس روز فرشتے مع روح بغیر اذن خدا کے کلام نہ کرسکیں گے۔

دونوں صورتوں میں مضمون صاف ہے کہ یہاں یوم سے مراد یوم الحشر والنشر ہے جس کا دوسرا نام یوم القیامت ہے۔

پس بعد توضیح کے ہم پوچھتے ہیں کیا آج بلکہ آج سے بیاسی (۸۲) سال قبل بروز "یوم ظہور بہاء اللہ" دنیا کے نیک و بد لوگوں نے اپنے اپنے اعمال نیک و بد کا بدلہ پالیا تھا؟ غالباً کوئی نہ کہے گا پھر آیات قرآنیہ متعلقہ قیامت کو بہاء اللہ کے ظہور سے ملانا بالکل اس تاویل کے مشابہ ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں :-

لہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔ اس (اللہ) کی حمد ہے اول اور آخر اس میں اشارہ ہے دو احمدوں کی طرف۔ اول ان میں کا احمد مصطفےٰ ہے دوسرا احمد آخر الزمان ہے جو مسیح اور مہدی خدا کی طرف سے آیا ہے (یعنی مرزا) یہ نکتہ رب العالمین سے مستنبط ہوتا ہے۔ (اعجاز المسیح صفحہ $\frac{۱۳۴}{۱۳۵}$)

اہلحدیث کیا کوئی ہے کہ قرآن میں ایسی نکتہ آفرینی کرسکے جیسی یہ دونوں گروہ کررہے ہیں۔ ایسی نکتہ آفرینی پر ہم ان دونوں گروہوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ کوئی نیا قرآن بنائیں۔ جس میں ایسے باریک نکتے درج ہوں۔ مہربانی کرکے پرانے قرآن پر ہاتھ صاف نہ کریں تو ہم آپ کے مشکور ہونگے اور اگر اس پرانے قرآن کو مان کر اس میں ایسی نکتہ آفرینی کرینگے تو ہم مجبوراً مندرجہ ذیل شعر آپ کی نذر کریں گے ؎

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نا خواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

فاضل مدیر بہائی میگزین نے انجیل کی جس عبارت کو پیش کیا ہے ہم وہ عبارت آگے پیچھے سے ملا کر ساری پیش کرتے ہیں۔ (بقول یوحنا) حضرت مسیح فرماتے ہیں :-

"میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا۔ پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ راستی سے۔ اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے۔ اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادیگی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دے گی۔ وہ میری بزرگی کریگی"

(یوحنا باب ۱۶)

اہلحدیث اس ساری عبارت کی جان ایک ہی لفظ "عدالت" ہے۔ جس کا مضمون صاف ہے کہ وہ موعود روح منصب عدالت پر فائز ہوگی۔ یعنی وہ دنیا میں حکومت کرے گی۔ اس تشریح کے بعد ہمیں دیکھنا ہے کہ دو روحوں (عربی اور ایرانی) میں سے کونسی روح دنیا میں تخت حکومت پر پہنچی ہے۔ ہم اس کا جواب وہی دیں گے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مؤرخین اور عقلاء بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تخت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ فداہ ابی و امی۔

اس کے مقابلے میں دوسری روح (بہاء اللہ ایرانی) نہ صرف ماتحت رہی بلکہ مقہور بلکہ ہمیشہ کے لئے محبوس رہی یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔

نوٹ عیسائی اس روح سے مراد وہ روح لیتے ہیں جو مسیح کے بعد حواریوں پر اتری۔ جس نے ان کو الہام کیا اور انہوں نے الہامی ہوکر اناجیل لکھیں۔ بے شک وہ ایسا اعتقاد رکھیں ہمیں اس سے کیا؟ مگر جناب مسیح کے الفاظ کو نہ بگاڑیں کہ

"وہ روح عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگی"

ناظرین کرام! شیر خوار بچے کے سامنے بھی تین عورتیں کھڑی کی جائیں۔ ایک اس کی ماں اور دو دوسری وہ بچہ اپنی ماں کو پہچان کر اسی کی طرف جائیگا۔ کس دلیل سے؟ وہ جانتا ہے اور صحیح جانتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے سامنے تین روحیں کھڑی ہوں۔ (۱) روح حواریان (۲) روح محمدی۔ (۳) روح بہاء اللہ ایرانی۔

ہم حضرت مسیح کی تعلیمی روشنی میں صاف سمجھ لیں گے کہ اس سے مراد "روح محمدی" ہے۔ کیونکہ ان تینوں میں سے علاوہ نبوت کے عدالت کرنے والی وہی روح ہے۔ کیا سچ ہے؟ ؎

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(باقی)

تقابل ثلاثہ تصنیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس میں تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کیا ہے۔ انوکھی طرز ہے۔ قیمت ۸/ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

نوید جاوید۔ مصنفہ مولانا ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب مرحوم (۴۲۶ صفحے) عیسائیت کی تردید میں بے مثل کتاب۔ قیمت ۱۲ (مجلد)

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

جدید نبی کا اعلان

قادیانی اور لاہوری خبردار!

بڑوں کی باتوں میں چھوٹوں کو دخل دینا مناسب نہیں۔ ایک طرف مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ جن کا قول ارشاد ہے سہ

آدمم نیز احمد مختار ⁂ در برم جامۂ ہمہ ابرار

دوسری طرف مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی (پنجاب) ہیں۔ جو مرزا صاحب کے مرید خاص ہونے کے علاوہ منصب نبوت پر بھی فائز ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں (فضل خان) اور مرزا صاحب متوفیٰ دونوں یتیم ہیں؎ یہ راز ہم ادنےٰ درجے کے لوگوں کی فہم سے بہت بلند ہے۔ ناظرین حیران نہ ہوں کہ مرزا صاحب پوتوں پڑپوتوں والے تھے اور مولوی فضل خان بھی اسّی سالہ بزرگ ہیں یہ دونوں یتیم کیسے ہوگئے۔ اس حیرانی کا جواب ہم آگے چلکر دیں گے جب مولوی فضل خان صاحب کی اصل عبارت پڑھ لیں گے۔ مولوی فضل خان (جدید نبی) نے کئی ایک انکشاف کئے ہیں جو خاص انہیں کا کام ہے ان کے سوا کسی دوسرے کا نہیں۔ مثلاً "قادیان" میں جو بہشتی مقبرہ بنا ہے اس کے نیچے ہم دونوں یتیموں (مرزا اور فضل خان) کا خزانہ مدفون ہے جس کا ذکر سورہ کہف میں ہے۔ جس کا ترجمہ تیرہ سو سال سے آج تک برابر غلط ہوتا چلا آیا ہے۔ بہرحال یہ چند انکشافات ہیں جو سب سے پہلے سننے کے لائق ہیں۔ پھر آپ کے اعلان کا صحیح مطلب ذہن نشین ہو سکے گا۔

(۱) مرزا صاحب متوفیٰ یتیم تھے۔

(۲) میں (فضل خان) ان کا بھائی انہیں کی طرح یتیم ہوں۔

(۳) بہشتی مقبرہ قادیان کے نیچے ہمارا خزانہ موجود ہے

(۴) خلیفہ محمود غاصب کشتی بادشاہ ہے جو ہمارا خزانہ کھا رہا ہے۔

(۵) سورہ کہف میں جس موسےٰ اور اس کے ساتھی کا کسی بستی میں پہنچنے کا ذکر ہے ان سے مراد مثیل موسےٰ (مرزا صاحب) اور نبی علیہ السلام ہیں

(۶) بستی سے مراد قادیان ہے۔

(۷) ان بستی والوں کا دعوت وغیرہ سے انکار کرنا گویا قادیان والوں کا دعوت اسلام قبول نہ کرنا ہے

(۸) قادیانی علماء کو چیلنج کہ میرے (فضل خان) کے مقابلہ پر آئیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب سنئے مولوی فضلخان جدید نبی کی اصل عبارت:۔

"**تفاسیر و تراجم القرآن میں تیرہ سو سال کی اغلاط کی اصلاح**

میں خداتعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفاً باللہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں عرصہ ۲۸ سال سے قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر سیکھنے میں خداتعالیٰ کا شاگرد رشید ہوں۔ اس نے مجھے تراجم القرآن کی اصلاح کے لئے نبی کریم کے توسط میں مامور فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل نمبروار باتیں سب خداتعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ وہ فرماتا ہے (۱) حقیقت محمدیہ وکعبہ بول رہی ہے (۲) تیرہ سو سال میں قرآن کے جو تراجم لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے (۳) وہ جاہلوں کے مجموعہ کے خیالات ہیں۔ (۴) غلط فہمیوں کا سمندر موجزن ہے۔ اصلاح کرو۔ (۵) جماعت جو کچھ کرتی ہے وہ سب غلطیوں کے ارتکاب ہیں۔ (۶) یہ چشمہ محمد کے اندر سے جاری ہوا ہے (۷) اس کمال کو جو پہنچا ہے وہ اصلاح کر سکتا ہے۔ اصول ہدایت بھول گئے ہیں۔ اصول ہدایت قائم کرو (۸) محمد پر قرآن کریم کے علوم نازل ہو رہے ہیں۔ (۹) قرآن ہدایت نامہ ہے تاریخ نامہ نہیں (۱۰) کلام مسیح قادیانی سہ

وہ لغو دیں ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں

ان سے نہیں الگ جو سعید الصفات ہیں

سورہ کہف کی چند آیات کا ترجمہ

اہل قادیان کا مظہر موسےٰ[x] و نبی کریم محمد علیہما السلام کی مہمان نوازی سے انکار۔ اور مومن و منافق کے درمیان تمیز کرنے والی دیوار یعنی بہشتی مقبرہ کے شرائط کو اہل قادیان کے توڑنے اور نبی کریم کا آکر اس کو قائم کرنے کی پیشگوئی کا ذکر فَانْطَلَقَا حَتّٰىٓ اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا پس موسےٰ کا مظہر مسیح قادیانی اور نبی کریم جب قادیان کے گاؤں والوں کے پاس آکر ضیافت یعنی ادائے شہادت حقہ و ادائے دین واجب طلب کرینگے تو وہ ان کی ضیافت سے انکار کر دینگے۔ نوٹ۔ انبیاء کی صداقت کی شہادت کو ادا کرنا ان کی مہمان نوازی کی منزلت پر ہے۔ مدینہ کے جنت الفرقد جنت البقیع کو نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ قائم کرنے کی پیشگوئی کا ذکر خیر۔ فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا پس مدینہ میں نبی کریم دوبارہ اس دیوار کو قائم فرمائیں گے۔ موسےٰ ثانی کہیگا۔ اگر حضور چاہیں تو اس دیوار یعنی مقبرہ بہشتی کے کام پر مثل سابق کارکنوں کو تنخواہ و اجرت پر لگا دینے کا حکم فرما دیں۔ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ نبی کریم فرمائینگے میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں۔ مقبرہ بہشتی میں یتیموں کا خزانہ ہے۔ جب تک یتیم جوان نہ ہولیں ان کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف جائز نہیں ہے۔ اسس

؎ یعنی خضر علیہ السلام ۱۲ منہ

x مرزا صاحب۔

اجرت گیری کے کام نے پہلی دیوار کے شرائط کو توڑ دیا ہے۔ جنہوں نے ایسا کام کیا ہے وہ مجرم ہیں۔ لہٰذا ایام مکہ کے جمع شدہ سارے لشکر کو مجھ سے آپ جدا کر دیں۔ ان میں غلطیوں کے طومار ہیں۔ ایسی غلطیوں کی کعبہ میں گنجائش نہیں ہے۔ جو عذاب الٰہی سے بچنا چاہیں وہ محمود احمد و محمد علی سے الگ ہو کر[1] مدینہ میں میرے ساتھ تعارف پیدا کریں۔ (۲) خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لوگ مجھ سے تعارف پیدا کریں۔ (۳) محمد سے تعارف اچھا ہے۔ (۳) جو بچنا چاہیں وہ محمد کے اندر آ جائیں۔

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا۔ مسیح کی بیعت کی کشتی مساکین کے لئے بنائی گئی تھی کہ وہ اسلام کے توحید کے دریا میں کام کرینگے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اس کشتی کو ڈوب دوں۔ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا۔ کیونکہ مساکین کی کشتی پر ایک سیاسی بادشاہ طالب جاہ و جلال مرزا محمود احمد صاحب کی نظر طمع ہے۔ وہ ایام مدینہ کی میری اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی کی کل کشتیوں کو ہم سے چھین کر مکی و مدنی ایام کی قرآنی شریعت کو خلط ملط کرنا چاہتا ہے۔

مدینہ کے دو یتیموں کی دیوار (مقبرہ بہشتی) و خزانہ کی پیشگوئی کا ذکر خیر

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا۔ ترجمہ۔ اور وہ دیوار (مقبرہ بہشتی) مدینہ کے رہنے والے دو یتیموں کی ہے اور اس کے ماتحت ان دونوں کا خزانہ ہے وہ دیوار قریب الانہدام ہے۔ اور خزانہ غیر محفوظ ہو کر کام بگڑ رہا ہے۔ وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا۔ اور ان دونوں کا باپ نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بگڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے والا ہے۔

فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ۔ لہٰذا پروردگار کی رحمت کا تقاضا ہوا کہ وہ دونوں یتیم جب اپنے روحانی کمال کو پہنچ جائیں تو اپنا خزانہ نکال لیں۔ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي۔ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا۔ (رکوع ۱۰ سورہ کہف) اور یہ کام میں نے اپنے اختیاری امر سے نہیں کیا۔ یہ ان کاموں کا انجام و نتیجہ ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے۔

دیوار اور خزانے والے دو یتیم وارثوں کا پتہ

یتیموں کے خزانہ پر شاہ مکہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب قابض ہو کر مع ارکان سلطنت اس کو یتیموں اور خدا کی مرضی کے برخلاف صرف کر رہے ہیں۔ اور یتیم چیخ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۱) تمہاری بہن رنجیدہ ہے اٹھ بھانجا کے کان میں یہ سخن ڈال۔ نوٹ:۔ بہن سے مراد ہمارے بڑے بھائی مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیوی ہے۔ اور بھانجا سے مراد حضرت مرزا محمود احمد صاحب شاہ مکہ ہیں۔ اور ان دو یتیموں سے مراد مسیح قادیانی اور خاکسار راقم فضل چنگوی ہے۔ اب ہم ہر دو بھائی روحانی جوانی کے کمال کو پہنچ کر اپنا خزانہ مقبرہ بہشتی کے اموال شاہ محمود سے مدت دراز سے تفسیر القرآن کی اشاعت کیلئے خدا تعالیٰ کے امر سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ ابھی ہم کو اس بات کا کوئی جواب ہاں یا نہ کا نہیں آیا۔ خدا کرے بادشاہ سلامت کا دل نرم ہو جاوے اور ہماری حالت یتیمانہ پر غور فرمائے ؎

یا شاہ محمود کشور کشا۔ اے والئے مکہ شنو سخن ما
جہاں آفریں تا جہاں آفرید۔ بظلم یتیمے نہ کردہ پدید
آگاہ شو زنالہ در یتیم۔ کہ ہا تر تند چو نالہ یتیم
احوال برادر من تو شنو ۔ خدا گفت ثنا یش تو از من شنو

تفصیل احوال دیوار و خزانہ اور یتیموں کا پتہ

دیوار خزانہ کے مالک ہم ہیں
مدینہ کے رہنے والے ہم ہیں
جنت البقیع ہے دیوار ہماری
اٹھاؤ قبضہ دیوار ہے ہماری
اس دیوار سے باہر منافق
غاصب جو ہوں وہ بھی منافق
کنز ہمارا وصایا ہماری
مقبرہ بہشت دیوار ہماری
مسیح اور فضلا دو یتیم ہیں
جوانی پہ آئے پرانے یتیم ہیں
نبی محمد باپ ہے ہمارا
کہتا ہے دیدو خزانہ ہمارا
یاد رکھو کہ ہماری متفقہ اجازت کے بغیر مقبرہ بہشتی کے اموال کو صرف کرنا ہرگز جائز نہیں۔
گر نہ دو گے خزانہ ہمارا
ناراض ہو تم سے باپ ہمارا
محمد جس سے ناراض ہو جائے
دین اور دنیا اس کی جائے

جملہ علمائے کرام قادیان و ممبران صدر انجمن میری عرضداشت توجہ سے سنیں

آپ صاحبان اگر میرے مذکورہ بالا ترجمۃ القرآن و الہامات کو افتراء علی اللہ جانتے ہیں تو مفتری علی اللہ انسان از روئے قرآن و حدیث مقبرہ بہشتی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میری وصیت کے اموال مجھے بھیجدیں۔ مسیح موعود کے مطالبات بڑے طویل ہیں۔ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ آتے ہیں۔ اس ترجمۃ القرآن میں میرے ساتھ کوئی مناظرہ کرنا چاہے تو مطابق شرائط مندرجہ رسالہ نمبر ۹ و نمبر ۱۱ مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء مجھ سے طلب فرما کر مقابلہ کرے۔

راقم خاکسار۔ المسمیٰ فی الناس
مولوی محمد فضل خاں احمدی محمدی چنگا بنگیال براستہ گوجر خان (پنجاب)"

[1] ہم بھی آپکی اس امر میں تائید کرتے ہیں۔ (اہلحدیث)

(الہامات مرزا - مرزا قادیانی کے مشہور الہامات کی (۲۷۴) تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۹ر۔ پتہ دفتر اہلحدیث)

ع بعد موت!

ahmadimuslim.de

الجدیث ناظرین کرام! آپ میں سے کوئی صاحب ان باتوں پر حیران ہونگے توسب سے زیادہ مرزا صاحب اور مولوی فضل خان کے فہیم ہونے پر ہونگے سو یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ بلکہ عارفانہ اصطلاحات ہیں۔ جن کی بابت مولانا جامی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

سرمستان منطق الطیرست جامی لب ببند
جز سلیمانے نہ باشد فہم ایں گفتار را

ہمارا خیال بلکہ یقین ہے کہ قادیانی احمدی مولوی فضل خان کو مخبوط الحواس کہہ دینگے۔ جیسا کہ گذشتہ ہفتے اخبار فاروق نے جدید نبی ساکن قادیان احمد نور کابلی کو ماؤف الدماغ کہہ کر اس کی بات کو رد کر دیا ہے۔ ہم ایسا کہنے سے ان کو منع نہیں کر سکتے۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ آپ کی پیروی میں مخالفین مرزا صاحب کو بھی ماؤف الدماغ کہنا شروع کر دینگے۔ پھر آپ کو ناگوار تو نہ گزریگا ؎

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ہم منتظر ہیں کہ اہل قادیان اور اہل لاہور (میاں محمود اور مولوی محمد علی) جدید نبی کے اس اعلان کا کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ آج قادیان، لاہور، اور راولپنڈی سے جتنے مدعی نبوت پذیر ہو رہے ہیں ان سب کا یہی دعوے ہے کہ ہم فیوض مرزا صاحب سے فیض یاب ہیں۔ اور ہم بھی یہی کہینگے۔

اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست

ایک غلطی کا ازالہ

قارئین اہلحدیث۔ السلام علیکم۔ مدت سے میں مرزائیوں کے اخلاق پسندیدہ دیکھنے کا منتظر تھا اتفاقاً میں رمضان المبارک کے مہینے میں منٹگمری کی طرف سے آرہا تھا۔ جب گاڑی رائے ونڈ اور پتوکی کے درمیان میں آئی تو جس ڈبہ میں میں سوار تھا وہاں سات آٹھ مرزائی حقہ پی رہے تھے۔ جب بات چیت ہوئی میں نے عرض کیا کہ رمضان کا مہینہ ہے کم ازکم اس میں تو حقہ نہ پیا کریں۔ جواب ملاکہ دماں کی مرائے ایسی تیسی رمضان کا مہینہ)۔ واللہ خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہتا ہوں ایک شخص نے اُن میں سے جو قادیان جا رہے تھے صاف لفظوں میں ایسی بکواس کی کہ جس طرح جاٹ لوگ ایک دوسرے کو ماں کی گالیاں دیا کرتے ہیں۔ میری حیرانگی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یا الٰہی یہ تجدید اسلام ہے جس کے لئے مرزا قادیانی پیدا ہوئے

ناظرین کرام یہاں تک ہی نہیں بلکہ یہ لفظ سن کر میں نے کہا کہ خدا سے ڈرو ایک دن آنے والا ہے جس دن تمام اعضائے انسانی گواہی دینگے جس کی شاہد یہ آیت ہے کہ اِنَّ السَّمْعَ وَالبصر والفواد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا۔ جواب ملاکہ کونسی قیامت، کوئی دن آنے والا نہیں۔

حضرات! آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے لوگوں اور مشرکین مکہ میں کیا فرق ہے وہ بھی کہتے تھے کہ ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون۔ کہ کونسی قیامت کوئی دن آنیوالا نہیں ہے۔ میں محو حیرت تھا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو انکے معتقد ایسے ہی ہوتے؟

(محمد داؤد وارشد متعلم مدرسہ مرکزیہ اہل حدیث گوجرانوالہ)

الجدیث راقم مضمون کی حیرت رفع کرنے کو اتنا کافی ہے کہ خود مرزا صاحب بھی اپنے مریدوں کے اخلاق سے نالاں ہیں۔ فرماتے ہیں۔ بعض ایسے کمینہ ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں ان میں سے بعض بڑے متکبر ہیں وغیرہ۔ اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن۔

تبلیغی جماعتیں غافل کیوں ہیں؟

ہندی رسالہ "وودیشک" دہلی میں آرگن سارودیشک سبھا (جس کا میں خریدار ہوں) بابت جنوری سنہ رواں میں ایک چٹھی چھاپی گئی ہے جس کو پڑھ کر میں تو مبہوت ہوگیا۔ اللہ اللہ وہ جماعت جس کے مٹ جانے بلکہ مرجانے کا رات دن اسلامی پریس سے اعلان کیا جا رہا ہے کس قدر جوش وخروش سے کام کر رہی ہے۔ اور مسلمان جن کی بہت سی مذہبی جمعیتیں اور لطف یہ کہ قریبًا سب کی سب آل انڈیا ہیں مگر معاف فرمائیے سب کی سب ناکارہ۔ کیا کوئی ان سے محاسبہ کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ خدا کے بندو آخر کیا کر رہے ہو۔ کیا آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ایک دن میں ۱۰۔ ۱۵ دیہات کا دورہ کر لیا اور بس۔ آخر اس سے کیا فائدہ؟ آل انڈیا جمعیتہ العلماء اور آل انڈیا تبلیغ انبالہ بالخصوص متوجہ ہوں اور آریہ سماج سے سبق لیں۔ اقتباس کی پوری چٹھی کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (خادم ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

"ٹرینیڈاڈ کے اب تک کے واقعات لکھ چکا ہوں۔ خدا کی مہربانی اور آپ بزرگوں کی دعا سے لگاتار ڈھائی ماہ کے پرچار سے بہت ہی اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ اس جزیرہ میں جہاں مشکل سے ۵۔۱۰ آریہ سماجی خیال کے لوگ پائے جاتے تھے آج اس جزیرہ میں ۲۔۳ ہزار کے لگ بھگ اشخاص آریہ سماج میں داخل ہونے کو آمادہ ہوگئے ہیں۔ شدھی اور داخلہ کی رسم کا دور دورہ ہے۔ اب تمام جگہوں سے اس بات کے لئے دعوت دیجا رہی ہے کہ شدھی کی رسم جاکر کرا جاؤں اور سماج قائم کر جاؤں۔

چینگو پاناس نگر میں آریہ سماج قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ ایک بڑے جلسہ میں شاندار مندر بنانے کا اعلان کیا گیا۔ فورًا ۵۰۰ ڈالر (لگ بھگ ۱۲۰۰ روپیہ) جمع ہو گئے۔ امید ہے کہ کئی ہزار ڈالر جلد جمع ہو جائیں گے بہت سے اشخاص نے سامان دینا قبول کیا ہے اور کچھ لوہار، بڑھئی اور معماروں نے

بغیر اجرت کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ امید کہ اس جزیرہ کو چھوڑنے سے پہلے کم از کم ۱۰۔۱۵ جگہ آریہ سماج قائم ہو جائینگے۔ اور کئی ہزار مرد وعورتیں آریہ سماج میں شامل ہو جائیں گی۔ نیگرو لوگوں پر اچھا اثر پڑا ہے۔ کٹنگ سے ظاہر ہوگا کہ مسٹر دہریندر چہاگوناس سماج کے سکرٹری بنائے گئے ہیں۔ یہ صاحب نیگرو قوم کے ایک عزت دار شخص ہیں۔ اور بڑے جوشیلے آریہ بن گئے ہیں۔ آپ نے اپنے گھر سے گوشت خوری کو بند کر دیا ہے اور ہندی زبان سیکھ رہے ہیں۔

مسٹر...... خان نے ابھی شدھی نہیں کرائی ہے۔ تمام جزیرہ کے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے ہیں۔ مگر یہ اپنے ارادہ پر مستقل ہیں۔ اور عہد کیا ہے کہ ۵۰ مسلمانوں کے ہمراہ شدھ ہونگے۔ ابھی تک صرف ۴۰ مسلمانوں کو راضی کیا ہے ۱۰ کی کمی ہے۔ یہ کمی بھی جلدی پوری ہو جائے گی۔ دوسرا ارادہ یہاں یہ ہو رہا ہے کہ یہاں مستقل پرچار کا انتظام کیا جائے۔ چندہ فراہم کر کے سفر خرچ وغیرہ بھیجا جائے گا۔ مہربانی سے لیکچراروں کو منتخب کر رکھیں۔ ٹرینیڈاڈ کے لئے ایسا لیکچرار ہو جو انگریزی میں لیکچر دینے کی اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ کیونکہ یہاں کی مادری زبان ہی انگریزی ہے اور یہاں کی پبلک برٹش گیانا کی نسبت زیادہ مہذب ہے۔ عیسائی اور مسلم مذہب کی بھی کافی لیاقت ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہاں کے پرچار میں انہیں سے سابقہ پڑتا رہے گا۔ جب سے مولوی امیر علی قادیانی فرقہ کا مناظرہ میں بچھاڑ کیا گیا تب سے پورانکوں میں دو جماعتیں بن گئی ہیں۔ ایک جماعت مخالفت پر تلی ہوئی ہے۔ اس مرتبہ سنت جماعت کے ایک مولوی کو ہم سے مناظرہ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ امید کہ اس مناظرہ کو دیکھ کر سناتنیوں کو یقین ہو جائے گا کہ آریہ سماج کے اصولوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا بزرگوں کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ مضمون مناظرہ "آواگون" ہے۔ اور پورانک مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔

(پنڈت اجودھیا پرشاد از ٹرینیڈاڈ)"۔

اہلحدیث مرزا صاحب قادیانی عام کفار کی اصلاح کے لئے عموماً، آریوں اور عیسائیوں کی اصلاح کے لئے خصوصاً تشریف لائے تھے۔ آپ تو کبھی اور چلے بھی گئے۔ نتیجہ کچھ نہ ہوا۔

مسلمانوں کے افلاس کا سبب اور علاج

برادران و بزرگان ملت! زمانہ حال میں اکثر مقامات خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اور یہ ایک ایسی جگر پاش اور دلدوز داستان ہے جس کے بیان کرنے سے زبان قلم کیسر قاصر ہے قوم کی حالت تباہ ہے۔ علم کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دوہائی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ ہمدردی اور باہمی اتفاق اس سرزمین سے نیست و نابود ہے۔ جہالت اور اندھی تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ اور آج مسلم قوم اقوام عالم میں ذلیل ہے اور خود اغیار کی دست نگر بنی پڑی ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ کسی نے اس کے تدارک کا علاج نہیں سوچا۔ اور اگر سوچے تو ایسی میٹھی نیند میں سوئے ہوئے ہیں کہ اب اٹھائے نہیں اٹھتے۔ نہ ان کو کبھی خیال آتا ہے کہ ہم کیا تھے اور کیا ہو گئے اور ہم کس منزل پر قدم رکھے ہوئے ہیں۔ اب ہماری قوم باقی اقوام کے سامنے کیسی ذلت اور جہالت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ نہ اس کو آئندہ نسل کا خیال ہے کہ وہ آئندہ مسلمانوں کی قوم پر کتنے افسوس اور رنج کے آنسو بہائے گی اور کہے گی کہ کیا یہ انسان بھی کبھی دنیا میں آئے تھے اور مثل حیوانوں کے گزر گئے۔ جس کا آج نام و نشان میں نہ اس کو کوئی یاد کرنے والا ہے۔ نہ یہ معلوم کہ اس زمین پر کوئی قوم آباد تھی یا نہیں نہ اس کا کوئی عمل ہے جس سے ہم آج ایسے یادگار ہوں۔ جو قرآن شریف دنیا میں لوگوں کے راہ راست اور نیک عمل کے لئے آیا تھا جس نے حکم دیا تھا کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ آپس میں کبھی اختلاف، لڑائی اور فساد نہ کرنا نہیں تو تمہاری جماعت اور قوم بگڑ جائے گی آج ہم مسلمان ہو کر اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ ان سب باتوں کو دیگر سب اقوام نے اچھی طرح سمجھا اور آپس کی تمام دشمنیوں اور لڑائیوں اور نیز مذہبی، سیاسی اختلافات کو فراموش کر دیا جس کی وجہ سے آج وہ دنیا میں عزت اور دولت علم و تجارت، حکومت وغیرہ میں ترقی حاصل کر کے کامیاب ہو رہے ہیں۔ باوجود ان تمام باتوں کے مسلمان خواب غفلت میں سو رہے ہیں۔ مگر افسوس جو کام مسلمانوں کو انجام دینا تھا اس فرض کو دیگر اقوام نے پورا کیا۔ مسلمانوں کی غفلت اور بے توجہی کی وجہ سے آج خود جاہل مسلمان اسلام اور دین سے برگشتہ ہو کر مرتد ہو رہے ہیں۔ جن کو مذہب سے واقف کرنے والا کوئی نہیں۔ نیز اسلام میں پیغمبری ختم ہو چکی اب سوائے تبلیغ و اشاعت کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ اب ہمارے پاس ایسا کوئی عمل ہے جس کو دیکھ کر دوسرے مسلمان ہوں۔ یہ صرف پیغمبروں کی شان تھی کہ لوگ ان کے افعال و اعمال کو دیکھ کر ایمان لے آتے تھے۔ ان کا بیٹھنا اٹھنا چلنا پھرنا اور کھانا، رات دن کا ہر عمل لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرتا تھا۔ اب ہم لوگ نام کے مسلمان ہیں۔ ہم نے اسلام میں ایسی نئی باتیں اور چیزیں شامل کر لی ہیں،

ahmadimuslim.de

جس کی وجہ سے ہر قسم کے جھگڑے لڑائیاں، فسادات اور مذہبی اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ مثلاً علم غیب یا شفاعت یا رسول اللہ کو حاضر یا ناظر سمجھنا۔ مردہ سنتا ہے یا نہیں۔ ان باتوں پر لڑتے اور جھگڑتے ہیں اور اسی کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ان تمام باتوں کو چھوڑ کر اسی کی تبلیغ کریں اور لوگوں کو سنائیں جو مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ جس کو معلوم کر کے پہلے لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ افسوس ہے کہ ہم نے اپنی خوشی اور خواہش سے دین پاک میں بہت سی باتیں ملا کر اس کو خراب کر دیا۔ اسلام میں ہر نئی چیز کو جس کو خدا اور رسول نے نہ بتایا ہو نہ کیا ہو اس کو دین میں ضروری سمجھنا بدعت اور سخت گناہ ہے۔ کیونکہ پیغمبر خدا نے ہمیں دین کی تمام باتیں بتا دی ہیں اور کوئی بات نہیں چھوڑی۔ اگر ہم صرف ان کے حکم کی پیروی کریں اور ان کے قدم بقدم چلیں تو امید ہے کہ ہماری ترقی اور کامیابی لوٹ آئے گی۔

خادم الشریعت محمدی محمد داؤد احمد

ابن مولوی محمد عبدالواحد صاحب۔ از کیندر پاڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

ان کاموں کے کرنے سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ثواب ملتا ہے:

(۱) من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجة وعمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامة تامة تامة۔ جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر بیٹھا ہوا جل جلالہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعت پڑھے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کے مانند ثواب ہوگا۔ (راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پورا پورا (یعنی ثواب) ترمذی۔

(۲) عمرة فی رمضان تعدل حجة۔ رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، بزاز، طبرانی، بغوی، ابن قانع، مالک، سعید بن منصور)

(۳) الصلوة فی مسجد قباء کعمرة۔ مسجد قباء (جو مدینہ منورہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے) میں نماز پڑھنا ایک عمرہ کی طرح ہے (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، حاکم، بیہقی)

(۴) من غدا الی المسجد لا یرید الا ان یتعلم خیرا او یعلمہ کان لہ کاجر حاج تاما حجتہ۔ جو صبح مسجد جائے اور صرف نیک بات (علم) سیکھنا یا سکھانا اس کا مقصود ہو تو اسکو اس حاجی کی مانند ثواب ہوگا جس کو حج کا پورا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

(۵) من اعتکف عشرا فی رمضان کان کحجتین وعمرتین۔ جو شخص رمضان کے (اخیر) دس دن میں اعتکاف کریگا اس کو دو حج اور دو عمروں کے مانند ثواب ہوگا۔ (بیہقی)

(۶) من سبح اللہ مائة بالغداة ومائة بالعشی کان مکن حج مائة حجة جو سو بار صبح اور سو بار شام کو سبحان اللہ کہے تو گویا اس نے سو حج کئے۔ (ترمذی)

نیچے کے کام کرنے سے صدقہ (یعنی خیرات کرنے) کا ثواب ملتا ہے:-

(۱) کل معروف صدقة۔ ہر نیکی صدقہ ہے (بخاری، مسلم، ابو داؤد، احمد)

(۲) الکلمة الطیبة صدقة۔ اچھی بات صدقہ (یعنی خیرات میں داخل) ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۳) نفقة الرجل علی اهلہ صدقة۔ آدمی اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرے تو اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۴) کل قرض صدقة۔ ہر قرض صدقہ ہے (طبرانی، بیہقی)

(۵) ما صدقة افضل من ذکر اللہ تعالیٰ کوئی صدقہ (خیرات) اللہ تعالےٰ کے ذکر سے بہتر نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۶) افضل الصدقة سقی الماء۔ بہتر صدقہ پانی پلانا ہے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابویعلیٰ)

(۷) افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کا پیٹ بھر دے۔ (بیہقی، اصبہانی)

(۸) مداراة الناس صدقة۔ لوگوں کی خاطرداری کرنا صدقہ ہے۔ (ابن حبان، طبرانی، حاکم)

(۹) ما من صدقة احب الی اللہ من قول الحق۔ اللہ کو کوئی صدقہ سچ بات سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ (بیہقی)

(۱۰) صدقة ذی الرحم علی ذی الرحم صدقة وصلة۔ رشتہ دار کا رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی دونوں کا ثواب رکھتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۱) ما انفق المرء علی نفسہ وولدہ واهلہ وذی رحمہ وقرابتہ فهو لہ صدقة۔ آدمی جو اپنے نفس پر، اور اپنی اولاد، اور اپنی بیوی، اور اپنے ناطے والے اور قرابت دار پر خرچ کرے گا تو اسے صدقہ یعنی خیرات کرنے کا ثواب ملیگا۔ (طبرانی)

(۱۲) الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصلوٰة والصدقة قالوا بلیٰ قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقة۔ کیا میں تم کو وہ بات نہ بتا دوں جو روزہ نماز اور زکوٰۃ سے درجہ میں بہتر ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں

ahmadimuslim.de

آپ نے فرمایا آپس میں میل جول کرا دینا۔ آپس کی لڑائی اور پھوٹ ڈالنے والی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ احمد)

(۱۳) یصبح الرجل علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزی من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی۔ جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پھر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمدللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی جن کو وہ پڑھتا ہے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

(۱۴) علی کل مسلم صدقۃ فقالوا یا نبی اللہ فان لم یجد قال یعمل بیدہ فینفع نفسہ ویتصدق قالوا فان لم یجد قال یعین ذا الحاجۃ الملہوف قالوا فان لم یجد قال فلیعمل بالمعروف ولیمسک عن الشر فانہا لہ صدقۃ۔ ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ دے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا حاجت والے مظلوم کی فریاد رسی کرے لوگوں نے عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ آپ نے فرمایا وہ اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۱۵) من انظر معسرا کان لہ کل یوم صدقۃ ومن انظرہ بعد حلہ کان لہ مثلہ فی کل یوم صدقۃ۔ جو کوئی محتاج (قرضدار) کو مہلت دیگا اس کو ہر دن کے پیچھے ایک صدقہ کا ثواب ملیگا اور جو کوئی میعاد گزر جانے پر اسکو مہلت دیگا تو اس کو ہر دن کے پیچھے کل قرضہ کے صدقہ کا ثواب ہوتا رہے گا۔ (ابن ماجہ)

(۱۶) تبسمک فی وجہ اخیک لک صدقۃ وامرک بالمعروف ونہیک عن المنکر صدقۃ وارشادک الرجل فی ارض الضلال لک صدقۃ وبصرک للرجل الردی البصر لک صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق لک صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک صدقۃ۔ اپنے بھائی کے آگے تیرا ہنسنا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اچھی بات کے لئے حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور کسی شخص کو بھولی ہوئی جگہ میں راہ بتا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور تیرا اس آدمی کے لئے راہ دیکھنا جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے۔ (یعنی اس کی دستگیری کرکے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے) اور راستہ سے پتھر، کانٹا، اور ہڈی کا ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی)

(۱۷) افضل الصدقۃ ان یتعلم المرء المسلم علما ثم یعلمہ اخاہ المسلم۔ سب سے بہتر صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے اور اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ (ابن ماجہ) (از حیدرآباد دکن)

فضائل جمعہ

یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

اے ایمان والو جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر یعنی نماز جمعہ کے لئے چلو اور خرید و فروخت ترک کر دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو۔ (سورہ جمعہ ع ۲)

(حدیث ۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسال اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ۔ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے (اگر اس ساعت میں) مسلمان بندہ اپنے اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو (بھلائی) دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(حدیث ۲) عن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شان ساعۃ الجمعۃ ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ ابوبردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ (ابوموسیٰ) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (جمعہ کے دن) امام کے خطبہ اور نماز کے درمیان ایک ایسی ساعت ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے) (مسلم)

فائدہ۔ اس نیک ساعت کے پوشیدہ رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ جمعہ کا سارا دن دعا وعبادت میں مشغول رہیں۔

(حدیث ۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا الساعۃ التی ترجی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الی غیبوبۃ الشمس۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک اس گھڑی کو حاصل کرنے کی (کوشش) کرو جس میں قبولیت دعا کی امید ہے۔ (ترمذی) (باقی)

(راقم محمد جانباز خان محمدی از حیدرآباد دکن)

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر خریدار صاحب کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

ahmadimuslim.de

ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

وزنوا بالقسطاس المستقیم

نوٹ سلطان التفاسیر کا مضمون اب آنا شروع ہوا ہے۔ آئندہ اشاعت سے اس کا ذکر ہوگا انشاء اللہ (مدیر)

ابوبکر صدیق قریشی تو تھے مگر ہاشمی نہ تھے۔ مانا کہ ان کا سلسلہ نسب بھی "عبد مناف" پر جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ اور حضرت علی ہاشمی تھے۔ رسالت مآب کے عم زاد برادر تھے۔ مگر صاحب عصبہ ہونا یا نہ ہونا دونوں میں سے کوئی بھی وجہ خلافت و وصایت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے مطابق نسب کوئی چیز نہیں رہتی۔

ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہونے کا فخر حاصل تھا مگر علی کو بنفسہ رسالتماب کی دامادی پر ناز تھا۔ اور آیت مودۃ کے ہوتے ہوئے وہ خلافت کے حق دار بھی تھے مگر ایک دوسری آیت یعنی قل ما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب العالمین۔ کے ہوتے ہوئے پہلی آیت کی خصوصیت نہیں رہے گی۔ اس لئے یہ رشتہ بھی سبب نیابت نہیں ہو سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ ابوبکر اُن مردوں میں سے تھے جو عمر کی پختگی بعد میں آنحضرت پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ علی ابن ابی طالب علی الاطلاق تمام بنی نوع انسان میں سب سے پہلے مومن تھے۔ مگر خلافت سے اس کو کیا سروکار!

ادھر کے حامی صدیق کے ثانی اثنین (اذْ هُمَا فِی الْغَارِ) ہونے پر شاداں ہیں۔ تو اُدھر والے اسی ہجرت کے مقدمہ کی شب میں شیر خدا کی اس جسارت پر فرحاں کہ وہ رسالتماب کے بستر پر سخت خطرے کی حالت میں جا سوئے۔ مگر ان دونوں واقعات کو بھی استحقاق استخلاف میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث "انت منی بمنزلۃ ھارون" پیش کی جاتی ہے جناب علی کی وصایت پر۔ مگر ادھر بھی صحیحین کی حدیث نہ صرف ابوبکر بلکہ عمر تک کے مناقب میں اور حرف تشبیہ کے ساتھ آتی ہے۔ (اسارئ بدر کے موقعہ پر فرمایا) ...... مثلک یا ابابکر کمثل ابراھیم اذا قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم ومثل عیسٰی اذ قال ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ ومثلک یا عمر مثل نوح ..... ومثل موسٰی۔[1] (الحدیث)

پس اگر مشابہت مابہ الامتیاز ہے تو ظاہر ہے کہ مشبہ بہم جناب ابراہیم عیسٰے نوح اور موسٰے افضل تھے ہارون (علیہم وعلی نبینا الصلاۃ والسلام) سے اس صورت میں مشبہ (ابوبکر و عمر بھی افضل ہوں گے حضرت علی سے۔ اور اگر مقصد حضرت علی کو مدینہ میں اپنے خلیفہ کی حیثیت سے چھوڑ جانا ہے تو پھر تو آنحضرت نے ابن ام مکتوم کو بھی جو ضریر البصر تھے مدینہ پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ پس یہ وجہ بھی اولیت نہ ہو سکی۔

اس فصل میں یہ مختصر دلائل تھے۔ جن کے بعد چند دلائل ایسے بیان کئے جاتے ہیں جو صرف جناب علی کی وصایت میں ممد ہو سکتے ہیں۔

از انجملہ واقعہ مباہلہ ہے۔ جس کے مطابق ادھر والوں نے جناب علی کو نفس رسول تسلیم کر لیا۔ کیونکہ غفۃ "انفسنا" کا مصداق سوا ان کے کون ہو سکتا تھا۔ اور یہی وجہ استخلاف قرار پایا۔

نیز حدیث کسا ہے۔ جس کے مطابق جناب رسالتماب نے انہیں اربعہ کو اپنی کملی میں چھپا کر دعائے طہارت مانگی۔ جس سے یہ حضرات معصوم اور افضل البشر (من بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم) مانے گئے۔ اور اس سے وصایت مسلّم ہوئی۔

ہمیں ان دونوں حدیثوں کی صحت سے انکار نہیں۔ مگر التماس یہ ہے کہ مباہلہ کے وقت حضرت فاطمہؓ، علیؓ، اور حسنینؓ کے سوا رسالت مآب کا قرابت دار ہی اور کون تھا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ لے لیتے۔ حضرت رقیہ، زینب، ام کلثوم تو علی الترتیب ۲ھ ۸ھ ۹ھ میں رحلت فرما چکی تھیں۔ مباہلہ ۱۰ھ میں ہوا (بحوالہ ناسخ التواریخ وحیات القلوب جو دونوں شیعی حضرات کی تصنیف ہیں) رہی ان کی اولاد۔ اور عمرو بن العاص (ختن رسول پاک) تو عرض ہے کہ قرابت کے لحاظ سے ان صاحبزادیوں کی اولاد فاطمہ اور علی کی اولاد کے برابر اقرب نہ تھی۔ نہ عمرو بن العاص علی کے برابر عزیز ہو سکتے تھے۔ وجہ ظاہر ہے کہ علی عم زاد بھی تھے۔ پس مباہلہ کے لئے وہی افراد ہمراہ لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی زندگی پر انسان فطرۃً زیادہ حریص ہو سکتا ہے اسی لئے صرف انہی اربعہ فاطمہ، علی اور حسنین کو ہمراہ لیا گیا۔ (باقی)

(۳۸۳)

---

[1] ترجمہ۔ اے ابوبکر تیری مثال ابراہیم کی ہے ..... اور عیسٰے کی ہے۔ اور اے عمر تیری مثال نوح اور موسٰے کی ہے۔ (ملخصاً) منہ۔

تفسیر ثنائی اُردو } از مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب۔ پورے قرآن کی تفسیر کل آٹھ جلدوں میں ہے۔ قیمت فی جلد ۲؍ روپے۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۹)

مولانا شہید کے عربی خط کا ترجمہ درج ذیل ہے جو انہوں نے سید عبداللہ بغدادی کی خدمت میں بھیجا تھا۔ (مدیر)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اس ذات کے لئے ہے جو یکتا ہے ہمیشگی میں پس ہر شے سوا اس کے حادث اور فانی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں پیدا کرنے اور تدبیر میں اور نہیں اختیار کسی کو اس کے ملک میں چھلکے اور تل بھر کا یہاں تک کہ اجازت بغیر انبیاء کسی کی شفاعت نہ کر سکیں گے اور نہیں نجات مل سکتی کسی کو بے اس کے لطف اور احسان کے۔ اور درود بھیجتے ہیں ہم اوپر افضل الخلائق شفیع الامم پر اگر وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتی دنیا انہوں نے ہم کو توحید اور اسلام کی دلیلیں بتائیں اور شرک و بت پرستی کی اندھیریوں سے نکالا اور ان کے تمام آل واصحاب اور دین کے مددگاروں اور محبوبوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

امابعد۔ اب ہم تحیۃ اور سلام کے ساتھ اس شخص کو مخصوص کرتے ہیں جو اسلام کے درجوں میں ترقی کر گئے ہیں جو حضرت محبوب جیلانی کے خلاصہ خاندان ہیں علامہ ربانی سید عبداللہ بغدادی۔ مخفی نہ رہے کہ میں نے جب ہندوستان کے عام مسلمانوں کی یہ حالت دیکھی کہ اپنے جہل کے سبب شرک و بدعت میں محو ہو گئے ہیں اور واہی تباہی شبہوں کو حجت بنائے بیٹھے ہیں اور قبروں اور اہل قبروں کی پوجا کرنے اور ان سے چھوٹی بڑی حاجتیں مانگنے لگے ہیں تو رد شرک میں ایک رسالہ لکھا اس میں قرآن مجید کی چھبیس ۲۶ آیتیں بطور دلیل پیش کیں اور لوگوں کے فائدہ حاصل کرنے اور ان کی بری حجتوں اور بدنما دلیوں کے چہرے سے پردہ اٹھانے کیلئے اس کا اردو میں ترجمہ کیا۔ الحمدللہ کہ ہزارہا مردو عورت راہ راست پر آ گئے اور بعض سرکش جاہلوں کے سوا کسی کو تردد باقی نہیں رہا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ جب میرا رسالہ آپ کے سامنے پڑھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ بالکل حق ہے لیکن برابر کرنا بتوں اور آدمیوں اور انبیاؤں کا پیدائش اور اختیار نہ ہونے میں اگرچہ حق ہے عقیدہ میں داخل ہے مگر یہ ایک طرح کی بے ادبی ہے اس کے لئے کوئی دلیل اور سند چاہئے کیونکہ بت ناپاک ہیں پھر سید الطاہرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا تذکرہ کیوں ہو۔ میں توفیق الٰہی سے اس کا جواب دیتا ہوں میرے رسالہ میں یہ عبارت اُن عام لوگوں کے سوال کی تردید میں واقع ہوئی ہے جو کہتے ہیں کہ صرف بتوں سے مدد مانگنی اُن کی پوجا اور انہیں سجدہ کرنا ممنوع ہے انبیاء اولیاء کے ساتھ یہ فعل کیا جائے تو ناجائز نہیں معلوم ہوتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ فی الحقیقت مدد اسی سے مانگنی چاہئے جس کو دنیا کے تمام کاموں کا اختیار حاصل ہے اور قرآن مجید کی ظاہر آیتوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو کسی چیز کا اختیار نہیں۔ پس اس خاص امر یعنی استحقاق سجدہ اور مینہ برسانے اور اولاد دینے میں انبیاء و اولیاء کو بتوں اور دیگر لوگوں پر ترجیح نہیں ہو سکتی مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا قرب ان کے کمالات اور ایسی فضیلتیں کہ اس مرتبے کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا پس یہ مسلم ہے اور یہ دوسری بات ہے جس کو ربوبیت اور خدائی میں کچھ دخل نہیں انتہی۔ اور آپ کی حالت پر تعجب آتا ہے کہ اس امر کے حق اور داخل عقیدہ ہونے کا اقرار کر چکے ہو اور پھر اسے بے ادبی بتاتے ہو۔ سوچنے کی بات ہے کہ جب یہ دلیل سے ثابت اور عقیدہ میں داخل ہے تو اس سے بے ادبی کیونکر خیال میں آ سکتی ہے۔ بس تو آپ کا کلام اجتماع ضدین کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس بات کی دلیل مانگی جاتی ہے جو خود دلیل سے ثابت ہے یہ امر قرآن مجید سے مجملاً ثابت ہے۔ میں نے اجمال کی تفصیل کر دی تو کیا گناہ کیا۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں بھی تم جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر اس بات کی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے یکتا ہے۔ اور یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ متکلم کا خطاب مشرکین کی طرف ہے پس تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشریت میں اُن مشرکوں کے برابر کیوں کر دیا جن کی نجاست قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مشرک ناپاک ہیں اس لئے مسجد حرام کے پاس نہ پھٹکیں اور بت چونکہ پتھر اور جمادات ہیں اس لئے ان میں نجاست نہیں پائی جاتی ورنہ کل پتھروں کا نجس ہونا لازم آئیگا بلکہ بتوں میں ان مشرکین کے فعل سے نجاست آ گئی ہے جنہوں نے ان کو گھڑا اور معبود بنا لیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرک بتوں سے زیادہ ناپاک ہیں۔

ذرا سوچئے اور سمجھئے اگر یہ کہا جائے کہ یہ بات تو بیشک ٹھیک ہے لیکن اس کا ذکر کرنا ہی کیا ضرور تھا تو میں اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے ذکر کر دینے سے عوام کا شبہ رفع کر دینا مقصود ہے جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء اولیاء سارے جہان میں تصرف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں اسے یاد رکھنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک پنجابی آپ کے دل میں کچھ وسوسہ ڈالتا ہے پس اے شیخ آپ اس کے حال سے واقف نہیں وہ تو ایک بے عقل مخبوط الحواس غبی اور جاہل آدمی ہے اور اپنے کو بڑا فاضل جانتا ہے حالانکہ اسے دائیں بائیں کی تمیز نہیں وہ فی الواقع دجال کا نائب ہے کیونکہ کبھی کہتا ہے کہ میں محبوب سبحانی کا بندہ ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ عبدالقادر جیلانی روزی دینے والے ہیں۔ ایسے کلمات کفر ہے کہ جن کو علماء سے قطع نظر جہلاء بھی گوارا نہیں کر سکتے خدا کی پناہ۔ آپ سے توقع ہے کہ میرے بارہ اس کے کلام کی تصدیق نہ کریں کیونکہ وہ شخص سامری صفت ہے خدا اس کو سیدھی راہ دکھائے اور ہمیں تمہیں اپنے مضبوط دین پر ثابت رکھے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار

فتاویٰ

س ع۷۸} آیہ کریمہ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ۔ سے زیر نظر لفظ اموات ہے۔ اس سے مقتولان بدرگاہ ایزدی کی موت کی نفی ثابت ہے اور حضور علیہ السلام کی بابت ارشاد خداوندی ہے انک میت وانہم میتون۔ حضور کو میت کیوں فرمایا اور اُن کی موت کی نفی کیوں نہ کی۔ مطلوب بات یہ ہے کہ ان کو رزق وغیرہ کس طرح ملتا ہے؟ (محمد فقیر اللہ ضلع گجرات)

ج ع۷۸} شہداء پر موت وارد ہونے کا ثبوت تو لفظ قُتِلُوا میں صاف ہے۔ اسی لئے ان کی بیویوں کو نکاح ثانی کرنے کی اجازت ہے۔ نیز ان کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے۔ مگر ان کی عزت افزائی اور احترام کے لئے ان کو مردہ کہنے یا سمجھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ورنہ ورود موت ان پر۔ انبیاء اور اولیاء پر برابر ہے۔ ارشاد خداوندی ملاحظہ ہو:۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

س ع۷۹} حدیث میں جو السلام علیکم یا اهل القبور قبروں پر پڑھنے کا حکم ہے اگر وہ سنتے نہیں ہیں تو ان کو اس خطاب سے کیا فائدہ کیا کسی بے جان چیز کو جہاں مخاطب کرنا مطلوب نہ ہو تو ایسا آیا ہے۔ (سائل مذکور)

ج ع۷۹} اس کی مثال وہ حدیث ہے جس میں آیا ہے کہ پہلی تاریخ کے چاند (ہلال) کو مخاطب کرکے آنحضرت نے فرمایا تھا ان ربنا وربک اللہ یعنی ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اس سے مقصود مخاطب کو سنانا نہیں ہوتا بلکہ اپنے نفس کو تفہیم کرنا منظور ہوتا ہے۔

س ع۸۰} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب یہ مذہب نقل ہے کہ وہ سماع موتی کے قائل ہی نہ تھیں تو یہ قول جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ آپ حجرۂ نبویہ علیہ السلام میں بعد دفن عمر رضی اللہ عنہ پردہ کرکے گئی تھیں یہ کیسے ہے ان کا قول ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس بنا پر؟ (سائل مذکور)

ج ع۸۰} حضرت عائشہ کا قبور میں پردہ کرنا اپنے تخیل پر مبنی تھا۔ حقیقت کے لحاظ سے نہ تھا۔ جیسا اس شعر میں ہے ؎

عجبت لمسرتہا وانی تخلصت
لدی وباب السجن دونی مغلق

س ع۸۱} بعض لوگ بیعت پیری مریدی کے ثبوت میں بعض آیات قرآن سے پیش کرتے ہیں جن سے بیعت عورتیں وغیرہ پارہ اٹھائیس[۲۸] ہے اور ید اللہ فوق ایدیھم وغیرہ پیش کی جاتی ہیں نیز آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے مراد مرشد پر لیتے ہیں کہ توسل کسی بزرگ کی بیعت سے کرنا چاہئے اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شفاء العلیل وغیرہ میں بھی اس آیت کو اسی کے متعلق فرمایا ہے اور بیعت کو سنت کہا ہے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے اور ان آیات سے کونسی قسم کی بیعت ہے۔ عورتوں سے کیوں بیعت ہوتی ہے۔ (سائل مذکور)

ج ع۸۱} بیعت برائے حصول رشد و ہدایت جائز ہے۔ مگر ان آیتوں کے معنے یہ نہیں۔ پہلی بیعت جس میں ذکر ہے يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ وہ تو جنگ کے متعلق ہے۔ دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ نیک اعمال سے خدا کا قرب تلاش کرو چنانچہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

بطلبید قرب بسوئے او۔

س ع۸۲} حرمت بالرضاعت (دودھ) کے لئے ایک عورت کی شہادت کافی ہے یا نہیں؟ (سائل فقیر اللہ از کھیوہ)

ج ع۸۲} صحیح بخاری میں ایک حدیث آئی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری بستی میں ایک عورت آئی ہے وہ کہتی ہے کہ میں نے تجھ کو اور تیری بیوی کو دودھ پلایا ہوا ہے بستی میں اسے کوئی نہیں جانتا میں اپنی منکوحہ کو رکھوں یا چھوڑ دوں۔ آنحضرت نے فرمایا (کیف وقد قیل) تو کیسے رکھیگا حالانکہ یہ بات کہی گئی ہے۔ اہل علم اس حدیث سے حرمت کے قائل نہیں مگر احتیاطاً کا حکم دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ حق غربائی سوال ۶ بابت بذمہ سائل باقی۔

س ع۸۳} ہمارے ملک میں ایک سال میں دو وقت اناج کی فصل ہوتی ہے۔ فصل کٹنے کے وقت یہ رعیت لوگ اپنے حسب ضرورت اناج رکھ کر بقیہ اناج کو فروخت کر دیتے ہیں اس وقت تمام تاجر اس اناج کو خریدتے ہیں شہر والے بھی اور باہر والے۔ اسی وقت میں بھی اناج خرید کرتا ہوں۔ چند دن کے بعد جب کچھ نفع سے بھاؤ آتا ہے تو کچھ نفع یا اپنا اصل مبلغ وصول ہونے تک اس اناج کو ٹھہرا کر فروخت کر دیتا ہوں۔ خاص کر قیمت کو بڑھانے کے خیال سے روکتا نہیں اور اتنے دن ٹھہرا کر فروخت کرنا کرکے کوئی میعاد بھی مقرر نہیں کرتا کبھی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ یہ تجارت جائز ہے یا نہیں۔ (بکے خریدار اہلحدیث)

ج ع۸۳} صورت مرقومہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں احتکار سے منع آیا ہے۔ احتکار اس صورت کو کہتے ہیں جس میں غلہ روکنے سے آبادی میں قحط پڑ کر تکلیف ہو۔ معمولی موسمی اتار چڑھاؤ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ اگر یہ نہیں تو پھر تجارت کون کرے گا۔

(م۔ر داخل غریب فنڈ)

س ع۸۴} زید چار لڑکیاں اور دو لڑکے ایک عورت چھوڑ کر فوت ہو گیا۔ املاک میں ہزار کی جو نقد وار اضی تھی از روئے شرع شریف تقسیم ہو چکی۔ بعد چند مدت کے ان بچوں کی والدہ انتقال کر گئی۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ماں کا متروکہ اور مہر جو تقریباً دو ہزار کا ہوتا ہے۔ اسکی تقسیم لڑکے اور لڑکیوں کو کس طرح ہونی چاہئے (آر۔ پی۔ مولنا راماپوری آف مدراس)

ج ع۸۴} دو لڑکوں کو چار لڑکیوں کے برابر حصہ ملیگا۔ یعنی لڑکیوں کو فی روپیہ دو دو آنے۔ لڑکوں کو فی روپیہ چار چار آنے از مہر اور زیور اور دوسری املاک والدہ مرحومہ سب جمع کرکے تقسیم کی جائیگی۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

فتاوے نذیریہ۔ اس کتاب میں ہر سوال کا جواب (۲۸۵) مطابق قرآن و حدیث کے ہوگا قیمت ۳ (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

متفرقات

بلدیہ امرتسر کی غفلت پر اہلحدیث میں مضامین ہمیشہ لکھے جاتے رہے۔ اب تو غفلت دور کرنے کے لئے ایک ووٹرز ایسوسی ایشن بھی قائم ہوگئی ہے۔ جس کے ایک بڑے وفد نے ۲ فروری کو ۱۔۲ بجے کے درمیان ڈپٹی کمشنر صاحب کو مل کر بلدیہ کی غفلت کا اظہار اچھی طرح کیا۔ جس کو صاحب بہادر موصوف نے بڑے غور سے سنا اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری مرحوم تاریخ محمود علامہ مبارکپوری ۱۳۵۳ھ

کنتُ محزوناً کئیباً ۔ جاءَنی نباءٌ کئیب
قلتُ تاریخہ حقاً ۔ وَ اَنا فیہ مُصیب
نَاقضٌ مَاءَ الزُّہدِ ھمّا ۔ فَاظ مَولانا الادیب
۱۹۳۵ء ۱۳۵۳ھ

دیگر

چوں شنیدم حال موت ابی العلیٰؒ
مضطرب شد قلب محزوں گفت آہ
بہر تاریخش وفاتش آمدہ
بیہقیٔ وقت حالا رفت آہ
۱۳۵۳ھ

(کتبہ العاجز محمد ابو النعمان الاعظمی)

معاونین اہلحدیث کی خدمت میں سابقہ پرچہ میں اس کی توسیع اشاعت کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ امید ہے بہی خواہان اس کام کے لئے سبقت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔

حساب دوستاں اہلحدیث ۲۵ جنوری ۳۵ء میں ۱۲ پر درج کر دیا گیا تھا۔ امید ہے ناظرین کرام نے اسے ضرور ملاحظہ فرمالیا ہوگا۔

۲۲ فروری تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں بھیجدیں ورنہ ۲۳ فروری کا اہلحدیث بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے گا۔

مہلت یافتگان بھی علی ہذا القیاس قیمت اخبار ارسال کر دیں۔ یاد رہے کہ ان کی میعاد مہلت ختم ہو جانے پر صرف یاددہانی کرا کر اخبار روک لیا جائیگا۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔

غریب فنڈ میں پھر سائلین کی تعداد بڑھ رہی ہے مخیر حضرات ان ناداروں کا خاص خیال رکھا کریں۔

زیارت بیت اللہ شریف کے لئے امسال ہمارے خریدار اصحاب میں سے کئی اصحاب حجاز روانہ ہوگئے ہیں اور ابھی کئی ایک جانے والے ہیں۔ ناظرین انکی سلامت روی وبخیریت واپس آنے کی دعا کریں۔

تلاش عزیز پر انعام عزیز عبدالرشید ولد مولوی احمد علی صاحب ساکن چکردہی ریاست جموں، اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ عرصہ بیس یوم سے بالکل لاپتہ ہے۔ عزیز کی سترہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ اگر کوئی صاحب اس کو کسی جگہ پائیں تو میرے عزیز کو ساتھ لے کر پتہ ذیل پر پہنچ جاویں۔ یا خبر بھیجدیں۔ علاوہ خرچ مبلغ پانچ روپیہ بطور شکریہ پیش کرونگا۔ ۲۵-۱-۲۹
(حکیم محمد صادق صادق پورہ بیران شہر سیالکوٹ)

اہلحدیث کانفرنس شمالی بنگال ممدیوں کی کوشش کے بعد بفضلہ تعالیٰ بمطابق ماہ ذیقعد ۱۳۵۳ھ میں موضع ہرگاس ضلع رنگ پور میں منعقد ہوگی جسمیں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ مولانا ابو القاسم صاحب بنارسی۔ مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی و دیگر علماء کرام بنگال شرکت فرمائیں گے۔ جلسہ کی تاریخ تاحال مقرر نہیں ہوئی۔ مقرر ہونے پر شائع کی جائے گی۔ نیاز مند حاجی زیارت اللہ ہرگاس۔ کالیہ سرگیاٹ۔ رنگپور۔ (ہر داخل غریب فنڈ)

انجمن اسلامیہ کا قیام ہمارے ہاں کوئی ایسی انجمن نہ تھی جس کی طرف سے مسلمان بچوں، پیشہ وروں، اور ناواقف مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جا سکے چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے چند دردمند حضرات نے انجمن اسلامیہ قائم کی ہے جو اسلام کی تبلیغ وتعلیم کا انتظام کرے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے استقامت بخشے اور عمل کی توفیق دے۔ (محمد عبدالغفار اہلحدیث سیکرٹری انجمن اسلامیہ اندور سینٹ تھامس مونٹ (مدراس)

کتب خانہ ثنائیہ کی نئی مطبوعات

علم کلام مرزا۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت مصنف کے جانچا گیا ہے۔ مرزائی مشن کی تردید میں آج تک جس قدر کتب شائع کی گئی ہیں۔ ان میں یہ رسالہ نہایت اچھوتا اور بالکل انوکھا ہے۔ اسمیں مرزا صاحب کے علم کلام کی جس پر امت مرزائیہ بڑا فخر کر کے ان کو سلطان القلم کا لقب دیا کرتی ہے قلعی کھول دی گئی ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۸۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸/

عجائبات مرزا۔ یہ رسالہ علم کلام کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب کی کتب سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی عمر ان کی اپنی تحریرات کے موجب صرف گیارہ سال تھی۔ رسالہ واقعی عجیب وغریب ہے۔ قیمت ۳/

ثنائی پاکٹ بک۔ جسمیں تمام مذاہب مثلاً دہریہ عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ رادھا سوامی۔ سکھ۔ منکرین نبوت۔ منکرین نبوت محمدیہ۔ بہائی۔ شیعہ۔ مرزائی۔ اہل قرآن نیچری پر تنقیدی نظر ڈال کر ان کے رد میں دو۔ دو زبردست دلیلیں دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۶/

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان۔ جس میں قرآن مجید کی تفسیر علوم بیان ومعانی کے لحاظ سے عربی زبان میں کی گئی ہے۔ شروع مقدمہ میں ان علوم کی اصطلاحیں بھی نمبروار درج کر دی گئی ہیں دوران تفسیر میں ان اصطلاحوں کے نمبر بھی ساتھ ساتھ دیئے گئے۔ اپنی قسم کی انوکھی اور نرالی تفسیر ہے۔ سردست صرف سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ قیمت ۱۲/

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

اسمبلی ہے یا اربعہ عناصر کا مجموعہ؟

قدرت نے انسان بلکہ ہر حیوان میں چار مختلف عناصر رکھے ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل متضاد ہیں۔ جس طرح آگ اور پانی میں تضاد ہے اسی طرح دوسرے عناصر میں بھی۔ یہاں تک کہ مشہور اخلاق نویس استاد سعدی مرحوم کو کہنا پڑا کہ ؎

چوں یکے زیں چہار شد غالب
جان شیریں برآید از قالب

مگر ان سب پر ایک بڑی زبردست طاقت ہے جو ان عناصر مختلفہ کو باوجود اختلاف کے یکجا رکھتی ہے بلکہ ان کے مجموعہ سے بنی ہوئی مشین کو چلاتی ہے۔ یہی مثال آج کل ہمارے ملک کی اسمبلی کی ہے کہ اس میں بھی مذکورہ عناصروں کی طرح اختلاف شدید ہے مگر حکومت کا زبردست ہاتھ ان کو یکجا بٹھائے ہوئے ہے۔

ایک پارٹی حکومت کی ہے ایک پارٹی کانگرس کی ہے ایک پارٹی انڈی پنڈنٹ (مستقل بالذات) ہے۔ چند ممبران سب سے علیحدہ ہیں۔ آج تک اسمبلی میں جو کاروائی ہوئی ہے اس میں تو ان عناصر مختلفہ نے سخت ترین اختلاف کا مظاہرہ کیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ حکومت کی پارٹی (گورنمنٹ بینچ) کے سوا باقی پارٹیوں میں گو اختلاف ہے لیکن حکومت کے مقابلے میں قریباً سب متفق ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو وجوہ میں سے ایک بالضرور ہوگی۔

(۱) یا تو یہ لوگ حکومت سے زخم خوردہ ہونگے۔
(۲) یا ان کی نظر میں حکومت کی روش رعایا کے حق میں مضر ہوگی۔

خواہ کچھ بھی ہو اسمبلی آج کل اچھا خاصا ایک قدرتی مجمع ہے جو پھول اور کانٹے کی طرح باوجود اختلاف شدید کے باغ کے لئے زیب و زینت اور موجب رونق ہے۔ خدا کرے ہماری اسمبلی بھی ہمارے ملک کے لئے موجب ترقی ہو۔

گاندھی جی اور ہندو اسلام کی طرف

اس میں شک نہیں کہ ہندوؤں میں عورتوں کے حقوق کی چنداں پرواہ نہیں کی گئی۔ یہاں تک کہ ماں باپ کے ترکہ میں سے لڑکی کو حصہ دینے کا حکم نہ سمرتیوں میں ہے نہ ویدوں میں نہ کسی اور جگہ۔ لیکن موجودہ زمانے میں جو مساوات کی ہوا چلی تو حامیان نساء کی توجہ اس ضروری کام پر منعطف ہوئی کہ لڑکیوں کو بھی ماں باپ کے ترکہ میں سے حصہ دلوایا جائے۔ چنانچہ ہندو اخباروں میں یہ خبر چھپی ہے کہ:

"اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے تقریباً تمام ممبروں نے آج شام مہاتما گاندھی جی، سردار پٹیل، بابو راجندر پرشاد اور دیگر کانگرسی لیڈروں سے ہریجن بستی میں بات چیت کی۔ جبکہ مسٹر ڈی۔ جی برلا صدر ہریجن سیوک سنگھ نے انہیں بتایا کہ اب تک سنگھ نے کتنا کام کیا ہے اور انہیں تعاون کی دعوت دی۔ اس کے بعد ڈاکٹر ویشن مکھ نے مہاتما جی سے عورتوں کے حق وراثت کے بل پر جسے اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے آپ نے نوٹس دیا ہوا ہے تبادلہ خیالات کیا۔ بل کے اصولوں سے ہر طرح سے اتفاق کرتے ہوئے مہاتما جی نے وعدہ کیا کہ میں اس معاملہ کی طرف پوری توجہ دونگا اور مجھے خوشی ہے کہ کانگرس پارٹی اس میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اس کے متعلق مجھے مکمل واقفیت اور لٹریچر بہم پہنچنا چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس قسم کی مجلسی بے انصافیوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔"
(پرتاپ۔ لاہور۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث: گاندھی جی اور دیگر کانگرسی ممبران کے اس اقدام کا ہم خیر مقدم کرتے ہوئے ایک دوسرے امر پر بھی توجہ دلاتے ہیں وہ بھی عورتوں کے حقوق بلکہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ کون بے وقوف ہے جو اتنا بھی نہیں جانتا کہ بسا اوقات بیوی خاوند میں سوء مزاجی پیدا ہو کر حد سے متجاوز ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دونوں کا ملاپ ناممکن ہو جاتا ہے اس صورت میں ان کے درمیان علیحدگی کرا دینا ہی ان دونوں کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اسی کا نام ہے **طلاق**۔ ہندو دھرم میں اس کی اجازت نہیں۔ اسی لئے اس کا رواج نہیں۔ اس کے لئے قانون بنوانا چاہئے کہ ایسی صورت پیش آئے تو مرد عورت کو طلاق دے سکے۔ اگر مرد طلاق نہ دے تو عورت حکومت سے مدد لیکر بذریعہ **خلع** کے علیحدگی کرا سکے۔

سردست یہ دو کام تو بالضرور کریں۔ اس کے بعد پھر بھی ہم حسب موقع مشورہ دیتے رہیں گے انشاء اللہ۔

اہل حدیث بھائی بھائی کی مدد کریں

عرض یہ ہے کہ مقام چترہ ضلع ہزاری باغ میں حکیم جمیل الرحمن صاحب پہلے حنفی تھے۔ جب سے اہل حدیث ہوئے ہیں وہاں کے سب لوگوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ مسجد سے روکا جس کا مقدمہ ہو نقل سے ظاہر ہوگا۔ ابھی وہاں کے حاکم نے عیدگاہ میں وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور اہل حدیث ان کی صحبت سے اب تک چار پانچ ہوئے ہیں۔ یہ قلیل جماعت علیحدہ کس طرح نماز ادا کریں۔ ان کا ارادہ ہے کہ حاکم اعلےٰ کے پاس اس حکم کے خلاف درخواست کریں۔ خرچ کی ضرورت ہے۔ ہم بھی برابر خدمت کرتے رہے۔ امید ہے کہ اس دفعہ کلکتہ سے کافی

ضمیمہ انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد (۴۸ ص) انگریزی کی قابلیت آجاتی ہے۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

چندہ کر کے ان کو بھیج دیا جائے۔ عید البقر کے قبل فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ بہت جلدی کرنی چاہئے

(خادم محمد و محمد ابراہیم از جھا جھا ضلع مونگیرا)

اہل حدیث کانفرنس

اور

اہل حدیث لیگ

(بقلم جناب شجاع الدین ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل بمبئی)

میں نے دو مضمون آل انڈیا اہل حدیث لیگ اور جماعت اہل حدیث محررہ ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی چندوسی کالج چندوسی اور "بشارت آمیز خواب" محررہ برکت علی صاحب ڈار، مندرجہ اخبار الحدیث ۳۰ رمضان سنہ ۱۳۵۳ھ غور سے پڑھے۔

موخر الذکر صاحب کی نسبت میرا اپنا تجربہ یہ ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ماہ رمضان میں مجھ کو بھی خواب میں نظر آئے اور مجھ کو نہایت اطمینان قلب ہوا کہ مولانا صاحب موصوف بہت بلند درجے پر ہیں۔ خواب کا اظہار غیر ضروری ہے کیونکہ میں ایک عاجز گنہگار ہوں اور میرے خواب کے اظہار سے مولانا صاحب کے چار چاندوں میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کو بڑی عمر عنایت فرماوے اور ان کی حیات میں کوئی صحیح معنوں میں عالم و فاضل جانشین انہیں سے تربیت پالیوے تاکہ اسلام کی کم از کم ہندوستان میں پشت و پناہ ہو۔ آمین۔

قمر صاحب سے مجھ کو ذاتی تعارف ہے اور وہ جوشیلے مسلمان عالم ہیں۔ مسلمانوں کے واسطے ایسی ہستیاں مبارک ہوں۔ اہل حدیث درحقیقت کل دنیائے اسلام کے قائم مقام ہیں جس کا ثبوت مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی اور تصنیفات ہیں۔ کل مسلمانان عالم کو خدا توفیق دے کہ ان کے نقش قدم پر چل کر صداقت، شجاعت، متانت، سنجیدگی اور نیک نیتی سے اسلام کی صحیح خدمت کریں

میرا خیال ہے کہ آل انڈیا اہل حدیث لیگ کا نام جن دل مسلمانوں کے واسطے ہوا بنا ہوا ہے سو یہی کام اہل حدیث کانفرنس بخوبی کر سکتی ہے اور اس کے واسطے ایک علیحدہ لیگ کا نام تجویز کرنا ضروری نہیں۔×

میرے زیر نظر اس وقت یورپ کی چوٹی کی کتاب "آوٹ لائن آف ماڈرن نالج" (علوم جدید کا خاکہ) ہے جو کہ بارہ سو صفحہ کی کتاب باریک چھاپہ کی یورپ کے چوٹی کے مصنفین نے تصنیف کی ہے اس کتاب کے مطالعہ سے مجھ کو انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ آخرکار بغیر ہماری ادائیگی فرض اشاعت اسلام کے یورپ کے مشاہیر زمانہ محض سائنس کی تعلیم سے قرآن شریف کی تعلیم کے بہت قریب آگئے ہیں اور وہ لوگ حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں کیونکہ ان لوگوں نے مذہب کی ماہیت کو سمجھ لیا ہے۔ صرف رسالت محمدؐ کے وہ قائل نہیں ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ ان کو رسالت محمدؐ کے صحیح حالات سے قطعاً انکار ہے۔ ڈاکٹر محمد اقبال نے چھ لیکچروں میں اس معاملہ پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ مگر اول تو ان کی مذہبی واقفیت کچھ غیر مکمل سی نظر آتی ہے اور دوسرے انہوں نے اپنے لیکچروں کو غیر معمولی طور سے ادق بنا دیا ہے۔ اگر اہل حدیث کانفرنس مولانا شبلی اور مولانا ثناء اللہ صاحبان کی چند تصنیفات کو انگریزی زبان میں سلیس عبارت کے طور پر ترجمہ کروا لیوے تو مناسب ہو گا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ چند اور مسلمان فرقوں نے انگریزی زبان میں ٹریکٹ یا کتابیں چھپوائی ہیں مگر ان میں کمزور پہلو یہ ہے کہ ان میں اسلام کے مذہب کے پہلو کا زیادہ تر خیال نہیں رکھا گیا ہے بلکہ ایک ایسا مذہب دکھلایا گیا ہے کہ جس کو محتاج کل کے خیالات قبول کر سکیں۔ اس وجہ سے اس قسم کا مذہب گہری نظروں میں نہیں جچ سکتا۔ اہل حدیث عام طور پر اپنی کانفرنس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس لئے سارا کیا کرایا۔ اکارت جاتا ہے۔ کوئی ایسا عمل کرنا چاہئے کہ عام لوگ اہلحدیث کانفرنس کو پوری طرح سے کامیاب بنالیویں اور آپس میں اتحاد کر کے مولانا ثناء اللہ صاحب کی رہنمائی اور قمر صاحب کے مشورے سے کل مسلمانان عالم کو ایک نقطہ نظر پر متحد کر لیں۔ دیکھئے کتنے اہل حدیث بھائی توجہ کرتے ہیں۔

× کانفرنس کے ممبروں کی اکثریت نے یہ تجویز منظور نہیں کی۔ (اہلحدیث)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

چونکہ مویشیوں میں تپ دق کا مرض کثرت سے پھیلا ہوا ہے۔ لہذا عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پنجاب وٹیزنری کالج میں مویشیوں کا بغیر کسی اجرت کے معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہیں یا نہیں۔ اس غرض سے یہ ضروری ہے کہ جانور کو ہسپتال میں تین دن تک رہنے دیا جائے اور مالک کا فرض ہے کہ اس مدت میں جانور کی خوراک کے لئے یا تو چارہ مہیا کرے یا اس کے مساوی خرچ کی رقم جمع کرائے۔ (لاہور۔ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرٹ کی تصنیف "نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرقی قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ مرتبہ ملک عبد القیوم بیرسٹر ایٹ لاء ضخامت ۴۰۴ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ قیمت عہ۔

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ی نو دو ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا کی مفید و دلچسپ تصنیف

کام ورتی شاستر حصہ اول

اس میں ۲۴۵ دستی تصاویر اور پچاس فوٹو بلاک کی تصاویر دی گئی ہیں!

نویں بار چھپکر تقریباً نصف بک چکی ہے جلدی منگوالیں۔ ورنہ آٹھویں ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت اُردو پانچ روپے۔ ہندی بھی پانچ روپیہ

طالب علم درخواست نہ کریں!

ہولوک شاستر کے نام پر لوٹ مچ رہی ہے۔ اس ضروری مضمون کو غلط پیش کیا جاتا ہے۔ پنڈت صاحب نے سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے صحیح طور پر اس علم سے پبلک کو واقف کرنے کے واسطے قلم اٹھائی ہے جو حصہ اول نکلکر سات بار چھپ چکا ہے حصہ دوم لکھا جا رہا ہے۔ حصہ میں مرد وعورت کی جوانی اور خوبصورتی کا مکمل بیان ہے۔ انکی اقسام پر مکمل بحث ہے اور انسانی جسم کے سوچ پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ زیادہ تعریف یہاں لکھنے کی ضرورت نہیں جبکہ

ناپسند ہونے پر واپسی کی شرط ہے!

کتاب پہنچنے پر اگر ناپسند ہو تو دنوں کے اندر رجسٹری کر کے واپس کر دیں تصاویر وغیرہ دیکھ کر ہم اسکی قیمت آپکو منی آرڈر کر دیں گے اور کیا چاہیے

خط وکتابت و تار کے لئے پتہ:- "امرت دھارا" ۲۴۳ لاہور ۳۲

مشتہر:- مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا شرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ایک نظر ادھر بھی!

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے!
اگر آپکی یہ خواہش ہے کہ ہمیں بیماریوں سے نجات ملے!
اگر آپکے دل میں اس بات کی تمنا ہے کہ ہم ہمیشہ تندرست رہیں!
اگر آپ اپنے چہرہ پر رونق رعب وجاہت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو
ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ

کا استعمال کریں۔ کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل ودماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا عصہ (ایک روپیہ) محصول ھر ایک روپیہ سے کم فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہ کی جائیگی بلکہ ٹکٹ آنے پر پیڈ پارسل روانہ کیا جائیگا۔

(ملنے کا پتہ)
مینجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ چٹاں ۳۰۸ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ ودو سالہ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، تھوک (پرچون ایک بوری تک) صابون وکریانہ، یعنی بادام ومصالحہ وغیرہ ودالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین ومحرم کیلئے مسلم برادران، ودکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

حیات طیبہ

مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانح حیات۔ مع مختصر سوانح امیر المومنین حضرت سید احمد رحمۃ (مرشد مولانا شہید) قیمت ۱۲؍ پتہ۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر جو مدت مدید سے کتاب وسنت وغیرہ علوم عربیہ کی اعلیٰ درجہ کی خدمت کر رہا ہے ہزارہا بندگان خدا تعلیم پاکر خلق خدا کی اصلاح کر رہے ہیں۔ اور سلف صالحین کے طریق وروش پر عقائد شرح کی بھی درستی کر رہے ہیں۔ پنجاب بھر میں یہ واحد مدرسہ جاری کردہ خاندان غزنویہ کا ہے جس خاندان کا تقوےٰ علم وعمل اظہر من الشمس ہے اسی مدرسہ میں کثیر التعداد طلباء اطراف واکناف ودور دراز کے ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ بفضل خدا پانچ مدرس صرف علوم عربیہ کی تدریس کے لئے مقرر ہیں۔ بباعث کسادت روزگار مدرسہ پر بہت قرضہ ہوگیا ہوگا جو روئداد مدرسہ سے معلوم ہو جائے گا۔ اور امسال کا امتحان ماشاء اللہ بڑے انتظام سے ہوا۔ اکثر طلباء پاس ہوگئے جو روئداد مدرسہ سے معلوم فرمالیں۔ لہٰذا اہل اسلام عموماً اور جماعت اہل حدیث خصوصاً اس مدرسہ کی طرف توجہ مبذول فرماکر اپنے مال خداداد سے مدد واعانت فرمادیں۔ نیز اس مدرسہ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب جو کہ اس مدرسہ کے مدرس اول ہیں سفارت پر روانہ کئے جاتے ہیں دہلی، کلکتہ، رنگون وغیرہ کی طرف۔ اور مولوی وحکیم عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنے عزیز اوقات اس مدرسہ خاندانی کے لئے وقف کر دئیے ہیں۔ مدارس وغیرہ مختلف اطراف میں سفر کو جاوینگے ان کی اعانت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ ان کے پاس باقاعدہ رسید مدرسہ کی مطبوعہ موجود ہے چندہ دیکر حاصل کریں۔ فقط۔

الراقم

(مولوی) عبدالغفور غزنوی مدرس اعلیٰ حدیث و
مہتمم مدرسہ سلفیہ غزنویہ امرتسر

(۲۸۵)

۱۸/۵

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر
ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔۔۔۔
کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ
کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے
تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے
مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید
ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے
ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ عہ۔ آدھ (۲۹۰)
پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبد اللہ میاں کھمباہت
"کئی بار آپ کے ہاں مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا
ہوں۔ بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً
بذریعہ وی پی بھیجدیں نوازش ہوگی" (۱۲ دسمبر ۳۴ء)
جناب یو یو تھٹیک صاحب مانڈلے "جس مریض
کو میں نے آپ کی مومیائی استعمال کرانے کی سفارش کی
تھی اس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک
جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی پی
روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے
فوائد سے مطلع کر رہا ہوں" (۱۹ دسمبر ۳۴ء)
(ترجمہ انگریزی چٹھی)

(ملنے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

۶/ع

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ

چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔
ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر
تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب
مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد
ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔
ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو
ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ

سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اردو میں ہے
اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح
محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ
ہے کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد
کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

۵/۲۵

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولٰنا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ
کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور
عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں
کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

۴/۱۲

پانچسو روپے کا نقد انعام

طلائے نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے
کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل
کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی
ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اسکو ۵۰۰ روپیہ
نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ہے
پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

تاریخ الاسلام

(مصنفہ مولانا اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی)

اس تاریخ کی ضخامت نہ اس قدر زیادہ ہے کہ آج
کل کے لوگ اس کو پڑھ سکیں اور نہ اس قدر مختصر ہے
کہ کوئی ضروری بات رہ گئی ہو۔ پیچیدہ واقعات کو اس
خوبی کے ساتھ سلجھایا گیا ہے کہ پڑھنے کے بعد انسان
حیران رہ جاتا ہے۔ اور علم و واقفیت کے حاصل ہونے
پر قلب و دماغ خوشی سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ کوئی
قابل تذکرہ واقعہ ایسا نہیں جو چھوٹ گیا ہو۔ اور
کوئی بیان ایسا نہیں جو غیر مستند ہو۔ اس میں ایسی
زبردست کشش ہے کہ بار بار پڑھنے سے بھی دل
سیر نہیں ہوتا۔ قیمت جلد اول للعہ۔ جلد دوم ہے
جلد سوم ہے۔ (منگانے کا پتہ)

مینجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

در تردید آریہ مشن

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

حق پرکاش } اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت ۱۲؍

الہامی کتاب } وہ تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کے لئے ہوا۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

ترک اسلام } (بجواب "ترک اسلام") اُن اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو غازی محمود (دھرمپال) نے مرتد ہو کر اسلام پر کئے تھے اور اس رسالہ کو دیکھ کر دوبارہ مشرف باسلام ہوئے۔ قیمت ۹؍

بحث تناسخ } وہ تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا ثناء اللہ صاحب اور ماسٹر آتمارام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا۔ قیمت ۳؍

حضرت محمد رشی } حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت۔ توریت۔ انجیل اور وید سے ایسے صریح اور صاف حوالجات سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲؍

حدوث وید } اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں ہیں۔ بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۱؍

اصول آریہ } آریوں کے اصل الاصول مسائل یعنی مادہ، روح اور سلسلہ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال۔ قیمت ۲؍

الہام } وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف و تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱؍

شادی بیوگان اور نیوگ } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے شرمناک اور حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۱؍

القرآن العظیم } اس میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ لاجواب رسالہ ہے۔ قیمت ۲؍

جہاد وید۔ جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

مقدس رسولؐ } آریوں کے زہریلے رسالے "رنگیلا رسول" کا معقول، مدلل اور متین جواب۔ قیمت ۸؍

نکاح آریہ } اس میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ قیمت ۴؍

نماز اربعہ } ہر چہار مذہبوں کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے۔ قیمت ۳؍

(۲۹۱) **ہندوستان کے دو ریفارمر** } سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد قادیانی کی دیگر مذاہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

دنیائے طب کا ماہانہ رسالہ

اجمل میگزین

مجوزہ رقم

تمہید فن حضرت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم اپنی اَن تھک کوششوں سے دیسی طب کے مُردہ جسم میں جو روح پھونک گئے اُس کے احیا و بقا کی ذمہ واری نہ صرف حکیموں ویدوں پر ہی منحصر ہے بلکہ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے اِس قدیمی اور دیسی فن کو زندہ رکھے۔

اجمل میگزین نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ منکرین طب کو حکیموں اور وید عظمت حیرت انگیز معالجات کا گرویدہ بنا کر چھوڑے۔ جس سے ان کی برکتیں میں چار چاند لگ جائیں گے یا قبل از وقت اپنی جوانی برباد کر چکے ہیں۔

اجمل میگزین تمام اطبا اور ویدوں کی خدمت میں دو زریں مشورے اور قیمتی تجربات۔
اجمل میگزین ان ناکام مریضوں کیلئے جو ڈاکٹروں کے انجکشنوں اور اپریشنوں سے تنگ اور ضعیفائے پیری کا کام دیگا اور وہ گھر بیٹھے اجمل میگزین سے اپنی تمام مایوسیاں دور کر رہے ہیں۔
اجمل میگزین مسیح الملک حکیم اجمل خان صاحب اور دیگر ماہرین فن سنیاسیوں اور کیمیا گروں کے وہ تمام مخفی اور صدری نسخے شائع کر رہا ہے جو اس فن کی جان ہیں اور جن پر دنیائے طب کو ناز ہے۔ قیمت صرف دو روپے سالانہ۔

دفتر اجمل میگزین کوٹھاری مینشن مقابل جنرل پوسٹ آفس بوری بندر بمبئی نمبر ۱

سوامی دیانند کا علم و عقل

ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی صاحب دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت صرف ۱؍

کتاب الرحمٰن

آریوں کی جدید کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟" کا مکمل و مدلل جواب۔ لاجواب ہے۔ قیمت صرف ۹؍

تصنیفات دیگر مصنفین صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرمادیں۔

ahmadmuslim.de

ابطال الہام وید } مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی۔ اس میں فاضل مصنف نے وید کے اندرونی حوالجات یعنی صریح منتروں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہوسکتے۔ آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب نہیں ہوسکا۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۶؍

عجائبات } اس رسالے میں لائق مولف نے آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے۔ نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں نتیجہ کے لحاظ سے اختلاف اور تضاد دکھایا ہے۔ قیمت ۴؍

تصنیفات مولوی ناصر الدین صاحب سابق سوامی ستیہ دیوجی صاحب

ویدوں کے ظاہر کنندہ } جس میں محققانہ طور پر اپ نشدوں کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید کن لوگوں نے بنائے تھے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۲؍

پیدائش دنیا از روئے برہمن گرنتھ } اس رسالہ میں بالتفصیل بتایا ہے کہ برہم نے دنیا کو کس طرح بنایا۔ قیمت ۳؍

قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب } اس میں نہایت محققانہ طور سے قدیم ایرانیوں کی مذہبی کتب کی چھان بین کی ہے۔ قیمت ۳؍

از روئے آریہ لٹریچر وید کیا چیز ہے؟

آریہ سماج کے عقائد متعلقہ وید بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵؍

پیدائش دنیا از روئے وید } وید کی تصریحات سے مسئلہ پیدائش دنیا کو حل کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی حدوث روح و مادہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۹؍

اسلامی اور آرین توحید } توحید کے متعلق فریقین کی مذہبی کتب کے حوالجات پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ صفات الٰہی کو اسلام نے اعلیٰ پیمانہ پہ بیان کیا ہے۔ قیمت ۲؍

قدیم آریوں کی مذہبی کتب } ویدوں اور اپنشدوں کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ وید خدا کی طرف سے ہیں یا رشیوں کی تصنیف؟ قیمت ۸؍

داعی اسلام } اس میں مختصر طور پر مگر نہایت جامعیت کے ساتھ آنحضرت صلعم کی سوانحعمری لکھی ہے۔ قیمت ۲؍

تصانیف مولوی عبدالصمد صاحب مونگیری

ابطال تناسخ } مسئلہ تناسخ کی تردید میں مفید رسالہ۔ تناسخ کے چکر کی دلچسپ حقیقت۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۳؍

حدوث مادہ } حدوث مادہ پر نہایت زبردست آٹھ دلیلیں دے کر ثابت کیا ہے کہ مادہ حادث ہے۔ قیمت ۲؍

حدوث روح } آریہ مذہب کے مسئلہ قدامت روح کا حدوث۔ خود آریوں کی مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲؍

ابدی نجات } نجات کے محدود ہونے پر سوامی دیانند نے جو دس دلائل لکھے ہیں۔ ان کا جواب۔ قیمت صرف ۳؍

وید کا بھید } (حصہ اول و دوم) آریوں کے اس دعوےٰ کی تردید ہے کہ ویدکی اصل تعلیم وہی ہے جو سوامی دیانند کے پیش ہے۔ قیمت ۴؍

آریہ دہرم کا انصاف } ثابت کیا ہے کہ آریہ دھرم میں انصاف اور مساوات کا خون کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت صرف ۲؍

آریوں کا خوفناک ایشور } آرین پرمیشور کی صحیح تصویر پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ ویدک دھرم کا پرمیشور نہ عادل ہے نہ رحیم ہے۔ قیمت ۲؍

ویدک ایشور کی حقیقت } یعنی پنڈت مراری لال شرما کے رسالہ "اسلامی توحید" کا دندان شکن جواب۔ ۳؍

تصانیف غازی محمود (دھرمپال) صاحب

وید اور سوامی دیانند } "جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے" کے مصداق دیانندی الفاظ ہی سے ویدوں کو بدترین کتب ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

بت شکن } غازی صاحب کے وہ لیکچر جن کی بنا پر ۵ ہزار کی ضمانت و مچلکہ کر مقدمہ چلایا گیا تھا اور زبان بندی کا حکم ہوگیا تھا کیونکہ انہوں نے آریہ مذہب کی قلعی کھولنے کا جرم کیا تھا۔ قیمت ۶؍

تناسخ چکر اور سوامی دیانند } اسمیں وید، منوسمرتی، ستیارتھ پرکاش اور دیگر مستند کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ تناسخ کا ماننے والا کسی صورت میں بھی خدا پرست نہیں ہوسکتا۔ کتاب کیا ہے کہ آریوں کے مایہ ناز مسئلہ آواگون کی عریاں تصویر ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر ممکن نہیں کہ کوئی سعید روح تناسخ کو مان سکے۔ قیمت ۶؍

تقابل ثلاثہ

اس میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکات قرآنی ہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی و وافی ہیں۔ طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت عہ

مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

تحفہ ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

ملنے کا پتہ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۱۶

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ” للعہ
عام خریداران سے ” ہ
” ” ششماہی ۱۲/۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم - - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صـ۲
فرقہ جدیدہ کون ہے؟ - - - - صـ۳
لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو - - صـ۴
جماعت احمدیہ کے اصول - - - صـ۵
فضائل جمعہ - - - - - صـ۵
ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل - صـ۶
ویدوں کے مصنف - - - - صـ۸
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۱
فتاوے - - - - - - صـ۱۳
متفرقات - - - - - صـ۱۳
علمی مطلع صـ۱۵ - اشتہارات - صـ ۱۴/۲۰

نظم

(از مولوی عبدالقیوم صاحب ساکن چک بجادی ضلع گجرات)

ہر ہفتہ رہتا ہے یہاں موسم بہار کا — آیا کدھر پلٹ کے زمانہ بہار کا
آئے نہ ایک ہفتہ جو اخبار ناگہاں — بار گراں ہو پھر تو برا انتظار کا
پرچہ پڑھا تو قلب کو تسکین ہو گئی — گویا علاج ہے یہ دلِ بے قرار کا
اخبار گر جگر ہے تو دل ہے ابوالوفاء — رہتا ہے مجھ کو فکر جب ہی تار تار کا
رونق فزائے دہر ہے ہر دم جوان ہے — بتیسواں ہے سال گو اس کے شمار کا
اس کے مقابلہ میں اٹھا گر کوئی عدو — دیتا ہے پھر یہ کام وہاں شہسوار کا
یوں لشکرِ اعدا پہ گرجتا ہے مثلِ شیر — دن بیّن کا ہو یا کہ ہو مجمع ہزار کا
میدان مناظرے میں ہے صاحب نشان تو — ملکہ دیا ہے حق نے تجھے اس شکار کا
جو سنتِ احمدؐ پہ ہے عامل بجان و دل — محبوب ہے وہی میرے پروردگار کا
سامان حشر کر تو اے عاصیٔ خستہ حال — کیا اعتبار زندگیٔ مستعار کا

اسلامی پردہ ۔ جس میں شرعی پردہ کی حقیقت و اہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کر کے مخالفین کو جوابات دیئے

انتخاب الاخبار

فسخ نکاح مرزائیاں | ریاست بہاولپور میں مذہبی حیثیت سے مقدمہ فسخ نکاح مرزائیاں دائر عدالت تھا۔ اسی اثنا میں مرزائی خاوند بھی مرگیا۔ مسل مکمل تھی۔ اس کے مرنے کے بعد فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ فاضل جج نے فیصلہ مسلمانوں کے حق میں دیا ہے اور فیصلہ میں لکھا ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور مرزائیوں کا استنباط قرآن کی کھلی کھلی تحریف ہے۔ اور مرزائی مذہب مسلمانوں کے مذہب کے سراسر مخالف ہے۔ اس لئے اسلامی قانون سے یہ نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

نوٹ | اس مضمون پر مفصل رسالہ قیمت ۱ر دفتر ہذا سے مل سکتا ہے۔

—— اعلیحضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے اعلان فرمایا ہے کہ جن اہل حجاز کے خلاف بعض وجوہ کی بنا پر داخلہ وطن کی پابندیاں عائد تھیں اور وہ باہر بھیجے گئے تھے ان پر سے تمام پابندیاں اٹھالی گئی ہیں لہذا جو شخص واپس آنا چاہے وہ بذریعہ خط وکتابت معاملہ طے کرے۔

—— امرتسر ۴ فروری سے ۹ تک ہر روز دھوپ نکلتی رہی۔ جس کی وجہ سے موسم میں بھی تغیر ہو رہا تھا۔ ۱۰ کو پھر مطلع ابر آلود رہا اور تمام دن سرد ہوا چلنے سے سردی میں کسی قدر اضافہ ہو گیا۔

—— امرتسر چوک کروڑی میں حکیم عبدالحق صاحب قریشی کے مکان کا چند مسلح اشخاص قفل توڑ کر کو سو روپیہ نقد لے گئے اور بازار میں چند دیگر دکانوں کے بھی قفل توڑ کر کچھ نقدی وغیرہ لے گئے مقامی پولیس چوروں کی سراغرسانی میں مصروف تفتیش ہے۔

—— نواب مظفر خان صاحب سر سکندر حیات خان صاحب کی جگہ گورنمنٹ کے ریونیو ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔

—— ملتان میں بارش کی وجہ سے ایک مکان گر گیا۔ ۱۶ اشخاص اس کے نیچے دب گئے۔ جنہیں سے چار کس ہلاک ہو گئے اور باقی زخمی ہوئے۔

—— بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس، مسٹر جناح سے کانگرس اور ان کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے مسٹر موصوف کے پاس دہلی آرہے ہیں۔

—— ہندوستان اور برطانیہ کے معاہدہ تجارت کے متعلق جو فیصلہ اسمبلی میں ہوا ہے۔ اس کے متعلق وزیر ہند نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اس قرارداد کو منظور نہیں کرے گی اور اپنی پالیسی میں کسی قسم کا تغیر نہیں کریگی۔

—— اسمبلی میں مسٹر جناح کی ترامیم جو کمیونل ایوارڈ کو قبول کرلینے اور جائنٹ پارلیمنٹری رپورٹ کے متعلق تھی کثرت آراء کے سبب منظور ہو گئیں۔

آخری اطلاع

جن احباب کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع ۲۱ فروری تک دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوگی ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ناظرین مطلع رہیں۔ اگر وی پی آئے تو اس کو وصول کرلیں۔ واپس کرکے خواہ مخواہ محصول ڈاک کا دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وزیر ہند نے دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ گاندھی جی کی تحریک اصلاح دیہات کو باغیانہ تحریک سمجھتی ہے گورنمنٹ جس وقت اس سے خطرناک نتائج پیدا ہوتے دیکھے گی تو فوراً اس تحریک کو بند کردیگی۔ اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو گاندھی جی اور اس تحریک کے چلانے والے گرفتار کرے گی۔

انعام کا شکریہ | ملک محمد عبدالرحمن صاحب ساکن کنڈریہ نے ازراہ عنایت جو ایک روپیہ بطور انعام کے مجھے ارسال فرمایا ہے وہ میں نے وصول کرلیا ہے آپ کی اس ذرہ نوازی کا بیحد ممنون ہوں اور آئندہ بھی خلوص دل سے مرزا اہلحدیث کی کتابت کیا کرونگا (کاتب اہلحدیث)

مرزائیوں سے مناظرہ | قصبہ ویرووال ضلع امرتسر میں مرزائیوں کی تردید کیلئے انجمن اہل حدیث کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں گیا چنانچہ ایک جلسہ کرکے مرزائیت کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا دوسرے دن مرزائیوں کی خواہش پر ان کے مکان میں ہی قریباً دو گھنٹے صدق وکذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں وہ بہت ذلیل ورسوا ہوئے۔ اور تمام لوگوں پر ان کی اصلیت کھل گئی۔ الحمد للہ!
(خادم محمد عبداللہ معمار امرتسری)

اصلاح | اہلحدیث ۸ فروری ۳۵ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں نیچے سے تیسری سطر میں ان کنتم تحملون غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح تعلمون ہے۔

مضامین آمدہ | پنڈت آتمانندجی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب۔ عبدالرحیم۔ غلام احمد۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث پٹیالہ۔ بابو عبدالکریم۔ عبدالوحید عبدالحی محمد ابوالقاسم۔ محمد امین۔ محمد جانباز خان۔

غیر مقبولہ | مسلمانوں کی زبوں حالت۔ نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر قسط چہارم وپنجم۔ حدیثی نزاع۔

مدرسہ دار القرآن والحدیث مدینہ منورہ کے لئے ازمسٹر محمد اسماعیل بی۔ اے (علیگ) کراچی ۵

اہل حدیث کانفرنس | ڈاکٹر برکت علی ڈار ابادان ۵۔ مستری عبدالکریم ومستری محمد سعید صاحبان از ابادان ۵۔

عید آنہ فنڈ | جماعت اہل حدیث چیر کنڈا۔ ان بھوم ۱۲

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ للعہ از مولوی عبداللہ صاحب خسرو دریا ۱۲ر۔ مسٹر محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (علیگ) کراچی ۱۲ر۔ جملہ ۱۶ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۲ر بقایا ۱۴ر۔ از سائلین عبدالحلیم صاحب سوہ سرائے ۳ر۔ عبداللہ مبارکپور ۳ر۔ عزیزالرحمن کیا ذلگا ۳ر۔ عبدالاحد گوپال گنج ۳ر۔ محمد بخش داؤ ۳ر۔ میزان ۱۵ر۔ مذکورہ سائلین کے نام اخبار اہلحدیث ایک ایک سال کے لئے جاری کر دیا گیا۔ نمبر سائلین (۲۱۴) بقایا سائلین ۹ بقایا فنڈ ۲ر۔ مخیر حضرات کی توجہ درکار ہے۔

پورا جواب مصنف مولانا سید نادر الدین محمد ابوالمنصور (۲۹۳) عیسائیت کی تردید میں مجمل کتاب قیمت ... (مینیجر اہلحدیث)

فتنہ خلق قرآن } وہ شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبدالعزیز مکی اور حکومت ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰- ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

فرقہ جدیدہ کون ہے؟

بجواب اشتہار میسوری

مضمون بعنوان "بہائی دعویٰ" کا جواب ابھی باقی ہے۔ اس مضمون کو ضروری جان کر پہلے جگہ دی گئی ہے۔ آیندہ ہفتے پہلے اسی کو درج کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

میسور سے ایک اشتہار بغرض جواب ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس میں راقم اشتہار نے فرقہ اہل حدیث کو جدید فرقہ بتایا ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے فرقے اہل حدیث والو۔ کس خواب غفلت میں پڑے ہو۔ اٹھو جلد اٹھو۔ مندرجہ ذیل آیت کریمہ کو دیکھو اور غور و فکر سے سوچو۔ اللہ جلشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے کس مذہب کو اختیار کیا ہے۔ دیکھو سورۃ البقر آیت ۲۰۴ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب کے سب اور مت پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بیشک وہ دشمن ہے تمہارا علانیہ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ انتہی۔

اے اہلحدیث والو! ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اللہ جل وشانہ مہربان معبود کس مذہب کی ہدایت کر رہا ہے۔ تم نے فرقے اہلحدیث کو اختیار کیا ہے۔ کیا تم کو دین اسلام پسند نہ آیا۔ جو فرقے اہل حدیث کو مذہب بنا لیا۔ افسوس صد ہزار افسوس ہے کہ آپ کو اللہ و رسول کا حکم پسند نہ آیا۔ اس کے خلاف میں آپ نے ایک نیا فرقہ بنا لیا" (ملخصاً بلفظہ)

اہلحدیث اس اعتراض کا جواب بارہا "اہلحدیث" میں دیا گیا ہے۔ غالباً راقم اشتہار کو معلوم نہیں کہ "فرقہ جدیدہ" اور چیز ہے نام جدید ہونا اور چیز۔ فرقہ کی قدامت اور جدت تو اس کے عقائد اور اعمال پر موقوف ہے۔ جس کے کل عقائد یا اکثر یا کوئی ایک ضروری عقیدہ یا عمل جدید ہے تو وہ فرقہ جدید ہے اگر کل عقائد اور کل اعمال قدیم ہیں تو وہ فرقہ قدیم ہے۔ اگر اس کسوٹی پر پرکھوگے تو سوائے فرقہ اہل حدیث کے کوئی فرقہ قدیم نہیں ہو سکتا۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے یعنی (۱) اللہ کی توحید (۲) سنت کا اتباع۔ نہ ان کا کوئی عقیدہ جدید ہے نہ ان کا کوئی عمل جدید۔ اگر کسی کو دعوےٰ ہو تو بتائے۔ ہم اس کا ثبوت زمانہ رسالت اور عہد خلافت میں دکھائیں گے۔

"اہل حدیث" کے سوا فرقہ شیعہ میں بہت سے عقائد جدید ہیں۔ مثلاً اصحاب ثلاثہؓ کے حق میں اظہار بیزاری جزو ایمان۔ دشنام صحابہ اور تعزیہ داری اکبر اعمال ان کا وجود زمانہ رسالت میں نہ تھا۔ اسی طرح ہمارے قریبی برادران اہل سنت ہیں۔ مسئلہ وجوب تقلید شخصی عقیدہ علم غیب، عقیدہ حاضر و ناظر متعلقہ رسولؐ، رسم مولود، رسم گیارھویں، اور دیگر رسومات جو موجب امتیاز ہیں یہ چیزیں جدیدہ ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ فرقے بھی جدید ہیں۔

ان کے بعد امت مسلمہ (اہل قرآن) اور امت قادیانیہ کا درجہ ہے۔ امت مسلمہ وہ فرقہ جدیدہ ہے جس کا اعتقاد ہے کہ سوائے قرآن کے حدیث رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) شرعی دلیل یا وحی الٰہی سے نہیں۔ حالانکہ زمانہ رسالت میں قرآن اور حدیث دونوں کو برابر حکم الٰہی واجب العمل سمجھا جاتا تھا۔ فرقہ قادیانیہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ان کی تو جڑ بنیاد ہی جدید ہے۔ یعنی نبوت مرزا جس کی بابت قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:۔

جو کوئی نبوت مرزا کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

(انوار خلافت)

پس ہم اس دعوے کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں کہ فرقہ اہل حدیث میں کوئی عقیدہ یا کوئی عمل ایسا بتایا جائے جس کا ثبوت زمانہ رسالت میں نہ ہو۔ اگر ہم اس کا ثبوت نہ دے سکیں

تو اس عقیدے اور عمل کو چھوڑ دینگے۔

تعجب اشتہار مذکور میں آیت ادخلوا فی السلم کافۃ دیکھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس آیت پر تو ہمارا بھی ایمان اور عمل ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں اسلام کے سارے احکام مانو۔ نہ کوئی حکم چھوڑو۔ نہ بدعت ایجاد کرو۔

یہ بات کونسا ملعون کہتا ہے کہ بعض کو مانو بعض کو نہ مانو۔ شاہ

اہل حدیث کا مذہب - مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب قیمت ۷/ ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر (۲۹۵)

ahmadimuslim.de

راقم اشتہار کی نظر اسلم پر ہے تو کیا راقم اشتہار اور ان کے رفقاء اپنے آپ کو مسلم یا اصحاب اسلم کہتے ہیں۔ نہیں غالباً مسلم یا اہل اسلام کہتے ہونگے۔ بے شک ہم بھی مسلم یا اہل اسلام ہیں۔ پھر اہل حدیث کیوں کہلاتے ہیں۔ پس اس کا جواب ہمارے ذمہ ہے۔ مگر پہلی تقریر کو یاد دلا کر کہ جدید نام سے فرقہ جدیدہ نہیں بنتا۔ بلکہ بعض اوقات اصل نام کے ہوتے ہوئے بھی طرز عمل سے جدید اسم بولا جاسکتا ہے۔ باوجود اسم جدید ہونے کے نہ اس فرقہ کو جدید کہہ سکتے ہیں نہ وہ نام غلط ہوتا ہے۔

مثلاً یہ امر قرآن کی تصریحات میں مذکور ہے کہ تمام سابقہ امتیں مسلمین تھیں۔ باوجود اس الہامی لقب کے نصاریٰ کو ان کی امتیازی خصوصیت سے اہل الانجیل سے ملقب کیا گیا۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو

ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ

مقام غور ہے کہ باوجود "مسلمین" ہونے اور کہنے کے ان کو اہل الانجیل کہنا کس بنا پر ہے۔ اس کی بنا ان کا طریق عمل ہے۔ یعنی وہ انجیل پر عمل کرنے کی وجہ سے دیگر مسلمین (یہود وغیرہ) سے ممتاز تھے۔ پس ان کو مسلم اہل انجیل کہنا جائز ہوا۔ اسی طرح اہل حدیث باوجود مسلمین ہونے کے اپنے طریق عمل کی وجہ سے دوسرے فرقوں سے ممتاز ہیں۔ کیونکہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ حدیث نبوی کو جس طریق پر یہ لوگ مانتے ہیں دوسرا کوئی فرقہ اس طریق سے نہیں مانتا۔ دوسرے فرقے حدیث کے ماننے میں کسی نہ کسی امام پر بھی نظر رکھتے ہیں۔ اہل حدیث ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے سامنے جب حدیث آجائے تو یہ لوگ اس پر عمل کرنے کے لئے اِدھر اُدھر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اسی وجہ سے یہ لوگ اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ دگر ہیچ ؎

ما اہل حدیثیم و دغا نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما مکر و دغا نیست

منقول از اہل حدیث مع فتاوی مضمون نمبر ۷ ... (۲۹۴)

قادیانی مشن

لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو

پنجابی زبان میں ایک مثل ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ "اگر کنوئیں میں بیل گر پڑے تو وہیں اس کو خصی کر دیا جائے" کیونکہ باہر آنے کے بعد وہ قابو نہ آئے گا۔ اس مثل کے ماتحت لاہوری جماعت مرزائیہ نے قادیانیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر چیلنج مباحثہ کا ایک پوسٹر شائع کیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"**قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل**

خاتم النبیین صلعم کے بعد نبوت اور چالیس[1] کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کے عقائد نے

آج اسلام میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رکھا ہے۔ غور کرکے دیکھ لیں کہ جو آگ آج احرار نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بھڑکائی ہے اس کا ایندھن قادیان کے غلو نے مہیا کیا ہے۔ ابتداء میں مخالف علماء نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکسایا تو دعویٰ نبوت کو ہی آڑ بنایا۔ اب اس ایک ہتھیار کے بجائے آپ نے خود دو ہتھیار ایک نبوت کا دعویٰ اور دوسرا مسلمانوں کی تکفیر اُن کے ہاتھوں میں دے رکھے ہیں۔

فیصلہ کی سہل صورت پیش کرتے ہیں۔ دونوں جماعتوں کے لیڈر میدان میں نکلیں اور ان دونوں مسائل پر کہ:۔

(۱) کیا حضرت مسیح موعود نے دعویٰ نبوت کیا؟ (۲) کیا حضرت مسیح نے سوائے اپنی بیعت کرنے والوں کے کل دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا؟

تحریری بحث لاہور کے مرکزی مقام میں کریں اور اس بحث میں علاوہ سامعین کی مقررہ تعداد کے بارہ ثالث حسب ذیل طریق پر منتخب کئے جائیں۔

(۱) چار ثالث ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے جن کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں۔ (۲) چار ثالث مریدین میاں محمود احمد صاحب میں سے جن کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔ (۳) چار ثالث دوسرے مسلمانوں میں سے جن میں سے دو کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں اور دو کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔

اگر یہ بارہ ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ کر دیں تو اس فیصلہ کے ساتھ مناظرہ کی کاروائی کو ہر دو فریق شائع کر دیں اور اگر ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ نہ کر سکیں تو صرف مناظرہ کی کاروائی کو شائع کر دیا جائے۔

الملتمسین۔ ۱۔ صدر الدین (بی اے بی ٹی) ۲۔ (خانصاحب ڈاکٹر) سید محمد حسین ریٹائرڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر ۳۔ (خانصاحب) محمد منظور الٰہی۔ ۴۔ (ڈاکٹر) مرزا یعقوب بیگ (ایل۔ ایم۔ ایس)۔ ۵۔ یعقوب خان (بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ایڈیٹر لائٹ) ۶۔ سید غلام مصطفےٰ ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لاہور) ۷۔ محمد دین جان بی۔ اے۔ ایل ایل بی

---

[1] مسلمانان دنیا کو چالیس کروڑ کہنا خود مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب ہے۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا شمار ۹۰ کروڑ بتا گئے ہیں۔ (صفحہ تحفہ گولڑویہ)

۸۔ ڈاکٹر سید طفیل حسین اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر۔ ۹۔ عزیز بخش بی۔ اے گورنمنٹ پنشنر۔ ۱۰۔ ڈاکٹر غلام محمد ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور۔"

اہلحدیث ہم بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ایک نوع کی دو صنفوں کا فیصلہ ہو جانا چاہئے مگر لاہوری جماعت نے جو صورت فیصلہ پیش کی ہے دنیا میں کوئی مہذب جماعت نہ پیش کرے گی نہ مانے گی۔ لاہور جیسے علمی مرکز سے ایسی آواز اٹھے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں سنا گیا کہ منصفوں کا پنچ جفت ہو۔ کیونکہ درصورت مساوات فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ بغرض تخفیف فریقین میں سے دو، دو اشخاص منتخب کئے جائیں ان کے علاوہ ہائی کورٹ کا کوئی جج یا لاہوری سرداروں میں سے کوئی سر لے لیا جائے۔ یہ پانچ اصحاب بالاتفاق یا بالاکثریت جو فیصلہ دیں وہ دونوں جماعتوں کو مسلم ہو۔

نوٹ ۱ اس میدان مقابلہ میں اہلحدیث شان اور اہل حدیث جماعت فریقین کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

نوٹ ۲ ہماری طرف سے بھی دعوت ہے کہ اس فیصلے کے بعد مرزا صاحب کے اعلان (مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ) پر ہمارے ساتھ اسی طرح فیصلہ کرایا جائے جس میں دو ممبر ہمارے اور دو فریق ثانی کے۔ ان کے علاوہ ایک کوئی جج یا ئسر مسلمہ فریقین بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ آئے دن کی چھیڑ خانی ختم ہو جائے۔ ؎

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگِ گلو باقی

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

جماعت احمدیہ کے اصول

لاہوری اخبار پیغام صلح نے جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کے چند اصول لکھے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

"احمدیت کے اصول جن پر دونوں فریق متفق ہیں یہ ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ اس امت میں اپنے اولیا سے ہمکلام ہوتا ہے۔

(۲) ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔

(۳) حضرت عیسے علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

(۴) وہ مسیح جس کے اس امت میں آنے کی پیشگوئی ہے۔ وہ اس امت کا ایک مجدد ہے۔

(۵) کوئی ایسا مہدی نہیں آسکتا جو تلوار سے دین اسلام کو پھیلائے۔ لا اکراہ فی الدین۔

(۶) آنے والا مسیح ہی مہدی معہود ہے۔

(۷) قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں نہ تا قیامت ہو سکتی ہے۔

(۸) قرآن شریف کا حکم جہاد منسوخ نہیں۔ لیکن موجودہ وقت میں اس ملک میں شرائط جہاد نہیں پائے جاتے۔

(۹) اس زمانہ کا جہاد تبلیغ اسلام ہے۔

(۱۰) دجال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیوں کی مصداق مغربی اقوام ہیں۔

ان اصول کے ماتحت ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔"

(پیغام صلح ص ۲ ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث اے بھئی! ایک اصول ہمارا بھی ان میں داخل کر لیجئے تاکہ ہم بھی تم دونوں میں تیسرے اقنوم کی حیثیت سے مل کر صحیح معنی میں تثلیث بنا دیں۔ دیکھئے وہ ایسا اصول ہے کہ اس سے انکار کرنے والے کی ساری دنیا میں جگ ہنسائی ہو گی۔ بس سنئے وہ سنہرا اصول یہ ہے کہ

(۱۱) مسیح موعود کو راست گو خصوصاً خدائی الہام میں صادق ہونا ضروری ہے۔

آؤ ہم سب اس مذکورہ اصول کے ماتحت مرزا صاحب کو جانچیں۔ ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

فضائل جمعہ

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(حدیث ۴) عن ابن عباس انہ قرأ الیوم اکملت لکم دینکم الایۃ وعندہ یہودی فقال لو نزلت ھذہ الایۃ علینا لا تخذ نا ھا عیدا فقال ابن عباس فانھا نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعۃ ویوم عرفۃ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے آیہ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم تلاوت فرمائی۔ آپ کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیہ کریمہ ہمارے پر نازل ہوتی تو ہم اُس دن کو عید قرار دیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا یہ آیہ کریمہ (ہم پر) دو عیدوں کے دن جس دن عرفہ اور جمعہ تھا نازل ہوئی۔ (ترمذی)

(حدیث ۵) اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا فکان للیھود یوم السبت وکان للنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا فھدانا اللہ لیوم الجمعۃ فجعل الجمعۃ والسبت والاحد وکذالک ھم تبع لنا یوم القیمۃ نحن الاخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیمۃ المقضی لھم یروی بینھم قبل الخلائق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے (یہود و نصاریٰ) جمعے سے بہکا دیا یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن مقرر ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبے کا دن پھر اللہ عزوجل ہم کو لایا تو ہمارے لئے جمعہ کا دن مقرر فرمایا۔ (اسی طرح)

مشکوٰۃ شریف عربی۔ فن حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ قیمت صرف ... (۲۹۷)

ahmadimuslim.de

خداوند تعالیٰ نے جمعہ اور شنبہ و یکشنبہ بنایا۔ یعنی جمعہ کو شنبہ اور یکشنبہ پر مقدم کیا (ایسا ہی) وہ لوگ قیامت میں ہمارے پس رو ہونگے ہم دنیا میں پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں (ان لوگوں سے) جن کا فیصلہ سب مخلوق سے اول ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے ہم اُن لوگوں میں اول ہیں جن کا فیصلہ سب مخلوق سے پہلے ہوگا۔ (مسلم)

(حدیث ۷) عن عبد اللّٰہ بن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللّٰہ فتنۃ القبر۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں کوئی مسلمان مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

فائدہ۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ قبر کے عذاب سے نجات پاتا ہے اور شہید لکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی جمعہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

(حدیث ۸) عن ابی لبابۃ بن المنذر قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام و اعظمہا عند اللّٰہ وھو اعظم عند اللّٰہ من یوم الاضحیٰ و یوم الفطر فیہ خمس خلال خلق اللّٰہ فیہ آدم و اھبط اللّٰہ فیہ آدم الی الارض و فیہ توفی اللّٰہ آدم و فیہ ساعۃ لا یسال العبد فیہا شیئا الا اعطاہ مالم یسال حراما و فیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا ھو مشفق من یوم الجمعۃ۔ ابو لبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سب دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک بہت بزرگی والا دن ہے اور جمعہ کا دن اللہ عزوجل کے نزدیک عید اضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ بزرگی والا ہے

اور اس میں پانچ ایسی خوبیاں ہیں (جن کی وجہ سے جمعہ کے دن کو سب دنوں پر بزرگی ہے) اللہ تعالیٰ نے آدمؑ (علیہ السلام) کو اس دن پیدا کیا اور اسی دن ان کو (منصب خلافت سے سرفراز فرمانے کے لئے) زمین پر اتارا اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے (کہ اُس ساعت میں) بندہ اپنے مالک سے جو کچھ مانگے وہ ملتا ہے بشرطیکہ حرام چیز نہ مانگے اور اسی دن قیامت ہوگی اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اور آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے (کیونکہ اُس دن قیامت ہونے والی ہے) ڈرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

(حدیث ۹) عن ابی ھریرۃ قال قیل للنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لای شیء سمی یوم الجمعۃ قال لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم و فیہا الصعقۃ والبعثۃ و فیہا البطشۃ و فی اخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللّٰہ فیہا استجیب لہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ جمعہ کا نام جمعہ کس وجہ سے رکھا گیا ہے آپ نے فرمایا اس واسطے کہ (اس دن) تمہارے باپ آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب مرجائیں گے) اور دوسرا صور پھونکا جائے گا (جس سے سب جی اٹھیں گے) اور اس وقت سخت دارو گیر ہوگی اور جمعہ کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو کوئی اس ساعت میں اللہ سے مانگے ملتا ہے (احمد)

(حدیث ۱۰) عن انس قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللّٰھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلۃ الجمعۃ لیلۃ اغر ویوم الجمعۃ یوم ازھر۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رجب کا چاند دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو رجب اور شعبان کے مہینے کو ہمارے لئے برکتوں والا بنا دے اور ہم کو رمضان تک پہنچا اور فرماتے جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (بیہقی)

(خاکسار جانباز خان حیدر آباد دکن)

ابوبکر اور علی کی خلافت کے دلائل

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

حدیث کسا

جب یہ آیت اتری اور رسالتمآب نے ان اربعہ کو کملی میں چھپانے کا قصد فرمایا۔ اس وقت حضرت ام سلمہ نے بھی درخواست اشتمال عرض کی رسول پاک نے آپ سے فرمایا۔ انت علی مکانک و انت علی خیر۔ جس سے ایک طرف اگر یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب ام سلمہ کی شمولیت کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ام سلمہ اس دعائے تطہیر کے بغیر بھی "انت خیر" میں داخل تھیں۔ جس کے حصول کے لئے پیغمبر صاحب ان اربعہ کے واسطے دعا کرنے والے تھے۔ اس توجیہ کے مطابق ماننا پڑیگا کہ "اصحاب عبا" سے دوسرے اہل بیت نبی افضل تھے۔ جب امر اس طرح سے ہے تو پھر ان حضرات کی کوئی خصوصیت رہی۔ نہ کسی طرح کی معصومیت۔ اور اگر معصومیت کو آپ برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو اس میں ام سلمہ، عائشہ، حفصہ "ازواجہ آخری" سب شامل ہوں گی۔ واٰتوا کل ذی حق حقہٗ۔

اب حضرت علی کی خلافت کے دلائل میں حدیث غدیر رہ گئی۔ جو اس باب میں صراحت النص سمجھی جاتی ہے۔ جس کے بیان کردہ یوم (۱۸ ذی الحجہ) کو اس

اہلحدیث امرتسر (۲۹۸)

شان کی خوشیاں منائی جاتی ہیں کہ ان کے سامنے عید الفطر اور عید اضحیٰ دونوں کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ مجالس ہوتی ہیں۔ جن کا موضوع صرف "شان علی" ہوتا ہے مگر یہ روایت اصول حدیث کے مطابق موضوع ہے۔ اس لئے اس پر کسی عنوان سے توجہ نہیں کی جا سکتی۔ یوں کہنے کو اس کا ماخذ صحیح مسلم بتائیے۔ "جامع الترمذی" کا حوالہ دیجئے۔ کون منع کر سکتا ہے۔ "دین اپنا زبان اپنی" والا ماجرا ہے۔

البتہ ہماری کتب صحاح میں علی کے لئے لفظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ بیشک پایا جاتا ہے۔ (کسی طرح سہی) مگر مولے کو تو لفظ مومن کا مترادف سمجھنا چاہئے۔ جیسا کہ رسالت مآب نے زید (بن ثابت) کو "انت اخونا و مولانا" فرمایا۔ تو زید بھی ہمارے خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کو کس نے پوچھا؟ کاش! شیعی حضرات نے انہیں علی کے بعد دوسرے درجہ پر ہی رکھا ہوتا۔

ایک اور حدیث ہے یعنی "انت منی وانا منک" (اے علی تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں)۔ مگر یہ لفظ تو پیغمبر صاحب نے جلیب صحابی کے لئے بھی فرمائے تھے۔ جو جنگ عمرہ میں شہید ہوئے۔ رسالتمآب نے ان کو اپنی کلائیوں پر اٹھا کر لحد میں رکھا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ فوضعہ علی ساعدیہ لیس لہ سریر الا ساعدیہ صلی اللہ علیہ وسلم فحفر لہ فوضعہ فی قبرہ (مسلم)

اب شیعی حضرات کی اپنی احادیث کا ذخیرہ ہے مگر وہ ہمارے لئے سزاوار التفات نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایک تو اُن میں غالب حصہ ان اقوال کا ہے جو ہماری مصطلحات حدیث کے مطابق لفظاً یا حکماً کسی طرح مرفوع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ وہ فرمودہ ہیں ائمہ اہل بیت کا۔ (اور شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ کا مقولہ بھی حکماً (بلکہ شاید لفظاً) مرفوع ہے۔ ان اقوال کی دوسری وجہ انکار ائمہ اہل حدیث کا وہ مشہور "تقیہ" اور "کتمان" ہے۔ جن پر اصول کافی تک میں مستقل باب مقرر کئے گئے ہیں۔ اور جن پر ان ائمہ کے اتباع کو ناز بے حد ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تو یہ تقیہ ہی ہے۔ اب تقیہ کیا ہے؟ "بچنے کے لئے بات کے پہلو کو بدل دینا" (الفاظ چاہے کچھ ہوں۔ مگر مفہوم یہی آئے گا) اور کتمان؟ چھپانا۔ سوال یہ ہے کہ جن کے اصول دین میں بچنے کے لئے بات کے پہلو بدل دینا یا چھپانا ہو۔ تو اُن حضرات سے اس قسم کے فیصلے کرانا جو ہمارے نزدیک نہ سہی مگر امامیہ کے نزدیک تو اصول دین میں سے ہیں کیونکہ قرین دانش ہو سکتا ہے۔ وہ کیوں نہ کہیں گے کہ عالم کون و مکان کی زینت ہم ہی سے ہے۔ انہیں یہ کہنے میں کیا باک ہے کہ ہماری سفارشوں کے بغیر کوئی جنت میں نہ جا سکیگا وغیر ذالک۔ اور اگر آپ (شیعی حضرات) یہ فرمائیں کہ نہیں ہمارے ائمہ ایسے تقیہ باز نہ تھے۔ جو اصول دین تک کو چھپا لیتے۔ تو پھر ہم (مریدین خلافت صدیقی) یہ کہیں گے کہ امام باقرؒ نے جو صدیق اکبر کو صدیق نعم الصدیق کہا ہے[۱]۔ تو آپ اس کے ہوتے ہوئے ابوبکر کو کافر کیوں کہتے ہو۔ پھر جب وہ کافر نہ تھے اور صدیق بھی تھے تو ان کے خلیفہ ماننے میں آپ کو کیا عذر ہے۔ کیا امت محمدیہ میں اور بھی کوئی صدیق گزرا ہے[۲]؟ اور صدیق سے بڑا لقب کوئی دوسرا بھی ہے؟

پس شیعی کتب حدیث ہمارے لئے حجت نہیں ہو سکتیں۔ اب قرآن کریم ہے۔ جس کا رتبہ شیعی حضرات کے نزدیک ائمہ اہل بیت سے کم ہے۔ اس وجہ سے کہ قرآن کتاب صامت ہے۔ اور ائمہ قرآن ناطق۔ اگرچہ بظاہر النص "ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق" قرآن صامت نہیں بلکہ ناطق ہے۔ مگر اس پر بسیط کلام ہمارے موضوع سے باہر ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ قرآن جو حکم ہے فریقین کے نزدیک اور مادح ہے امامیہ کے نزدیک ائمہ اہل بیت کا۔ اس سے قضیہ خلافت و وصایت کا فیصلہ طلب کرنا چاہئے۔ آئیے بسم اللہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم کی تلاوت کیجئے۔ اور جہاں حضرت علی کی وصایت پر مستدل آیت آئے۔ ہمیں بتائیے۔ واللہ ہم بلا چون و چرا تسلیم کرلیں گے۔ حضرت علی کو وصی نبی اور ابن ابی قحافہ کو غاصب تسلیم کرتے ہوئے اپنے ایمان کی اصلاح کرلیں گے۔ ہماری نجات ہوگی۔ آپ کو بھی اجر ملیگا۔ اور خلافت تو نبوت سے افضل ہے (امامیہ کے نزدیک) اسی طرح علی تمام انبیاء و رسل سے افضل۔ پھر جب قرآن میں رسولوں کے اور نبیوں کے نام موجود ہیں جو علی کے سامنے مفضول ہیں۔ تو ان خلیفۃ اللہ کا نام تو ضرور ہی ہونا چاہئے جو تمام انبیاء اور جملہ رسل سے اعلیٰ و اولیٰ ہیں (بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم) مگر افسوس کہ قرآن کریم میں حضرت علی کا بحیثیت افضل البشر ہونے کے بھی کہیں نام نہیں۔ ان کے رسول کے داماد ہونے کی وجہ سے بھی اُن کا کہیں ذکر نہیں۔ ان کی شخصیت کی فضیلت کی وجہ سے بھی ان کا ذکر نہیں۔ اُن کے علی الاطلاق اول المومنین ہونے کے باعث بھی ان کی طرف اشارہ نہیں۔ جب یہ نہیں تو آیت مباہلہ کے مطابق ان کو نفس رسول ٹھہرانا سولت لکم انفسکم امرا ہو تو کیا عجب ہے۔ آیت تطہیر کے مطابق ان کو معصوم سمجھنا اور نتیجہ نکالنا انکی خلافت بلا فصل کا یہ بھی اپنا اور ان کا دامن آلودہ کرنا ہے۔ ان لوثات سے جن کا ذکر اللہ نے کیا نہ اس کے رسول نے۔ البتہ اس موقعہ پر ہم قرآن مجید

---

[۱] احتجاج طبرسی (منہ)

[۲] فرط شوق میں یہ نہ کہہ جائیے کہ ہاں کیوں نہیں! نسائی سے یہ قول علی جو منقول ہے۔ "انا الصدیق الاکبر انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یقولھا الا الکاذب صلیت قبل الناس بسبع سنین"۔ صاحب! یہ دھکا ہے۔ نسائی نے سنن نسائی (جو جزو صحاح ستہ ہے) میں اسے نقل نہیں کیا۔ بلکہ اپنی ایک اور کتاب الخصائص میں لاتے ہیں۔ یہ الخصائص بھی سیوطی کی الخصائص الکبریٰ کا مثنیٰ ہے۔ اور یہ قول بھی ضعیف ہے۔ (منہ)

مظاہر حق۔ یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ [illegible] محمد قطب الدین [illegible] قیمت [illegible] (۲۹۹)

ahmadimuslim.de

میں سے ابوبکر، عمر اور عثمان کی خلافت کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسی صدری آیت سے نہیں جو جناب امیر سے امام غائب تک سینہ بسینہ پہنچی ہو اور ہنوز غائب ہی ہو۔ بلکہ کتاب انزلنہ مبارک فصلت آیاتہ سے اور وہ آیت ہے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ولیمکنھم الخ. تو اگر قرآن مجید سے فیصلہ لیا جائے تو یہ آیت ہے۔ کیونکہ ثلاثہ کو بہمہ وجوہ تمکین وخلافت فی الارض نصیب ہوئی۔ یہی آیت حضرت علی کے خلاف بھی ہے۔ کیونکہ ان کو زمین پر کہیں تمکین نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ اگر ہم اوروں کی طرح زبان دراز ہوتے تو آیت لا ینال عھدی الظالمین مخالفین ثلاثہ پر چسپاں کر سکتے تھے۔ کیونکہ خود شیعی حضرات کے نزدیک حضرت علی کو خلافت الارض نصیب نہیں ہوئی۔ اگرچہ ہمارے نزدیک وہ اس تمکین سے فائز ہوئے۔ ولیکن ہمارے مدعا میں ہنوز گنجلک رہ جائے گی۔ اگر ہم صراحت النص سے ابوبکر کی خلافت پر دلیل قائم نہ کرینگے۔ آئیے رسالت مآب کی آخری حالت کی طرف۔ جبکہ آنحضرت صاحب فراش ہیں۔ بلالؓ بار بار حاضر ہوتے ہیں کہ نماز کا وقت آگیا تشریف لے چلئے۔ مگر آپ ہر مرتبہ فرماتے ہیں مروا ابابکر فلیصل الناس جاؤ ابوبکر کو میری طرف سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ عائشہ ابوبکر کی رقت قلب کی وجہ سے درخواست کرتی ہیں کہ انہیں رہنے دیجئے گا۔ آخر رسالت مآب فرماتے ہیں۔

"یابی اللہ والمسلمون الا ابابکر"

اللہ تعالیٰ اور مسلمان سب کے سب ابوبکر ہی کی امامت چاہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ ابوبکر کو امام بنانے پر راضی ہے۔ اور مسلمان بھی ان کے اقتداء میں خوش ہیں۔ کیا شیعی حضرات ہماری کتابوں میں سے کوئی ایسی صریح صحیح دلیل جناب علی کے متعلق بھی دکھا سکتے ہیں؟ پس یہ ہے وہ بدیہی بات جس کا انکار کسی صاحب فکر سلیم سے نہیں ہو سکتا۔ بخلاف ان "ضروریات" کے جو دلیل کی محتاج ہوں مگر ان کے لئے ڈھونڈے سے بھی کہیں نہ مل سکے۔

(ابو یحییٰ عبدالغنی نوشہروی (علیگڈھ)

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتما نند جی صاحب)

ویدوں کے مصنف کون تھے؟ اس بارہ میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آغاز کائنات میں پرمیشور نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرہ نامی چار رشیوں پر ویدوں کا الہام کیا۔ بعض کا کہنا ہے کہ شروع دنیا میں پرمیشور نے چار مونہہ والے برہما کے چاروں مونہوں سے چار وید ظاہر کئے۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف وہ ۴۰۴ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں اور ادھیاؤں کے شروع میں لکھے ہوئے ہیں۔ بعض مانتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف مہرشی وید ویاس ہی تھے۔ ہماری رائے میں جو لوگ ویدوں کو سوکتوں کے شروع میں لکھے ہوئے رشیوں کی تصانیف مانتے ہیں وہ کچھ کچھ صحیح سمجھتے ہیں اور بقیہ سب غلطی پر ہیں۔ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ وغیرہ رشیوں پر الہام ماننے والے آریہ سماجی تو سب سے زیادہ پہاڑی ہیں۔ اول تو اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کہیں تبتی رشیوں کا نام نہیں تھا اور نہ کہیں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ کو کسی نے انسان لکھا ہے کیونکہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ سے مراد آگ۔ ہوا۔ سورج نامی تین دیوتا ہیں۔ جن کی پرستش جا بجا چاروں ویدوں میں پائی جاتی ہے۔ دوئم۔ اس لئے کہ وید منتروں میں وشوامتر۔ وسشٹھ۔ پراشر۔ اُشنا کوی رشا، ارجن۔ کرشن۔ ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تاؤ دیوا پی اور دادے رشٹی سین وغیرہ وغیرہ کے نام اور ولدیت اور مختصر حالات زندگی پائے جانے سے وید زمانہ مہابھارت کے لگ بھگ بنے ہوئے ثابت ہوتے ہیں نہ کہ آغاز دنیا میں۔ اسی دلیل سے وید برہما کے بنائے ہوئے ماننا بھی غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وید ویاس نے ۴۰۴ یا کم وبیش رشیوں کی نظموں کو اکٹھا کر کے یکجا باندھ دیا ہے۔ اسی لئے ان کا نام "سنگھتا" پڑ گیا ہے۔ کیونکہ "سنگھتا" لفظ کے معنی ہی اکٹھے کئے ہوؤں کے ہیں۔ رہا چوتھا پکش کہ ویدوں کے مصنف وہ ۴۰۴ رشی ہیں جن کے نام سوکتوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ اگرچہ بالکل صحیح تو نہیں ہے لیکن قریباً قریباً صحیح ہے۔ جیسا کہ میں اپنے پہلے مضامین میں اپنشدوں اور ویدانت درشن کے حوالوں سے ثابت کر چکا ہوں۔ جس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن یادداشت کے طور پر ناظرین کو اتیرے اُپنشد ۴۔۵ نیز برہدارنیک اُپنشد ۱۔۴۔۱۰ نیز ویدانت درشن ۱۔۱۔۳۰ کو دیکھنے کی سفارش کرتا ہوں۔ جہاں رگ وید ۳۔۴۔۱۴۔۱ اور ۳۔۶۔۱۵۔۱ کو صاف لفظوں میں وام دیو نے یہ کہا لکھ کر وامدیو رشی کا کلام مانا ہے۔ وید کے رشیوں کی تصانیف ہونے کا ایک زبردست ثبوت یہ بھی ہے کہ تقریباً تمام سوکتوں میں ان کے مصنف رشیوں کا نام بمعہ ولدیت وغیرہ بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۶۳۔ منتر ۱۷ میں اس سوکت کے بنانے والے پلت کے بیٹے گے نامی رشی اور اس کے والد کا نام درج ہے۔ اس سوکت کے رشی کا نام سوکت کے شروع میں یوں لکھا ہے۔

"प्लते: पुत्रस्य गयस्यार्ष"

یعنی یہ سوکت پلت کے فرزند گے کا کلام ہے۔ اور منتر میں بھی گے کو پلت کا بیٹا لکھا ہے۔ منتر یہ ہے

पुवा सते: सूनरखी वृषप्द्रो विश्व प्रादित्य प्रदित्समनीषी। ईशानसो नरो प्रमत्येना- स्ता किजनो दिव्यो गयेन ॥

اس منتر میں جن الفاظ کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ "پلتے سُونوہ گئے اِین" یعنی پلت کے بیٹے گئے نے یہ کہا۔ شری سائن اچاریہ جی مہاراج بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ:۔

सतैरत नामकस्पर्धे: सुनु: पुत्रो नयो नामे- वैवमुक्त सित्या वा वृषप्त... गयेनैत नामकेन मया स्तावि ॥

ترجمہ۔ پلت نامی رشی کے بیٹے گے نامی رشی نے یہ منتر کہا۔ اسی طرح سینکڑوں منتروں میں ان کے مصنف رشیوں کے نام اور ان کی ولدیت وغیرہ لکھی ہے اور منتروں میں انہیں رشی بھی لکھا ہے لیکن آج ہم ویدوں کے رشیوں کا کلام ہونے میں چند ناقابل تردید واقعات پیش کرتے ہیں۔ اور آریہ سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس کی تردید کرکے دکھلاویں۔

(۱) رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۱۰ کے رشی یم۔ یمی نامی بہن بھائی ہیں جو وِوسوت یعنی سورج کے بچے تھے اور دیوتا یعنی مخاطب بھی یہی دونوں ہیں۔ چنانچہ جن منتروں کا رشی یم ہے۔ اُن کی دیوتا۔ مخاطب یمی نامی بہن ہے۔ اور جن منتروں کی متکلم رشی یمی ہے اُن کا دیوتا یم نامی یمی کا بھائی ہے۔ ان منتروں میں یمی نامی بہن اپنے ہی سگے بھائی کے ساتھ ہم بستر ہونا چاہتی ہے۔ لیکن یم انکار کردیتا ہے۔ اور اس سوکت میں اس کے مصنف یا متکلم رشیوں یم۔ یمی اور اُن دونوں کے والد وِوسوت کا نام بھی پایا جاتا ہے۔ اور دونوں بہن بھائیوں کا مکالمہ و مخاطبہ اور مختصر حالات بھی درج ہیں۔ یعنی اس سُوکت کے رشیوں، متکلموں کا اپنا ہی بیان اس سُوکت میں لکھا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت یم۔ یمی نامی وِوسوت سورج کی اولاد کا ہی کلام ہے۔ کیونکہ اُن رشیوں کا اپنا ہی سب حال اس میں لکھا ہے۔ آریہ سماجی حضرات ویدک تہذیب کی اس ننگی تصویر پر پردہ پوشی کرنے کے خیال سے یم۔ یمی کو خاوند اور بیوی بناکر تاویل کرتے ہیں۔ اوّل تو یہ آریہ سماجی تاویل اس لئے غلط ہے کہ یم۔ یمی ناموں سے ہی بھائی۔ بہن ہونا بہت حد تک ثابت ہوتا ہے۔ دوئم وید منتروں میں انہیں "سہودر" یعنی ایک ہی پیٹ سے پیدا شدہ لکھا ہے۔ سوئم سُوکت کے شروع میں دونوں کو وِوسوان کی اولاد لکھا ہونے سے بھی دونوں کا بھائی۔ بہن ہونا ثابت ہے۔ چہارم منتر ۱۰ میں یم یمی سے کہتا ہے کہ:۔

श्रापात नाच्छानुत रा युगानि यत्र जामय: कृणवन्न जामि ॥"

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت راجارام صاحب شاستری نرکت ص ۳۰۰ میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"وہ یگ (زمانے) آگے آئینگے جبکہ بہنیں نہ بہنوں والا کام کرینگی" (بلفظ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم رشی یمی کو بہن لکھتا اور کہتا ہے۔ نیز رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۱۷ منتر ۱ و ۲ میں بھی یم یمی کو سرنیو نامی ماں اور وِوسوان (سورج) نامی باپ سے پیدا شدہ مانا ہے۔ جس کے متعلق ویدانگ نرکت ۱۲۔ ۱۰ میں یوں لکھا ہے کہ:۔

त्वाष्ट्री सरण्यूर्वि वस्वत प्रादित्याद् यमौ मिथुनौ जनया श्चकार। सा सवर्णा मन्यां प्रति निधायाश्वं रूपं कृत्वा प्र द्राव। स विव स्वाना दित्य प्राश्वमेव रूपं कृत्वा तामनु सृत्य सम्बभूव। ततो ऽश्विनौ जज्ञाते सवर्णायां मनु:

ترجمہ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی "توشٹا کی پُتری (بیٹی) سرنیو نے وِوسوان سے یم یمی کے جوڑے کو اُتپن (پیدا) کیا۔ اور پھر وہ دوسری سورنا کو اپنی پرتی ندھی (قائم مقام) بناکر سوئم (خود) آشو روپ (گھوڑی کی شکل) دھارن کرکے بھاگ گئی۔ تب اُس وِوسوان آدتیہ (سُورج) نے بھی اشوکا روپ (گھوڑے کی شکل) دھارن کرکے اُس سرنیو کا پیچھا کیا اور اُس سے سمبندھ (وصل) کیا۔ تب دو اشوی پیدا ہوئے اور اُس سُورنا سے منو اُتپن (پیدا) ہوا" (بلفظ)

اس سے بھی ثابت ہے کہ یم۔ یمی سگے بھائی بہن تھے نہ کہ خاوند اور بیوی۔ اور بہن کا بھائی کے ساتھ وصل کی خواہش سے التجا کرنا ویدک تہذیب کی ایک نہایت بھدی تصویر ہے۔ اور سورج سے اولاد ماننا اور سرنیو کا گھوڑی بن کر اور سورج کا گھوڑا بن کر وصل کرنا اور اشونی کماروں کا اُن گھوڑی گھوڑے سے پیدا ہونا جس کی وجہ تسمیہ سے اشونی کماروں کو نسبت ہے۔ گوروکلوں اور ڈی۔ اے۔ وی کالجوں کے طلباء سائنس کے لئے ایک عمدہ سبق اور سائنٹیفک معلومات ہے۔ اسی حضرت توشٹا کے ایک بیٹے یعنی سرنیو کے سگے بھائی کا حال بھی ناظرین آگے پڑھیں۔ اور ویدوں کی سائنٹیفک معلومات سے دل خوش کریں۔ سائن آچاریہ بھی رگوید منڈل ۱۰۔ سُوکت ۱۰ کے متعلق جسے یم۔ یمی سُوکت بھی کہتے ہیں لکھتے ہیں کہ:۔

वैवस्वतो यम यम्यो: संवाद:–

षष्ठ्यपयुगभि यमी मिथुनार्थं यमं प्रो वाचस तां नवम्योयुग्भिरान च्छन प्रत्य चष्टे इति। तत: षष्ठ्यां प्रथमा तृतीय य युक्षु चिवस्वत: पुत्री यमी ऋषि यमो देवता। यस्य वाक्यं सऋषि के तेनो च्येत सा देवतेति -चायात। तथा नवम्यां द्वितोया चतुर्थी प्रभृति षु युक्षु वैवस्वतो यम ऋषि: यमी देवता ॥

ترجمہ۔ وِوسوان کے بچوں یم۔ یمی کا مکالمہ و مخاطبہ۔ یمی نے ہم بستری کرنے کی غرض سے یم کو کہا۔ اُس نے نہ چاہتے ہوئے انکار کردیا۔ اس لئے پہلے تیسرے وغیرہ منتروں کی رشی وِوسوان کی بیٹی یمی ہے اور یم دیوتا یعنی مخاطب ہے۔ بقول اور بحکم اس اصول کے کہ جس کا "کلام" کوئی وید منتر ہوتا ہے وہی اُس کا

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر مستند کتاب۔ جلد اول ۶؍۔ دوم ۲؍ سوم ۲؍ (منیجر)

ahmadimuslim.de

رشی اور جو مخاطب کیا جاتا ہے وہی دیوتا کہلاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے، چوتھے وغیرہ منتروں کا رشی ودسوان کا بیٹا یم ہے اور یمی دیوتا ہے۔

سائن آچاریہ بھی وید منتروں کے متکلم کو ہی رشی مانتا ہے۔ اور ان وید منتروں کے رشیوں کا ہی اپنا حال وقصہ منتروں میں پائے جانے سے اور وہی رشی ہی دیوتا ہونے سے صاف ثابت ہے کہ وہی ویدوں کے مصنف یا متکلم تھے ورنہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ اُنہی رشیوں کے حالات ہی وید منتروں میں پائے جاتے۔

(۲) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۸۵ یا اتھروید کانڈ ۱۴ سُوکت ۲ کی رشی کا نام سُوریا ساوتری لکھا ہے اور اس سُوکت کا دیوتا بمضمون بھی आत्म देवता آتم دیوتا یعنی اُس کا اپنا ہی حال لکھا ہے۔ چنانچہ آریہ سماجی پنڈت دامودر سات ولیکر مترجم اتھروید اپنے رسالہ "دھرم" بابت ماہ نومبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۳ پر اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سُوکت میں "آتم دیوتا" کا ارتھ جو رشی ہے وہی دیوتا ہے ارتھات ساوتری سُوریا نے اپنے ہی وواہ (بیاہ) کا ورنن (بیان) جیسا وواہ ہوا ویسا کیا ہے۔"

شری سائن آچاریہ بھی اتھروید کانڈ ۱۴ کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"विवाह परमेतत काण्डम ... स्क्रारम्भे सूर्या-नाम या सूर्य रुपा सवितृ पुत्री देवी तस्या विवाहस्य कथा कीर्त्यता"

ترجمہ۔ یہ کانڈ بیاہ کے متعلق ہے۔ سُوکت کے شروع میں سوریا نام والی سوتری دیوی جو سورج کی بیٹی ہے اُس کے اپنے ہی نکاح کا حال بیان کیا ہوا ہے۔

اب صاف ظاہر ہے کہ یہ سُوکت جن کی رشی سورج کی بیٹی سُوریا ساوتری ہے ان سوکتوں کی متکلمہ ومصنفہ ہے ورنہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ اُس کی پیدائش سے بہت عرصہ قبل ہی آغاز دنیا میں اُس کے اپنے بیاہ کا ہی حال منتروں میں پایا جاتا اور پھر وہی اپنے بیاہ کے حال کو سمجھنے والی ہوتی اور اُس کی پیدائش تک کسی کو بھی اِن سُوکتوں کا ارتھ معلوم نہ ہو پاتا؟

(۳) اسی طرح رگوید منڈل ۱۰ سُوکت ۹۵ کے رشیوں کے نام راجہ پُرورو اور اروشی نامی اپسرا (حُور) لکھے ہیں اور اس سوکت کے دیوتا بھی وہی دونو پُرورو اور اروشی ہیں۔ اور دونوں کا آپس میں مکالمہ ومخاطبہ منتروں میں پایا جاتا ہے۔ اور دونوں کے نام بھی منتروں میں درج ہیں۔ پس دونوں رشیوں کا مکالمہ، نام اور حالات وید منتروں میں پائے جانے سے صاف ثابت ہے کہ یہ سُوکت راجہ پُرورو اور اروشی کی جو اندر کے اکھاڑے کی پری ہے تصنیف یا کلام ہیں۔ ورنہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ اُن کے نام اور حالات اور سوال وجواب اُن کی پیدائش سے قبل آغاز کائنات میں ہی بیان کئے گئے ہوں اور ان کی پیدائش سے پہلے کسی کو بھی ان منتروں کے معانی سمجھ میں نہ آسکے ہوں۔ آریہ سماجی پنڈت چندرمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی بھی اپنے ترجمہ نرکت ادھیائے ۱۰ کھنڈ ۵ ۴ صفحہ ۵۵ ۴ پر اِس سُوکت کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اِس سمپورن (کُل) سُوکت (۱۰-۹۵) میں پُرورو اور اروشی کا سمواد (مکالمہ ومخاطبہ) پایا جاتا ہے۔ اروشی کو دیوپتنی (دیوتاؤں کی بیوی) مان کر یاسک آچاریہ اس سُوکت کا دوسرا ارتھ بھی کرتے ہیں۔ ات ایو (اس لئے) انہوں نے گناہ: जना: کا ارتھ دوتی پکش میں देवपत्न्यो वा دیوپتنیو وا (دیوتاؤں کی بیویاں) کیا ہے۔ اِس سُوکت کا بھاو (مطلب) ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ (اور جب تک آریہ سماجی رہینگے تب تک کبھی بھی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ آتما نند) یدی شیگھر (اگر جلدی) سمجھ میں آگیا تو دیوتا کانڈ کے انت (اخیر) میں اِس سُوکت کا بھی آشیہ کر دیا جاویگا۔" (بلفظہٖ)

یعنی آریہ سماجی مترجموں کو بھی کوئی تکڑم یا تاویل نہیں سُجھائی پڑتی۔

ہاں میں کہہ رہا تھا کہ یہ خیال بھی کہ سارے وید منتر رشیوں کا کلام ہیں بالکل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ویدوں کے بعض قصے "الف لیلےٰ" اور "انوار سہیلی" کی طرح فرضی گھڑے ہوئے ہیں اور بعض سُوکت کبوتروں، سرما نامی کُتیا، راکشسوں، مچھلیوں، وغیرہ وغیرہ حیوانوں اور دریائے بیاس وستلج جیسے بے جان رشیوں کا کلام ہیں۔ اور ان حیوانوں اور دریاؤں کو اُن اُن منتروں اور سُوکتوں کے رشی لکھا ہے۔ ہاں اس قدر ضرور صحیح ہے کہ "یسیہ واکیم سہ رشی" یعنی جو جس کا کلام ہے وہی اُس منتر यस्य वाक्यं सऋषिः کا رشی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ وید رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں بشرطیکہ رشیوں کے زمرہ میں یہ سب حیوان اور بے جان دریا بھی شامل کئے جائیں جن کو بعض منتروں اور سوکتوں کے رشی وید میں لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ "الف لیلےٰ" میں تو صرف جانور ہی کلام کرتے ہیں لیکن ویدوں میں تو جانور اور بے جان دریا بھی کلام کرتے ہیں۔ اور مزید تعجب یہ کہ مہرشی دیانند سرسوتی اور ان کے اندھے آریہ سماجی معتقد پھر بھی "وید سب ستیہ ودیاؤں (علوم حقہ) کے بھنڈار (خزانے) ہیں" کی بے معنی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔

آج میں اپنے معزز ناظرین کا تعارف اتھروید کانڈ ۴ سُوکت ۱ منتر ۱ کے معزز مہرشی "گرتمان" جی مہاراج سے کرانا چاہتا ہوں۔ جسے مسلمان نیل کنٹھ اور ہندو صاحبان گرڑ پوپو یا گرڑ بھگوان بھی کہا کرتے ہیں۔ اس نیل کنٹھ مہرشی کا نام بھی اتھروید کے اسی چھٹے سُوکت کے تیسرے منتر میں پایا جاتا ہے جس کا یہ رشی بلکہ مہرشی ہے۔

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

الکمین البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۹۱)

گذشتہ پرچے میں مولانا شہیدؒ کا ایک خط درج ہوا ہے۔ جس میں ممدوح نے اپنا عقیدہ دربارہ انبیاء و اولیاء بتایا ہے۔ آج اس کے بعد پڑھئے۔

برہان التفاسیر کا مضمون آیندہ ہفتے درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

"یہ خط سنہ بارہ سو چالیس میں اس وقت لکھا ہوا جبکہ میں کانپور میں تھا۔ اور سید بغدادی کے نام بھیجا گیا تھا جبکہ جاہلوں نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔ اسے پڑھ لینے کے بعد وہ عذر کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ تم نے اپنی کتاب میں جو کچھ لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے اور میں نے جو کچھ آپ کی نسبت کہا وہ محض اس وجہ سے تھا کہ میں آپ کا کلام سمجھ نہ سکا کیونکہ آپ کا رسالہ اردو زبان میں تھا اور میں عرب کا رہنے والا ہوں اُردو بالکل نہیں سمجھتا۔ اس پنجابی نے آپ پر بہتان کیا اور مجھے غلط ترجمہ کرکے سنایا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں۔ تمت"

پھر جبکہ مخلوق ہونے اور محتاج رزق ہونے میں سب بندے انبیاء اولیاء غنی، فقیر، تندرست، عالم، جاہل، مومن، کافر، صالح، فاسق، یکساں اور برابر ہیں کہ سب کا خالق و رازق مالک و مولا ہی ہے۔ چنانچہ جب مسیح پرست نصاریٰ کا حق تعالیٰ نے رد فرمایا تو ساتھ ہی ساتھ مسیح علیہ السلام کی عبدیت و لوازم و حوائج عبدیت کھانے پینے اور ہلاک کر دینے کا اظہار فرمایا تاکہ نصاریٰ کے زعم باطل ابن اللہ اور الوہیت کی نفی ہو کر عبدیت کا محتاج ہونا واضح ہو جائے۔ اور کچھ مسیح علیہ السلام کی عزت و شان میں جو حق تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ فرمایا ہے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں دو مقام پر فرمایا۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ۔

یعنی بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا تو کہہ پھر کسی کا کچھ چلتا ہے اللہ سے زور اگر وہ چاہے کہ کھپا وے مسیح مریم کے بیٹے کو اور اس کی ماں کو اور جتنے لوگ ہیں زمین میں سارے۔ اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اس سے پہلے بہت رسول اور اس کی ماں ولی ہے دونوں کھاتے تھے کھانا دیکھ ہم کیسی بتاتے ہیں ان کو نشانیاں پھر دیکھ کہاں الٹے جاتے ہیں۔"

تفسیر موضح القرآن میں شاہ عبد القادر صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

ف۔ "اللہ صاحب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ ٹھہرا دیں۔ ف یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے۔ اگر مسیح علیہ السلام بقول نصاریٰ اللہ ہوتے تو قدرت رکھتے اور ضعف و حوائج بشری کھانے پینے پیشاب پاخانہ میں مانند حیوانات کے نہ ہوتے اور جو اس طرح ہو وہ کیونکر اللہ ہو سکتا ہے۔"

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ولو كان المسيح آلهاً لقدر عليه كغيرهما من الحيوانات ومن كان كذلك لا يكون آلهاً لتركيبه وضعفه وما ينشأ منه من البول والغائط"

اور یہی دیگر تفاسیر بیضاوی وغیرہا میں مرقوم ہے۔ یہی وہ امام جلال الدین سیوطی ہیں جنکو مولوی نعیم الدین نے اپنے رسالہ فرائد النور صـ۳ـ اور کلمۃ العلیا صـ۸۳ـ میں نہایت مستند جان کر لکھا ہے کہ

علامہ حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ جو اپنے زمانہ کے مجدد ہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱ صـ۲۴۸ـ میں فرماتے ہیں۔ یعنی ہمارے شیخ المشائخ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنہوں نے علم تفسیر کو در منثور میں زندہ کیا اور جمیع احادیث متفرقہ کو اپنی مشہور جامع میں جمع فرمایا۔ کوئی فن نہیں چھوڑا جس میں کوئی متن یا شرح نہ لکھی ہو۔ وہ اپنے زمانہ کے مجدد ہونے کے مستحق ہیں جیسا کہ انہوں نے دعوے کیا ہے اور وہ اپنے دعوے میں مقبول و مشکور ہیں۔

؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اسی دفعہ توہم جہلاء کے لئے امام طحطاوی شارح درمختار نذر لغیر اللہ کے باب میں فرماتے ہیں:۔

"اعلم ان بیان احکام الشریعۃ مما یجب علی العلماء ولیس فی ذلک تنقیص الولی کما یظنہ بعض من لا خلاق لہ بل ھذا مما یرضی بہ الولی لو کان حیا وسئل عنہ ذلک اجاب بالحق واغضبہ نسبۃ التاثیر لہ وتامل قولہ فی حق السید عیسیٰ علیہ السلام انؔ[1] ھو الا عبد انعمنا علیہ"

"یعنی جان تو احکام شریعت کا بیان کرنا مقصود ہے جو علماء پر واجب ہے اور اس میں ولی کی تنقیص نہیں ہے جس طرح انجان لوگ گمان کرتے ہیں بلکہ ولی اس امر سے راضی ہیں اگر ان کی حیات میں ان سے اس امر کا سوال ہوتا تو حق کے ساتھ

[1] سورہ زخرف ۱۳

ahmadimuslim.de

جواب دیتے اور تاثیر کی نسبت کرنے سے ناراض ہوتے اور تامل کر حق تعالیٰ کے فرمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یعنی وہ کیا ہے ایک بندہ ہے ہم نے اس پر انعام کیا ہے "

پس مولوی نعیم الدین نہ معلوم اپنے جہل وعناد سے خصوصاً علامہ علی قاری اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمہم اللہ کو مولانا شہید مرحوم کی ضد کی بدولت کس درجہ گستاخ وبے ادب منکر فضائل وکمالات انبیاء و اولیاء بنا دیں گے۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام کی عزت وتعظیم کا حق جسطرح مولانا شہید مرحوم نے خصوصاً خطبہ تقویۃ الایمان اور منصب امامت وصراط مستقیم وغیرہا کتب میں بیان فرمایا ہے یہ موحدین تبعین سنت ہی کا حق ہے۔ بلندعین قبر پرستوں بے دینوں خصوصاً مولوی نعیم الدین کا کیا مونہہ ہے جو تعظیم وتوقیر کر سکے۔ انکو تو اپنے حلوے مانڈوں چڑھاؤں سے کام ہے اس کو اپنی روزی چھوٹ جانے کا شب وروز غم اور جلن ہے۔ پھر جہلاء کے قلوب کس طرح زنگ آلودہ ہوگئے کہ ان امور شرکیہ کی ظاہر برائی دیکھتے ہوئے ناحق کی حمایت کئے جاتے ہیں۔

قولہ ص۱۱۸ لغایۃ ۱۲۴ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:-

" فہرست شرکیات وہابیہ مع جواب۔ نمبرشمار وہ امور جو مولوی اسمٰعیل کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کر لئے ہیں اور غیر کے لئے ان کا ثابت کرنا شرک ہے۔ مختصر جواب الیٰ آخرہ "

اقول - یہ بصورت جدول نقشہ بنا کر گذشتہ مباحث محض لایعنی بغرض تطویل لوٹائے گئے ہیں جن کے مکمل جوابات ناظرین کے ملاحظہ سے گزر چکے۔ واللہ یہدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

قولہ ص۱۲۵ لغایۃ ۱۳۸ مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:-

" اتنے شرکیات لکھ کر مولوی اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں:- " سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں۔ یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر وشہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت وپری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی طرف سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے " (تقویۃ الایمان ص۱۰)

اب غور فرمائیے کہ علم ذاتی کا اثبات غیر خدا کے لئے بے شک شرک ہے اور اس میں یہ شرط نہیں کہ تمام چیزوں کا علم اس کے لئے ثابت کرے یا غائب کا بھی شرک ہو بلکہ اگر کوئی شخص کسی کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ثابت کرے تو بھی مشرک پھر خواہ وہ ذرہ سامنے ہی رکھا ہوا ہو۔ الحمد للہ دنیا میں کوئی مسلمان کسی مخلوق کے لئے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی نہیں مانتا۔ لیکن مولوی اسمٰعیل صاحب حکم شرک کو علم ذاتی کے اعتقاد تک محدود نہیں رکھتے بلکہ علم عطائی کے اعتقاد پر بھی شرک کا حکم دیتے ہیں۔ اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا تو ان کے نزدیک ضرور خدا کا علم بھی عطائی اور غیر سے حاصل کیا ہوا ہوگا اور یہ بے شبہ کفر ہے۔ دوسرا حصہ اشراک فی التصرف کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں:-

" دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش سے مارنا اور جلانا روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کرنا فتح وشکست دینی اقبال وادبار دینا، مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اور اولیاء کی پیر وشہید کی بھوت وپری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر ونیاز کرے اور اس کی منتیں مانے اور اسکو مصیبت کے وقت پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اس کو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے " (تقویۃ الایمان ص۱۰،۱۱)

نذر ونیاز کا مسئلہ تو ہم بیان کر چکے صاحب تقویۃ الایمان نیاز ونذر کا ایسا دشمن ہے کہ بے موقع اس کا ذکر لے آتا ہے بسئلہ صرف اتنا تھا کہ غیر خدا کیلئے تصرف ثابت کرنا کیسا ہے۔ ایک تصرف بالذات اور بالاستقلال وہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے ایک ذرہ کو بے اسکے حکم کے کوئی جنبش نہیں دے سکتا لہٰذا غیر خدا کو متصرف بالذات سمجھنا یقیناً شرک ہے۔ دوسری قسم تصرف بعطائے الٰہی ہے۔ اس قسم کا تصرف خود ہمیں حاصل ہے رات دن ہم دنیا میں تصرف کرتے رہتے ہیں کسی کو تکلیف دیتے ہیں کسی کو آرام پہنچاتے ہیں کسی کو مارتے ہیں کسی کو باندھتے ہیں کسی پر سوار ہوتے ہیں کسی کو شکار کرتے ہیں کسی کو کھا جاتے ہیں۔ یہ تمام تصرفات ہی تو ہیں۔ تو تمام عالم ہی اسمٰعیل کے نزدیک مشرک ہوا۔ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی قدرت سے متصرف سمجھے جب بھی وہابیہ کے نزدیک مشرک۔ وہابی کو کوئی مار دے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے فلانے نے مارا۔ مگر وہابی ان میں سے کسی بات کو شرک نہیں کہتے رات دن اپنی تعلیاں کیا کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا اور نہیں سمجھتے کہ تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوگئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تقویۃ الایمان والے کا روئے سخن ہماری طرف نہیں ہے وہ بدنصیب انبیاء واولیاء

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۸۵ } ہمارے ملک بنگلہ کے بعض گرد نواح کے عالموں کے درمیان میں یہ اختلاف پڑا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اہل حدیث مذہب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک چلا آتا ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے والے کو اہل حدیث کہتے ہیں لیکن نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد قریباً چھ سو برس تک اہل حدیث مذہب چلا آتا تھا بعد گزرجانے چھ سو برس کے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ چاروں مذہب قائم ہوئے اور اہل حدیث مذہب دنیا سے مثل معدوم کے ہوگیا تھا پھر زمانہ طویل گزرجانے کے بعد خدا کے فضل وکرم سے مولانا سید محمد نذیرحسین مرحوم ومغفور نے اور مولانا محمد عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم ومغفور نے اہل حدیث مذہب کے چراغ کو جلا دیا اور تقلید شخصی کی اندھیری رات کو روشن کیا۔ اب حضور کی خدمت میں عرض ہے کہ ان دونوں عالموں کے درمیان کون شخص حق پر ہے۔ (محمد عبدالقادر خان۔ ضلع راجشاہی)

ج ع۸۵ } اہل حدیث یعنی وہ لوگ جو قرآن اور حدیث پر بلا توسط کسی امتی کے عمل کرنے والے زمانہ رسالت سے چلے آئے ہیں۔ سب صحابہ ایسے ہی تھے۔ درمیان میں کبھی یہ شوق کم ہوتا رہا کبھی بڑھتا رہا۔ مولانا اسماعیل شہید اور حضرت میاں صاحب سید نذیرحسین رحمہم اللہ ان سب کی یہی آواز تھی ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وکردار

(حق غریب فنڈ ندارد)

س ع۸۶ } ہماری نابالغیت میں ہمارے والدین نے نکاح مسمی حبیب میاں سے کردیا۔ بعد عرصہ ۹ سال کے جبکہ میں بالغ ہوئی تو میرا شوہر رخصت کرانے آیا۔ شوہر کو دیکھتے ہی اپنے والدین سے عرض کی کہ میں نہ جاؤں گی۔ میرے والدین نے مجھے بہت کچھ سمجھا بوجھا کر رخصت اس شرط پر کیا۔ کہ ایک مرتبہ جاکر دیکھ لو۔ اگر خو ملے تو رہنا ورنہ فسخ نکاح کرادیا جائے گا۔ میں اپنے سسرال میں ۶ ماہ بمشکل تمام رہی اور اس مدت میں اپنی بدقسمتی سے حاملہ ہوگئی۔ میں نے میکہ میں آتے ہی اپنے والدین سے کہا کہ اگرچہ حاملہ ہوگئی ہوں مگر میری طبیعت کسی صورت سے ان کو (خاوند سے) نہیں ملتی ہے۔ چنانچہ اب میں وہاں ہرگز ہرگز نہ جاؤں گی اتفاق سے بعد وضع حمل بچہ بھی کچھ دنوں کے بعد انتقال کرگیا۔ میں بہت خوش ہوئی کہ اب قدرت نے مجھے آزاد کردیا۔ مگر اب میرا شوہر دوبارہ رخصتی کے لئے آیا ہے۔ میں اپنے شوہر سے صاف کہتی ہوں کہ مجھے طلاق دیدیجئے مگر وہ طلاق پر راضی نہیں ہے۔ میں بھی کسی صورت سے اس کے پاس جانے سے راضی نہیں ہوں۔

ایسی صورت میں ہماری شریعت مطہرہ اور قانون گورنمنٹ مجھ بیکس عورت کو اس شکنجہ سے نکلنے کا کس طرح اور کیا راستہ بتلاتے ہیں مجھے آسان سے آسان صورت بتلاکر ہماری گلوخلاصی فرمادیں اور آسان عبارت میں مفصل جواب دیں۔

(رقیہ خاتون۔ ضلع تپھرہ)

ج ع۸۶ } ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت نے ایسا ہی دعوےٰ کیا تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا تھا تو نے خاوند سے جو وصول کیا ہے اس کو واپس دیدے۔ اس نے واپس دینا منظور کرلیا۔ آپ نے خلع کرا کر عورت کو آزاد کردیا۔ بس یہی جواب اس سوال کا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔

(دار داخل غریب فنڈ)

س ع۸۷ } میرے پاس جدی جائداد ایک رہائشی مکان اور تین چاہ زراعتی میں حصہ ہے۔ ایک چاہ جس کی نہر کے ذریعہ سے آبپاشی ہوتی ہے وہ ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے۔ جہاں سے مجھے سالانہ مالللعہ ۱۱۴ روپے کے حساب سے نصف نومبر اور نصف جون میں ملتا ہے۔ اس کی مالگزاری ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے۔ دیگر دو چاہ جن سے ہر ایک سے کھلوار کبھی سوا کھلوار گندم آتی ہے اور کپاس وغیرہ ملاکر عنہ، ۲۵ روپے سالانہ آتے ہیں۔ کمی کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ نہ آنے کی صورت میں تین چار روپے اس کے کپی فروخت ہوجانے سے ملتے ہیں۔ جو کہ اوپر کے بیس پچیس میں شامل ہیں ان دو چاہ کی مالگزاری میرے ذمہ ہے۔ جس کی تعداد صعہ روپے سالانہ کی ہے۔ اور میں خود ملازم ہوں۔ میری تنخواہ بجائے ملازمت کا خرچہ نکال کر بمشکل سولہ سترہ روپے گھر بھیجنے کے لئے بچتے ہیں۔ گویا ملازمت کی آمدنی اور مذکورہ بالا آمدنی میں بفضل خدا ایک طرح سے گذر اوقات ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں مجھ پر زکوٰۃ تو غالباً فرض نہیں ہوگی۔ لیکن عشر کا جو مسئلہ ہے وہ مجھ پر فرض ہے یا نہیں۔ اور اگر عشر ہے تو کتنا ہے اور عشر کے لئے جو نصاب مقرر ہے وہ کیا نصاب ہے جواب اخبار میں درج کیا جائے۔

(سائل۔ ایک مسلمان از مدراس)

ج ع۸۷ } حدیث شریف میں پیداوار غلہ کا نصاب قریب بارہ من پختہ کے ہے۔ مگر قرآن شریف میں نصاب کوئی نہیں۔ اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ۔ اس لئے کچھ نہ کچھ دیدینا چاہئے۔ اسی میں عشر ہے اسی میں زکوٰۃ ہے۔ (دار داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ } از مولانا سید نذیرحسین صاحب محدث دہلویؒ

اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے درج ہے۔ ہر اہل حدیث گھر میں ہونا لازمی ہے۔

قیمت بجائے ۸؍ روپے کے صرف ۵؍

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ثبوت صداقت۔ اسلام کی صداقت پر زبردست دلائل۔ قیمت ۱۲؍ (دفتر اہلحدیث) (۳۰۵)

ahmadimuslim.de

متفرقات

بہی خواہان "اہلحدیث" توجہ خاص سے اپنے اپنے حلقہ اثر میں ترقی کی راہ نکالیں تاکہ آپ کا خادم "اہلحدیث" زخم چشم سے محفوظ رہے۔

"العدل" معزز معاصر "العدل" گوجرانوالہ جو دیوبندی جماعت کا آرگن تھا۔ تین ہفتوں سے نہیں آیا۔ ظن غالب ہے کہ اپنے بہی خواہوں کی بے قدری سے بند ہوگیا۔ ایک دینی معاصر کی بندش پر اسی قدر صدمہ ہوتا ہے جتنا کسی دوست کی وفات پر۔ انا للہ! اسی لئے اس ہفتہ سے "اہلحدیث" کا تبادلہ روک لیا گیا۔ خدا کرے دوبارہ جاری ہوکر رسوم شرکیہ اور بدعیہ کی تردید میں ساعی ہو۔

تلاش داماد میرے ایک دوست کو داماد کی تلاش ہے۔ لڑکی میں ہر صفت کمال پائی جاتی ہے۔ رشتہ کشمیری خاندان میں ہو۔ امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ کو دیگر اضلاع پر ترجیح ہوگی۔
پتہ۔ معرفت منیجر "اہلحدیث" امرتسر

عرب کا چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بہت سے مصنفوں نے لکھی ہے۔ مگر یہ کتاب اس حیثیت سے قابل توجہ ہے کہ یہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کی تصنیف ہے۔ کتاب کی کتابت طباعت ہر طرح موزوں ہے۔ قیمت ۶؍ محصول علاوہ۔ ملنے کا پتہ ا۔ منیجر دار الکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار۔ یا دفتر اہلحدیث امرتسر

وی پی واپس آتے ہیں قیمت اخبار وصول کرنے کے لئے جن حضرات کو وی پی بھیجے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر اصحاب تغافل کیشی کے باعث وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو محصول ڈاک کا ناحق زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں۔

سفیروں اور واعظوں کی ضرورت انجمن انصار اللہ اہل حدیث فیض آباد کو سفیروں اور واعظوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب اس عہدہ میں ملازمت چاہیں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔ اپنی لیاقت اور تنخواہ صاف صاف تحریر فرماویں۔
(محمد یوسف شمس محمدی دفتر اہل الذکر فیض آباد)

اہلحدیث بھائیوں کو خوشخبری شہر بجنور (یو۔پی) میں اہل حدیثوں کی کوئی مسجد نہ تھی۔ الحمدللہ کہ حاجی شیخ نور الٰہی صاحب سوداگر سوت صدر بازار دہلی نے خاص اپنی جیب سے زمین کا رقبہ خرید کر اور ایک بہت عالیشان مسجد تعمیر کرا دی ہے۔ اس میں ایک مدرسہ بھی قائم کر دیا ہے جو اہل حدیث بھائی تشریف لاویں وہ مسجد اہل حدیث میں ہی قیام کریں۔ (پتہ مسجد) "مسجد اہلحدیث سڑک میرٹھ متصل کھاری کنواں بجنور"
(محمد فاروق ولد منشی عبد المالک صاحب بجنور)

سنگساز کی ضرورت

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک کہنہ مشق، اردو وعربی نویس سنگساز کی ضرورت ہے۔ جو پتھروں کے علاوہ پلیٹوں کا کام بھی جانتا ہو۔ پتہ ذیل پر جلد درخواست بھیجیں یا ملاقات کریں۔
"منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر کٹرہ شیر سنگھ کہنہ"

مئو ضلع اعظم گڈھ سے ایک کتاب ایک دیوبندی مولوی صاحب نے بنام "الاعلام المرفوعۃ" شائع کی ہے۔ جس پر عدلی ممبران بڑا ناز کرکے کہتے ہیں کہ اہل حدیث طلاق ثلاثہ کو ایک مان کر زنا کی اشاعت کرتے ہیں۔ اس کا جواب مئو کے ہی صاحب علم نے بنام "الاحکام المتبوعۃ" مدلل طور پر دیا ہے جو ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہو رہا ہے۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث کے پاس ہونی ضروری ہے کیونکہ ہر جگہ ایسا قصہ پیش آتا رہتا ہے۔ قیمت غالباً فی نسخہ ۸؍ ہوگی علاوہ محصول۔ ملنے کا پتہ (۱) دفتر اہلحدیث امرتسر (۲) سکرٹری انجمن اہل حدیث سعید منزل۔ بنارس سٹی (یو۔پی)

تلاش معاش میرا ایک بھائی دار الحدیث رحمانیہ دہلی کا فارغ التحصیل ہے۔ قرآن کریم واحادیث نبویہ اور علوم عقلیہ ونقلیہ میں کافی طور پر عبور ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں
حکیم فضل الرحیم صاحب شائق مکیریاں۔ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور (پنجاب) (۴؍ داخل غریب فنڈ)

احباب کرام کو اطلاع شرح ترمذی جلد رابع بالکل مکمل ہے۔ اور جید برقی پریس دہلی میں طبع ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد تیار کرا کر ہدیہ ناظرین کی جاویگی۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد حضرت مولانا (عبد الرحمٰن مبارکپوری) مرحوم کی بعض مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف طبع کرانے کا ارادہ ہے۔ واللہ الموفق۔
حکیم عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام مبارکپور (اعظم گڈھ)

ورم گردہ! اگر کوئی صاحب ورم گردہ کا علاج کر سکتے ہوں تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ (پتہ) عبد الحمید چک نمبر ۲۵۶ گ۔ب۔ سونڈھ۔ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

ضرورت البلال کسی صاحب کے پاس اخبار البلال ہفتہ وار جو مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے زیر ادارت ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۷ء نکلتا رہا ہے۔ اس کی چھ جلدیں یا کم وبیش موجود ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ میں خریدنا چاہتا ہوں۔ البلال کی جلدیں ہوں یا البلاغ کی۔ نیز فی جلد اندازاً کس قیمت پر فروخت کی جائے گی۔
عبد الرحمٰن۔ ایس۔ اے۔ مجید میٹ ایجنٹ ولنگٹن۔ نیلگری۔

یاد رفتگان (۱) میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر بیس سال تھی فوت ہوگیا۔ انا للہ۔ (محمد حسن از بستی نون ڈاکخانہ لیہ ضلع مظفر گڈھ) (۲) میرے والد ماجد مولوی محمد حسن میاں صاحب جو پکے موحد اور توحید وسنت کی اشاعت کرنے والے تھے ۲ فروری کو انتقال کر گئے انا للہ (عبد العزیز نمبر ۹ کوئنس روڈ اڈیری پہ مبور بارکس مدراس) (۳؍ داخل غریب فنڈ) (۳) میری ہمشیرہ صاحبہ جو گذشتہ سال حج بیت اللہ کو گئی تھیں ۲۸ جنوری کو مکہ معظمہ میں انتقال فرما گئیں انا للہ۔ (مولوی محمد اسماعیل خلف مولوی محمد امیر صاحب مرحوم بہاولپور) ناظرین مرحومین

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

ہندوستان کا سوراج اور اس کی تشریحیں

جب سے ہندوستان کی سیاسی اصطلاحات میں بنگالی لفظ "سوراج" داخل ہوا ہے۔ اس لفظ کی کئی ایک تشریحیں ہو چکی ہیں۔ ایک تشریح یہ ہوئی کہ حکومت اختیاری ماتحت برطانیہ حاصل ہو جیسے ہندوستانی ریاستیں۔ دوسری تشریح یہ ہوئی کہ وہ درجہ حاصل کیا جائے جو انگریزی نوآبادیات کو حاصل ہے۔ جو دیسی ریاستوں سے زیادہ ہے۔ حکومت کے وزراء نے اپنی تقریروں میں مؤخرالذکر قسم کا سوراج دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر اس کے حصول میں جب دیر ہوئی جو ہونی چاہئے تھی تو کانگرس نے لاہور کے جلسہ میں مکمل آزادی (پورن سوراجیہ) کا اعلان کر دیا۔ یعنی ہندوستان مثل افغانستان کے مکمل طور پر آزاد رہے گا۔ یہ اعلان سنتے ہی ہم نے کہہ دیا تھا کہ مکمل آزادی کا اعلان کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ایسا ہونا صورت موجودہ میں محال ہے۔ باوجود اس کے وہ مکمل سوراجیہ کا اعلان اس مشہور مقولہ کی بنا پر کرتے ہیں۔ جو فارسی میں کہا گیا ہے ؎

بمرگش بگیر تا بتپ راضی شود

حکومت کے دل میں مکمل آزادی کا خیال ڈال کر سوراج قسم دوم پر راضی کرنا چاہتے تھے۔ اب جو سات سال کی شبانہ روز کوشش کے بعد اصلاحی سکیم کی آخری رپورٹ آئی جس کو خفیہ کمیٹی کی رپورٹ کہتے ہیں۔ تو اس میں آزادی مثل نوآبادیات کا ذکر تک نہیں۔ بس اسمبلی میں بھی یہی معاملہ باعث جنگ ہو رہا ہے۔ ممبران اسمبلی اسی امر کو باعث ناراضگی کہہ رہے ہیں کہ اس رپورٹ میں اس امر کا ذکر تک نہیں کہ ہندوستان کا معراج کمال نوآبادیات کی سی آزادی ہے یعنی آہستہ آہستہ آئینی جدوجہد سے ہندوستان انگریزی نوآبادیات کی طرح ماتحت برطانیہ آزاد ہو جائیگا۔ آزادی کا دینا تو الگ رہا غضب تو یہ ہے کہ اس کا ذکر تک نہیں۔ اس لئے اسمبلی نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔

ہم اب بھی اسی خیال پر ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ انگلستان بقاعدہ تجارت برتاؤ کر رہا ہے اگر مشتری کی نظر اتنی تنگ ہوتی ہے تو وہ سستا بتاتا ہے مگر بائع سونا مانگتا ہے۔ دراصل دونوں ایک دوسرے کا مافی الضمیر جانتے ہیں مگر حسب عادت دونوں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ اسی طرح کانگرس نے اوپر کا درجہ طلب کیا مگر دل میں درمیانہ درجہ تھا۔ انگلستان نے سب سے نچلا درجہ دیا ہے۔ غالباً دل میں درمیانہ درجہ (سوراج مثل نوآبادیات) مضمر ہے۔ اب جو ہندوستان کی منتخبہ اسمبلی نے درمیانہ درجہ کے ذکر کر دینے پر قناعت کی ہے تو انشاء اللہ سودا ہو جائے گا۔ بائع اور مشتری دونو گویا کہ سمجھدار بنتے ہیں۔ اس لئے معاملہ طے ہونے میں دیر ہو گئی ورنہ اتنی دیر لگنے کی بات نہ تھی۔

دنیا کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ رعایا بالاستقلال ایک چیز کو طلب کرتی رہے۔ یہاں تک کہ مال بلکہ جان بھی اس راستے میں قربان کر دے مگر وہ کامیاب نہ ہو۔ ضرور ہوتی ہے خود انگلستان جو اپنی تاریخ پر نازاں ہے وہ اسے غور سے پڑھے کہ باوجود اس کے کہ بادشاہ اور رعیت دونوں ہم قوم ہم مذہب تھے۔ تاہم بادشاہ سے اختیارات لینے میں کتنا عرصہ لگا اور کتنے مصائب بھگتنے پڑے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان اور انگلستان کے لئے انگلستان ہی کی تاریخ کافی معلم ہو سکتی ہے۔ اس کے سارے واقعات کا نچوڑ بس یہ شعر ہے ؎

تا شل خا سودہ نگردی تہ سنگ
ہرگز بکف لعل نگارے نرسی

اسی واسطے ہم سیاسی بہادروں کو کہتے ہیں ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

نالۂ بے اثر

آل انڈیا اہلحدیث لیگ کی جانب سے گذشتہ ماہ جون میں ایک عرضداشت ذمہ داران حکومت کو بھیجی گئی تھی۔ جس میں جماعت کی مظلومی کا اظہار کر کے تخصیص نشست یا انتخاب مشترک کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس پر ایک خاص مطمح نظر والے اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ جب لیگ کی طرف سے جوابی مضمون میں واقعات عالیہ پیش کئے گئے۔ اور بتلایا گیا کہ اہلحدیثوں کو اچھوتوں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے تو اس پر یاروں نے مضحکہ اڑایا اور اخباروں میں پھبتیاں سنائی گئیں۔ (دیکھو اخبار جدت مراد آباد ۸ جولائی اور زمیندار لاہور ۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء) ہمارے بعض اہلحدیث کرمفرماؤں نے بھی لکھا کہ وہ زمانہ لد گیا اب اہلحدیثوں کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے۔ الغرض لاکھ ان کو سمجھایا گیا۔ لیکن وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ سوائے افتراق وتشتت کے سبق کے اور کوئی صورت کامیابی کی ان کی زبان سے نہیں سنی گئی۔

آج ہمارے سامنے وہ عدالتی کاغذات پڑے ہوئے ہیں۔ جسے محترم حکیم جمیل الرحمن صاحب نے چاڑہ سے بھیجے ہیں۔ جماعت اہلحدیث چاڑہ ضلع ہزارہ بلکہ پر احناف نے مظالم کے جو پہاڑ ڈھائے ہیں اگر وہ مفصل بیان کئے جائیں تو کلیجہ منہ کو آجائے۔

اسی طرح کیندراپاڑہ ضلع کٹک کے اہلحدیثوں کو جو تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اس کی روداد ناظرین نے اخبار اہلحدیث ۴ جنوری میں پڑھ لی ہے۔

ahmadimuslim.de

گیا کے اہل حدیثوں پر جو سختیاں ہو رہی ہیں اُسے بھی ناظرین نے اہلحدیث یکم فروری میں ملاحظہ فرمالیا تھا کہ صاف صاف اعلان کر دیا گیا ہے کہ

اہل حدیث اچھوت اور ڈوم چمار کی طرح ہیں
ان کو مسجد میں ہرگز نہ آنے دو۔

اب کہاں ہیں وہ حضرات جنہوں نے اہل حدیث لیگ کے شائع کردہ واقعات کو مبالغہ پر محمول کیا تھا۔

کہاں گئے گیا کے ڈاکٹر عظیم الدین صاحب اہلحدیث؟ جنہوں نے ہسپتال کے بند کمرہ میں لیگ کے صدر پر ملامت کا ووٹ پاس کیا تھا۔ (انقلاب ۲۹ جون ۱۹۳۴ء)

کدھر ہیں ہمارے محترم ڈاکٹر فریدی صاحب؟ جنہوں نے لکھا تھا کہ اب اہل حدیثوں کو کوئی بھی نہیں ستاتا ہے۔ لہٰذا اہل حدیث لیگ کو اپنے خیالات سے باز آجانا چاہیئے۔

کس گوشہ میں ہیں تیری صاحب؟ جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی تجویز کو دوغلاپن فرمایا تھا۔ (انقلاب ۱۰ جولائی)

کس شغل میں ہیں اخبار انقلاب کے فاضل اڈیٹر صاحب؟ جنہوں نے اہل حدیث لیگ کی مخالفت میں ہاتھی کے کان برابر مضامین لکھے تھے۔ ذرا گیا کے احناف سے دریافت کریں، کیند رپاڑہ کے حنفیوں سے بازپرس کریں، چاڑہ کے مفسدین سے سوال کریں کہ ؎

یہ ظلم آرائیاں کب تک یہ حشر انگیزیاں کب تک
یہ لطف اُن کو دکھائیگا غریب خستہ جاں کب تک
یہ جوش انگیزیِ طوفان بیداد و بلا تا کے؟
یہ لطف اندوزیِ ہنگامۂ آہ و فغاں کب تک؟

کیا اسمبلی کے اہل حدیث ممبر جناب مولوی عبداللہ الباقی دیناجپوری، مظالم مذکورہ بالا پر اسمبلی میں کچھ سوالات فرمائینگے؟ یا ہمیشہ کی طرح ہمارا نالہ بے اثر ہی رہے گا؟ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پر نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

عرض گذار احمد سعید سکرٹری اہل حدیث لیگ انڈیا بنارس

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث کلکتہ کا
تیسرا سالانہ عظیم الشان اجلاس

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ فروری ۱۹۳۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام محمد علی پارک میں منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مایہ ناز علمائے کرام خصوصاً جناب مکرم حضرت مولنا ابوالکلام صاحب آزاد۔ صاحب فضیلت جمال پاشا صاحب الغزنوی۔ شیر پنجاب فاتح قادیان حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری۔ مجاہد ملت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ سیف الملت مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔ مولانا عبیدالرحمن صاحب عمرپوری۔ حضرت مولانا عبدالخبیر صاحب صادقپوری (پٹنہ) مولانا عبدالوہاب صاحب آروی۔ و دیگر حضرات علمائے کرام اپنی اپنی دینی و علمی تقاریر سے حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمادیں گے۔

امید ہے برادران اسلام و شیدایان توحید شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں گے۔

نوٹ:۔ داخلہ مفت ہوگا۔

آپ کا خادم:۔ محمد صدیق سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی ۲۲ بولائی دت اسٹریٹ کلکتہ

پھلوں کی کاشت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب اگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں کی کاشت اور انہیں مدت تک محفوظ رکھنے کے متعلق حسب ذیل نصاب جاری کئے جائیں گے۔

(۱) یکم سے ۱۰ مارچ ۳۵ء تک پھلوں اور سبزیوں کے محفوظ رکھنے کا دس روزہ نصاب۔

(۲) ۱۱ سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۵ء تک اُن اشخاص کے لئے جو پھلوں کی کاشت کا کام کرتے ہیں۔ دو ہفتہ نصاب۔

دس دن کا نصاب اس نصاب کے سلسلہ میں جاری کیا جائے گا۔ جو جولائی ۱۹۳۴ء میں دو ہفتہ کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ نصاب مذکور پھلوں اور سبزیوں کی حفاظت (ڈبوں اور بوتلوں میں بند کرنے) سبزیوں کے خشک کرنے۔ ٹماٹر کی چٹنی اور مارملیڈ تیار کرنے۔ لیموں کی رس کو محفوظ رکھنے اور پھلوں پر شیرہ چڑھانے کے متعلق ہوگا۔ اس نصاب میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار امتحان میٹریکولیشن ہوگا۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو جولائی ۱۹۳۴ء کے پہلے نصاب میں شامل ہوچکے ہوں تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کرسکیں۔

پھلوں کی کاشت کے متعلق دو ہفتہ نصاب اُن عام امور سے تعلق رکھتا ہے جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کر رہا ہو۔ اپنی روزمرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب۔ مختلف پھلدار درختوں کے لئے زمین کی موزونیت۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا۔ کھاد۔ آبپاشی۔ کاشت۔ ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا۔ قلم تراشی۔ پھلوں کو چننا اور انہیں بکسوں میں بند کرنا۔ کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد اس کے علاوہ شگوفے پھوٹنے۔ پیوند لگانے۔ شاخیں چھانٹنے اور زمین وغیرہ تیار کرنے اور ذخیرے میں پودے تیار کرنے کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہیں یا جو باغ لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

یہ امر کہ کس زبان میں تعلیم دی جائے اُن اشخاص پر منحصر ہوگا جو جماعت میں داخل ہوں۔ ہر دو نصاب میں طلبہ کی ایک محدود تعداد لی جائیگی۔ پنجابی طلبہ سے ۵ روپے اور باہر کے طلبہ سے ۱۰ روپے فی نصاب فیس لی جائیگی طلبہ کو اپنے طعام و قیام کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

داخلہ کیلئے درخواستیں پہلے نصاب کے متعلق ۱۸ فروری ۳۵ء تک دوسرے نصاب کے متعلق یکم مارچ ۳۵ء تک پرنسپل پنجاب اگریکلچرل کالج لائلپور کے نام

ف وعدہ نہیں۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

دھوکہ سے بچیں!

کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد کردہ

"امرت دھارا" (رجسٹرڈ)

(تمہارے گھر کا حکیم)

کی شہرت دیکھ کر نقالوں نے اسکی نقلیں بنانا شروع کر دیں۔ اور کیئوں نے پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ملتے جلتے نام رکھے ہیں۔ ایسی سب دوائیں معمولی سی نقلیں ہیں۔ جو وقت پر مریض کو دھوکہ دیتی ہیں۔ "امرت دھارا" کا نسخہ پنڈت جی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ہے نہ جان سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہئے اور

اصلی سچی امرت دھارا کے سوائے نقل نہ خرید بیٹھیں

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ/) نصف ایک روپیہ چار آنے (عہ/) نمونہ صرف آٹھ آنے (۸)

خط وکتابت وتار کے لئے پتہ:- امرت دھارا (۲۳) لاہور

المشتہر

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ، ڈیرہ دون و صواتی، منگہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک صابون و کریانہ، نیز بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ عیدین و محرم کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سوار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی۔ نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرتسر (پنجاب)

سرمہ نورالعین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

مفت - کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب کرنے پر ہر شخص کو مفت روانہ کی جاتی ہے۔ (مہتمم)

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔......

کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں

کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ہے، پاؤ بھر (۳۰۹)

للہ سمیت محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

شہادتیں

جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں کھمباہت

"کئی بار آپ کے ہاں مومیائی منگوا کر استعمال کر چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی۔ اب آدھ پاؤ فوراً بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ نوازش ہوگی۔" (۱۲ دسمبر ۳۴ء)

جناب یو صٹھیک صاحب مانڈلے۔ "جس مریض کو میں نے آپ کی مومیائی استعمال کرانے کی سفارش کی تھی اس کے لئے اکسیر ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک جس قدر جلد ممکن ہو میرے نام اور بذریعہ وی۔پی روانہ فرمائیں۔ میں اپنے سب دوستوں کو اس کے فوائد سے مطلع کر رہا ہوں۔" (۱۹ دسمبر ۳۴ء)

(ترجمہ انگریزی چٹھی) (ملنے کا پتہ)

دی میڈلین ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بےمثل
سفری حمائل شریف
مترجم و محشی اردو کا ہدیہ
چار روپیہ ہے

اس حمائل شریف کی خوبیاں بیشمار ہیں۔ ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر اہلسنت جماعت سے وہ نایاب مضامین لکھے گئے ہیں جن کی اس زمانہ میں اشد ضرورت ہے۔ اور کسی حمائل میں وہ نہیں ملیں گے۔

ایک اور خوشخبری یہ ہے کہ آٹھ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت بطور انعام ملے گی۔

تمام دنیا میں بےمثل
مشکوۃ مترجم و محشی
اردو کا ہدیہ
سات روپیہ ہے

ترجمہ بین السطور نہایت سلیس اردو میں ہے اور حاشیہ پر نہایت نایاب مضامین شروح محققین سے لکھے گئے ہیں۔ ایک اور خوشخبری یہ ہے۔ کہ آٹھ جلد کامل کے خریدار کو ایک جلد کامل مفت بطور انعام ملے گی۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

(۳۱۷)

پانچسو روپے کا نقد انعام ۱۲/۴

طلائے نوایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری و نامردی

جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ طلا کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ کی جاتی ہے۔ جو اس طلا کو بیکار ثابت کرے اس کو ۵۰۰ روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت ایک بکس ۳/ روپے

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

لقمان الحکمت فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ صاحب کی معرکۃ الآرا ایجاد ۱۲/۱

فاضل مکمل بکس مردمی

یعنی کمزوری اور ناطاقتی کا واحد علاج۔ مجلوقین کے لئے اکسیر صفت دوا ہے۔ قوت مردانہ کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ اس کی خوردنی ادویات مقوی دل و دماغ جگر ہیں۔ قوت منجم اور خون کو طاقت دیتی ہیں۔ مادہ تولید کے نقص کی اصلاح کرتی ہیں۔ قیمت ۵/ روپے

نوٹ:۔ بکس مذکور کے خریدار کو رسالہ طب و جراحت سال بھر مفت بھیجا جائے گا۔

منیجر دواخانہ فاضل طب حکیم محمد عبد اللہ چوک لوگڑھ امرتسر

اکسیر ہاضمہ ۸/۱۲

اگر آپ چاہتے ہیں کہ معمولی غذا کھا کر صحت قائم رہے اور بیماریوں سے نجات ملے، ہمیشہ تندرست رہیں، دل خوش رہے، چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا ہو تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کریں کیونکہ اس سے معدے کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ اس سے دل و دماغ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے قیمت فی ڈبیہ جس میں آدھ پاؤ سفوف ہوگا۔ ایک روپیہ

اکسیر موتی دانت

دانتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو اکسیر موتی دانت کا استعمال فی الفور شروع کر دیں۔ دانتوں کی میل کچیل، بدنمائی، ہلنا وغیرہ دور ہو کر دانت فولاد کی طرح مضبوط اور موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ اور منہ سے پھولوں کی سی مہک پیدا ہوتی ہے۔ جس سے طبیعت بہت ہی بشاش ہو جاتی ہے قیمت فی ڈبیہ جو عرصہ کیلئے کافی ہے۔ صرف ۸/

(منگانے کا پتہ)
منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ
کوچہ جٹاں ۳۰/۹ امرت سر

کفر توڑ } مصنفہ غازی محمود (دھرمپال) لدھانوی۔ مضمون نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کو پڑھ کر کوئی متعصب سے متعصب بھی ہو اسلام کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ قیمت ۶/

شدھی توڑ } مصنفہ موصوف۔ آریوں کے عقائد، خیالات، مذہب اور رسومات نیوگ وغیرہ کی عریاں تصویر دکھلائی گئی ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۴/

تحفۃ الہند } مع کتھا سلوئی۔ مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم۔ یہ کتاب پچاسوں مرتبہ چھپکر فروخت ہو چکی ہے۔ انسداد ارتداد اور آریوں کے منہ پر لگانے کا ایسا قفل ہے جس کی چابی ہندوؤں کے پاس نہیں۔ ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/

ثبوت قربانی گاؤ } مصنفہ مولوی حافظ محمود الحسن صاحب عمر پوری۔ اس میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں آریوں کے وید شاستر، رامائن مہابھارت اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا کے دو حصے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ صرف چھ آنے (۶/)

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرت سر**

در تردید قادیانی مشن

(تصانیف مولٰنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

الہامات مرزا } اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

مرقع قادیانی } اس میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ قیمت ۳ر

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تادم وفات۔ اس میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا } مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۔ر

فاتح قادیان } جس میں لودہانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیت اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (مرزائیہ) لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

چیستان مرزا } مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۔ر

شہادات مرزا } (ملقب بہ "عشرہ مرزائیہ") جس میں دس شہادتوں سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعود کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کرسکی۔ قیمت ۳ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثہ۔ دربارہ حیات مسیحؑ۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے مرزائی قادیانی۔ قیمت ۶ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان } ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے تھا۔ ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱ر

نکات مرزا } مرزائے قادیانی و مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ تاکہ ان دونوں ہستیوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۴ر

محمد قادیانی } مرزائے قادیانی کا دعوے تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے کی تردید ہے۔ قیمت صرف ۲ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے کہ وہ ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا } (مع جواب الجواب) قادیانی مشن کی تردید کے لئے یہ مختصر مگر جامع رسالہ ہے۔ جو کہ مع جواب الجواب شائع ہوا ہے۔ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ ۶ر

فیصلہ مرزا } (عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کرسکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ (۳۱۱)
عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کے لئے زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

فیصلہ مرزا } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے چھپوائی و کاغذ بہت اعلےٰ۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ قیمت ۸ر

عجائبات مرزا } جس میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ قیمت ۳ر

بہاء اللہ اور مرزا } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دعاوی میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کی پیروی کی ہے۔ قابلدید رسالہ ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تصانیف دیگر مصنفین

شہادت القرآن } مصنفہ مولانا ابوتمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ دربارہ حیات حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ اس کتاب میں

ahmadimuslim.de

قادیانی توہمات دربارہ وفات مسیح ھباء منثورا ثابت کرکے قرآن وحدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔ کمل ۱۲

الخبر الصحیح } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

المسیح الموعود } یعنی مسئلہ حیات مسیح یا یوں کہئے کہ مسیح موعود کے بارے میں جو زبردست اختلاف اہل اسلام میں واقع ہے اس کے انسداد کے لئے مفصل بحث مدلل بدلائل قرآنیہ وحدیثیہ واجماعیہ دقیاسیہ بنظر احقاق حق وابطال باطل اس کتاب میں موجود ہے۔ حضرت مسیح کا بطور معجزہ کے زندہ بجسمہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت کے نزول فرمانا عجب پیرائے میں دلائل قویہ کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ ساتھ ہی اس کے مخالفین کے اعتراضات کو عقلاً ونقلاً غلط ثابت کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

کاویہ علی الغاویہ } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری
اس ضخیم کتاب میں مولوی صاحب موصوف نے مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ معلومات کا ذخیرہ ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ ضخامت حصہ اول ۴۰۶ صفحات۔ ضخامت حصہ دوم ۶۵۰ صفحات قیمت حصہ اول صرف عہ۔ حصہ دوم عہ سائز ۲۹×۲۲ کتابت طباعت اعلیٰ

حقیقۃ المسیح } اس رسالہ میں مسیح صادق کی علامات بہت عمدہ پیرایہ میں تحریر کی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

سودائے مرزا } مصنفہ حکیم محمد علی صاحب امرتسری۔ اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کے اپنے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نہ نبی تھے نہ مجدد بلکہ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ لہٰذا ان کے کل الہامات اور دعاوی اسی مرض کا نتیجہ تھے۔ قیمت ۴ر

نشان حج اور مرزا } مصنفہ حکیم محمد عبدالرحمٰن صاحب خلیق۔ یہ کتاب اپنی طرز کی پہلی اور بالکل نرالی ہے۔ گویا ایک اعتقادیات شکن حربہ ہے۔ جس کی متحمل مرزائیت قطعاً نہیں ہو سکتی۔ اس میں نشانات مسیح موعود کے علاوہ نشان حج پر سیر کن بحث کی گئی ہے اور مرزائیوں کے دس عذرات کے دندان شکن جوابات درج ہیں۔ آخر میں ایک ضمیمہ ہے جس میں مرزا صاحب کی شرعی حیثیت سے تخفیص کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

حالات مرزا } (یعنی مرزائی مذہب کی اصلیت) جسمیں قرآن وحدیث کی روشنی کے بعد قادیانی لٹریچر سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ نبوت کی احسن پیرایہ میں تردید کرکے ختم نبوت کے مسئلہ۔ حیات وممات وولادت مسیح پر بحث کرکے ہر پہلو سے ان پر اتمام حجت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۵ر مؤلفہ ابو محمد اسحاق امرتسری

عشرہ کاملہ } مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں دس فصلیں ہیں اور ہر فصل دس دلائل پر مشتمل ہے۔ گویا پورے سو دلائل سے نہایت سادہ اور عام فہم پیرایہ میں مذہب قادیانی کی حقیقت کو اسی مذہب کی کتب وتحریرات سے بے نقاب کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

تحقیق لاثانی } یعنی محاکمہ بر پیشگوئی نکاح آسمانی مرزا غلام احمد قادیانی۔ مصنفہ مولوی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی۔ جس میں مرزا صاحب کے الہاموں صاف وصریح اقراروں اور خود ان کے تسلیم کردہ معیاروں کی رو سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کی تعلیم اور ان کے عقائد شریعت حقہ کے خلاف ہیں۔ قیمت ۱۲ر

بارقہ ضیغمیہ } اس میں قادیانیوں کے شائع کردہ رسالہ یعنی "تفہیمات ربانیہ" بجواب عشرہ کاملہ پر مختصر تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ فرقہ قادیانیہ حق وصداقت سے کس قدر دور ہے۔ ۲ر

غائت المرام } اس رسالہ میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم نے مسئلہ حیات عیسےٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

تائید الاسلام } اس کتاب میں بھی قاضی صاحب موصوف نے مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۶ر (غائت المرام کا دوسرا حصہ)

تفسیر ثنائی اُردو

جو اپنی گوناگوں خوبیوں اور نکات کی خوش اسلوبیوں کے باعث عوام میں جسقدر مقبولیت حاصل کر چکی ہے اسکی تعریف میں یہ آپ ہی شہادت دے سکتی ہے۔ شروع تفسیر سے اخیر تک جب تک تمام کی تمام نہ پڑھ لی جائے کسی پہلو چین نہیں پڑتا۔ کیونکہ اسکی خاص خوبی یہ ہے کہ ایک کالم میں آیات قرآن مجید مع ترجمہ ہیں دوسرے کالم میں تفسیر ہے اور نیچے شان نزول وحواشی درج ہیں۔ اس کی آٹھ جلدیں ہیں۔ فی جلد ۱۲ر۔ کمل سٹ ۱۲ روپیہ۔ محصول علیحدہ ہوگا۔ جلد ششم مکرر زیر طبع ہے۔

(ملنے کا پتہ) **دفتر اہلحدیث امرتسر** (پنجاب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (عربی) از مولانا ثناء اللہ صاحب (۳۱۲) قیمت صرف للعہ مجلد خوبصورت

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۲ — نمبر ۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے " [illegible]
عام خریداران سے " [illegible]
" " ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ " " " [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جذبات نادم ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
دہلی میں مسئلہ امامت ۔ ۔ ۔ ص۳
مولوی محمد علی کی شہادت میں قادیانیوں کی رعایت ص۴
قادیانی خلیفہ باپ کی جگہ ۔ ۔ ۔ ص۷
مسیحی رسالہ المائدہ کے سوال کا جواب ۔ ص۸
حدوث مادہ و ارواح ۔ ۔ ۔ ص۹
برہان التفاسیر ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۲
فتاوے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ ملکی مطلع ۔ ص۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ص ۱۶ تا ۲۰

جذبات نادم

حبیب خدا پر جو قربان ہوگا
اسی پر خدا بھی مہربان ہوگا
شریعت کا ہر دم جسے دھیان ہوگا
حقیقت میں وہ ہی مسلمان ہوگا
جو دنیا میں دین پر تو قائم رہے گا
تو جنت میں جانا بھی آسان ہوگا
کریگا جو شرک اور بدعت ہمیشہ
تو پھر کس طرح وہ مسلمان ہوگا
خلاف اہل سنت عمل جس کا ہوگا
کبھی بھی نہ وہ اہل ایمان ہوگا
عمل دین حق پر کریگا جو ہر دم
خداوند عالم کا مہمان ہوگا
پڑھیگا نہ جو علم دینی برادر
وہ دانا بھی ہوگا تو نادان ہوگا
جو اسراف بیجا کرے شادیوں میں
وہ قرضہ میں پھنس کر پریشان ہوگا
کرے چوریاں اور کھیلے جو جؤا
وہ انسان ہوکر بھی حیوان ہوگا
نہ کرنا کسی کی کبھی تم برائی
کہ نادم ترا اس سے نقصان ہوگا

حیات طیبہ یعنی سوانحعمری مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی؟ دوبارہ بعد تصحیح عمدہ کتابت و طباعت سے شائع ہوئی ہے قیمت ۱۲؍ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں چند طاعون کے کیس ہوئے۔ جن میں سے ۳۰ اموات واقع ہوئیں۔ بلدیہ کے محکمہ حفظان صحت کی طرف سے اس کی روک تھام کی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ ضلع کے چند دیہات سے بھی اس وبا کے پھیلنے کی اطلاع ملی ہے

—— امرتسر دروازہ رامباغ کے نزدیک ایک مسجد کے غسلخانہ میں ایک بم پھٹا۔ مگر نقصان کوئی نہیں ہوا۔ پولیس جائے واردات پر فوراً پہنچ گئی۔ اور بم ساز کی تلاش میں مصروف ہے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کا سالانہ اجلاس ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل کو ہوا۔ جس میں نواب شاہ نواز صاحب آف ممدوٹ۔ علامہ عبداللہ یوسف علی اور نواب صاحب چھتاری نے شرکت فرمائی۔

—— لاہور میں سلور جوبلی کے موقعہ پر ۶-۷ مئی کو منٹو پارک میں عظیم الشان میلہ ہوگا۔ جس میں فوجی نوجوان شہسواری، بوائے سکاؤٹ مختلف اقسام کی ورزشیں دکھائینگے۔ نیز اس موقع پر امام بخش اور گونگا پہلوان کی کشتی بھی ہوگی۔ کرکٹ ہاکی، فٹ بال کے میچ بھی ہوں گے۔ ہوائی جہازوں کے کرتب بھی دکھائے جائیں گے۔

—— ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ عراق کو جانے والے مسافر ہندوستان سے روانہ ہونے سے پہلے ہیضہ کا ٹیکہ ضرور لگوا کر جائیں اور ساتھ ہی ٹیکہ لگوانے کا سرٹیفکیٹ بھی لے جائیں۔

—— صوبہ پنجاب میں قرضہ بل کا نفاذ ۱۹ اپریل سے کیا گیا ہے۔

—— پنجاب کے مشہور کانگرسی رائے زادہ ہنسراج کانگرس سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

—— کراچی میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبارات و مطابع کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا ہے کہ وہ ۱۹ اپریل سے مزید ایک ماہ تک تھورام و عبدالقیوم کے متعلق کسی قسم کی کوئی خبر یا اشتہار شائع نہ کریں۔

—— ملک معظم کی سلور جوبلی کے سلسلے میں صرف پنجاب میں سے ۱۸ اپریل تک ۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۹۴۳ روپے گیارہ آنے جمع ہو چکے ہیں۔

—— ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ کے درمیان سڑک پر کول تار بچھانے کے لئے گرم کی جا رہی تھی۔ زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے گیس پیدا ہوگئی اور ڈرم پھٹ گیا۔ دو آدمی ہلاک اور ایک مزدور زخمی ہوا۔

—— رنگون کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پی یو میں وہاں کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً سترہ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— مانڈلے میل ٹرین (علاقہ برما) کو تباہ کئے جانے کے سلسلہ میں پولیس نے تین ماہ کی تحقیقات کے بعد پانچ آدمی گرفتار کئے ہیں۔

—— نیلور میں ہندو مسلم فساد ہو جانے سے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

—— اعتماد پور اور فیروز آباد (جو ضلع آگرہ کی تحصیلیں ہیں) میں طاعون زور پکڑ رہی ہے ایک گاؤں میں صرف ایک خاندان کے ۱۱ افراد اس وبا کا شکار ہو گئے۔

—— کلکتہ کے نزدیک برہمن بادیہ اور چاندپور میں بارش کے خوفناک طوفان آنے سے پانچ میل کے رقبہ میں جس قدر فصلیں تھیں۔ بالکل تباہ ہوگئیں۔ پندرہ سو مکانات منہدم ہو گئے۔

—— جزائر مالدیو میں خاص احکام کی رو سے عورتوں کی تعلیم ممنوع قرار دی گئی ہے۔

—— کوہ ہمالیہ کے نچلے حصہ میں چین کی طرف ہنزا۔ پہیلاس اور نگر مشہور سرسبز و شاداب علاقے ہیں۔ جن کے متعلق مہاراجہ سر ہری سنگھ والئے کشمیر اور برطانیہ میں معاہدہ ہو گیا ہے کہ ان پر ۶ مئی کو برطانیہ کا قبضہ ہو جائیگا۔

—— بلغاریہ میں بغاوت پھیل جانے سے بہت سے لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں جنھیں دو سابقہ وزیر بھی ہیں۔

—— ۲۰ اپریل کو جزیرہ فارموسا میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے ایک ہزار ۳۴۲ افراد ہلاک اور ۳ ہزار ۶۸۰ مجروح ہوئے پانچ ہزار مکانات تباہ و برباد اور تیس ہزار نفوس جانماں برباد ہو گئے۔

—— لندن کی خبر ہے کہ وہاں کے ۹۴ پولیس کے سپاہی اور چند افسران بیک وقت گرفتار کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے بارش میں ایک خاص قسم کی وردی استعمال نہیں کی تھی۔ جس کی وجہ سے کئی حادثات رونما ہوئے۔

—— اٹلی کے نائب وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے جنگ کی زبردست تیاریاں شروع کر رکھی ہیں۔ اس ماہ میں چھ لاکھ فوجی نوجوان تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ یورپ کی مختلف طاقتوں میں سیاسی کشمکش جاری ہے جس کے باعث جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے ہم بھی ہر وقت جنگ کے لئے تیار ہیں۔

—— مسٹر ڈی ویلرا پریذیڈنٹ آئرلینڈ نے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ ہم اس وقت تک چین کی نیند نہ سوئیں گے جب تک کہ آئرلینڈ کو مکمل طور پر آزاد نہ کرالیں گے۔

جدید انگلش ٹیچر

گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے

مصنفہ بابو صدیق الحسن خاں شملوی

اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائینگے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۱ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ

دہلی میں مسئلہ امامت

صوت قادیان کی بازگشت

مسلمانوں کے لئے جو چیز مفید بلکہ مفید تر ہوتی ہے۔ وہی ان کی خوش قسمتی سے بجکم (روغن بادام خشکی آرد) مضر ہو جاتی ہے۔ مسئلہ امارت یا امامت فی نفسہٖ ایک مفید ترین چیز ہے مگر جب بے طرح اس کو استعمال کیا جائے تو یہی مضر بن جاتا ہے۔ جس کی مثال دہلی وغیرہ بلاد میں دیکھنی چاہئے جہاں اس کی بھیانک صورت نظر آتی ہے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب صدری دہلوی نے (اللہ اعلم بمعانی صدور العالمین) امارت شرعیہ کا دعوے کیا۔ اہل دہلی (علماء اور شرفاء) نے اس کی مخالفت کی۔ چند غرباء نے ان کو تسلیم کیا۔ اس لئے انہوں نے اپنا لقب "امام غرباء اہل حدیث" مقرر کیا۔ عرصہ کے بعد دہلی میں ایک اجتماع ہوا۔ جس میں تین اصحاب اہل حدیث جماعت کی طرف سے منصف مقرر ہوئے۔ (۱) مولوی عبیدالرحمٰن صاحب میرٹھی۔ (۲) یہ خاکسار۔ (۳) تیسرے صاحب غالباً مولوی عبدالغفور نامی لکھنوی تھے۔ جو ان دنوں مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس اول تھے۔ اللہ اعلم اب کہاں ہیں۔ ہم تینوں نے مدعی امامت کو مدعو کیا۔ جب وہ نہ آئے۔ تو ان کے پاس جاکر روبرو سوال کیا کہ آپ کا دعوے کیا ہے۔ انہوں نے جو جواب دیا وہ قلم بند کیا گیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں خاص دہلی کے لئے امام ہوں، میری امامت میں سردست سیاست داخل نہیں، میرا منکر بالتخلف مجرم نہیں۔ وغیرہ۔ اس پر جو اس وقت فیصلہ کیا گیا وہ بدستخطی دیگر علماء کے شائع کیا گیا تھا۔ بات آئی گئی۔ اس کے بعد تنازع ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ جریدہ "اہلحدیث" کو بھی بلحاظ جماعتی تعلق کے اس میں دخل دینے کا خیال ہوا۔ زیادہ تر اس لئے کہ فریقین خصوصاً فریق مدعی کی طرف سے تعیین موضوع نہ ہوا تھا اس لئے گفتگو بے قاعدہ ہو رہی تھی۔

اہلحدیث ۱۶۔ ذی الحج ۱۳۴۵ھ میں جو مضمون دیا گیا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حسب دستور علم کلام پہلے موضوع کی تقسیم کی گئی تھی۔ یعنی "امام" چار قسم میں منقسم ہوسکتا ہے (۱) نبی۔ (۲) ہادی یعنی راہنما۔ (۳) امام نماز۔ (۴) امام حکومت۔ ان چار قسموں کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیکر لکھا تھا کہ:-

"**ان اقسام اربعہ کے احکام** حسب قانون محصلین تعریف کے بعد ہر ایک قسم کا حکم بتانا بھی ضروری ہے۔ گو ضمناً معلوم ہوتا رہا ہے۔ تاہم تصریح کے ساتھ بتانا زیادہ صحیح ہوگا۔

قسم اول یعنی امامت انبیاء کا حکم یہ ہے کہ بلاچون وچرا ان کی پیروی کی جائے۔ انکار کرنے والے پر کفر عائد ہو۔ جیسا کہ مسلمہ فریقین بلکہ مسلمہ کل اہل اسلام ہے۔

قسم دوم یعنی ائمہ ہدیٰ کی امامت کا حکم یہ ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے بشرط موافقت تعلیم انبیاء۔ والا۔ لا۔

قسم سوم امام صلوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ خاص حالت صلوٰۃ میں امام کی پیروی فرض ہے۔ چنانچہ فرمایا اِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وغیرہ۔ مگر سوائے نماز کے باقی اوقات میں امام کی اطاعت فرض واجب نہیں

چوتھی قسم کا حکم یہ ہے کہ ہر حال میں اُس کی اطاعت کی جائے۔ ملکی انتظام اُس کے حکم کے ماتحت ہو۔ جہاد اُس کے حکم سے ہو۔ مظلوم اُس سے فریاد کرے۔ وہ ظالم سے مظلوم کا انتقام لے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بایعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علے السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلیٰ اثرۃ علینا۔ الحدیث

"یعنی (ہم) صحابہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ امام وقت کی بات سنا کرینگے اور تابعداری کیا کرینگے۔ تنگی۔ آسانی۔ خوشی اور ناخوشی سب میں۔

اسی امام کی بابت ارشاد ہے۔ کہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ

ahmadimuslim.de

نمات میتۃ جاھلیۃ ۔ الحدیث
یعنی جو شخص امام کی اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے جدا ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا ؛

ان سب مراتب کی جامع قرآن مجید کی یہ آئت ہے ۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔

یعنی اللہ کا کہنا مانو ۔ رسول کا حکم مانو ۔ اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو ۔

پس اب مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی کے دعوے کی تنقید بہت آسان ہے ۔ موصوف سے استفسار ہو کہ آپ ان چار اقسام کی امامت میں سے کونسی امامت کے قائل ہیں ۔ (۱) امامت نبوت؟ (ہمارا گمان بلکہ یقین ہے کہ نہیں) ۔ (۲) امامت ہدایت؟ (اس میں کوئی حرج نہیں ۔ (۳) امامت صلوٰۃ؟ کوئی حرج نہیں ۔ (۴) امامت حکومت؟ (بشرط تحقق) چشم ماروشن دل ماشاد ۔ مگر یہ یاد رہے سہ

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

یاد رہے کہ امامت قسم چہارم ہی وہ امامت ہے جس پر اسلام کی ترقی کا دارمدار ہے ۔ اسی کے ایک فعل کی بابت فرمایا ہے ذِرْوَۃُ سَنَامِہٖ الْجِھَاد ۔ (اسلام کی بلندی اور برتری جہاد میں ہے) یہ وہی عالی قدر فعل ہے جس کی بابت ارشاد ہے اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ (امام مثل ڈھال کے ہے جس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے) یہی وہ امامت ہے جس کی بابت ارشاد ہے ۔ الجھاد ماض مع بر و فاجر (جہاد جاری رہیگا چاہے امام نیک ہو یا برا) "

(اہلحدیث ۱۷ جون ۱۹۲۶ء صفحہ ۲۰۳)

نوٹ :- ایک امامت یا امارت سفری بھی ہے جو عارضی اور محدود الوقت ہے ۔ اس لئے ہم نے اس کو ان چار میں داخل نہیں کیا ۔

اہلحدیث ہماری اس مداخلت سے مقصود یہ تھا کہ دہلوی مکالمہ بحکم

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا

اصل موضوع پر آجائے ۔ اس کے بعد ضروری تھا کہ فریق مدعی اپنے دعوے کی تشریح اور تعیین کر کے گفتگو چلاتا ۔ لیکن جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے ۔ ہم نے اپنے اس مضمون کا جواب نہ پایا ۔ یہاں تک کہ بحکم خدا مولوی عبدالوہاب موصوف انتقال کر گئے ۔ (بات آئی گئی ہو گئی)

ان کے انتقال کے بعد ان کے اتباع نے ان کے صاحبزادہ مولوی عبدالستار صاحب کو امیر منتخب کر لیا ۔ جدید امیر صاحب نے دہلی میں بماہ مارچ ۱۹۴۱ء ایک جلسہ عام کیا ۔ جس میں ایک تقریر بطور "خطبہ امارت" پڑھی جو چھپ کر ہمارے پاس بھی پہنچی ۔ اس امارتی خطبہ کے دیکھنے سے ہمیں یقین ہوا کہ مسئلہ امارت کی گاڑی لائن سے اتری ہوئی ہے ۔ جس کو لائن پر چلانے کی طاقت ڈرائیور میں نہیں ۔ حق یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ اقسام میں سے جس قسم کی امامت یا امارت کے وہ اور ان کے والد ماجد مدعی تھے اس کی تعیین کرتے ۔ پھر اس کا ثبوت اور حکم شرعی دلائل سے دیتے ۔ مگر انہوں نے کیا تو یہ کیا کہ فریق منکرین پر سخت حملے شروع کئے ۔ خصوصاً مجلس تنظیم، اہل حدیث کانفرنس وغیرہ کو سخت مکروہ الفاظ میں یاد کر کے اپنے مخالفوں کی فہرست میں داخل کر لیا ۔ انا للہ ! امیر جدید کے چند الفاظ یہ ہیں کہ :-

"**ناجائز انتخابات** اہل حدیث تو نا جنگیں میں معروف بر سرپیکار جنگ رہے مقلدین احناف صوبہ بہار نے مسئلہ امارت کی حقانیت سے فائدہ اٹھا کر ایک جماعت ۱۳۳۹ھ میں قائم کر لی ۔ اہل حدیثوں میں مزید افتراق کا شوق ناجائز ۱۹۳۰ء کو موجزن ہوا تو بمقام لاہور مسجد مبارک میں ایک فرقہ ثنائیہ نے جلسہ کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو سردار اہل حدیث بنا کر ثنائیہ فرقہ کی بنیاد ڈالی ۔ کسی معترض نے کہا کہ مولوی عبدالوہاب صاحب امام جماعت غرباء اہل حدیث کی موجودگی میں یہ انتخاب ناجائز ہے ۔ تو جواب دیا کہ اس میں اور اس سرداریہ انتخاب میں فرق ہے کہ یہ پولیٹیکل معاملات کے متعلق ہے ۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث میں بھی شائع ہوا تھا جیسے مسئلہ امارت کی صحت کی بنیاد مضبوط ہوتی گئی ویسے اس کی عملی صورت کی خلیج بھی بڑھتی گئی ۔ بجائے اس کے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان ایک لڑی میں منسلک ہوتے افتراق ہی بڑھتا گیا ۔ بمقام لاہور میں پانچ چھ سال کا عرصہ ہوا ۔ انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسے میں بموجودگی احناف کے مولوی انور شاہ صاحب ۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا انتخاب امیر شریعت ہوا ۔ اس سے جماعت اہل حدیث پنجاب کے بھی دو ٹکڑے ہوئے تو جب چاروں طرف دیکھا کہ اب کیا صورت ہو مولوی عبدالوہاب صاحب کی سچائی اور حقانیت کا ڈنکا تو دنیا میں بج گیا ۔ بہت جرح وقدح کے بعد محض ضد بازی کے پیرایہ میں اپنی تمام قیود کی پولی کڑیوں کو توڑ تاڑ کر بلا اتفاق کل اہل حدیث ہندوستان چند نفوس نے ایک غیر معروف مقام (دکمیرپور) میں مجتمع ہو کر مسئلہ ہذا پر غور کرنا شروع کیا ۔ تو جماعت غرباء اہل حدیث کی گرفت سے ایک

۱؎ معلوم ہوا کہ انتخاب کرتے وقت کل اعیان کی شرکت ضروری ہے ۔ دہلی میں بوقت انتخاب امیر اول (مولوی عبدالوہاب) اس طرح کا اجتماع ہوا ہو گا ۔ غالباً اس اجتماع کے صدر مولوی محمد صاحب جونا گڈھی ہونگے ۔ کیا مولوی محمد صاحب اس اجتماع پر روشنی ڈالیں گے ؟ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

محض ہیولانہ تخیل سے خارداردا ستہ اختیار کرکے ایک تنظیمی فرقہ قائم کیا ۔"

(رسالہ خطبہ امارت صفحہ ۱۶-۱۷)

اہلحدیث | نہ لاہور میں کوئی فرقہ ثنائیہ قائم ہوا نہ کمیرپور میں کوئی تنظیمی فرقہ بنا۔ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے تصریحاً شائع ہو چکا ہے کہ جس طرح حالت سفر میں چند مسافر ایک شخص کو اپنا امیر بنا کر سفر کرتے ہیں اسی طرح ہم چند آدمی ایک شخص کو سردار یا امیر بنا کر کام کریں گے۔

یہ دونوں جماعتیں نہ کسی کو خارج از ملت کہتی ہیں نہ کسی کو اپنے اندر آنے کے لئے مجبور کرتی ہیں۔ نہ ان کا فتوےٰ ہے کہ جو زکوٰۃ یا خیرات ہمارے توسط سے نہ دی جائے گی وہ قبول ہی نہ ہوگی۔ نہ ان کا اعلان ہے کہ وعظ و نصیحت کرنیوالے ہماری اجازت بغیر کریں گے تو جائز ہی نہ ہوگی۔

یہ سب امور مولوی عبدالوہاب دہلوی متوفی کی امامت میں داخل ہو کر فرقہ امامیہ کی علیحدگی کا موجب بنے ہیں۔ چنانچہ امارتی خطبہ کے صفحات ۸-۹ سے ظاہر ہے کہ بغیر اجازت امام کے کوئی کام جائز نہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"یاد رہے کہ ہر کس و ناکس ملا مولوی انجمن و کانفرنس آل انڈیا و دیگر اہل حدیث اور دیگر مدارس کو شریعت محمدیہ کی طرف سے ہرگز اجازت نہیں کہ وہ بغیر ماتحتی امام وقت کے وعظ و درس کہے یا فتوےٰ دے۔ مسئلہ بتائے یا مسلمانوں میں جمعہ جماعت عیدین وغیرہ قائم کرے یا درس و تدریس کا سلسلہ قائم کرے۔ چنانچہ فرمان نبوی ہے۔ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَأمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔

(ابوداؤد)" (رسالہ مذکور صفحہ ۸)

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر دیکھئے کہ بغیر ماتحتی امیر جدید صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے آخرت میں نجات ہی نہیں مل سکتی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ :-

"جلدی سے جلدی امام (عبدالستار ولد مولوی عبدالوہاب) کی ماتحتی میں اپنے نفس امارہ اور دولت قارون پر لات مار کر جماعت غرباء اہل حدیث کے ساتھ داخل ہو کر قرآن حدیث کے عامل ہو جائیے ورنہ ہرگز ہرگز نجات کی صورت نہیں بلکہ ان ملا مولویوں کے مناظرے اور مباحثے، جنگ و جدال پر میدان حشر میں آپ کو کفِ افسوس مل کر ہیہات کہتے ہوئے بے فائدہ رونا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمراہی ان ملا مولویوں کے آپ کو بھی جہنم میں داخل کر دیا جائے اور کہیں یوں نہ کہنا پڑے کہ اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ کُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۔" (صفحہ ۹)

با انصاف ناظرین! | غور فرمائیں۔ کیا یہ وہی آواز نہیں جو قادیان سے پہلے بھی اٹھی تھی اور اب بھی اٹھتی ہے کہ بغیر ہماری اطاعت کے نجات ہی نہیں۔ بالکل دونوں آوازیں ایک جیسی ہیں۔ یہی آواز ہے جس نے قادیانی جماعت کو فرقہ مرزائیہ کے اسم سے موسوم کیا۔ یہی ایک آواز ہے جس سے دہلی کے یہ چند افراد فرقہ امامیہ کے اسم سے موسوم ہونے کے مستحق ہیں۔

اللہ اکبر! | کس قدر جرأت ان دونوں گروہوں نے کی ہے۔ قادیان کا صاحبزادہ میاں محمود لکھتا ہے کہ بغیر نبوت مرزا تسلیم کرنے کے نجات نہیں۔ دہلی کا صاحبزادہ کہتا ہے کہ بغیر تسلیم میری امارت کے نجات نہیں۔ تشابهت قلوبهم۔ ان دونوں گروہوں کی راہ نجات یہ ہے کہ بقول قادیان کلمۂ اسلام کے ساتھ مرزا رسول اللہ کہو۔ یعنی

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و مرزا جری اللہ فی حلل الانبیاء۔

(انوار خلافت)

اسی طرح دہلوی صاحبزادہ بھی کلمۂ اسلام کو نجات کے لئے کافی نہیں جانتا۔ جب تک لوگ یہ اعتقاد نہ رکھیں۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ عبدالستار خلیفۃ اللہ

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ؕ

تنقیح | پس ہمارا اور آپ کا مبحث مقرر ہو گیا۔ کہ آپ کی امارت تسلیم کئے بغیر نجات نہیں۔ اس کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے آپ نے دینا ہوگا۔

امارت اور کانفرنس | جدید امیر صاحب نے خطبہ امارتی میں اہل حدیث کانفرنس پر بھی چھینٹا ڈالا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"چونکہ مولانا (عبدالوہاب) مرحوم علیہ الرحمۃ طمع نفسانی سے کوسوں دور تھے اور ان کو دنیادار مالداروں اور شیخ صاحبان کی خوشامد ہرگز ملحوظ نظر نہ تھی کَمَا مَرَّ اس لئے آپ کو اظہار حق بلاخوف لومۃ لائم یا حق گوئی سے ان کا قول اثر انداز نہ ہو سکتا تھا تو الحق مر مشہور مقولہ کے مطابق بعض مالدار آپ سے رنجیدہ خاطر تھے جن کے دست نگر اور پروردہ ایک طائفہ علماء کا تھا وہ طائفہ اپنے پشت پناہ متمولین کو لے کر مخالف ہو گیا اور کہا کہ بلا حکومت و سیاست دنیاوی کے امام نہیں ہو سکتا۔ امام کے لئے قرشیت و حکومت شرط ہے وغیرہ۔ جس نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ تیار کی اور ۱۳۲۸ھ میں ایک کانفرنس آل انڈیا اہل حدیث کے نام سے غلط اور ناجائز بنیاد ڈالی۔ کیونکہ اس کی بنیاد اصول فرنگ یعنی حکومت برطانیہ انگریزی کی عین روش پر تھی اور اصول اسلام کے خلاف۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی ۔" (صفحہ ۱۵)

اہلحدیث | اب ہمیں فیصلے کی امید ہو گئی۔ لہذا ہم

تفسیر بیان الفرقان ... علم البیان، نحو زبان ... (۳۹۳ صفحہ) صرف بامحاورہ ...

ahmadimuslim.de

واقعات گذشتہ صاحبزادہ صاحب اور پبلک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب نے جو کچھ کہا وہ ان کی اپنی تحریر کے علاوہ بحکم مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ سب کچھ خدا کے ہاں لکھا گیا اور وقت پر سامنے رکھ کر کہا جائیگا اِقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۔

واقعات | صاحبزادہ صاحب کو اگر بوجہ خرد سالی ہمارے پیش کردہ واقعات کا علم نہ ہو تو بڑی عمر کے لوگوں سے پوچھ لیں۔

کچھ شک نہیں کہ جب اہل حدیث کانفرنس جب دہلی پہنچا تو مولوی عبدالوہاب صاحب اور شیخ عبداللہ صاحب نے ان کی موافقت میں کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مولوی صاحب موصوف کی اجازت سے شیخ صاحب نے ایک خاص رقم چندہ میں دی۔ اس کے بعد مولوی عبدالوہاب صاحب کانفرنس کی بنیادی مجلس شوریٰ میں شریک ہوتے رہے اور سالانہ جلسوں میں بالحتی صدر جلسہ تقریریں کرتے رہے۔ امرتسر، پشاور، کلکتہ، مدراس، علیگڑھ وغیرہ مقامات کے جلسوں میں بھی بہ زیر حکم صدارت تقریریں کرتے رہے۔ مگر آپ کو صدر جلسہ بنائے جانے یا بننے کا بھی کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ یہ واقعات ایسے صحیح ہیں کہ دہلی اور ان مقامات کے رہنے والے اور شرکاء جلسہ سب شہادت دے سکتے ہیں۔ نیز ان جلسوں کے پروگرام بھی ہماری تائید میں ناطق ہیں۔ ان واقعات سے مندرجہ ذیل نتائج صاف ماخوذ ہو سکتے ہیں۔

(۱) اہل حدیث کانفرنس کسی شیخ کی شیخی سے نہیں بنی تھی۔

(۲) اہل حدیث کانفرنس مولوی عبدالوہاب کی مخالفت میں نہ بنی تھی۔

(۳) اہل حدیث کانفرنس بطریق کافرین نہ بنی تھی۔ بلکہ بطریق مومنین شورے سے بنی تھی۔

(۴) مولوی عبدالوہاب رکن شورےٰ کانفرنس تھے نہ کہ امام یا امیر۔

(۵) مولوی عبدالوہاب مدعی امامت دہلی، صدر جلسہ کانفرنس کی اجازت کے ماتحت تقریر فرمایا کرتے تھے۔ جہاں روکنا ہوتا رک جاتے تھے۔

ان سارے نتائج صحیحہ سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ مولوی عبدالوہاب مرحوم اہل حدیث کانفرنس کو جماعت مسنونہ جانتے تھے۔ نہ صرف اسکے فیصلوں کو تسلیم کرتے تھے بلکہ جلسہ عام میں صدر جلسہ کے ماتحت بیٹھتے تھے۔

ناظرین کرام! | ان واقعات صحیحہ کو سامنے رکھ کر صاحبزادہ صاحب کا یہ قول (بقول چھوٹا منہ بڑی بات) ملاحظہ ہو۔

کانفرنس اہل حدیث کی بنیاد اصول اسلام کے خلاف تھی۔ کیونکہ اس کی بنیاد بماتحتی امام وقت نہ تھی۔ (رجل جاہلہ)

کون امام وقت؟ جو خود رکن مجلس اور ماتحت صدر ہوتے تھے۔ ہم اگر صاحبزادہ صاحب پر حسن ظن کریں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ شائد آپ ان دنوں پیدا بھی نہ ہوئے ہونگے۔ اور اگر پیدا ہو چکے ہونگے تو دودھ پیتے ہونگے۔ ورنہ دن دہاڑے اتنی غلط بیانی نہ کرتے۔ اس لئے آپ پر تو کچھ تعجب نہیں۔ اگر تعجب ہے تو ان لوگوں پر جو ان واقعات کو بچشم خود دیکھ چکے تھے پھر باوجود آپ سے میل جول رکھنے کے بلکہ آپ کی جماعت کے ارکان ہونے کے آپ کے امارتی خطبہ کو غلط بیانی سے پاک نہ کر سکے۔

حضرات کرام! | ہم تو صاحبزادہ عبدالستار صاحب کے مشکور ہیں کہ انہوں نے مسئلہ متنازعہ کی تعیین کر دی۔ یعنی صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ بغیر ان کی اطاعت کے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔ (وَإِنْ صَلَّىٰ وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ)

پس اس دعوے کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے پیش کریں۔ ہم سننے کو تیار ہیں۔

تنبیہ | آج کل ہندوستان کے ہر صوبے میں مسئلہ امارت نمودار ہو رہا ہے۔ شائد کسی آیندہ زمانے کے لئے راستہ صاف ہو رہا ہو۔ ہر جگہ کے چند لوگ ایک آدمی کو اپنا امیر بنا کر حضرت امیر یا امیر شریعت کا اعلان کر دیتے ہیں۔ امرتسر، لاہور وغیرہ مقامات سے بھی یہ آواز اٹھی تھی۔ جو عرصہ تک مومنین کے لئے موجب پریشانی رہی۔ آخر کار اس آواز کے حامیوں میں سے خدا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے صاف صاف لکھ دیا کہ یہ امارت مثل امارت سفر کے ہے۔ یعنی جو اس امیر کو مانے اس پر امیر کا حکم نافذ ہوگا نہ ماننے والوں پر نافذ نہیں ہو سکتا۔ اس سے کوئی منع نہیں کرتا نہ کر سکتا ہے۔ اسی کی ذیل میں ہر خاندان اپنے میں کسی کو امیر بنالے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو سکتا کہ

جو اس امام کو امام نہ مانے نہ اسکی عبادات قبول ہونگی نہ صدقات نہ ان کا نماز روزہ قبول ہوگا، نہ حج و زکوٰۃ۔

بلکہ بقول جدید امام (مولوی عبدالستار) دہلوی نہ اس کی نجات ہوگی؛

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۔

نوٹ | ہمارے جواب میں اگر کوئی تحریر نکلی تو ہم اس تحریر پر توجہ کریں گے۔ جس میں ہمارے پیش کردہ واقعات و دلائل پر توجہ ہوگی۔ جو تحریر ایسی نہ ہوگی ہم اس پر توجہ کرنا اس شعر کے ماتحت جانیں گے۔ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی

---

ahmadimuslim.de

تب پرمیشور ہی میں لے ہوگا انیہ میں نہیں۔ سو یہ آدی سرشٹی (کائناتِ اولین) ہے کیونکہ پہلے نہیں تھی اور پھر اُتپن بھئی (پیدا ہوئی) اس سے اس سرشٹی کے آدی (آغاز والی) ہونے سے سادک (آغاز والی) کہلاتی ہے...... اور ویدانت میں پرکرتی آدکوں (مادہ وغیرہ) کی اتپتی (پیدائش) لکھی ہے اور پرکرتی کا لے بھی پرمیشور میں ہوتا ہے "

(۱۱) ایضاً سملاس ۹ صلے ۲۹۶ میں لکھا ہے کہ:۔

(پرشن)۔ وہ مکتی پراپت (یافتہ) جیو سدا بنا رہتا ہے وا (یا) کبھی وہ بھی نشٹ (فنا) ہو جاتا ہے؟

"اُتر (جواب) اس کا یہ وچار ہے کہ پرمیشور نے جب سرشٹی رچی ہے کہ جب سنسار کا اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) (فنا) ہوگا۔ تب بھی وہ مکت جیو آنند میں رہیں گے اور جب اتینت پرلے (قیامت کبریٰ) ہوگا تب کوئی نہ رہے گا۔ برہم کا سامرتھیہ روپ (قدرت) اور ایک پرمیشور کے بنا۔ سو اتینت پرلے تب ہوگا کہ جب سب جیو مکت ہو جائینگے بیچ میں نہیں "

یعنی قیامت کبریٰ میں سب ارواح بھی فنا ہو جاویں گے صرف ایک پرمیشور ہی اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ باقی رہ جاوے گا۔

(۱۲) ایضاً سملاس ۱۱ صفحہ ۳۹۵ پر لکھا ہے کہ:۔

"یہ بات اُن (برہم سماج والوں) کی وچار سے ورودھ (خلاف عقل) ہے کیونکہ جو نت نت (ہمیشہ ہمیشہ) نئی سرشٹی ایشور کرتا تو سورج چندر۔ پرتھوی آدک پدارتھوں کی بھی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں آتی جیسے پرتھوی آدک (زمین وغیرہ) کی سرشٹی نئی نئی دیکھنے میں نہیں آتی ایسے جیو (روح) کی سرشٹی (پیدائش) بھی ایشور نے ایک ہی بار کی ہے "

یعنی سب ارواح کی پیدائش ایک ہی بار ہوئی ہے نہ کہ بار بار۔

(۱۳) ایضاً سملاس ۳ صفحہ ۸۳ و ۸۴ پر لکھا ہے کہ:۔

"ان پانچ (یوگ۔ میمانسا۔ سانکھ۔ نیائے۔ ویشیشک) شاستروں کا مہا پرلے (قیامت صغریٰ) تک ویاکھیان ہے جس میں کہ ستھول بھوتوں (عناصر کثیف) کا ناش ہوتا ہے اور سُوکشم (لطیف) کا نہیں۔ پھر اسی سوکشم بھوتوں (عناصر لطیف) سے جیسی اتپتی (پیدائش) ستھول کی ہوتی ہے اور جس پرکار سے پرلے ہوتا ہے وہ بات سب لکھی ہے مہا پرلے (قیامت صغریٰ) تک پرمانو اور پرکرتی آدک سوکشم بھوت (عناصر لطیف) بنے رہتے ہیں۔ اُن کا لے (فنا) نہیں ہوتا۔ پھر کاریہ (معلول) اور پرم کارن (علت اولیٰ) کا وچار ویدانت شاستر میں کیا۔ کہ سب پرکرتی آدک بھوتوں (مادہ وغیرہ عناصر) کا ایک ادوتی (وحدہٗ لاشریک) انادی (ازلی) پرمیشور ہی کارن (علت) ہے اور پرمیشور سے بھن (علاوہ اشیاء) سب کاریہ (معلول) ہیں کیونکہ پرمیشور ہی نے سب پرکرتی آدک سوکشم بھوت (مادہ وغیرہ لطیف عناصر) رچے (پیدا کئے) ہیں۔ سو پرمیشور کے سامنے تو سنسار (دنیا) سب آدی (آغاز والا) ہے اور انیہ جیووں کے سامنے انادی پرمانو۔ پرکرتی آدک بھوت (وغیرہ عناصر) بھی انتیہ (حادث) ہیں کیونکہ پرمانو اور پرکرتی ان کا گیان (علم) انومان (قیاس) سے ہوتا ہے دیا ناش (فنا) بھی انوسان سے ہم لوگ جان سکتے ہیں۔ پرمیشور تو سب جگت کا رچنے والا ہے۔ انیہ (دیگر) برہما آدک دیو اور سب منشیہ (انسان) شلپی (بڑھئی) ہیں کیونکہ نویں پدارتھ رچنے (کسی شے کو ازسرنو پیدا کرنے) کا کسی کا سامرتھیہ (قدرت) نہیں ہے بنا پرمیشور کے جگت کا رچنے والا کوئی نہیں ہے " (بلفظہٖ)

سوامی جی نے یہاں پرمانوؤں اور پرکرتی کو بھی انتیہ حادث اور فانی صاف لکھا ہے۔

یہ تھا سوامی جی کا صحیح عقیدہ حدوث مادہ و ارواح کے بارہ میں نہ کہ قدامت جیسا کہ موجودہ جعلی ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے جو سوامی جی کی وفات کے ایک برس بعد شائع ہونے سے صریح طور پر مشکوک اور مشتبہ ہے۔

اب ذرا فلاسفی کے درشنوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو۔

(۱۴) سانکھ درشن ادھیائے ۱ سوتر ۷۶ و ۷۷ میں لکھا ہے کہ:۔

"परिच्छिन्नं न सर्वोपादानम्।"
"तदुत्पत्ति श्रुतेश्च"

ترجمہ (آریہ سماجی سوامی درشنانندجی) "سب جگت کا اُپادان کارن (علت مادی) محدود نہیں ہو سکتا کیونکہ محدود چیزوں کی پیدائش شاستر اور انومان (قیاس) سے ثابت ہوتی ہے۔ جس کی پیدائش ہوگی اُس کا ناش بھی ہوگا "

یعنی محدود المقام شے حادث اور فانی ہوتی ہے یہ ایک کلیہ ہے جو سانکھیہ درشن بقول کپل آچاریہ وید کا عقیدہ ہے۔ اور سوامی دیانند جی بھی ہر محدود شے کی جملہ صفات خواص اور اعمال محدود مانتے ہیں۔ پس مادہ و ارواح محدود المقام ہونے کی وجہ سے بحکم سانکھیہ درشن ۱-۷۶ و ۷۷ حادث (پیدا شدہ) اور فانی ہیں نہ کہ قدیم و ابدی۔

(۱۵) ویدانت درشن ۲-۱-۲۴ میں بھی لکھا ہے کہ:۔

"उप संहार दर्शनान्नेति चेन्न क्षीरवद्धि"

ترجمہ (از آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) "کرتا (ہر ایک بنانے والے) کے پاس سامگری دیکھے جانے سے برہم جگت کا کارن (علت فاعلی) نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے پاس کوئی سامگری نہیں۔ یہ کتھن اس لئے ٹھیک نہیں کہ جیسے دودھ بنا کسی سامگری کے سبھاوشیش سے ہی دہی بن جاتا ہے اسی پرکار برہم بھی سبھاوشیش سے جگت کا کارن (خالق) ہو سکتا ہے " (بلفظہٖ)

رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر سوامی دیانندجی لکھتے ہیں کہ:۔

"اور پرمانو (جزو لایتجزیٰ) اُس کو کہتے ہیں کہ

[illegible]

جس کا وبھاگ (ٹکڑا) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو (لیکن) یہ بات کیوں ایک دیشی (صرف یکطرفہ) ہے۔ اُس کا بھی گیان (علم) سے وبھاگ (ٹکڑا) ہو سکتا ہے۔ جس کی پردھی (محیط) اور ویاس (قطر) بن سکتا ہے اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت (تک) وہ ایک رس (رقیق) نہ ہو جائے، تب پرنیت (تک) گیان سے برابر کتنا ہی چلا جائے گا؟" (بلفظہٖ)

(۱۶) اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۹۲۵ء سلاس ۷ صفحہ ۲۳۳ پر سوامی جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم مانتے ہیں۔ مثلاً

"جیسے ترسرینو کے آگے سنیوگ وادیوگ (اتصال یا انفصال) بدھی سے ہم لوگ جانتے اور کرتے ہیں ویسے ہی پرمانو کا ویوگ (انفصال یا تقسیم) بھی بدھی سے کر سکتے ہیں اور ایشور کی وبھوتا (غیر محدودیت) بھی گیان سے جان سکتے ہیں کیونکہ پرمیشور وبھو (غیر محدودیت) نہ ہوتا تو پرمانو کا رچن۔ سیوگ ویوگ (پیدائش ملاپ۔ تقسیم) اور دھارن بھی نہ کر سکتے۔"

(۱۷) سانکھیہ درشن ۱۔۶۱ میں پرکرتی کو ستو۔ رج اور تم کا مجموعہ مانا ہے اور رشی دیانند سرسوتی جی کی زبانی نقلی ستیارتھ پرکاش سلاس ۸ صفحہ ۲۷۳ پر بھی پرکرتی کی تعریف یوں لکھی ہے:۔

"(ستو) پاکیزگی (رج) میانہ پن (تمس) جڑتا ان تینوں چیزوں کے ملنے سے جو مجموعہ بنا ہے اُس کا نام پرکرتی (مادہ) ہے۔"

ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ جو شے دو یا دو سے زیادہ اجزاء کا مرکب اور مجموعہ ہوتی ہے وہ معلول۔ کاریہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ اُس کے اجزاء کسی خاص وقت ملائے جا کر اُسے بناتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک مرکب اور معلول شے پیدا شدہ اور حادث ہوا کرتی ہے۔ پس پرکرتی بھی ستو۔ رج۔ تم تین چیزوں کا مجموعہ اور مرکب اور معلول ہونے سے کاریہ اور حادث ہے نہ کہ قدیم

(۱۸) سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سُوتر ۸۷، ۸۸ میں بھی پرمانوؤں کو قابل تقسیم اور اسی لئے انیتہ حادث مانا ہے۔

नाणु नित्यता तत्कार्यत्व श्रुते: ॥ ८७

न निर्भागत्वं कार्यत्वात् ॥ ८८

ترجمہ۔ پرمانو نتیہ یعنی قدیم نہیں ہے کیونکہ شرتی (وید) سے پرمانو کا کاریہ۔ معلول ہونا ثابت ہے ۸۷۔ اور کاریہ معلول ہونے سے وہ ناقابل تقسیم بھی نہیں مانا جا سکتا ۸۸۔

(۱۹) رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر بھی سوامی دیانند جی پرمانوؤں کو قابل تقسیم لکھتے اور مانتے ہیں ؎

"اور پرمانوؤں کو کہتے ہیں کہ جس کا وبھاگ (تقسیم) پھر کبھی نہ ہو سکے۔ پرنتو یہ بات کیوں ایک دیشی (یکطرفہ یعنی غلط) ہے جس کی پردھی (محیط) اور ویاس (قطر) بن سکتا ہے اُس کا بھی گیان سے وبھاگ ہو سکتا ہے۔ اُس کا بھی ٹکڑا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ جب پرنیت وہ ایک رس نہ ہو جائے۔ تب پرنیت گیان سے برابر کتنا ہی چلا جائے گا۔"

(۲۰) نیائے درشن اور ستیارتھ پرکاش میں روح کے اوصاف راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت لکھے ہیں جو سب کے سب حادث اور فانی ہیں۔ لہذا ان حادث اوصاف کا موصوف بھی حادث ہوا۔ یہ ظاہر ہے کہ راحت اور رنج۔ رغبت اور نفرت باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں اور نہ ہی ہمیشہ کسی کو راحت رہتی ہے اور نہ ہمیشہ رنج رہتا ہے۔ نہ ہمیشہ رغبت ہوتی ہے نہ نفرت۔ لہذا جیو کی یہ سبھی صفات حادث ہونے سے جیو بھی حادث اور فانی ہے نہ کہ قدیم۔ بعض آریہ سماجی یہ عذر لنگ پیش کیا کرتے ہیں کہ اگرچہ پانچ صفات جیو کی حادث ہیں لیکن وہ عارضی اور نیمتک ہیں۔ روح کی طبعی صفت علم ہے جو نتیہ اور قدیم ہے؛ اس عذر کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک عارضی صفت کسی دوسری شے کی طبعی صفت ہوا کرتی ہے۔ مثلاً ہوا کی عارضی صفت خنکی یا گرمی، پانی اور آگ کی طبعی صفات ہیں۔ کیونکہ بقول ویشیشک درشن کوئی صفت بلا موصوف نہیں رہ سکتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر راحت، رنج، رغبت، نفرت اور حرکت روح کی طبعی صفات نہیں ہیں تو کس کی طبعی صفات ہیں؟ چونکہ آریہ سماج صرف تین ہستیوں کو ازلی مانتا ہے، اس لئے ضروری اور لازمی طور پر ان راحت، رنج، رغبت، نفرت، حرکت پانچ صفات کو یا تو ایشور کی طبعی صفات ماننا ہوگا یا پرکرتی کی۔ اور ہر ایک عقلمند بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ خدا رنج، نفرت حرکت وغیرہ صفات کا موصوف نہیں ہو سکتا۔ اور جڑ یعنی غیر مدرک ہونے کی وجہ سے پرکرتی بھی راحت، رنج، رغبت، نفرت وغیرہ اوصاف سے متصف نہیں ہو سکتی۔ اور روح، مادہ اور خدا کے علاوہ کسی چوتھی شے کو آریہ سماج قدیم نہیں مانتی۔ جس کی صفات راحت، رنج وغیرہ مانی جاویں۔ لہذا ثابت ہوا کہ راحت، رنج، رغبت، نفرت، علم اور حرکت وغیرہ صفات کا موصوف اور متحمل جیو یعنی روح ہی ہے نہ کہ ایشور یا پرکرتی اور ان سب صفات کے حادث ہونے کی وجہ سے ان کا موصوف جیو۔ روح بھی حادث ہے نہ کہ ازلی اور قدیم۔ جو آریہ سماجی روح کی صفت علم کو نتیہ مانتے ہیں وہ موجودہ ستیارتھ پرکاش سلاس ۷ دفعہ ۴۷، صفحہ ۲۲۳ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھیں:۔

"کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور مہا پرلے (قیامت) میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اسطرح پرمیشور نہیں ہوتا ہے۔ اس (پرمیشور) کا علم جاودانی ہے۔" (بلفظہٖ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ روح کی صفت علم جاودانی نہیں ہے۔ (باقی)

برہان التفاسیر

(۷۷)

گذشتہ پرچے میں امرتسری نیچری معاصر کی عبارت نقل ہوئی ہے۔ جس میں انکار شفاعت کھلے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ آج اس کا جواب بغور سنئے!

برہان | ہمارا بلکہ ہر مومن کا یہ اصل الاصول ہے کہ جو بات نص قرآن میں مذکور ہو اس کی تردید جائز نہیں نہ ایسا کرنا کسی مومن بالقرآن کا کام ہوسکتا ہے۔ ہمارے خیال میں مسئلہ شفاعت جس خوبی سے قرآن شریف میں مذکور ہوا ہے۔ اگر اس میں کوئی پیچ نہ لگایا جائے تو بالکل صاف اور قابل قبول ہے۔ ہم نص قرآنی پیش کر کے پبلک کو اور ملائکہ کو اور خدا کو دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ منکرین حدیث، حدیث نبوی سے تو کھلے لفظوں میں منکر ہیں۔ قرآن شریف کو بھی اپنی مرضی کے تحت مانتے ہیں۔ خدا کرے ہمارے مخاطب ہماری پیش کردہ آیت کو بلا چون وچرا مان کر ہمارا بیان غلط ثابت کردیں۔ سنئے!

ارشاد خداوندی ہے:۔

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

(طٰهٰ پ ۱۶ ع ۶)

ترجمہ کرنے سے پہلے آیت موصوفہ کی ترکیب مقدم ہے لا تنفع فعل، الشفاعۃ فاعل، الا حرف استثنا، مَنْ موصول، مستثنیٰ من المحذوف۔ تقدیر عبارت یہ ہے لا تنفع الشفاعۃ احداً الا من اذن له الرحمان۔ لهٗ ظرف متعلق اَذِنَ کے ہے۔ پس ترجمہ یہ ہوا۔

دار آخرت میں کسی ایک کو بھی سفارش فائدہ نہ دیگی مگر اس کو ضرور فائدہ دیگی جس کیلئے خدائے رحمٰن اجازت دیگا۔

اس آیت نے صاف بتادیا کہ شفاعت سے نفع ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن باذن اللہ۔ یہی معنے ہیں ان آیات کے جن کو ہمارے مخاطب نے بغیر غور وتدبر کے نقل کردیا ہے۔

"بلاشبہ شفاعت کا مالک اللہ ہے"

پس آپ کا یہ کہنا

"جن کا اللہ پر بھروسہ ہے ان کے لئے اللہ کی رحمت ہی شفیع ہے"

بالکل صحیح ہے لیکن اللہ کی رحمت کا ظہور بصورت شفاعت اسی طرح پر ہوگا جو پیش کردہ آیت میں مذکور ہے۔ آپ کا دوسرا فقرہ

جن کا نبیوں پر بھروسہ ہے وہ انہی کو شفیع سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھیں۔

بظاہر غلط ہے۔ ہاں اس میں تھوڑی سی ترمیم کردی جائے تو صحیح ہوسکتا ہے۔ وہ ترمیم یوں ہے۔

جو نبیوں کو "باذن خدا" شفیع سمجھنا چاہتے ہیں وہ سمجھیں۔

اتنی ترمیم ہونے سے قرآن مجید کے موافق اور ہمارے قابل قبول ہوسکتا ہے۔ اللہ الموفق

قادیانی آواز | مرزا صاحب قادیانی نے اس رکوع کی ایک آیت پر قبضہ کرنا چاہا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت سے فرقے ہو جائینگے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ (اربعین ۳ صفحہ ۳۲)

برہان | مرزا صاحب کی اس ابراہیم سے مراد ذات خاص ہے۔ چنانچہ ان کا ایک شعر ہے ؎

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار (براہین پنجم)

پس مطلب صاف ہے کہ اس آیت میں (بقول مرزا صاحب) موصوف کی طرف اشارہ ہے چونکہ ابراہیمی عہدہ منصب جلیل ہے اس کے لئے ثبوت بھی ہونا چاہئے۔ لہذا مرزا صاحب نے اس کے ثبوت میں چند الہامات لکھے ہیں جن میں سے بین الدلالت یہ ہے

نحییئنک حیوۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذلک۔ (حوالہ مذکور صفحہ مذکور)

یعنی ہم (خدا) تجھے (مرزا کو) ایک پاک اور آرام کی زندگی عنائت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ (حوالہ مذکور)

یہ الہام ایک بین ثبوت مرزا صاحب نے اپنی ابراہیمی صفت اور منصب کیلئے دیا ہے۔ لہذا اسے دیکھنا ہمارا حق ہے کہ صادق ہوا یا نہیں۔ اس تحقیق کے لئے ہم کسی بیرونی شہادت کی طرف نہیں جاتے بلکہ باتباع سنت یوسفی خاندان ہی کے ایک گواہ بلکہ خود مدعی کو بھی گواہ پیش کرتے ہیں جو بقول سے

مدعی! لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری

سب سے زیادہ معتبر ہے۔ ان دو گواہوں سے مراد ایک خود مرزا صاحب مدعی ہیں۔ دوسرے خنافی المرزا حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان ہیں۔ ان دونوں کا بیان متفق ہے۔ حکیم نور الدین صاحب نے باعتبار کتاب البریہ مصنفہ مرزا صاحب، موصوف کی عمر ۱۹۰۸ء میں (جو سنہ انتقال مرزا ہے) انہتر [۶۹] سال لکھی ہے۔ ملاحظہ کتاب نور الدین (بجواب ترک اسلام دھرمپال) صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ فروری ۱۹۰۴ء

ناظرین کرام! | مرزا صاحب کے الہام سے ابراہیمیت کا ثبوت جیسا کچھ ہوتا ہے آپ اسی ایک الہام سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہاں اسی یا دو چار کم یا زیادہ۔ کہاں ستر سے بھی کم۔ پھر دعوے ابراہیمی منصب کا۔

لطیفہ | ہماری تحقیق یہ ہے کہ (حسب تحریرات مرزا صاحب) موصوف کی کل عمر "گیارہ" سال ہوتی ہے۔ اس لطیفہ سے

(۴۹۹)

ahmadmuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۰)

گذشتہ پرچہ میں مولوی نعیم الدین کی عبارت متعلق تصرفات انبیاء و اولیاء درج ہوئی تھی۔ آج اس کا بقیہ درج ہے۔ اور ساتھ ہی اس کا جواب بھی ہے۔ (مدیر)

"دسویں آیت پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلائیں۔ ابر لانے میں جان تصرف ہے تقویۃ الایمان والا کس کس تصرف کا انکار کریگا۔ گیارھویں آیت قسم ان فرشتوں کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور ان کی جو نرمی سے باندھ لیں اور ان کی جو آسانی سے پھیریں پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں پھر کام کی تدبیریں کریں۔ کہیے یہ عالم میں تصرف ہوا یا کچھ اور۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے ترجمہ یہ لکھا ہے کہ ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ کر کے مولوی اشرف علی بھی تقویۃ الایمان کے حکم سے مشرک ہوئے کہ انہوں نے ملائکہ کو مدبر اور عالم میں متصرف مانا۔ اہل اسلام غور فرمائیں کہ صاحب تقویۃ الایمان کا تصرف بعطائے الٰہی کو مشرک قرار دینا قرآن پاک کی صریح مخالفت ہے اور اس سے بکثرت آیات اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا انکار لازم آتا ہے۔"

اقول - مولوی نعیم الدین کی عقل ضد کے پردے میں مغلوب ہو رہی ہے کہ حق نہیں سوجھتا۔ ناظرین اہل انصاف غور فرمائیں کہ جو آیات معجزات انبیاء علیہم السلام کو حیات عالم و دنیا میں عطا ہوئے یا جن امور کا علم و تصرف ملائکہ کو نظام عالم کے لئے سپرد ہوا اس سے زائد پر ذرہ بھر ان کو اختیار حاصل نہیں۔ اس پر قیاس باطل مردود کر کے مولوی نعیم الدین انبیاء و اولیاء کو غائبانہ حاضر و ناظر متصرف و نافع و ضار اور جہان کے حل مشکلات

مرادات بر لانے کی توقع پر ندائیں فریادیں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی ایک دلیل بھی قرآن و حدیث کی صراحۃً ہوتی تو وہ اس قیاس بیہودہ کو کیونکر اختیار کرتے حالانکہ دربارہ مسائل عقیدہ ایمان و شرک جس میں تمام دنیا کے مسلمانان اہل عالم کے مسلمات سے دلیل قطعی الثبوت قطعی الدلالت لازم ہوتی ہے۔ چنانچہ خود مولوی نعیم الدین کے مسلمہ مقتدا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی منیر العین فی تقبیل الابہامین حسینی پریس بریلی کے صفحہ ۳۱ میں لکھتے ہیں۔ "احاد اگرچہ کیسے ہی قوت سند و نہایت صحت پر ہوں ان کے معاملہ میں کام نہیں دیتیں یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں قوی دلیل درکار ہے۔" علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں۔

خبر الواحد علی تقدیر اشتمالہ علی جمیع الشرائط المذکورۃ فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن ولا عبرۃ بالظن فی باب الاعتقادات۔ حدیث احاد اگرچہ تمام شرائط صحت کی جامع ہو ظن ہی کا فائدہ دیتی ہے اور معاملہ اعتقاد میں ظنیات کا کچھ اعتبار نہیں۔ مولانا علی قاری منح الروض الازہر میں فرماتے ہیں الاحاد لا تفید الاعتماد فی الاعتقاد۔ احادیث احاد دربارہ اعتقاد ناقابل اعتماد۔

مولوی صاحب بریلوی کے والد مولوی محمد نقی علی خان صاحب جواہر البیان فی اسرار الارکان حسینی پریس محلہ سوداگران بریلی کے صفحہ میں لکھتے ہیں:۔

"پیغمبر و صدیق اس کی بے نیازی سے خائف و ترساں برق غضب اس کی ہزار برس کی طاعت و ریاضت جلا کر خاک بناتی ہے۔"

ایضاً صفحہ ۳۳ و ۳۲ میں لکھتے ہیں:۔

"مخلوقات و ممکنات سے کہ خود محتاج اور اپنی حد ذات میں ہالک ہیں دستبردار ہو کر مالک کائنات و خالق ارض و سموات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو باقی و دائم ہے اور سب اس کے محتاج ہیں۔ بندہ وہ ہے کہ مرد مقصود اس ذات مطلق کے سوا دوسری چیز نہ ہو اور اس کی عظمت کے سامنے تمام عالم کو پست سمجھے سب خوبیاں اور کمالات اور تمام عیوب سے پاکی اسکے لئے سمجھے۔"

ایضاً صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں:۔

"ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہنوز یہ کلمہ پورا نہیں نکلتا کہ تازیانہ خوف کا دل پر مارا جاتا ہے مبادا غیب سے ندا ہو اے کاذب خوش صبح سے شام تک تیرا دل اغیار کی طرف جھکا رہتا ہے اور ہماری عبادت کا دعوے کرتا ہے بندہ وہ ہے کہ سب کو چھوڑ کر ہماری طرف رجوع کرے کسی سے کام نہ رکھے جو فرمائیں بجا لائے اور جس سے روکیں باز آئے اپنی خواہش کو دخل نہ دے ہماری تقدیر پر راضی و شاکر رہے۔ اسی طرح استعانت ہم سے کرے یہ ہے کہ ہر مصیبت میں ہماری طرف رجوع کرے اور جو مانگے ہم سے مانگے۔"

ایضاً صفحہ ۳۹ میں لکھتے ہیں:۔

"کارخانہ الٰہی میں کوئی چیز خاک سے زیادہ ذلیل و خوار نہیں رفعت و بلندی کا اقتضاء اس میں کہاں۔ مگر مالک اپنی ملک میں مختار ہے جس بندۂ خوار و ذرہ بے مقدار کو چاہے تشریف کرامت سے مخصوص فرما کر اپنی درگاہ میں بلا وے اور بیٹھنے کی اجازت دے۔"

(باقی آیندہ)

تقویۃ الایمان (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا لمعکت جواب بھی ساتھ ہی درج ہے۔ قیمت صرف ۱۲ ار پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سوانح احمدی - مولانا شہید کے مرشد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی سوانح حیات مفصل قیمت

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ع۱۲۲ } ایک مسجد کو توڑ کر جب نئی بنائی جاتی ہے تو عملہ پرانا اس کا فروخت کرکے اسی مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(حکیم محمد محسن زکریا سٹریٹ کلکتہ)

ج ع۱۲۲ } ملبہ مسجد کا اگر مسجد جدید کی عمارت میں نہیں لگ سکتا تو بیچ کر اس کی قیمت مسجد پر لگائی جائے۔ ایسے امور کی بابت عام قانون ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح۔ (القرآن) نیز انما الاعمال بالنیات۔ (الحدیث) اللہ اعلم۔ (حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۱۲۳ } زید کے سگے ماموں کے لڑکے کا زید کی سگی لڑکی سے نکاح جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ زید کے سوتیلے بھائی سے زید کے سگے ماموں کی لڑکی کا عقد بھی ہو گیا ہے۔

(نمبر خریدار ۱۱۰۹۸)

ج ع۱۲۳ } دونوں رشتے جائز ہیں۔ لقولہ تعالیٰ و احل لکم ما وراء ذلکم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۲۴ } اگر کسی عورت کو اس کا خاوند طلاق دیدیوے۔ اور اس کو حیض نہ آئے۔ اس کی عدت کتنی ہے۔ (عبدالحق از فانپور)

ج ع۱۲۴ } بحکم قرآن مجید (عدتھن ثلاثۃ اشھر) تین ماہ عدت ہے۔ اللہ اعلم۔

(حق غریب فنڈ بذمہ سائل)

س ع۱۲۵ } زید اہل حدیث ہے۔ اور اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ مسجد اہل حدیث نہ ہونے کی وجہ سے وہ حنفیوں کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے اور رفع یدین اور آمین بالجہر اور سینے پر ہاتھ نہیں باندھتا۔ اس وجہ سے کہ یہ ناراض نہ ہوں۔ کیا فساد کے ڈر کی وجہ سے ان سنتوں کے ترک کر دینے سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

(محمد یوسف خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۴۳)

ج ع۱۲۵ } مغلوبی کی صورت میں اکابر علماء نے اخفا کرنے کی اجازت دی ہے۔ (رحمۃ اللہ) مگر اس فکر میں رہے کہ کسی نہ کسی وقت اخفاء ٹوٹ کر اظہار ہو۔

س ع۱۲۶ } کیا جو امام ٹوپی سر پر رکھ کر نماز پڑھائے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور امام کو اس صورت میں ثواب اتنا ہی ملتا ہے۔ جتنا کہ دستار کے ساتھ پڑھانے سے یا کم اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

(سائل مذکور)

ج ع۱۲۶ } ٹوپی پہن کر نماز پڑھانے کا ثبوت حدیثوں میں ملتا ہے۔ ثواب کی کمی بیشی کا مجھے علم نہیں۔

س ع۱۲۷ } زید زمین فروخت کرتا ہے اور وہ بکر کو جو اس کا حقیقی بھائی ہے۔ کہہ دیتا ہے کہ تم زمین لے لو۔ مگر وہ روپے نہ ہونے کی وجہ سے انکار کر دیتا ہے۔ پھر جب دوسرا آدمی زمین لے لیتا ہے۔ تو بکر لوگوں کے اکسانے سے دعوے حق شفع کر دیتا ہے۔ کیا شریعت کی رو سے ایسا حق شفع جائز ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں بکر حق شفع کرنے سے گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۲۷ } اگر انکار کے وقت حق شفعہ چھوڑ دیا ہے پھر دعوے کرنا ناجائز اور ظلم ہے۔

س ع۱۲۸ } کیا جو شخص امام پر تہمت لگائے۔ اور پھر اس کے پیچھے نماز بھی پڑھے۔ کیا اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اور تہمت لگانے والا شخص گنہگار کس درجہ کا ہے۔

(سائل مذکور)

ج ع۱۲۸ } تہمت لگانا سخت گناہ ہے۔ قرآن مجید میں اس پر سخت وعید ہے۔ مگر تہمت لگانے والے کی نماز امام مذکور کے پیچھے جائز ہے۔ امام بے گناہ ہے تو نماز میں کیا نقص۔

س ع۱۲۹ } کیا قبر پر بیٹھ کر قرآن شریف تلاوت کرکے مردے کو ثواب پہنچانا جائز ہے یا نہیں قرآن اور حدیث کی رو سے صحیح طریقہ مردے کو ثواب پہنچانے کا کیا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ع۱۲۹ } بعض روایات میں بوقت دفن قبر پر سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر بطور ثواب رسانی کے قرآن خوانی کا ثبوت محدثین کے نزدیک نہیں۔

س ع۱۳۰ } زید کہتا ہے کہ اہل قبور سنتے ہیں اور بکر کہتا ہے کہ نہیں سنتے۔ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف میں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبرستان سے گزرتے وقت السلام علیکم یا اھل القبور کہا کرو۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ہماری آواز کو سنتے ہیں۔ اگر نہیں سنتے تو پھر یہ سلام کس کو پہنچایا جاتا ہے۔ جواب قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے دیویں۔ (سائل مذکور)

ج ع۱۳۰ } مردہ کے سننے یا نہ سننے کا حکم اس پر متفرع ہے کہ پہلے یہ معلوم ہو کہ مردہ کس کو کہتے ہیں۔ مردہ اسی کو کہتے ہیں جس کو غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ پس جس وقت وہ لکڑی کے تختے پر پڑا ہو تب اندازہ کر سکتے ہیں کہ سنتا ہے یا نہیں۔ انک لا تسمع الموتیٰ۔ قبروں پر سلام کہنا اپنی عبرت کے لئے ہے۔ سننے سنانے کے لئے نہیں۔ اللہ اعلم۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ

مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح

اس کتاب میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کی رو سے درج ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف ۳ روپے ہے۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

پتہ:۔ مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

زیارۃ القبور۔ مع متن عربی۔ امام ابن تیمیہ کی تصنیف (۵۰) کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۹ر (مینجر اہلحدیث)

متفرقات

معاونین اہلحدیث | اس کی توسیع اشاعت میں بدستور کوشش جاری رکھیں۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت | سابقہ پرچہ میں اس کی طویل علالت کا ذکر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ اب بخار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ آج ۲۳ تک بخار چھوٹا نہیں۔ اللّٰھم اشفہ۔

اس کی تیمارداری کے لئے کئی مخلص احباب نے خطوط ارسال کئے ہیں۔ جن کی اس عنایت کا مشکور ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

شمالی بنگال کانفرنس | جو کالیہ مرگھاٹ ضلع رنگپور میں ۲۰-۲۱ اپریل کو منعقد ہوئی۔ باوجود اصرار اور الحاح منتظمین کے میں بوجہ علالت عطاء اللہ اس میں آخری وقت پر بھی شریک نہ ہو سکا۔ جس کا صدمہ ہے۔

ایک ضروری اعلان | جب سے لفافہ کے محصول میں کمی ہوئی ہے۔ بعض اصحاب ناواقفیت کی وجہ سے ہر لفافہ پر صرف ایک آنہ کا ٹکٹ لگا دیتے ہیں۔ وہ وزن زیادہ ہونے کی وجہ سے بیرنگ ہو جاتا ہے۔ روزانہ کئی لفافے اسی واسطے بیرنگ ہو جاتے ہیں۔ دفتر کے قانون کے مطابق بیرنگ ڈاک واپس کی جاتی ہے۔ اس لئے تمام ناظرین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک آنہ کے محصول میں صرف چھ ماشہ تک لفافہ جا سکتا ہے۔ اس سے وزن زائد ہو یعنی ۲½ تولہ تک پانچ پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں۔

ایک علمی اجتماع | دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کے جلسہ مذاکرہ علمیہ کا دسواں سالانہ اجلاس تاریخ ۴-۵ مئی ۳۵ء کو ہوگا جس میں دار العلوم کے طلبہ کے علاوہ ہندوستان سے مشاہیر علماء بھی تشریف لاکر اپنے پند و نصائح سے عوام کو مستفیض فرمائیں گے۔ اور فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی ہوگی۔ نوٹ:۔ جلسہ کی جانب سے مہمانوں کے طعام و قیام کا بھی انتظام رہیگا۔

المعلن۔ (ڈاکٹر) سید محمد فرید عفی عنہ مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) صوبہ بہار

مضامین آمدہ | مولوی عبد الرشید نواب۔ عزیز اللہ۔ مولوی محمد شفیع۔ محمد ادریس۔

تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں
زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں۔ اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالیٰ ماہ اپریل ۳۵ء تک سلامت موجود ہیں چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۳۵ء سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک حسب ذیل رعایت کی جائے گی۔

تصانیف حضرت ممدوح سوائے تفاسیر اردو و عربی کے شدہ، دو پیسہ فی روپیہ ۲ رکمیشن

منیجر اہلحدیث امرتسر

ضرورت معلم | چند معززین اپنے بچوں کو جو مڈل پاس ہیں پرائیویٹ طور پہ امتحان میٹرک کے لئے تیار کرانا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے ایک ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ وی ٹرینڈ یا تجربہ کار گریجوایٹ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ درخواستہائے جن میں کم از کم مشاہرہ ظاہر کیا گیا ہو۔ بمعہ نقول اسناد پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔ دیہاتی رہائش پسند کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ (عبد الرزاق بلوچ ادیب فاضل احمدپور شرقیہ۔ ریاست بہاولپور)

بلاغ المبین کی ضرورت ہے | مجھ کو بلاغ المبین حصہ اول، دوم کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے مطلع کریں۔ راقم عبد الرحیم توحید منزل موضع بھگوانی ڈاکخانہ تاجپور ضلع دربھنگہ۔

یادگار مرزا | کے متعلق بعض اصحاب نے اطلاع دی ہے کہ ۲۶ مئی کو ہر جگہ پُر امن جلسے کئے جائیں۔ جن میں مرزائی مشن کے واقعات سنائے جائیں۔ خصوصاً مرزا صاحب کی طرف سے جو آخری فیصلہ کا اعلان ہوا تھا وہ عوام کو اچھی طرح ذہن نشین کرایا جائے۔ اور اس موقع ۲۴ مئی کو "اہلحدیث" کا ایک خاص نمبر بھی شائع کیا جائے جس میں صرف مرزائیت کی تردید میں ہی مضامین درج ہوں جسکو اشاعتی انجمنیں خرید کر مفت تقسیم کریں؛

اب باقی ناظرین بھی اپنی آراء سے مطلع فرما دیں تاکہ خاص نمبر کا انتظام کیا جائے۔

ضرورت مدرس | ایک دینی مدرسہ کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو قرآن شریف باترجمہ اور دینی امور سے باخبر ہو۔ مذہب اہل حدیث کا پابند ہو۔ درخواستیں پتہ ذیل پر کریں۔

شیخ جبر الدین گوجیدروازہ بنا کوٹ ڈاکخانہ ڈول ساہی براستہ بھدرک۔ ضلع بالیسور۔

یاد رفتگان | میری والدہ ستر سال کی عمر پاکر فوت ہوگئی اناللہ! (بابو وحید علی کلرک رجسٹری آفس لہریا سرائے دربھنگہ) ناظرین مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللّٰھم اغفرھا وارحمھا۔

نیک مشورہ | ہمارے کرم دوست مولانا حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی، سلاطین اسلامیہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ امیر معاویہ کی طرح اپنی جان کی حفاظت کیا کریں۔ مفید مشورہ ہے۔

امام ابن تیمیہ کے رسالہ ... کا اردو ترجمہ ...

ملکی مطلع

تعزیوں پر فساد

قابل توجہ حکومت

بہت مدت بعد اس دفعہ محرم کے تعزیوں پر غیر معمولی فسادات ہوئے ہیں۔ بعض جگہ تو کشت و خون تک بھی نوبت پہنچی۔ ہم بارہا عرض کر چکے ہیں کہ حکومت چاہے تو ان فسادات کو فوراً بند کر دے۔ جس کی صورت بہت آسان ہے جو جماعت یا شخص تعزیہ بنانے کی درخواست پیش کرے اس سے اس کا (ضمنی) مذہب دریافت کیا جائے کہ تو شیعہ ہے یا سنی؟ حنفی ہے یا اہل حدیث؟ جو مذہب وہ بتائے اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوے اس سے طلب کیا جائے۔ اگر اس مذہب کے معتبر علماء کا فتوے نہ پیش کر سکے تو اس جماعت یا شخص کو تعزیہ نکالنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پھر دیکھیں کون نکالتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حکومت کہے گی کہ ہم کسی کے مذہب میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

جواب یہ ہے کہ ہم نے کب عرض کیا کہ مذہب میں مداخلت کرو۔ ہم تو مذہب کی متابعت کرانا چاہتے ہیں۔ رسم تعزیہ کو مذہبی حکم بنانے والے دھوکہ دیتے ہیں۔ جس سے آئے دن ملک میں فسادات ہوتے ہیں۔ حکومت اور پولیس کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کیوں نہ ان کا پردہ کھولا جائے۔

یہ تجویز مذہبی مداخلت کے لئے نہیں بلکہ مذہبی پابندی کے لئے ہے۔ امید ہے حکومت ملک کی خیر خواہی میں ہماری اس عرض پر غور کریگی ؟

کانگرس اور ہندو مسلمان

کانگرس بھی ایک عجیب جماعت ہے کہ سرفروشی میں آگے آگے ہے، ہندو، مسلمان ہاتھوں میں لٹھ لئے اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک قوم یہی چاہتی ہے کہ کانگرس ہمارے موافق فیصلہ کرے۔ مسلمان (کسی کے کہنے سے یا اپنی سمجھ سے) سر سید مرحوم کی قیادت میں کانگرس کے مخالف چلے آئے ہیں۔ ہندو جو آج تک بالکل موافق تھے انہوں نے بھی تاجرانہ (بنیاپن کا) مظاہرہ کر دیا ہے۔ کانگرس نے اپنے ہاں تجویز پاس کر دی کہ آئندہ ریفارم سکیم میں وزیر اعظم کے فیصلے پر کانگرس نہ صاد کرے نہ تردید کرے۔ چنانچہ وہ آج تک اس کی پابند ہے۔ عام ہندوؤں کو یہ فیصلہ اتنا ناگوار ہوا کہ پنجاب اور بنگال سے ایک ہندو ممبر بھی اسمبلی کے لئے کانگرس کو نہ ملا۔ حالانکہ دونوں صوبے کانگرس پر فدا تھے۔

گذشتہ ہفتے دارجیلنگ میں ہندو کانفرنس ہوئی جس کے صدر جناب بھائی پرمانند پنجابی ہندو تھے۔ (جو در اصل مذہبی ہندو نہیں) انہوں نے اپنے صدارتی خطبہ میں کانگرس کے اس فیصلے پر اظہار ناراضگی کیا۔ حالانکہ اس سے پہلے متعدد مرتبہ اظہار خفگی کرتے کرتے سارے تھک گئے تھے ہماری حیرانگی کی حد نہیں رہتی جب ہم ممالک متحدہ کو دیکھتے ہیں اور ادھر اپنے ملک کو سامنے رکھتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ وہاں جماعت منتظمہ کا فیصلہ ناطق سمجھ کر بسلموا تسلیما کا جوہر دکھایا جاتا ہے۔ یہاں جس کے خلاف ہو وہ مخالفت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنا تعلق ہی اس منتظمہ جماعت سے توڑ لیتا ہے۔ جیسا پنجاب اور بنگال کے ہندوؤں نے کانگرس کے ساتھ کیا۔ ؎

کیا پنپنے کی یہی باتیں ہیں

دنیا پر خدا کا غضب

واقعات دنیا سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل دنیا اپنی ترقی میں اس معراج کمال کو پہنچ گئے ہیں جو مولانا حالی مرحوم نے بتایا ہے ؎

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر\
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر\
باقی نہ رہیگا کوئی انسان میں عیب\
ہو جائینگے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

اس لئے غضب الٰہی بھی اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ پنجاب میں فصلوں کی کٹائی کے موقع پر ژالہ باری ہوئی۔ کشمیر میں پندرہ روز تک مسلسل بارش رہی جس سے پھلوں کے پھول سب معدوم ہو گئے۔ ملک چین کی خبر (۱۴۔ اپریل تک کی) ہے کہ وہاں اتنا سخت قحط پڑا ہوا ہے کہ صوبہ ہونٹن میں ایک لاکھ گیارہ ہزار آدمی بھوک سے مر چکے ہیں۔ (الاماں) کہیں زلزلہ ہے تو کہیں آتش زدگی ہے۔ کہیں باد و باراں ہے تو کہیں طوفان ہے۔

اس پر اہل دنیا کا وہی حال ہے جو پہلی تباہ شدہ قوموں کا قرآن شریف میں مذکور ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

سلطان المعظم کو مبارکباد

انجمن اہل حدیث مرسنگہ ضلع لاہور نے اپنے ایک جلسہ میں اعلیحضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ وان کے ولیعہد کے ایام حج میں قاتلانہ حملہ سے محفوظ رہنے پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کی۔

حکیم محمد حبیب اللہ سیکرٹری انجمن اہل حدیث\
موضع مرسنگہ ضلع لاہور

صحیح بنگالی نمبر ۔ ۲۱ ے تک سطر ... (۴۰۳) انگریزی لفظ ہو جانا ہے ... [illegible]

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حال میں ہز ایکسی لنسی حضور گورنر بہادر پنجاب نے ایک ایسی کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ جس کے انعقاد کی یہ غرض تھی کہ ایسے طریق کار پر غور کیا جائے۔ جس پر صوبہ ہذا میں تحریک امداد باہمی زمانہ آئندہ میں عمل پیرا ہو۔ کانفرنس مذکور میں وزراء حکومت اور دیگر متعلقہ افسروں کے علاوہ اکثر غیر سرکاری اصحاب، مجلس وضع آئین وقوانین کے ارکان اور تحریک۔ امداد باہمی کے چیدہ کارکن شامل ہوئے۔ مزید براں مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ نے جو آج کل حکومت ہند میں کارِ خاص پر متعین ہیں۔ کانفرنس میں شرکت فرماکر اپنے گرانقدر مشورہ سے ارکان مجلس کو مستفید فرمایا۔ کانفرنس مذکور کے تین اجلاس ۱۵۔ ۲۰ اور ۲۶ مارچ کو منعقد ہوئے۔

دوران اجلاس میں محکمہ امداد باہمی کے خلاف تنقید کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ اس کے ساتھ ہی تحریک امداد باہمی کے رستہ میں جو مشکلات حائل ہیں۔ اور جو تدابیر ان کو حل کرنے کے لئے اختیار کی جارہی ہیں ان کی وضاحت کی گئی۔ بعض عملی تجاویز پیش کی گئیں۔ جن کے متعلق کاروائی کرنے کی غرض سے صاحب رجسٹرار محکمہ مذکور کی توجہ مبذول کرائی گئی۔

کانفرنس مذکور کے اہم فیصلے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) اشتمال اراضی۔ قرار پایا کہ یہ کام اپنی نوعیت میں نہایت مفید ہے۔ لہٰذا اسے شد و مد سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا جائے۔ اس وقت تک یہ کام مجالس امداد باہمی کی وساطت سے کیا جاتا تھا اب فیصلہ ہوا ہے کہ یہی عمل جاری رکھا جائے لیکن اس کے ساتھ ہی خاص عملہ مال کی وساطت سے براہ راست اشتمال اراضی کا کام ایک تجربہ کے طور پر کیا جائے اور اس کا طریق عمل وہی ہو جو صوبجات متوسط میں رائج ہے۔ صاحب رجسٹرار اشتمال اراضی کے حلقہ کو وسعت دینے کے لئے ایک سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ جو دیہاتی اصلاح کے بارہ میں حکومت ہند کے مالی عطیہ کے متعلق ہے۔ اس تجویز پر غور کیا جائے گا۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک قانونی مسودہ مرتب کیا جائے۔ جس کی رو سے ایک گاؤں میں اشتمال اراضی کے خلاف قلیل جماعت سے جبری اشتمال کرایا جائے۔ اور جس کے ذریعہ وہ عملی دقتیں دُور ہوسکیں جو اس کام میں اٹھانی پڑتی ہیں۔

(۲) مارگیج بنکوں کے متعلق شرح و بسط سے بحث ہوئی۔ موجودہ مارگیج بنکوں کی مشکلات کی وضاحت کی گئی۔ اور ان کو دور کرنے کے متعلق مختلف تدابیر کی مؤثریت پر غور ہوا۔ احاطہ مدراس میں جو طریق رائج ہے۔ اس کی تشریح کی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اس طریق اور پنجاب کے طریق میں دو پہلوؤں سے نمایاں فرق ہے۔ اول یہ کہ اول الذکر طریق میں سرکاری نگرانی سختی سے کی جاتی ہے اور جو اشخاص قرضہ کو بیباق نہ کرسکیں۔ ان کی زمین رہن کے خاتمہ پر فروخت کی جاسکتی ہے۔

زمین کو فروخت کرنے کا یہ ذریعہ قانون انتقال اراضی کی رو سے پنجاب کے بنکوں کو حاصل نہیں اور قانون مذکور میں ترمیم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس سے حکومت کی امداد کا سوال زیادہ مشکل ہوجاتا ہے۔ آخر کانفرنس مذکور کی ایک سب کمیٹی مرتب کرنے کا فیصلہ ہوا جو اس امر پر غور کریگی۔ کہ کیا پنجاب میں کوئی ایسا طریق نافذ ہوسکتا ہے۔ جس کے ماتحت طویل میعاد کے قرضے لئے جاسکیں۔ اور اس سے موجودہ طریق کے مقابلہ میں قرض لینے والے کو کافی فائدہ پہنچ سکے۔ اور ساتھ ہی قرض دینے والے خاص کر حکومت کے مفاد بھی کافی طور پر محفوظ رہیں اگر حکومت کو کسی قسم کی ضمانت دینی پڑے۔

بقیہ متفرقات

مولوی عبدالماجد صاحب دریاآبادی جو پہلے اخبار "سچ" کے ایڈیٹر تھے۔ پھر قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کرنے میں مشغول ہوگئے۔ اب انہوں نے اپنا ذاتی پندرہ روزہ اخبار "صدق" لکھنؤ سے جاری کیا ہے۔ جس میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ و دینی مسائل ہوا کریں گے۔ موصوف سے تعلق رکھنے والے احباب اس اخبار کے متعلق پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں:۔

منیجر اخبار "صدق" لکھنؤ

دعائے صحت خاکسار دو ماہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ علاج معالجہ سے آفاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین کرام دعائے صحت سے یاد فرمادیں۔

(محمد مجیرالدین بیگون گرامی ضلع بوگرا)

کفریات مرزا مؤلفہ جناب اسرار احمد صاحب آزاد۔ سابق مدیر "العزم"۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی، پیشگوئیاں وغیرہ کی تردید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲ ضخامت ۱۳۲ صفحات۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰/) محصول ڈاک ۱/ (ملنے کا پتہ)

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ضروری اطلاع مضمون نگار حضرات، مضامین پکی روشنائی سے کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں۔ تاکید ہے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل پروفیسر وکتاب شاورث کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اُردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ سائز ۲۰×۲۶ قیمت صرف عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن کے اُردو ... مسلمانوں کی موجودہ روش اور اس کی اصلاح کی تجویز۔ قیمت صرف ۲ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

مومیائی

۲۹/۵۱

سمہ۔ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
دہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
ن صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
ں دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
رتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن
فرہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ......
بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔
اغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔
ٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف
ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو
ساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
م دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
چھٹانک ۴؍ ۔ آدھ پاؤ ۸؍ ۔ پاؤ بھر ۱۶؍ ۔
ع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادت

جناب محمد رحمت علی صاحب ضلع مالدہ
"میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی
تھی۔ تیر بہدف ہے۔ اس کی تعریف سے زبان قاصر
ہے۔ واللہ میں بار بار تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا
یں نے اس کو بےمثل پایا۔ قبل اس کے بہت
سے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے قیمتی قیمتی دوائیں
استعمال کیں مگر بےسود۔ آج میں بآنگ دہل
اعلان کرتا ہوں کہ آپ کی مومیائی جیسی دوسری
کوئی دوائی میری نظر سے نہیں گذری۔ ایک
چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ضروری نوٹ

۱۳۶

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ۔ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو تقویت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۱۲؍ ۔ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت

دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ ۔ محصول ۵؍

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

۴۴/۶۱

چاول ہر قسم و باسمتی اقسام ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ اوھواڑ، منگرہ، تھوک و پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ۔ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ دوائیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران دوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔
(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ نکڑ منڈی
نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

۲۷/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

التماس ضروری

۹/۲۵

اس کارخانہ کی شہرت برعکس دنیا کس جاتا ہے

یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال نمونہ روانہ کیا جاتا ہے۔ مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات و تمباکو وقوام وگولی موجود ہے۔
عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط اصلی۔ شمامۃ العنبر فی گولی ۱۰؍ ۔ روح گلاب ۱؍ ۔ ۲؍ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر نرگس۔ سوہنگی فی تولہ ۸؍ ۔ ۱۲؍ ۔ ۱؍ ۔ ۲؍ ۔ ۱۲؍ ۔ عطر چنبیلی بیلا کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح پانڑی۔ زعفران۔ خس ۱۲؍ ۔ ۱؍ ۔ ۲؍ ۔ ۴؍ ۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ ۸؍ ۔ ۱۲؍ ۔ ۱؍ ۔ ۲؍ ۔ ۴؍ ۔ ۱۲؍ عطر اگر فی تولہ ۱؍ ۔ ۵؍

المشتہر: شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷ ۳/۲۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ روہے۔ ککرے۔ آنکھ جھپنی۔ پڑبال لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چربہ۔ ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

ع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲ر تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

سرمہ نور العین ۱۶/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بےپرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پتہ درکار ہے ۲/۲

براہ کرم کیا کوئی صاحب ایسے عامل کا پتہ بتلاویں گے۔ جو دکھتا ہوا دانت عمل سے نکالتے ہوں۔ بشرطیکہ شرک نہ ہو۔

پتہ بتلانے والے صاحب کو معاوضہ پیش کیا جائے گا۔

پتہ:۔ متلاشی۔ معرفت اخبار اہلحدیث امرتسر

تصانیف حضرت مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

تنقید تقلید } یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضےٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ علاوہ ازیں جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔

فتوحات اہل حدیث } اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید } اس میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۶ر

(متعلقہ عام اہل اسلام)

تعلیم القرآن } اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ مطلب چند ورقوں میں جمع کیا ہے۔ ۱ر

قرآن اور دیگر کتب } قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر

اسلامی تاریخ } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختصر حالات بالکل آسان پیرایہ میں۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱ر

خصائل النبی } ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے۔ قیمت ۱ر

السلام علیکم } اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلےٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر اہلحدیث امرتسر**

پلنگ کے پھول

} یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو، اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک عہ۔

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

بہار شباب

} یہ کتاب دہلی کے مشہور حکیم مسیح الملک محمد اجمل خان کے والد بزرگوار کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب کی خوبی نام ہی سے واضح ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سلسلہ کتب اسلام

تصانیف مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب } مع فرہنگ ۔ ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کے بیان ہیں ۔ گویا کہ اسلام کے کل اصول ۔ قیمت

اسلام کی دوسری کتاب ۔ مع فرہنگ ۔ اس کتاب میں نماز کے متعلق مسایل لکھے گئے ہیں ۔ قابلدید کتاب ہے ۔ قیمت ۲ر

اسلام کی تیسری کتاب } (مع فرہنگ) اس کتاب میں حج ، زکوٰۃ ، نکاح ، طلاق ، عدت وغیرہ کے متعلق نہایت اعلےٰ مضامین ہیں ۔ قیمت صرف ۲ر

اسلام کی چوتھی کتاب } (مع فرہنگ) خرید وفروخت ، تجارت صناعت شراکت ، وقف ، نذر ، قصاص ، دیت ، فرائض وغیرہ کے متعلق ۱۵ باب لکھے گئے ہیں ۔ قیمت ۳ر

اسلام کی پانچویں کتاب } اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ درج ہیں ۔ جن کے ضمن میں حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کے زمانہ تک کی کل فتوحات کا ذکر آجاتا ہے ۔ قیمت ۶ر

اسلام کی چھٹی کتاب } اس میں پہلے تو قرآن شریف کی کل دعائیں ایک جا جمع کی گئی ہیں ۔ بعدہٗ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب وروز کے وظائف اور اذکار درج ہیں ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

اسلام کی ساتویں کتاب } اس میں اخلاص ، اتباع سنت ، تعلیم ، تعلم ، تعظیم ، علما کی ترغیب اور بدعت ، بے ادبی علماء بزرگان ، بے سود جھگڑے ، ترکیب جماعت کی ترتیب اور نماز ، روزہ ، زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی وترہیبی مسائل درج کئے گئے ہیں ۶ر

(۵۰۷)

اسلام کی آٹھویں کتاب } اس میں حج ، نکاح ، جہاد ، بیع ، شری کے مسائل اور طعام ، لباس ، حدود ، حسن ومعاشرت اور والدین کے ساتھ احسان کرنے اور خلقت خدا کے ساتھ شفقت کرنے کی ترغیب کے متعلق (۱۱) باب لکھے گئے ہیں ۔ قیمت ۶ر

اسلام کی نویں کتاب } اس میں نیک صحبت ، زہد ، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی ، دوزخ ، عذاب قبر ، اللہ کے ڈر ، تقوےٰ ، توکل ، اور صبر کے متعلق ایک سو سے زیادہ باب درج ہیں ۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۶ر

اسلام کی دسویں کتاب } یعنی تاریخ لب لباب ۔ اس میں سب سے پہلے ابتدائے عالم کا ذکر ہے ۔ بعدہٗ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ابراہیم علیہ السلام وغیرہ وغیرہ کل پیغمبروں کا مفصل حال لکھتے ہوئے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات تحریر کئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد حواری عیسےٰ علیہ السلام اور چند بزرگوں کے حالات ۔ پھر مشہور مختلف ممالک کا ذکر ۔ خلفائے اربعہ ، بنو امیہ عباسیہ کے حالات بھی ہیں ۔ مع علم جغرافیہ کے ۔ قیمت صرف ۸ر

ہم اور آپ قانون کی ہوا میں سانس لیتے ہیں

ہمارا روز مرہ قانون کی گرفت میں ہے

اور

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ ۔ کوئی چھوٹے سے چھوٹا فعل ایسا نہیں

جس پر کوئی نہ کوئی قانون مسلط نہ ہو!

پھر اگر ہم قانون کو نہ پڑھیں اور نہ سمجھیں

تو

ہماری کتنی بدنصیبی ہے

میں آپ سے سچ عرض کرتا ہوں ۔ کہ قانون کے جانے بغیر

ہمارا جینا موت کے برابر ہے

ایسی تاریک زندگی میں

رسالہ **"قانون"** لاہور

ہمارے لئے ایک مشعل ہدایت ہے

اگر ہم اس سے محروم رہیں تو یہ ہماری بدبختی ہے اور بدقسمتی

ہمیں چاہیئے کہ "قانون" کو باقاعدہ پڑھا کریں

بے حد مفید اور کار آمد چیز ہے

قیمت سالانہ ۳ر ۔ علاوہ محصول ڈاک ۔ فی پرچہ ۶ر

ملنے کا پتہ :- مینیجر رسالہ "قانون" ۔ انار کلی لاہور (پنجاب)

ahmadimuslim.de

اسلام کی گیارھویں کتاب

اس میں تمام عقائد اسلام یعنی ثبوت صانع عالم یعنی اللہ عزوجل اور ثبوت توحید اور ثبوت نبوت وحدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور نبوت وعظمت انبیاء علیہم السلام وثبوت قیامت، ردّ تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالےٰ درج ہیں۔ ہر ایک عقیدہ کو قرآن شریف کی آیات اور حدیث شریف واقوال ائمہ اور مخالفین کے الزامی جوابات سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب میں ۸۰ بحثیں صرف اصول کے متعلق ہیں۔ چنانچہ ثبوت صانع باری تعالےٰ کے متعلق ۱۰۳ دلائل ہیں۔ قیمت صرف عہ

اسلام کی بارھویں کتاب

اس میں بیان اقسام حدیث وتعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے کا بیان اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں بول، منی مذی وغیرہ کے احکام، جنبی اور حائضہ کے احکام، جمعہ، میت، استحاضہ کے احکام، چمڑے کی طہارت کا بیان، استنجا، وعظ کے احکام، جنبی کے تیمم کا بیان، بچوں کی نماز، نمازوں کے اوقات، نمازوں کے نوافل کا بیان۔ نماز قضا کی ترتیب، اذان کا بیان، تکبیر، ستر، عورت کے ستر کے احکام۔ مسائل لباس، تصویر دار کپڑوں کے احکام۔ یہ مختصر حال ہے۔ حجم ۲۰۴ صفحات۔ قیمت عہ

اسلام کی تیرھویں کتاب

اس میں بھی احکام نماز کے متعلق ہی درج کئے گئے ہیں۔ جیسے جوتی پہننا، کشتی پر یہود ونصاریٰ کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، نماز میں ہاتھ باندھنے کے بارہ میں مختلف اقوال قراۃ فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر وخفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰت کے اختلافات، رکوع، سجدہ۔ قومہ، تشہد وسلام پھیرنے اور ان کے بعد کے احکام واضح بیان کرکے نماز کے توڑنے اور مکروہ کرنے

اور سلامت رکھنے والے امور بیان کرکے سترہ اور ہر قسم کے نوافل جو فرض رکعتوں کے پہلے یا بعد ہوا کرتے ہیں۔ نیز فرضیت جمعہ وترغیب تہجد، وتر، نماز اشراق، تحیۃ المسجد، الضحیٰ، خاصکر قیام، رمضان تراویح کے متعلق جتنے اختلافات یعنی تعداد رکعات اور تعیین وافضلیت وقت وغیرہ کے متعلق ہیں۔ محققانہ طور سے ظاہر فرماکر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر اور عورتوں کے مساجد میں آنے کے متعلق کل احکام جماعت میں شمولیت کا اجر۔ نیز فرائض وشرائط امام پر مفصل بحث کرکے مسبوق بالجماعت وتارک جماعت اور نابینے لڑکے، غلام، فاسق، مسافر، تیمم کنندہ ونشست وغیرہ اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے یا نہ پڑھنے اور ترتیب صفوف اور فرائض نوافل کے لئے جگہ تبدیل کرنے کے بارہ میں ایک سو پچاس نہایت بسیط ابحاث ذکر کی ہیں۔ ضخامت ۲۳۲ صفحات قیمت صرف

اسلام [illegible] کتاب

اس کتاب میں پہلے نمازِ [illegible] مسائل جیسے بیمار، مسافر، سوار کی نماز، اور مسافت سفر کی حد وتعیین ایام اور ابر وبارش کے دن نماز کا حکم۔ اور جمعہ کی فرضیت ہر بستی اور شہر میں۔ غسل، خطبہ، چاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن، تکبیرات، قرأت، جنازہ علی الغائب، روح کے حالات، زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب کے متعلق مفصل بحث کرنے کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو شروع کرکے چارپایوں، گھوڑوں، کھیتی، پھلوں، شہد، سونا، چاندی، زیور، دفینہ، معدن کی زکوٰۃ کے احکام اور زکوٰۃ کے مصارف وغیرہ۔ قیمت صرف عمر

سب کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

تصنیفات کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں

زبردست رعایت

ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کے حق میں اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک بددعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا جس کا نتیجہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ستائیس سال ہو گئے ہیں اور حضرت ممدوح بفضلہ تعالےٰ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء تک سلامت موجود ہیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے نتیجہ کی خوشی میں کتب خانہ ہذا کی طرف سے ہر سال رعایت کی جاتی ہے۔ تاکہ عوام الناس بھی اس خوشی میں شریک ہوں۔ چنانچہ حسب معمول امسال بھی یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعائت کی جاویگی

تصانیف حضرت ممدوح۔ سوائے تفاسیر اردو وعربی ۵ روپیہ کی قیمت کی کتب تک۔ فی روپیہ ۲ر کمیشن۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

DELHI 25 APR 35
HINDU SABHA COLLEGE 25 APR. 35

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۷

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤساء و جاگیرداران سے ″ ۱۲ـ
عام خریداران سے ″ ۵ـ
″ ″ ششماہی ۳ـ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲ـ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۰۹)

1460

امرتسر ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
دیوبندی اور بریلوی مکالمہ - - - صـ۳
جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت صـ۴
کیا مرزائی عیسائی ہیں؟ - - - - صـ۵
مرزا جی کا کھیت پھل لا رہا ہے - - - صـ۸
حدوثِ مادہ و ارواح - - - - صـ۹
یادگار حسین سے سبق - - - - صـ۱۰
برہان التفاسیر - - - - - صـ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۲
خطاب باسلام صـ۱۳ متفرقات صـ۱۳
ملکی مطلع صـ۱۵ اشتہارات - صـ۱۶/۲۰

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو

از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برقؔ بیجاپوری

یہ اشعار اُس وقت کے آئے ہوئے ہیں جب اخبار اہلحدیث کی بتیسویں جلد نومبر ۱۹۳۴ء کو شروع ہونے والی تھی۔ مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہو گئے۔ لہٰذا آج درج ہیں۔ (مدیر)

خوش ہو کے یہ کلیاں کہتی ہیں
کوئی دیکھے بہارِ نشاط انگیز

کیوں دیکھ کے اس کو سرور نہ ہو
ہیں کیف خمارِ نشاط انگیز

بس اس کو خدا قائم رکھے
کہ ہے گل زارِ نشاط انگیز

تاریخ بھی اس کی کیا کہئے
ہیں خوب افکارِ نشاط انگیز

اے برقؔ جو کی فکر آئی ندا
نکلا اخبار نشاط انگیز

۱۳۵۳ ہجری

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی حفظ ہو جاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

خوشخبری حکومت حجاز نے عازمین بیت اللہ شریف وزائرین مسجد نبوی کی سہولت کے لئے آیندہ سال سے وہ تمام ٹیکس جو حجاز میں مثلاً معلمی، محصول، کرایہ وغیرہ ادا کئے جاتے تھے ان میں پچیس فیصدی تخفیف کر دی ہے۔ آیندہ سال حکومت کی طرف سے سالانہ اعلانات میں اس تخفیف کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

—— امرتسر جالندھر روڈ پر دریائے بیاس کے پل پر ایک لاری اور چھکڑے کا تصادم ہونے سے بارہ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۵۔ اپریل کو سنا دیا گیا۔ آپ کو زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی اور بی کلاس کی سفارش کی گئی۔ چونکہ آپ کی طرف سے سشن کورٹ گورداسپور میں اپیل دائر کی جائے گی۔ اس لئے آپ کو چھ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

آغا حشر کاشمیری چندروز علیل رہ کر ۲۸ اپریل کو لاہور میں فوت ہو گئے۔ (خدا بخشے بڑے موحد اور موحدوں کے محب تھے) ہندوستان کے مشہور ادیب اور ڈرامہ نویس تھے۔

—— لاہور میں موچی دروازہ کے اندر ایک مسلمان کو قتل کر دیا گیا۔ پولیس نے تین اشخاص کو اس سلسلہ میں زیر حراست کر لیا ہے۔

—— امرتسر سے فرنٹیر میل سے سونا چوری ہو جانے کے سلسلہ میں پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کر لی ہے۔ اب ملزمین کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائیگا۔

—— مرزا سر ظفر علی سابق جج ہائیکورٹ پنجاب نے ایک انگریزی اخبار میں گورنر پنجاب کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کرائی ہے کہ قادیانیوں کو پنجاب میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس بدگمانی کو عام مسلمانوں کے دل سے دور کر دیا جائے کہ حکومت مرزائیوں کی طرفداری کرتی ہے۔

—— ڈاکٹر سر محمد اقبال نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

—— ملتان شہر میں ایک ہندو ایک مسلمان کے ہاتھوں سے قتل ہو گیا۔

—— حکومت پنجاب نے تمباکو کی فروخت اور اس کی کاشت بغیر لائسنس حاصل کئے ممنوع قرار دیدی ہے اسکے کاشتکار اور تاجر کو ہر سال نیا لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔ یہ حکم ۱۹۔ اپریل سے نافذ کیا گیا ہے۔ مگر ۳۰ جون تک بغیر لائسنس کے فروخت وغیرہ قابل تعزیر نہیں۔ لائسنسدار کی عمر ۱۸ سال سے کم اور خریدار کی عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہوگی۔

انجمن اہل حدیث ملتان

کا سالانہ اجلاس ۱۰۔۱۱۔۱۲ مئی کو منعقد ہوگا جس میں علماء کرام اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ فرمائینگے۔ لہذا جملہ شائقین توحید وسنت جلسہ ہذا میں شریک ہوکر داخل حسنات ہوں۔

سکرٹری انجمن مذکور۔ (عہ داخل اشاعت فنڈ)

—— آگرہ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر موضع لاہ میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین تصادم ہوا۔ تین ڈاکو ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ پولیس کو ان کے قبضہ سے اسلحہ اور بارود کی خاصی مقدار ملی۔

—— راجکوٹ میں ایک آدمی ہے جو ۲۸ سال سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک وہ کامیاب نہیں ہوا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ انسانی خون کی اوسط رفتار سات میل فی گھنٹہ ہے۔ گویا دن بھر میں ۱۶۸ میل کی مسافت طے کرتا ہے۔

—— ریاست حیدرآباد دکن میں حضور نظام کیطرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ آیندہ ریاست کے باہر کا کوئی اسلامی مبلغ ریاست کی حدود میں بغیر اجازت حاصل کئے تبلیغ کرنے کے لئے داخل نہیں ہو سکے گا۔

غریب فنڈ کی بابت کئی دفعہ احباب خیر کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ اس فنڈ سے جن سائلین کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے ان کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے مگر فنڈ میں عدم گنجائش کے باعث اخبار جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اگر احباب کرام اور دیگر شائقین حضرات کم و بیش اس فنڈ کی امداد فرماتے رہیں تو اسے کافی امداد حاصل ہو سکتی ہے۔

آمد از فتوی فنڈ ۱۲ سابقہ بذمہ فنڈ ۶؍۲ ۔ بقایا عہ

مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب) کے لئے از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۱۰/۹۹ کیٹل فارم ضلع ملتان عہ

عید آنہ فنڈ مرسلہ مولوی عبد الرحمن متولی مسجد اہلحدیث محلہ بسن لسن ایلور ۶ عہ

اشاعت فنڈ از سیکرٹری انجمن اہل حدیث پرتابگڈھ ۸ عہ وسیکرٹری انجمن اہل حدیث ملتان عہ جملہ ۴ ۔ سابقہ ۲ رہے ۔ کل میزان ۲ عہ
(۹-۳-۱۱۳ روپے)

قابل توجہ ناظرین اہلحدیث

(۱) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں کیونکہ اس میں حساب دوستاں درج ہے۔ ممکن ہے آپ کا نمبر بھی اس میں درج ہو۔

(۲) یکم مئی سے ۳۱ مئی تک تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (تردید عیسائی، آریہ، مرزائی، حنفی اور تائید مذہب اہل حدیث وعام اسلامی سوائے تفاسیر عربی واردو) پر ۲ آنہ فی روپیہ رعایت دی گئی ہے۔ آج ہی فرمائش بھیج کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ایران کے صوبہ مازندراں میں ۱۲۔ اپریل سے ۲۳۔ اپریل تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔

اصلاحی تصوف (اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن تیمیہ (۵۱۰) قیمت صرف ۸ ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

فلسفہ عبادت و سرمایہ سعادت ۔ جس میں نماز کا فلسفہ اور فوائد بیان ہیں ۔ قیمت ۸ر ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۴ھ

دیوبندی اور بریلوی مکالمہ

"اہلحدیث" یکم مارچ سنہ رواں میں ایک اشتہار دیوبندی جماعت کے ایک فرد کا درج ہوا تھا۔ جس کا نام تھا "صمصام قادری"۔ اس میں بریلوی حنفیوں کو خوب اڑے ہاتھوں لیا تھا۔ پھر "اہلحدیث" ۸ مارچ میں ایک اشتہار درج ہوا تھا جس میں بریلوی حنفی کی طرف سے اشتہار مذکور کا جواب تھا۔ دونوں اشتہار علم و اخلاق کا مرثیہ تھے۔ اب ایک اور اشتہار کلکتہ سے ہمیں پہنچا ہے جو دیوبندی راقم اول کی طرف سے نکلا ہے۔ دیوبندی راقم نے پہلے اشتہار میں اپنے نام کے ساتھ علاوہ اور القاب کے "تقلیدیہ" (بصیغہ مؤنث) بھی لکھا تھا۔ بریلوی راقم نے اس پر خوب مضحکہ اڑایا تھا۔ بار بار دیوبندی راقم کو "واہ ری بی تقلیدیہ" لکھا۔ ہم نے گمان کیا کہ یہ لفظ "تقلیدیہ" سہواً لکھا گیا۔ مگر اس دوسرے اشتہار میں دیوبندی راقم نے اپنے القاب اس طرح لکھے ہیں :۔

عبدالحلیم جہان آبادی حنفی، سنی، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ، صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، مقلدی تقلیدیہ۔

بجائے ایک صیغہ مؤنث کے دس دفعہ مؤنث لکھا ہے۔ اب ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تاہم ہمارا گمان ہے کہ ایسا لکھنے کی توجیہہ کچھ نہ کچھ دیوبندی راقم کے ذہن میں ہوگی۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ پہلے کرتے نہ باوجود تنبیہ کے دوبارہ حوصلہ کرتے۔ بہرحال اشتہار درج ذیل ہے :۔

"سرمہ ایمانی در چشم رضاخانی"

اول سے آخر تک غور سے پڑھو۔

کئی ماہ قبل صمصام قادری نام سے ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ جس میں مسلمانوں سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ مولوی احمد رضاخان صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی اور ان کے چیلوں کی طرف سے جو الزامات بزرگان دیوبند پر لگائے جاتے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ محض اتہام ہیں نہ تو وہ عقیدے ان کے افعال سے ظاہر ہوتے ہیں نہ اقوال سے نہ اُن کی کسی تحریر سے ثبوت ملتا ہے۔ جو کوئی تحریر ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے یا تو اس کا مطلب وہ نہیں ہوتا جو رضاخانی بیان کرتے ہیں۔ یا اُس میں اس قدر کتر بیونت اور تحریف کر کے اپنی طرف سے من گھڑت معنی لگا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے مضمون کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ جس سے مصنف یا مؤلف رسالہ و کتاب کو دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ہے جیسا کہ حسام الحرمین، رد المہند، بہار شریعت، کتاب اصول السنہ فی العقائد السنہ وغیرہ وغیرہ رسالوں سے ظاہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے صحیح راہ عمل یہ ہے کہ فخر دنیائے اسلام حاملان شریعت و طریقت ماحیان شرک و بدعت حنفی سنی علماء دیوبند اور ان کے ماننے والوں سے خواہ مخواہ بدظن نہ ہوں ان کو نا ملائم الفاظ سے (یعنی وہابی کافر) یاد کر کے مسلمانوں میں باعث تفرقہ بن کر گنہگار اور مورد عتاب خدائے قہار نہ ہوں اگر توفیق تحقیق ملے تو ان بزرگوں کے واقعات زندگی پر نظر ڈالیں۔ ان کے اقوال و افعال کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھیں۔ ان کی تحریروں کو اول سے آخر تک گہری نظر سے دیکھ جائیں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی دیندار جید عالم سے اپنی تشفی کر لیں اس طرح سے حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور مسلمان اپنے سچے رہنمائے دین حنیف کو پہچان جائیں گے۔ یہ تو تھا مذکور بالا اشتہار کے مضمون کا خلاصہ۔ بحمداللہ اشتہار کا خاصہ اثر پڑا۔ کلکتہ ٹاؤن اور مضافات کے ہزاروں ہزار مسلمان راہ راست پر آ گئے۔ اور کتنے ہیں جو بتدریج سدھر رہے ہیں۔ اسلامی رواداری اور تحقیق و تفتیش کا یہی جوش و خروش اگر کچھ دنوں تک قائم رہا تو یقین ہے کہ دنیائے کلکتہ علی الخصوص رضاخانیوں کی گندی سڑی ہوئی ہوائے ضلالت سے ضرور صاف ہو جائیگی اشتہار سے مقصود سچے مسلمانوں کو بڑے فتنے سے بچانا اور بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانا تھا۔ سو یہ بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو رہا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر حقیقت میں دشمنان اسلام کے ایجنٹ و دلال ہیں۔ جو مسلمانوں میں تفرقہ

اثبات التوحید (۵۱۱)

ahmadimuslim.de

ڈال کر اور آپس میں لڑا کر شیرازۂ اسلام کو بکھیرنے کی ذلیل کوشش کر رہے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مولویوں اور پیروں کے لباس میں دنیا کمانے کے لئے شرک و بدعت کے جال میں پھنسا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور علماء حقانی پر قسم قسم کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ اسی قماش کے لوگ اس اشتہار سے بجائے فائدہ حاصل کرنے کے گھبرا گھبرا کر چیخنے لگے ہیں۔ ان کی جماعت میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ بعض کے شکم میں مخالفت نے اس قدر قراقر پیدا کر دیا ہے کہ ہر جگہ ہوائے فریب چھوڑتے پھرتے ہیں۔ بعض کے خلاف دست آرہے ہیں۔ جن سے بد دینی تعفن پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ گویا میرا اشتہار مسلمانوں کے لئے مقوی ایمان ثابت ہوا۔ اور بدعتی رضاخانیوں کے لئے مُسہل مادہ ضلالت۔ سچ ہے ازلی گمراہوں کو ہدایت نامہ سے بجائے ہدایت کے ضلالت ہی ملتی ہے۔ باران رحمت ہر زمین کو یکساں سیراب کرتا ہے مگر بعض زمین سے سنبل و ریحاں اُگتے ہیں اور بعض سے خار و خس ؎

در باغ لالہ روید و در بوم خار و خس

اس وقت میرے پیش نظر تبلیغ جیلانی اشتہار ہے۔ جس کو غالباً کسی رضاخانی جاہل نے اپنے پشت پناہوں کی مدد سے مغلظات کی گندگی سے آلودہ کرکے اچھالا ہے۔ سچ ہے جاہل اپنی ہی مرغوب چیز تحفے میں پیش کیا کرتے ہیں۔ میرا اشتہار عینک کا نقشہ اور مضمون میں عدم بصیرت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مضمون بصارت و بصیرت دونوں سے محروم ہے۔ وہ بغدادی روغن زیتون کی سر پر مالش، اور معجون بدعت کا اندرونی استعمال اور عصائے احمد رضاخانی پکڑ کر بصارت و بصیرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تشخیص مرض و تجویز نسخہ ہی سرے سے غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ضلالت کی تاریکی میں ٹامک ٹوئیں مار رہا ہے۔ شرفا مغلظات کا جواب مغلظات سے نہیں دیا کرتے

نہ انسان نما درندوں سے الجھنا قرین صواب ہے ؎

دشنام اگر بد خیسے چارہ نبود بجز شنیدن
گر پائے کہ سگ گزیند۔ باسگ تواں عوض گزیدن

(۳) ٹیٹا گڑھ ضلع چوبیس پرگنہ میں بدعتیوں نے اہل حدیث جماعت کو مناظرہ کی دعوت دی تھی جب جماعت اہل حدیث کے مقتدر علماء کرام مقابلہ پر آگئے تو رضاخانی بیک بینی و دو گوش سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے اور بھاگتے وقت چھچھوندر جیسی گندگی اس طرح چھوڑتے گئے کہ نقص امن کا بہانہ کرکے وہاں کے مجسٹریٹ سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرا دیا۔ بھلا ایسی صورت میں مناظرہ کس طرح ہو سکتا تھا اور رضاخانیوں نے اشتہار کے ذریعہ یہ خبر مشہور کر دی کہ وہابی مناظرہ کرنے سے بھاگ گئے۔ مگر جبکہ مجسٹریٹ کی نوٹس اردو میں اشتہار کی صورت میں چھپ کر مسلمانوں کے سامنے آگئی تو معلوم ہوا کہ مناظرہ ہوا ہی نہیں۔ رضاخانیوں نے جھوٹا اشتہار چھپوا کر مشہور کر دیا تھا وہابی میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ مسلمانان انصاف کریں کہ یہ شرارت کس کی طرف سے شروع کی گئی تھی۔ اور ہمارے حنفی دیوبندی علماء حقانی کا اس واقعہ سے تعلق ہی کیا تھا۔

(۴) مسجد نا خدا اور کل مسجدیں خدا کی ملکیت ہیں۔ مسلمانوں کو حق ہے کہ اس میں عبادت کریں۔ کلمۂ خیر کی تبلیغ کریں۔ متولیان مسجد یا اور کسی کو یہ حق نہیں کہ کلمۂ خیر کی تبلیغ سے کسی کلمہ گو کو روک دے۔ ہمارے علماء کرام نے تم لوگوں کے شر سے خود ہی احتراز کیا تھا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم لوگ اپنے اسلامی حق سے دست بردار ہو گئے۔ آیندہ جب کبھی ہم ضرورت سمجھیں گے اپنے حق سے کام لیں گے۔ یہ تو تھی ہمارے علماء کی حقانیت اور شرافت کہ محض تم جیسے چند نا سمجھوں کو بھی ناخوش کرنا پسند نہ کیا مگر تمہارے علما کیا ایسے ہی شریف اور حق کوش ہیں کہ گذشتہ سال مسجد ٹیپو سلطان واقع دھرم تلہ میں تمہارے مولویوں مخصوصاً حامد رضا خاں و امجد علی خاں نے بزرگان دیوبند پر تبرا بازی شروع کر دی تھی۔ آخر متولی مسجد نے بذریعہ پولیس کے ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا سر کچل کر رکھ دیا۔ کہو میاں رضاخانی اب تم کو اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر آگیا۔ مناظرہ کا چیلنج تم لوگوں نے ہمارے علماء کرام کی تشریف بری کے بعد عامیانہ طریقہ پر دیا تھا۔ اب اگر تم شریف مرد میدان ہو تو سامنے آجاؤ۔ حفظ امن عامہ کی تحریری ضمانت بذریعہ پولیس کمشنر کلکتہ کے دو اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ اعلان کرو۔ پولیس کمشنر کے ذریعہ اعلان کراؤ کہ جلسہ گاہ مناظرہ میں ذمہ دار پولیس افیسر پولیس جمعیت کے ساتھ حفظ امن قائم رکھنے کے لئے موجود رہے گا اور کسی قسم کا شور و ہنگامہ نہ ہونے پائے گا۔ اس کے ساتھ حلف اٹھا کر بذریعہ اخبارات و اشتہارات کے اعلان کرو اور اقرار کرو کہ بصورت شکست توبۃ النصوح کرکے سچے مسلمان بن جاؤ گے۔ پھر دیکھو کہ ہمارے علماء حقانی کس طرح سے تمہارے جھوٹے الزامات و اتہامات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔ مگر کہاں تم اور کہاں ہمت مردانہ و علمی سرمایہ ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

رضاخانیو! وہ زمانہ لد گیا جب تمہارے فریب کا جادو چل جاتا تھا۔ اب بحمد اللہ مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور تمہارے فریبوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

(۵) ولایت حسین بدعتی الہ آباد میں خواہ مخواہ عیسائی مناظر عبد الحق سے الجھ پڑا تھا۔ جب ناطقہ بند ہونے لگا تو جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بھڑا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اب بدعتی بھیّاؤں سے کوئی پوچھے کہ جب تم میں اتنی قابلیت نہ تھی تو غیر مسلم قابل مناظر سے کیوں مقابل ہوئے۔ اور جب تم وہابیوں کو کافر کہتے ہو تو اُن کے مقتدر عالم کو اپنی مدد کے لئے کیوں بلایا۔ جس نے آکر صرف بدعتیوں ہی کی نہیں بلکہ کل اسلامی فرقوں کی لاج رکھ لی۔ او رضاخانی! تجھ پر تو یہ مثل صادق آتی ہے ؎

بے ادب باش ہرچہ خواہی گو۔ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

ﮦ بڑا کیا سپاہی کاہے کو ہوتا ہے، لڑنے کو دیوریہ ہو یا نگینہ، الہ آباد ہو یا رام پور خدمت گار کا کام خدمت کرنا ہے۔ (اہلحدیث)۔ × آغا تلوار میان کن! (اہلحدیث)

ظفر المبین۔ مخالفین کے ان اعتراضات کا جواب جو کہ (۵۱۳) [illegible]

(۱) حسام الحرمین اور بہار شریعت جیسی پوچ اور پڑ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات اور ان کے بدتہذیب چیلوں کی ہذیانیات کا ایک ایک نہیں بیسیوں معقول دندان شکن جوابات دیئے جا چکے ہیں جن کا واقعی جواب خود مولوی احمد رضا خاں اپنی زندگی میں نہ دے سکے۔ اب ان کی ذریات کیا دے سکتی ہے۔ ایسی لایعنی باتیں بکنے کے لئے کوئی اُن کی زبان کیسے بند کر سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

تازہ بتازہ نو بنو رسالوں میں سیف یمانی، خنجر اسلامی، سیف علی، فیصلہ خصومات، علمائے دیوبند کے عقائد ایسے بہترین رسالے ہیں جن سے رضاخانی جمعیت میں بھگدڑ مچ گئی ہے اور بڑے بڑے رضائی جغادری سرنگوں بیٹھے ہوئے بغلیں جھانک رہے ہیں۔ رضاخانیو اگر تم میں ذرہ برابر بھی ایمان و شرافت ہے تو ان ننھے ننھے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں سے کسی ایک ہی رسالہ کا معقول جواب دو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم رسالہ الفرقان ہی کا جواب اپنے جغادریوں سے لکھوا دو۔ جو ہر مہینہ بریلی سے نکلتا ہے۔ حامد رضا خاں کے سینہ پر کودوں دلتا اور اچھی طرح سے مزاج پرسی کرتا رہتا ہے۔ یہ اور کل رسالے دفتر الفرقان بریلی یوپی سے معمولی قیمت پر ملتے ہیں۔ یہ تو تھا چند جھوٹے الزامات کا استخوان شکن جواب۔ کہو میاں رضاخانی! تم یہاں سے چلے تھے وہیں واپس کر دیئے گئے یا نہیں۔ تم نے چاند پر تھوکا تھا مگر وہ تمہارے منہ پر ہی اُلٹا پڑا

سہ چٹکیوں میں اڑایا تیرا جوبن کیسا
مجھ کو او معشوقہ خود بیں تو نے سمجھا کیا تھا

اب آئندہ سے کسی اہل حق کے مونہہ نہ آنا۔ اور اپنے بغدادی تیلی سے کہہ دینا کہ جامہ سے باہر نہ ہوں۔ ورنہ رنگون سے زیادہ پیٹیں یا پیٹے جائیں گے۔ اخیر میں تم کو اور کل رضاخانیوں کو یہ نیک صلاح دیتا ہوں کہ اس اشتہار سرمۂ ایمانی کو دل کی آنکھوں میں لگائیں اور اگر کچھ بھی غیرت انسانی ہے تو قرآن، احادیث، اجماع، قیاس کو اپنا مسلک بنائیں اور بزرگان دین کے نقشِ قدم کو مشعل راہ یقین کریں۔ یہ تو تھا تمہارے ناشتہ کا سامان اب کچھ غذا کا سامان بھی لیتے جاؤ۔

قول فیصل برادران اسلام! امر واقعی یہ ہے کہ نہ علماء دیوبند معصوم ہیں کہ اُن سے خطا سرزد ہی نہ ہو سکے نہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی بانی فرقہ رضاخانی معصوم تھے۔ اور علماء کی رائے میں اختلافات کا پیدا ہو جانا بھی تعجب نہیں ہے۔ مگر جو اختلافات مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور علمائے دیوبند کے درمیان پیدا ہوئے اس میں ایک ناگوار اور غیر شریفانہ صورت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ حنفی سنی علماء دیوبند جن بیہودہ و فاسد عقائد کو باطل اور کفر کہتے ہیں جن باتوں سے وہ نفرت اور بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ جن گندہ و فاسد خیالات کی خفیہ اور علانیہ درس تدریس وعظ اور رسائل کے ذریعہ ہمیشہ تردید و مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں باتوں کو احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے متبعین علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے علماء دیوبند کا عقیدہ بتاتے ہیں کیا اس سے بھی بڑا کوئی ظلم ہو سکتا ہے۔ کیا اس جھوٹ اور دروغ بیانی کی کوئی حد ہے مگر وہ رضاخانی کے ملا و نقلی پیر علماء دیوبند کے یہ عقائد بتاتے ہیں:۔

۱۔ خدا کا جھوٹ بولنا جائز ہے۔ ۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ علم میں شیطان سے کم ہے۔ ۳۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانوروں اور مجنوں کے مثل ہے۔ (نعوذ باللہ) اے اللہ اپنے پناہ میں رکھیو۔ آپ غور فرمائیں کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کیا اس وقت تک کیا ایک شخص بھی ایسا ہوا ہے جو خدا کی توحید کا مقر ہو اور اس کے احکام کو واجب التعمیل اور فرض جانتا ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ نعوذ باللہ خدائے قدوس کی طرف کذب یعنی جھوٹ کی نسبت بھی کرتا ہو۔

کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد اس ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کوئی کافر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن بھی ایسا ہوا ہے جس نے ایسا کہنے کی جرأت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانوروں اور مجنوں کے مثل ہے۔ یا حضور کا علم مرتبہ میں نعوذ باللہ شیطان سے کم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ہرگز نہیں ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علماء دیوبند جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیم کی نشر و اشاعت اور اسی کی درس و تدریس میں اپنی عمریں صرف کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق ایسا عقیدہ رکھیں۔ ان امور کی نسبت علماء دیوبند کی طرف جتنا بڑا ظلم ہے وہ ظاہر ہے لیکن گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں نقلی پیروں کے اس حرکت کی وجہ سے خود اسلام اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں کا جو خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ یا خود جاہل مسلمانوں کے خیالات پر جو برا اثر پیدا ہو سکتا ہے وہ شدید خطرہ کا موجب ہے۔ گمراہ فرقہ رضاخانی کے × ملا جھوٹے نقلی پیروں کی جماعت کہتی ہے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم جو اچھی طرح کتاب و سنت کے ماہر ہیں اور جن کی عمر کا بڑا حصہ احادیث اور تفاسیر کی تعلیم میں صرف ہوا ہے وہ اور ان کے دیکھا معتقدین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں۔ اور شیطان کے مثل یا اس سے کم سمجھتے ہیں۔ جانوروں اور مجنون کی طرح جانتے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا کہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہا ہے۔ یا ہجو کر رہا ہے۔ ایسی حرکت جو یہ ملائے رضاخانی کرتے ہیں ایسا کرنے والا مسلم ہو سکتا ہے یا غیر مسلم۔

خ۔ بندہ و میرا اعتقاد ہے کہ ہرگز دنیا کا کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت ایسا اعتقاد رکھے قطعاً نہیں رکھ سکتا جو یہ لوگ علماء حقانی کی ایک بڑی جماعت کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ مگر تماشا یہ ہے کہ گروہ رضاخانیوں کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ہے جب تک یہ اعتقاد

× یہاں ایک لفظ ایسا گندہ ہے کہ ہم نے اسے نقل کرنا پسند نہیں کیا۔ (اہلحدیث)

معیار حق۔ تقلید کی تردید میں بےنظیر کتاب۔ (۴۰۲) مصنفہ مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ قیمت ۱۲ دیکھو

نہ سکے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم اور کروڑہا مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا برا سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

ضروری تنبیہ۔ میں مسلمانان کلکتہ کو صاف اور واضح لفظوں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جسقدر آج تک اشتہار بازی اور رسالہ بازی کی گئی ہے اور اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہایت ہی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ مسلمانان کلکتہ علماء دیوبندی وہ تمام کتابیں (کہ جس کا حوالہ گمراہ فرقہ رضاخانی دیتا ہے) کلکتہ کے بازاروں میں ملتی ہیں۔ صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال اور تحقیقات کرکے اسی قسم کی بدترین توہین وتذلیل اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو ہوتی ہے (جو یہ گروہ رضاخانی کے ملا اور پیر کرتے ہیں) اس کا ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کردیں۔ یعنی گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں اور جھوٹے نقلی پیروں کو نہ تو مجلس میلاد میں وعظ کہنے کو بلائیں نہ ان کی کتابوں کو خریدکر پڑھیں اور نہ ان سے مرید ہوں۔ اگر مسلمانان کلکتہ ایسا نہیں کرتے تو ایک بہت بڑا طبقہ متدین مسلمانوں کا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ مسلمانان کلکتہ خود ہی محفل میلاد کے بہانہ سے عام مسلمانوں کو دعوت دیکر ایک جگہ جمع کرکے گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں، جھوٹے نقلی پیروں کو بلاکر مجمع عام میں اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین وتذلیل کراتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے غصہ وغضب سے بچنے کے لئے بیچارے حنفی دیوبندی علمائے حقانی کی طرف منسوب کرکے رسالہ وکتاب چھاپتے ہیں کہ علماء دیوبند نے فلاں فلاں کتاب میں اللہ اور اس کے مقدس رسول صلعم کی شان میں ایسی ایسی گستاخ عبارتیں لکھی ہیں مگر جبکہ علماء دیوبند کی کتابوں کی صفحہ وسطر کے حوالجات سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے تو وہاں اس کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ بلکہ وہاں تو ان آیات قرآنی واحادیث نبوی صلعم کا تذکرہ وحوالہ ہوتا ہے جو کہ کفر شرک و گمراہی بدعت سے بچانے والی ہوتی ہیں۔ مسلمانوں اگر اعتبار نہ ہو تو علماء دیوبندی کتابوں کو کلکتہ کے بازاروں سے خرید کر صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال کرکے سچ اور جھوٹ کا پتہ چلاؤ۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ گروہ رضاخانی کے ملا وپیر خود ہی اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں برے برے الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر صرف مسلمانوں کے خوف سے اپنے کو بچانے کے لئے علماء دیوبند کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں میں مولوی حشمت علی لکھنوی رضاخانی کی وہ تقریر جو انہوں نے سنبھل میں کی ہے۔ اور جس کو رسالہ الفرقان سے نقل کرکے دیتا ہوں۔ مسلمانان کلکتہ اس کو پڑھیں اور ایمانداری کے ساتھ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین وتذلیل حنفی دیوبندی علماء حقانی کرتے ہیں یا گمراہ فرقہ رضاخانی کے مکار ملا اور جھوٹے پیر کرتے ہیں۔

بریلی کا نیا مذہب اور قبروں کی نئی دنیا

مخالفین اسلام کو ایک ضروری انتباہ!

ذیل کا مضمون جناب منشی محمد نسیم صاحب اسرائیلی سنبھلی کی طرف سے بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جو بجنسہ درج ذیل ہے۔ (مدیر)

بریلوی جماعت کے مشہور مبلغ اور مناظر مولوی حشمت علی صاحب کے نام نامی سے کم لوگ ناواقف ہونگے وہ یہاں سنبھل آئے اور عشرہ محرم میں آپ نے اپنی تقریروں سے مجالس شہادت کو رونق بخشی۔ (اللہ بہتر جزا دے) مگر ان تقریروں میں دو باتیں آپ نے بالکل نئی لیکن زور وشور کے ساتھ بیان کیں۔ ایک یہ کہ خدا حاضر وناظر نہیں ہے۔ اس کو حاضر وناظر سمجھنے اور سمجھنے والے گمراہ اور بیدین ہیں یہ صفت خدا کی نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ دوسرے یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی ازواج مطہرات (یعنی بیویاں) اور اولیاء کرام کی نیک بیویاں مرنے کے بعد انہیں کے ساتھ قبروں میں رہتی ہیں اور دنیا کی طرح وہاں بھی اُن کے درمیان ازدواجی تعلقات (یعنی میاں بیوی کے تعلقات) قائم رہتے ہیں اور توالد وتناسل کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔ (گویا ان قبروں میں برابر بچے پیدا ہورہے ہیں) چونکہ یہ باتیں مولوی حشمت علی صاحب نے عام مجمعوں میں بیان کیں اور بار بار یہ بھی اعلان کیا کہ اس بارے میں اپنے پاس کافی دلائل رکھتا ہوں۔ (جس کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں عینی شاہد سنبھل میں موجود ہیں)۔ اس لئے یہ چیز دوسرے مخالف اسلام تک بھی پہنچ گئی اور اس کو انہوں نے اسلامی تعلیم سمجھ کر براہ راست مذہب مقدس پر حملے کرنے شروع کردیئے۔ چنانچہ عام شاہراہوں اور بازاروں میں بھی اس کے چرچے ہونے لگے۔ یہاں تک کہ ایک نوجوان سماجی نے خود مجھ سے اس کے متعلق گفتگو کی اور طعنہ کے طور پر کہا کہ اسلام کو بڑا توحید کا دعوےٰ تھا مگر اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اسلام خدا کو حاضر ناظر بھی نہیں بتلاتا بلکہ وہ پیغمبر اسلام کو حاضر وناظر منواتا ہے جو عیسائیت سے بدتر ہے۔ کیونکہ مسیحی لوگ خدا کی صفات یسوع مسیح کو تو دیتے ہیں مگر خدا کو ان صفات سے خالی نہیں کرتے۔ اور اسی سماجی نے یہ بھی کہا کہ..... قبروں میں بچوں کی گپ تو ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ انہوں نے نہایت رکیک اور مضحکہ خیز انداز میں اسلام پر حملے کئے اور میں بڑی مشکل سے اس نوجوان کو اطمینان دلاسکا کہ یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ مولوی حشمت علی کا ذاتی خیال ہے۔ لیکن چونکہ اب اس چیز نے بہت زیادہ شہرت حاصل کرلی ہے اور بظاہر یہ مرض متعدی ہوتا نظر آتا ہے اس لئے بذریعہ اخبارات میں یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی حشمت علی صاحب کے یہ عقائد ہرگز اسلامی عقائد نہیں ہیں۔ قرآن وحدیث میں کہیں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ حیرت ہے کہ وہ ایسی لغویات کیوں بکتے ہیں۔

حسن البیان۔ بجواب سیرۃ النعمان مصنفہ مولانا شبلی نعمانی (۲۱۴) ... امرتسر

ترسم خدا کہ عارف و زاہد کے نگفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اگر اس غلط پروپگنڈے کی تہ میں دشمنان اسلام کی کوئی خاص سازش نہیں ہے تو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب شاید ...... کے مریض ہیں ان کو علاج کرانا چاہئے۔ گذشتہ دنوں میں رنگون میں فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں جو ایک فوجداری کا مقدمہ آپ پر چل گیا تھا۔ اس کے فیصلے میں فاضل جج نے لکھا تھا کہ اس شخص کا مذہبی تقشف حد جنون تک پہنچ گیا ہے۔ (دیکھو اخبار روزنامہ "شیر" رنگون)

میں تمام مخالفین اسلام سے اخیر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ مولوی حشمت علی صاحب کی ان باتوں کو ہرگز اسلامی تعلیم نہ سمجھیں اسلامی تعلیم وہ ہے جو قرآن و حدیث میں ہے۔ اسی کے ساتھ میں مسلم انجمنوں اور مسلم اخبارات سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ میرے اس مضمون کو چھاپ کر اسلام کو ایک نئے فتنہ سے بچائیں۔ محمد مبین اسرائیلی از سنبھل"

(ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی، یوپی بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ ہجری)

آخری گذارش۔ اگر مذکورہ بالا خیرخواہانہ مضمون کے جواب میں جماعت رضا خانی کی طرف سے کوئی معقول تحریر پیش کی گئی تو خیر ورنہ اگر جہالت اور جھوٹ سے لبریز کوئی تحریر پیش کی جائے گی تو اس کے جواب دینے میں جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل کیا جائیگا۔ مسلمانوں کو چاہئے ایسے مکار مولوی اور میلاد خواں اور نقلی پیروں کے دھوکے سے بچتے رہیں جو کہ رینڈی اور چینا بادام کا تیل ملا کر عربی نام سے مشہور کرکے مسلمانوں کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچتے ہوں۔

المشتہر:۔ حامی ملت ماحی شرک و بدعت، قاطع سنت ضلالت و منافقت، خادم اسلام والمسلمین ملک عبدالعلیم جہان آبادی حنفی سنی قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ،

صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، مقلدی تقلیدیہ"

اہلحدیث | سارے اشتہار میں کسی مسئلہ یا عقیدہ کا تو ذکر نہیں ملا۔ البتہ اتنا ملا ہے کہ بریلوی صنف دیوبندی صنف پر غلط الزام لگاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اس رونے میں جماعت اہل حدیث بھی شریک ہے کہ مخالفوں کی طرف سے ان پر ایسے الزام لگائے جاتے ہیں جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ (بوجہ نہ کرنے تقلید شخصی کے) ائمہ مجتہدین کی توہین کرتے ہیں، خود ان سے اعلیٰ بنتے ہیں۔ اولیاء اللہ کی (بوجہ نہ استمداد کرنے کے) ہتک کرتے ہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (باوجود کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے) فقط اپنے بڑے بھائی جیسا جانتے ہیں، اہل بیت اور صحابہ کرام کو تو کچھ جانتے ہی نہیں۔

قادیانی مشن

جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ ہمیشہ امن و امان سے ہوتا تھا۔ کیونکہ اس میں اسلام کے امور عامہ پر تقریریں ہوتی تھیں۔ مگر اس دفعہ پروگرام میں خلاف معمول مضامین مخصوصہ پر تقریریں بھی درج تھیں۔ مثلاً ختم نبوت وغیرہ۔ ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت بھی اسلام کے امور عامہ میں سے ہے۔ مگر چونکہ پنجاب میں فرقہ قادیانیہ ختم نبوت کا قائل نہیں۔ اس لئے لازم تھا کہ تقریر میں اس فریق کا ذکر یا اشارہ ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی جو آئی گئی ہوگئی خاص قابل ذکر بات جو ہوئی وہ یہ ہوئی ہے کہ امت قادیانیہ کے جلانے سے جلے ہوئے مسلمانوں نے آوازے کسنے شروع کر دیئے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں چودہری ظفر اللہ خان احمدی کے ممبر ہونے کے خلاف جلسہ انجمن میں رزولیوشن پاس کیا جائے۔ لیکن کارکنان انجمن مذکورہ اپنے اصول کے ماتحت اس سے انکاری رہے۔ حاضرین جلسہ (مسلمانوں) کا جم غفیر اس پر مصر تھا۔ ۲۲۔ اپریل کو بعد دوپہر مغرب تک جلسے میں یہی شور محشر رہا! آخر کار وہی جماعت مولوی ظفر علی خان صاحب آف زمیندار کولے آئی۔ اور سٹیج پر ان سے تقریر کرا کر اپنے حسب منشاء ریزولیوشن پاس کرالیا۔ کیا یہ ریزولیوشن انجمن کا ہوگا یا پبلک کا۔ اس کا فیصلہ انجمن کی روئداد کرے گی۔ یہ تو ہے ایک واقعہ جس پر ہم کو تین طرح سے افسوس ہے۔

(۱) ایک یہ کہ انجمن حمایت اسلام نے اس دفعہ بیرون پنجاب سے بڑے بڑے معززین کو بلایا تھا۔ ان کے سامنے ایسی بدمزگی موجب دل شکنی اور بے رغبی بلکہ بدنامی کا موجب ہوگی۔

(۲) اس ہڑبونگ میں لازم ہے کہ چندہ میں بھی کمی ہوئی ہو۔

(۳) تیسری بڑی بھاری وجہ (افسوس) کی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایک پیشگوئی غلط ہوگئی۔ جس کے الفاظ مع تشریح یہ ہیں۔

لا نبقی لک من المخزیات شیئاً

(الوصیت)

(خدا فرماتا ہے۔ اے مرزا) تیری برائی اور مذمت کرنے والی چیزیں ہم اس طرح محو کر دینگے کہ ان میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

ہم حیران ہیں کہ چودہری ظفر اللہ خان اس اعلیٰ عہدے پر پہنچے ہیں جس کی بابت ان کے حامی کہتے ہیں کہ وہ اپنی لیاقت سے اس عہدہ کے مستحق ہیں۔ مگر مسلمان ان کو اس عہدے پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ کیوں؟

الہامات مرزا۔ مرزا قادیانی کے الہاموں کی تردید (۵۱۵) مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب قیمت ۱ر (محصول)

محض اس لئے کہ وہ مرزا صاحب کے راسخ مرید ہیں۔ بالفاظ دیگر مرزا صاحب کی مخریات یہاں تک متعدی ہیں کہ ان سے گذر کر چوہدری ظفر اللہ خان تک بھی پہنچ رہی ہیں۔ ایک شے کیا یہاں تو بہت سی اشیاء ہیں جن کا اثر موجود ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو دنیا چھوڑے ہوئے ستائیس سال ہونے کو ہیں مگر یہ پیشگوئی ہنوز معلق ہے۔ جس طرح آسمانی منکوحہ کے نکاح والی پیشگوئی ہنوز انتظاری کمرے میں ہے جس کی یاد میں مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے چلے گئے ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

بہرحال قومی حیثیت سے یہ واقعہ موجب افسوس ہے۔ لیکن ؎

اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

کیا مرزائی عیسائی ہیں؟

ایک مخفی راز کا انکشاف

رسالہ "المائدہ" (مسیحی) نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو "مسیحیت"، اس کے اماموں کو "پادری" اور پیروؤں کو "عیسائی" اور تمام احمدیہ جماعت (لاہوری و قادیانی دونوں فریقوں) کو "مسیحی امت" کہتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔ مگر مرزاجی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مرگئے مگر در اصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مُردہ سا ہوگئے تھے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف "سا" کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہوگیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہوگئے۔" اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دارومدار ہے کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بیفائدہ ہے۔" ہم کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے "پنجابی نبی" خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام ونشان مٹ جائیگا۔"

(المائدہ۔ لاہور ص۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث ۱۹- اپریل کے اہلحدیث میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کیلئے بجائے پادری کے پنڈت کا ثبوت دیا۔ تو "المائدہ" کے اڈیٹر صاحب نے ایک خط کے ذریعہ ہم پر اظہار خفگی فرمایا۔ اور لکھا ہے کہ:-

"ہم ہیں اصلی عیسےٰ مسیح کے ماننے والے اصلی مسیحی۔ اور "افضلی" اور "پنجابی" ہیں نقلی و جعلی "مسیح موعود" کے پیرو یعنی نقلی وفرضی مسیحی۔ ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی "پادری" کہنا اور "پادری" کہلانا ضروری ہے۔ خدا جانے آپ کو مسیحیوں سے کیا ضد ہے کہ ان کے اماموں کو پنڈت بنا کر آریہ دھرم پر احسان کرنا چاہتے ہیں۔"

(ایم۔ کے۔ خان مدیر المائدہ لاہور)

اہلحدیث جناب من! ہم کون ہیں کہ دو قریبیوں میں جدائی ڈالیں۔ مگر آپ کو معلوم بھی ہے کہ مرزائی مسیحیوں سے کیا رشتہ گانٹھتے ہیں۔ وہ رشتہ بہت قابل لحاظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ محمدی بیگم جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا اس سے مراد عیسائی قوم ہے جو مرزا صاحب کے دلائل قاہرہ کے سامنے مغلوب ہوکر محمدی مذہب (اسلام) میں داخل ہوکر محمدی بیگم بن چکی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد احمدی کے مضمون سے ایک فقرہ درج ذیل ہے:-

ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں بڑھتے دیکھتے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح ۲- جولائی ۱۹۳۴ء)

ہم تو اس رشتے سے خوش ہیں اور اسی خوشی میں فریقین کو خصوصاً دلہن والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں

عیسائیو! مرزا کی دامادی کی نسبت کیا کہتے ہو؟

مرزاجی کا کھیت پھل رہا ہے

دنیا میں ہر شخص جو بیج بوتا ہے برا ہو یا بھلا اس کا ثمرہ اسے ضرور ملتا ہے۔ مرزاجی قادیانی نے دنیا میں آکر سب سے بڑی اسلامی خدمت یہ کی کہ اسلامی گلزار میں دھتورے کا بیج کثرت سے بویا۔ یعنی جھوٹی نبوت کے زینہ کا دروازہ کھول گئے چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(ضرورۃ الامام ص۔)

آج اس بیج کے پودے جا بجا ظاہر ہو رہے ہیں مگر قادیان میں کابلی صاحب مدعی ہیں تو ابراہیم نامی ضلع بلگام میں دعویدار ہے۔ گناچور میں مرزاجی کی نبوت کا ظہور ہے تو ایک طرف چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل صاحب نبوت کے مدارج طے کر رہا ہے۔ سر دست ہمارے سامنے فضل صاحب کے نوشتہ رسائل پیغام حق ۱۹۳۵ ہیں۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ خدا نے اس غریب بندہ (فضل) کو مکالمہ کا شرف بخشا ہے۔ (پیغام ص۔ نمبر۔)

اس میں ہمارے قول کی تائید بھی ہے کہ اس خراب بیج کو بونے والے مرزا صاحب آنجہانی تھے۔ چنانچہ فضل صاحب نے مرزاجی کی الہامی عبارت نقل کی ہے۔

تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور ہر ایک

کاویہ علی الغاویہ - مرزائیت کی تردید میں ایک مشہور کتاب - قیمت حصہ اول ۸/ - حصہ دوم ۱۲/ - (منیجر)

ahmadimuslim.de

طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ (ص۵ ع۳)

مدعی مذکور مرزا صاحب آنجہانی کی طرح قرآنی آیات میں بھی تصرف کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

ولقد آتینا داؤد منا فضلا۔

ہم نے اپنے ازلی علم میں اپنی طرف سے داؤد ثانی مہدی قادیانی کو اس کی باقی عمروں کے خزانے جمع رکھنے کے لئے ایک بڑھی ہوئی اونچی شاخ مسمی فضل عطا کرنا مقدر کر رکھا تھا۔ (پیغام حق ص۵ ع۳)

آج سے قبل قرآن کے ترجمے سب غلط ہیں

مدعی مذکور کا دعوےٰ ہے کہ خدا تعالیٰ میری طرف الہام کرتا ہے۔

ہم تجھ کو لوگوں کا معلم بنا کر لائے ہیں تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں۔ یہی حال تفسیر بیان القرآن مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی ہے۔ اور ہماری قادیانی جماعت احمدیہ کے ترجمان القرآن انگریزی زیر طبع کے بارہ میں خدا کا حکم یہ ہے۔ خدا نے فرمایا وہ خدا کی کتاب کو بگاڑ کر لوگوں کے آگے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو حکم نہیں تھا کہ تفاسیر لکھیں۔ (ص۲ ع۱)

آخر میں مدعی مذکور نے خدا سے الہام پا کر لکھا ہے۔ انجمن احمدیہ کے ممبر ہوشیار ہو جائیں۔ (ص۸۔ نمبر مذکور)

؎ بھاگے بھاگے آئے ہیں خدا خیر کرے۔

(عبد اللہ ثانی امرتسری)

الہامات مرزا مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مرزا صاحب کے مشہور الہاموں کی تردید قیمت ۹ر پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حدوث مادہ و ارواح

(از قلم پنڈت آتمانند جی)

اس مضمون کی دو قسطیں "اہلحدیث" کے دو پرچوں (۱۹/۲۶ اپریل) میں درج ہو چکی ہیں آج تیسری قسط ملاحظہ ہو۔ (مدیر)

نیز مروجہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲ دفعہ ۵۰ صفحہ ۵۵۲ پر لکھا ہے:۔

"جب تمس (کمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اُس کو کچھ بھی ادراک (علم) نہیں رہتا۔ جب جیو دُکھ پاتا ہے تب اس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔"

نرکت میں بھی جو کہ ویدوں کی معتبر ترین تفسیر ہے لکھا ہے:۔

"पुरुष विद्यानित्यत्वात कर्म सम्पत्ति मन्त्रो वेदे"

ترجمہ۔ جیو کا علم انتیہ۔ حادث ہونے سے وید میں کرموں کا سمپادن بیان کیا گیا ہے۔

ان سب حوالجات سے بھی ثابت ہے کہ روح کی صفت علم بھی حادث ہے۔ لہٰذا حادث صفات کا موصوف جیو یعنی روح بھی حادث ہے۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" مطالعہ فرماویں۔ جس میں حدوث مادہ و ارواح اور رد تناسخ کے ابواب بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے اکثر حوالے ایسے ہیں جو برسوں کی محنت شاقہ اور ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں مل سکتے تھے۔ میرا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور ویدک دھرم کی تردید میں ایسی کتاب ویدوں کی پیدائش کے زمانہ سے لے کر آج تک کبھی شائع نہیں ہوئی۔ جس کی ایک ایک سطر قیمت سے بدرجہا زیادہ قیمتی ہے۔ جس کی تصدیق ناظرین خود کر سکیں گے۔ ناپسند آنے پر قیمت واپس۔

اب جبکہ روح اور مادہ حادث ثابت ہو گئے تو مسئلہ تناسخ بھی رد ہو گیا۔ کیونکہ جو سب سے اولین کائنات پیدا ہوئی جیسا کہ سوامی دیانندجی کی تحریر مندرجہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء سملاس ۹ صفحہ ۲۷۲ سے ثابت ہے جس کا حوالہ نمبر (۱۰) میں دیا جا چکا ہے۔ اور جس سے کائنات کے پرواہ روپ سے قدیم ہونے کی بھی تردید ویدانت درشن اور سوامی دیانندجی کی قلم سے ثابت ہے اُس کائنات اولین میں جو اجسام روحوں کو دیئے گئے وہ کن اعمال سابقہ کا ثمرہ تھے؟ کسی کے بھی نہیں۔ بعض آریہ سماجی نیستی سے ہستی میں آنے کی مثال طلب کیا کرتے ہیں۔ مثالیں بھی ہم ایسی ناقابل تردید پیش کرتے ہیں جو درشنوں میں دی گئی ہیں۔ مثلاً ویشیشک درشن ادھیائے ۲-۲-۳۲ میں لکھا ہے کہ

"लिङ्गाच्चानित्यः शब्दः"

ترجمہ (آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) اور انتپتی (پیدائش) روپ لنگ (نشان) سے شبد (آواز) انتیہ (حادث) ہے:

اسی طرح نیائے درشن ۲-۲-۱۴ میں بھی آواز کو حادث لکھا ہے اور ویدانت درشن میں بھی آواز اور آواز کے موصوف آکاش دونو کو ہی حادث لکھا ہے اور نیائے درشن ۲-۲-۱۴ میں کرم یعنی فعل کو بھی انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔

"न कर्मानित्यत्वात्"

ترجمہ (سوامی درشنانند) کرم (فعل) ابھی سپرش رہت (بلا لمس) ہے کنتو اُتپتی (پیدائش) دھرم والا ہونے سے انتیہ (حادث) ہے:

اسی طرح سانکھیہ درشن ۵-۱۱۶ نیز نیائے درشن ۱-۱-۱۵ میں روح کے گیان یعنی بدھی یا علم کو بھی صاف طور پر انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔ پس حادث یعنی پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے اور غیر مادی ہونے کے باعث ان

یادگار حسینؓ سے سبق

(بتقریب عشرہ محرم ۱۳۵۴ھ)

(از قلم ملک عبدالغنی صاحب سوہدری حال علی گڈھ)

ہندوستان میں شیعی حضرات کو یادگار حسین بصورت تعزیہ قائم کئے ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ ان کا دعوے ہے کہ شہید کربلا کی بایں طور یادگار مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا کرنے کا سبب ہے؛ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ

"ہندوستان میں اسلام کی روح زندہ ہے تو محرم میں تعزیہ کے دم سے۔ ورنہ اس کفرزار سے اب تک اسلام کبھی کا مٹ گیا ہوتا"

اس وقت نفس شہادت (حسین) اور اُس کے کیف وکم سے بحث نہیں۔ نہ اس سے غرض کہ تعزیہ پرستی شرک جلی ہے یا اصلی توحید۔ بلکہ نظر اس پر ہے کہ "یادگار حسین بصورت تعزیہ" قائم رہنے سے اسلام فائدے میں ہے یا سراسر نقصان میں؟

جناب حسینؓ نے اس خیال سے اقدام مبارزت کیا کہ ان کے نزدیک یزید مسند خلافت پہ تمکین کا اہل نہ تھا۔ بلکہ اس مسند (خلافت) کو اپنے فسق وفجور سے ملوث کر رہا تھا۔ حضرت کے خیال میں یزید کے لشکری بھی "علی دین ملوکھم" تھے۔ جس سے اندیشہ تھا کہ یہ سب آپ کے نانا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۳ برس کی محنت نبوت کو برباد کر دیں گے۔ ان مارقین کے قلع وقمع کے لئے جناب حسین نے مدینۃ الرسول کو چھوڑنا قبول کر لیا۔ اور وہ کس مپرسی کے عالم میں کہ امت نبی (علیہ السلام) میں کا ایک فرد بھی آپ کے ہمراہ نہ تھا۔ اس وقت اپنے ہی خدام اور بچے آپ کے لشکری تھے۔ وہ بھی ۷۲ نفوس سے جن کی تعداد نہ بڑھ سکی۔ آپ مدینہ سے چل کر مکہ معظمہ پہنچے جہاں غرۂ ذی الحج کا طلوع ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو احکام مناسک ادا کئے بغیر حرم بیت اللہ کو چھوڑنا نہ چاہئے تھا۔ مگر وہ یزید اور اس کی افواج کے کفر وفسق سے اس قدر پریشان تھے کہ حج کئے بغیر اور ۸ ویں ذی الحج ہی کو مکہ سے کوچ فرما دیا۔ غرض کوفہ کی طرف جا رہے تھے کہ "حُر نامدار" آپ کو گھیر کر کربلا میں لے گئے۔ بعض نیک طینت جیسا کہ عمر بن سعد یعنی سپہ سالار افواج یزید جو جنگ چھڑنے سے پہلے امام کی رعایت کرنا چاہتے تھے) مگر حضرت نے ولولہ جہاد اور امتیاز کفر ودین ثابت کرنے کے لئے سب کو ٹھکرا دیا۔ ہنگامہ پیکار گرم ہوا اور ہنگامہ ہی کا ہے کا تھا۔ ایک طرف لشکر مواج، دوسری طرف ایک سو کے قریب آدمی عشرہ محرم کی صبح سے لیکر ظہر تک کل لشکری اور تمام فاطمی مرد خورد وکلاں (بجز سجاد اکبر) کام آگئے۔ گویا جناب حسین نے ثابت کر دکھایا کہ کفر وفسق کے مقابلہ میں اگر انسان یوں بے سروسامان اور بے یار ومددگار بھی ہو تب بھی اس کو استقلال اور پامردی دکھانا چاہئے۔ اگرچہ اس کو اپنی جان کے جانے کا قطعی یقین کیوں نہ ہو۔ یہ تو امام عالی مقام جناب حسین رضی اللہ عنہ نے کر دکھایا۔ اب ان کی یادگار بصورت تعزیہ قائم رکھنے والوں کا اُسوہ دیکھئے۔ ان کا دعوے ہے کہ ہم اس صنعت سے یادگار حسین تازہ کرتے ہیں۔ جس سے ایک طرف مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف کفار کے دل اس کر وفر کو دیکھ کر لرز جاتے ہیں؛ ولیکن افسوس کہ دعویٰ کی یہ دلیل ابھی ایک اور دلیل کی محتاج ہے۔ کیونکہ صدیاں گذر گئیں اور تعزیہ پرستی سے ایک بھی ایسا جانباز پیدا نہ ہوا۔ جس نے جذبۂ حق پرستی کا کوئی ایسا مظاہرہ کیا ہو یا جس سے اسوۂ حسین کی یاد حقیقی طور پر تازہ ہو گئی ہو اور ایسا ہونا ممکن بھی کیسے تھا۔ امام نے مخالفین دین کے دل وجگر میں نوک سنان پیوست کرنے کا ارادہ کر لیا۔ یہاں تعزیہ پرست اپنے آپ ہی سینہ کوبی سے نیم جاں ہوتے جاتے ہیں۔ امام نے نعرۂ حق بلند کیا۔ یہ مرثیے پڑھ پڑھ کر خود روتے ہیں اور دوسروں کو رلانے کی سعی ناکام کرتے ہیں۔ حضرت نے فساق کو خون میں ڈبونے کا عزم کیا۔ یہ "خونی ماتم" سے اپنے آپ کو لہو میں شرابور کئے لیتے ہیں۔ بھلا ایسے اعمال کو جذبۂ جہاد سے کوئی سروکار ہو سکتا ہے؟

کل کی بات ہے کہ امام ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) نے ارض پاک حجاز کو قبوں کی شنیعت سے پاک کیا تو ہندوستان کے صدیوں سے ولولہ جہاد میں مخمور تعزیہ پرستوں نے اودھ میں "تحریک جنت البقیع" قائم کی۔ جس کے رضا کاروں میں تعلقہ داران اودھ اور بیرسٹرایٹ لا تک شامل ہوئے۔ مقصد یہ تھا کہ حجاز جا کر ابن سعود سے قبہ شکنی کا انتقام لیں۔ اور نئے سرے سے اپنے معابد کے قبے بنوا دیں۔ مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ صدیوں[1] کا جذبہ تعزیہ پرستی براہ راست حجاز لے جانے کی بجائے انہیں صوبہ کے گورنر (سر میلکم ہیلی) کی دہلیز پر لے پہنچا۔ جن کی حضور میں ایک لمبا چوڑا محضرنامہ پیش کر کے درخواست کی کہ:۔ "حکومت حجاز مذکورہ بالا مقامات مقدسہ کی تعمیر کر کے ان کو سابقہ حالت پر لے آئے۔ اگر کسی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہو تو ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے ان کی تعمیر درست کی ہمیں اجازت دیدے"[2] (دفیو ٹیشن کا ایڈریس ۲۰ فروری ۱۹۳۲ء کو پیش کیا گیا)

ان سے تو کانگریس کی تحریک اچھی رہی کہ گورنمنٹ کی مخالفت پر تل کر سول نافرمانی شروع کر دی اور نصف لاکھ ہندی جیل میں چلے گئے۔ حالانکہ کانگریس کی تعمیر کو نصف صدی سے زائد نہیں گذری چہ جائیکہ تعزیہ جس کو ایک ہزار سال ہونے کو آئے اور اب اگر ابن سعود نے جنت البقیع میں بضعۃ الرسول جناب سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک کی قبر سے قبہ گروا دیا۔ اور شیعان حسین سے بجز الحاح وزاری کے کچھ بن آیا؟ پس معلوم ہوا کہ تعزیہ پرستی سے ولولہ جہاد نہیں بلکہ جبن ونامردی کا

[1] لفظ مہربانی واللہ قابل داد ہے۔ [2] منقول از اہلحدیث امرتسر بابت ۱۰ مارچ ۱۹۳۲ء (منہ)

بقیہ مضمون ہذا نظر سے اوجھل ہو جانے کی وجہ سے بر وقت درج نہیں ہو سکا۔ (مدیر)

برہان التفاسیر

(۸)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ
سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ
قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَآ
اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ
اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
بَعْدِىْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ
اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا
تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ
اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

بتلاؤ تو ایسے بھلے آدمی ابراہیم کی راہ سے سوا احمقوں کے کون رُوگردان ہوگا جبکہ ہم نے اُس کو تمام لوگوں پر دنیا میں پسند کیا ہے اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں کی جماعت میں سے ہوگا۔ اگر اُس کی بزرگی میں شک ہو تو یاد کرو جب خدا نے اُسے کہا تھا کہ ہمیشہ میری فرمانبرداری میں رہیو وہ فوراً بولا کہ حضور! میں اللہ رب العلمین کا مدت سے تابعدار ہوچکا ہوں منا ممکن ہے کہ اب اس دروازہ سے ہٹوں پھر وہ ایسا ہی رہا اور ابراہیم نے اور اُس کی تاثیر صحبت سے اُس کے پوتے یعقوب نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے بھی توحید کا دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہیو بلکہ اِسی امر کے تم بھی گواہ ہو۔ یعقوب[5] نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں سے بطور نصیحت اور آزمایش کہا تھا کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ جس سے اُس کی غرض یہ بھی کہ اُن کے منہ سے نکلوا لوں کہ ہم صرف خدا کی عبادت کریں گے چنانچہ انہوں نے بھی اُس کے منشاء کے مطابق ہی کہا کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کریں گے جو تیرا اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم تو اب بھی اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ایک جماعت کیسی بابرکت تھی جو اپنے وقت میں گذر گئی صرف زبانی جمع خرچ کرنے والوں کا ان سے کیا علاقہ اُن کی کمائی اُن کو نصیب ہوگی تمہاری کمائی تم کو ہے۔ تمہیں اُن کے کئے سے سوال نہ ہوگا۔ نہ اُن کو تمہارے کئے کی پوچھ۔ تم اُن سے علیحدہ وہ تم سے جدا۔ تعجب ہے کہ باوجود زبانی جمع خرچ کے یہ لوگ اپنے ہی کو ہدایت پر جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری طرح یہودی یا عیسائی[1] ہو جاؤ اس سے ہدایت یاب ہو جاؤ گے گویا ان کے نزدیک سوائے یہودیت کے کوئی طریق درست نہیں تو کہہ دے کہ تمہارے زٹلیات تو ہم ہرگز نہ سنیں گے اور نہ اُن پر عمل کریں گے بلکہ ہم تو حضرت ابراہیم یک رخہ کے پیچھے چلیں گے اور اُسی کی راہ ہم نے پکڑ رکھی ہے جو تمام نفسانی خواہشوں سے پاک وصاف ہوکر خدا کا بندہ ہو گیا تھا اور وہ مشرک نہ تھا۔ جیسے کہ تم ہو۔ پس ہم تمہارے پیچھے چل کر مشرک بننا نہیں چاہتے۔ تمہارے ایسا کہنے سے اگر لوگوں میں یہ مشہور کریں کہ مسلمان توریت انجیل کو خدا کا کلام نہیں مانتے تو تم بلند آواز سے کہہ دو کہ یہ الزام ہم پر غلط ہے سب سے پہلے ہم خدا واحد کو مانتے ہیں اور اُس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف اُتری اور اُس کو بھی مانتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور اُس کے بڑے بیٹے اسمٰعیل اور چھوٹے بیٹے اسحاق اور اُس کے پوتے یعقوب اسرائیل اور اُس کی اولاد علیہم السلام کی طرف اُتاری گئی۔ (باقی)

[1] (وقالوا کونوا ھودا) یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران دونوں مسلمانوں سے اگر جھگڑنے لگے۔ اور ہر ایک اپنے مذہب کی طرف بلاتا تھا۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

[5] (ام کنتم شھداء) یہودیوں نے کہا کہ حضرت یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت کے قائم رکھنے کی وصیت کی ہوئی ہے آپ ہم کو یہودیت سے کیوں ہٹلاتے ہیں؟ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

جوابات نصاریٰ - موجودہ عیسائیوں کی چند تصانیف کا (۸۱۹) جواب - از مولانا ثناء اللہ صاحب - قیمت ۹ (منیجر)

اکمل البیان در تقویۃ الایمان

(۱۰۱)

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد نقی علی خان صاحب والد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی عبارات ان کی تصنیف جواہر البیان سے نقل ہوئی ہیں جن سے توحید خالص کا ثبوت ہوتا ہے۔ آج بھی انہی کا اسی کتاب سے حوالہ نقل ہے۔ (مدیر)

ایضاً صلہ میں لکھتے ہیں:

"آخر اس دربار کے سوا دوسرا ٹھکانا بھی تو نہیں نہ عالم میں کوئی بات سننے والا نہ فریاد کو پہنچنے والا اور سنے بھی تو کیا حاصل اپنی درد کی دوا اور محتاجی کا علاج تو یہاں کے سوا کہیں نہیں ناچار جس بادشاہ کی نافرمانی میں عمر کاٹی آنکھیں بند کئے گردن جھکائے اس کی رحمت و کرم کی امید رکھتے اور غضب و عتاب سے لرزتے کانپتے اسی کی طرف دست تمنا بلند کر کے پکارتے ہیں۔"

ایضاً صلہ میں لکھتے ہیں:

"پس باعتقاد اس کے کہ موافق جہل و علائے کوئی کارمطلق و مالک عالم معطی و مانع و ضار و نافع نہیں اور اگر بفرض محال تمام اولین و آخرین جن و انس ارواح و ملائکہ چھوٹے اور بڑے تمام عالم ایک ذرہ کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکٹھے ہو جائیں اور بیک بار اس پر زور آزمائی کریں اور اسی کیفیت سے لاکھ برس گذر جائیں اور ان کی قوتیں یوماً فیوماً ترقی پر ہوں یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ہفت طبق زمین ایک ہاتھ پر اٹھالے مگر ارادہ الٰہی اس ذرہ کا ترک نہ چاہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ اسے جنبش دے سکیں۔ مخلوق کے علم و قدرت و سمع و بصر کو اس کی صفات کاملہ سے کوئی نسبت۔ اگر سرمۂ توحید لگا کر دیکھئے تو بالکل سنسان لق و دق

بیابان ہو کا عالم یعنی جو ہے اور جو کچھ ہے سوا سبب ہی نہیں ہیں۔"

پس مقام توحید اور رد شرک کے مقابلہ میں بتائید تقویۃ الایمان یہ بین دلیل مولوی نعیم الدین کے عاجز ہونے اور عام لوگوں کو فریب میں لا کر گمراہ کرنے کی ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:

قولہ صہ ۱۳۶ تا صہ ۱۳۸ "اب چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حدیث ۱ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔ رواہ البخاری عن عقبہ بن عامر۔ پوچھو تقویۃ الایمان والے سے کچھ ہوئی خبر حضور کس کس چیز کے مالک و مختار ہیں۔

حدیث ۲۔ بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا اور رعب سے میری نصرت فرمائی گئی اور میں نے بحالت خواب دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ مشکوٰۃ صہ ۵۱۲ یہ ہے حضور کا تصرف و اختیار اور اس سے ظاہر ہے اسمٰعیل کے اس قول ناپاک کا بطلان کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اسی سے تقویۃ الایمان کے اس قول کا بطلان ثابت ہوا جو صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ کوئی اس کا خزانچی نہیں۔ نادان خزانچی کیسا خزانے ان کو عطا فرمادیئے گئے۔ آنکھ ہو تو دیکھ۔

حدیث ۳۔ مسلم شریف میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دونوں خزانے سرخ و سفید عطا فرما دیئے گئے۔ مشکوٰۃ صہ ۵۱۳۔ یہی نہیں کہ صرف دنیا ہی کے خزانوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک بنایا گیا آخرت کے خزانوں کی کنجیاں بھی حضور کو عطا فرمادی گئیں۔

حدیث ۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کرامت اور مفاتیح کنجیاں اس روز میرے دست اقدس میں ہونگی۔ مشکوٰۃ صہ ۵۱۴۔ کچھ دیکھا دنیا و آخرت کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں ہیں۔

حدیث ۵۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں چاہتا تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔ مشکوٰۃ صہ ۵۲۱۔ یہ ہے تصرف و اختیار یہ ہے حکومت و اقتدار جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا۔ جن سے نہ دیکھا جائے وہ اپنی آنکھیں پھوڑیں سروں پر خاک ڈالیں۔ حدیث ۶۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر آکر دروازہ کھلواؤں گا۔ خازن دریافت کریگا آپ کون ہیں میں جواب دوں گا محمد۔ وہ عرض کریگا آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ مشکوٰۃ صہ ۵۱۱۔

حدیث ۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں بروز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا فخر نہیں کہتا میرے ہی دست مبارک میں لواء حمد ہوگا فخر نہیں کہتا اس دن آدم اور ان کے ماسوا ہر نبی میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ مشکوٰۃ صہ ۵۱۳۔"

اقول ۔ پہلی حدیث صحیح بخاری بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی جس کا اول آخر مولوی نعیم الدین نے خیانتاً بطور فریب دہی چھوڑ کر نقل کیا پوری حدیث بغرض اظہار خیانت ناظرین کی خدمت میں حسب ذیل ہے:

عن عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج یوماً فصلی علی اھل احد صلوٰۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم و انا شھید علیکم و انی واللہ لانظر الی حوضی الآن و انی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض و انی واللہ ما اخاف بعدی ان تشرکوا ولکن اخاف ان تنافسوا فیھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۴ صہ ۳۴۱ باب علامات النبوۃ و مسلم ج ۲ صہ ۲۵۰)

(ترجمہ آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

شکریہ خریدار جو صاحب منی آرڈر بھیجیں کوپن پر اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں (۵۲۰)

خطاب با اسلام

(از احمد حسین صاحب تاجر آہن نظام آباد دکن)

ے پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

اے میرے پیارے اسلام! سبحان اللہ، تیرا نام ہی سراپا سلامتی کا منبع، ہدایت کا شمع، محاسن کا مخزن، مکارم کا خرمن، نیکیوں کا سرچشمہ، خوبیوں کا گنجینہ، توحید کی کان، اخلاق کی جان ہے۔

(۲) تیری ضیا افگن شعاعوں نے، تاریک دماغوں کو روشن، اور ناموزونوں کو موزوں کیا۔

(۳) تیری بدولت آدمِ خاکی کامل انسان کہلانے کا مستحق ہوا۔

(۴) اے میرے اسرار خداوندی کے مفسر، اظہار احقائق کے ماہر، خلائق کو رجز و رجس سے پاک کرنے والے طاہر، جب ہم تیرے ایام آفرینش پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ تیری نشو و نما اس خطرناک زمانے اور سنگلاخ زمین پر واقع ہوئی ہے کہ جہاں کے باشندے شراب خوری، زناکاری، جوا بازی، لوٹ مار، غارتگری، میں بینظیر اور جدال و قتال میں یکتائے زمانہ تھے۔ معصوم لڑکیوں کے گلو نازک پر خنجر کا پھیرنا اور معمولی ناشائستہ شرو حا پر قبائل کا خون بہانا اُن کے شب و روز کا مشغلہ تھا۔ ہبل، صفا، عزیٰ، نائلہ، ان کے معبود تھے۔ چنانچہ جنکے حق میں حالی صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

ے قبیلے قبیلے کا بُت اک جدا تھا
کسی کا ہُبل تھا، کسی کا صفا تھا
یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

(۵) خیر ایسی ناگفتہ بہ حالت ایک قطعۂ عرب کی ہی نہ تھی بلکہ کم و بیش سارا جہاں بُت پرستیوں، بداخلیوں و اشرار کا خاصہ دنگل بن چکا تھا۔ صحائف سابقہ نفس پرستوں اور خود غرضوں کے دست تصرف سے عبث بن چکے تھے۔ ہر گروہ نفسانیت کا پیرو، اور خواہشات کا تابع ہوگیا تھا۔ چنانچہ عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو، یہود حضرت عزیر علیہم السلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ ہنود اوتاروں کی نسبت پرمیشور (خدا) ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ غرضکہ دنیا کا حال جیسا کچھ پرفتن اور حیا سوز ہوگیا تھا وہ اہل علم حضرات سے مخفی نہیں

(۶) لیکن تیرے پودے کا ایسے نازک موقع اور تیرہ و تار دوران میں جبکہ بنی آدم کی بد اعمالیاں و سرکشیاں حد سے گذر گئیں ہوں پروان چڑھنا بھی خالی از صداقت نہیں۔

(۷) تاہم اس کو دنیا جانتی ہے کہ جب تو نے سطح زمین سے سر اٹھایا تو ہزاروں بادِ سموم کے جھکولے سینکڑوں جڑ سے پیڑوں کو اکھیڑنے والی آندھیاں بپا ہوئیں۔ لیکن نہ تیرا ایک پتہ پژمردہ ہوا۔ نہ تیری ایک شاخ ہی شکست ہونے پائی۔ بلکہ جوں جوں تیرے نیست و نابود کرنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں توں توں تو پودے سے تناور نخلِ باثمر ہوتا گیا۔ جو عدو تیرے قطع برید کا بیڑا اُٹھائے تیشے و تیر سے مسلح ہوئے آتا، وہ تیشے و تیر کو پھینک تیرے ثمر شیریں سے شکم سیر ہو کر تیرے سائے میں پناہ گزیں ہوجاتا۔ اور تیری آبیاری کو باعثِ افتخار اور راہ نجات کا ذریعہ سمجھتا۔ وہ اس کی اگلی جہالت، شرارت، عداوت نسیاً منسیا ہوجاتی۔

(۸) مضیٰ ما مضیٰ لیکن اب بھی ہزاروں نفوس، سینکڑوں اقوام الحمد للہ تیرے سائے میں بشوق پناہ گزیں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو، تیرا ظلِ ظلیل ظل اللہ ہے۔ بقول اقبالؔ ے

قافلہ ہو نہ سکیگا کبھی ویراں تیرا
غیر بانگِ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

(۹) اب بھی ہم ببانگ دہل یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آج دنیا میں اشد سے اشد تر مخالف بھی خواہ وہ یہود ہو یا نصارے، آریہ ہو یا سناتنی، سکھ ہو یا پارسی۔ تیری صداقت و مدحت میں رطب اللسان ہے۔ جہراً نہیں تو سراً سہی۔ لیکن تیرے رب العالمین کی جانب سے ہونے میں کسی کو ذرہ برابر شک نہیں۔ احیاناً۔ اگر کوئی کور باطن طاش تیرے خلاف میں طعنہ زنی کا سر بلند کرتا ہے، تو وہ سر کے بل ایسا گرتا ہے کہ پھر اس کو دنیا میں منہ دکھانا دشوار ہوجاتا ہے

(۱۰) تیرا خیمہ جمیع کائنات کے مالک کی جانب سے بنی آدم کی فلاح، بہبودی اور امن وامان کے لئے استادہ کیا گیا ہے۔ بیشک تو دینِ صادق ہے تیرا بھیجنے والا برحق، قانون تیرا اٹل، حکم تیرا اٹمٹ، تجھ کو لانے والا امین، تیرا پیغام سنانے والا رحمۃ للعالمین ہے

(۱۱) خدا کو یکتا و بے مثل ماننا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا، انبیائے سابقین پر اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا۔ ملائک اور زیست بعد المرگ، حساب وکتاب، جزا و سزا، جنت و دوزخ کا تیقن تیری تعلیم کا اعلےٰ مقصد ہے۔

(۱۲) کائنات پر غور، صنعت الٰہی پر تفکر، خصوصیات بحر و بر پر نظر، اور تصرفات ارض و سماوی پر تدبر، مصیبت پر صبر، فراغت میں شکر، کرنا تیری کتاب کا ایک سبق ہے۔

(۱۳) اے میرے معلم! گڈریوں کو حکومت، دشمنوں کو اخوت، رہزنوں کو محافظت، بزدلوں کو شجاعت، ظالموں کو محبت، سرکشوں کو اطاعت کے سبق تو نے پڑھائے

(۱۴) تو وہ محسن ہے کہ تیرے بار احسان سے سارے عالم کی گردنیں خمدار ہیں۔ آج جو ممالک تہذیب و تمدن کے مدعی ہیں وہ بھی تیرے ہی خوانِ کرم کے نمک خوار ہیں جو کمفر و مکذب تجھ سے بیزار ہیں وہ بھی تیرے حسنِ سلوک سے سرشار ہیں۔ گو آج تیرے ماننے والے نادار ہیں لیکن اس میں بھی سینکڑوں اسرار ہیں۔ واقعی جو نشۂ ایمان میں سرشار ہیں انہیں عارضی جاہ و حشمتیں سب بیکار ہیں۔ چنانچہ اسی نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا عاشق حسین صاحب بزمؔ نے کیا خوب کہا ہے۔ ے

حشر آنے کو ہے بخشش کا سہارا رہ جائے
فکر دنیا کی نہیں دین ہمارا رہ جائے

(باقی آیندہ)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن۔ ردّ تحریف قرآن مرزائیہ کی (۵۳۱) تفسیر از مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب ...

متفرقات

عزیز عطاء اللہ آج ۲۸ اپریل تک صاحب فراش ہے۔ بخار بہت کم ہو گیا ہے۔ مگر ابھی اترا نہیں ہے۔ ضعف اس قدر ہے کہ حرکت مشکل بلکہ منجانب معالج ممنوع ہے۔ مخلصین احباب کی دعائیں خدا قبول کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔

اعلان حق ہرا گاس ضلع رنگ پور بنگال کے جلسہ اہل حدیث کانفرنس میں کسی صاحب نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے کسی کو نائب کر کے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ میرے خواب خیال میں بھی یہ بات نہ آئی تھی۔ نہ یہ میرا طریق کار ہے۔ اللہ اعلم۔ سفر خرچ آمدہ میں نے پورا واپس کر دیا تھا۔ (ابوالوفاء)

حساب دوستان ماہ مئی ۱۹۳۵ء میں جن خریداران اہلحدیث کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ۲۹ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۳۰ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ: مہلت یافتگان کی قیمت ہی وصول ہونی ضروری ہے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ غریب فنڈ کے سائلین مہلت طلب کرنے کی بجائے آئندہ کے لئے نیا داخلہ ارسال کریں۔ اخبار میعاد ختم ہونے کے باعث اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۴۰ - ۵۵۶ - ۸۱۳ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ -
۲۴۰۲ - ۲۵۲۹ - ۲۷۰۷ - ۲۷۸۳ - ۲۷۹۸ -
۴۷۰۵ - ۵۰۳۲ - ۵۲۵۹ - ۵۸۹۵ - ۶۰۲۵ -
۶۱۳۷ - ۷۳۱۸ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۷۷ -
۷۴۴۹ - ۷۴۵۳ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲ -
۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۸ - ۷۴۸۶ *
۸۰۶۲ - ۸۲۲۴ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ -

۸۴۵ - ۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۴۸۰ -
۸۸۶۷ - ۸۸۹۲ - ۸۹۰۹ - ۸۹۳۳ - ۸۹۷۰ -
۹۰۱۹ - ۹۰۳۰ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۴۸ -
۹۴۶۹ - ۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۸۱۳ - ۹۸۶۱ -
۹۹۰۸ - ۹۹۲۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ -
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۲۹۷ - ۱۰۳۵۱ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۶۲ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۲۴ - ۱۰۹۳۲ -
۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۲۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۰۱۷۱ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۷۹ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۲۰ - ۱۱۳۷۶ -
۱۱۳۹۴ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۱۹ -
۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۴۵ - ۱۱۵۸۷ -
۱۱۵۸۹ - ۱۱۵۹۹ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۶۳۱ -
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۶۴۳ - ۱۱۶۵۳ - ۱۱۶۵۴ -
۱۱۶۵۷ - ۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۲ -
۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ -
۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۷۵ - ۱۱۶۸۰ -
۱۱۷۲۵ - ۱۱۷۳۲ - ۱۱۷۴۱ - ۱۱۷۴۷ -
۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۷۶۳ -
۱۱۷۹۲ - ۱۱۸۰۲ -

غریب فنڈ:- ۱۰۵۶۴ - ۱۱۶۶۵ -

وی پی بھیجے گئے ۲۶ اپریل کا پرچہ حسب ذیل خریداران کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ کسی صاحب کا پرچہ غلطی سے یا عدم موجودگی کے باعث واپس ہو جائے تو وہ حتی الوسع قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ وی پی واپس ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کر کے اخبار روک دیا جائے گا۔

۶۱ - ۱۱۵ - ۴۹۹ - ۱۱۲۸ - ۱۵۹۷ -
۲۲۱۴ - ۳۱۹۱ - ۴۶۰۰ - ۴۶۱۱ - ۴۷۵۳ -
۴۸۲۸ - ۵۸۹۰ - ۶۴۳۹ - ۶۹۲۴ -
۷۳۸۱ - ۷۸۷۷ - ۷۸۸۲ - ۸۴۰۸ - ۸۵۵۷ -
۸۹۵۴ - ۸۹۶۳ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۳ -
۱۰۲۲۷ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۳۲۲ - ۱۰۵۴۵ -

۱۰۵۹۶ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۲۸ - ۱۰۶۶۰ - ۱۰۷۳۵ -
۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۳۲ - ۱۰۸۶۹ - ۱۱۱۱۵ - ۱۱۱۵۲ - ۱۱۱۵۵ -
۱۱۱۶۰ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۶۵ - ۱۱۳۰۹ - ۱۱۳۴۶ -
۱۱۳۶۱ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۷۹ - ۱۱۳۸۲ - ۱۱۳۸۷ -
۱۱۳۸۹ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۴۸ -
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۰ -
۱۱۷۱۷ -

انجمن اہل حدیث ضلع پرتابگڈھ کا جلسہ بمقام صدر پرتاب گڈھ ۱۸-۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام کو تشریف لانے کی دعوت دی گئی ہے اس لئے جملہ شائقین حضرات شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی۔ مولانا احمد اللہ صاحب صدر مدرس دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔ مولانا محمد یونس صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ادریس صاحب بدایونی۔

(خاکسار عطاء اللہ سیکرٹری)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مالیر کوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کا فیصلہ مالیر کوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کے متعلق اہلسنت والجماعت اور خان محمد احسان علی خان صاحب کے مابین ایک سال سے جو تنازعہ چلا آرہا تھا اس کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر نے کامل تدبر و انصاف سے کام لیتے ہوئے اور احکامات سابقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا۔ اور جلوس ذوالجناح کی بندش کے احکام نافذ فرما دیئے۔ اس منصفانہ فیصلہ پر عام طور پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ امید ہے دیگر والیان ریاست بھی حق و انصاف کے معاملہ میں حضور ممدوح کی پیروی فرماویں گے۔

نیاز مند عصمت اللہ سکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت ریاست مالیر کوٹلہ)

کتبخانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے ۳۱ مئی تک صرف تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ سوائے تفاسیر وغیرہ کے دو آنے فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے۔ (مینجر)

تفسیر ثنائی (اردو) سارے قرآن شریف کی تفسیر آٹھ جلدوں (۵۲۲) میں قیمت فی جلد ۲؎ ... (مینجر اہلحدیث)

ملکی مطلع

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی طرف سے شکریہ

مکہ معظمہ سے ۲۰ اپریل کو جلالۃ الملک سلطان المعظم عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وزیر مالیات کا مندرجہ ذیل تار موصول ہوا:

"جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ ہندوستان کے ان تمام مسلمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے عید الضحٰی کے روز ذات ہمایوں پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں اظہار تاسف کیا اور آپ کی سلامتی پر پیغامات تبریک و تہنیت ارسال کئے"۔

دفتر اہلحدیث کی طرف سے جو مبارکباد دی گئی تھی اس کا جواب بھی آیا ہے جو درج ذیل ہے:۔

"رئیس الدیوان العالی یتشرف بابلاغ حضرتکم شکر جلالۃ مولای الملک علی تہنئتکم الرقیقۃ بنجاۃ جلالتہ وسمو ولیعہد من حملۃ الاعتداء الاثیمہ"

دفتر عالی کا رئیس دفتر آپ کی خدمت میں حضرت سلطان المعظم کی طرف سے شکریہ پیش کرتا ہے جو آپ نے حضرت جلالۃ الملک اور ولی عہد کی سلامتی پر مبارکباد بھیجی ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کا فیصلہ

آخر وہ دن آگیا کہ ہم یہ لکھنے لگے ہیں کہ اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا جو سرکار کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر اس تقریر کی وجہ سے چلایا گیا تھا جو انہوں نے احرار کانفرنس قادیان کی صدارت کے موقع پر کی تھی۔ حکومت نے اس تقریر پر دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت مقدمہ چلایا تھا جس کا خاتمہ ملزم کی ۶ ماہ سزایابی پر ہوا۔ ناظرین حیران ہونگے کہ تنی دیر اس مقدمہ میں کیوں لگی۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ بہت جلد ختم ہوا۔ کیونکہ ایسے مقدمات اپنے اندر بہت الجھنیں رکھا کرتے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا صاحب قادیانی کے مابین ایک مقدمہ اسی ضلع گورداسپور میں چلا تھا۔ جس میں عربی زبان کے چار لفظوں کے معنے بتانے کے لئے میری شہادت ہوئی تھی۔ صرف اتنے کام کے لئے قریباً ایک سال تک مجھ پر جرح ہوتی رہی تھی۔ جرح کرنے والے دو زبردست وکیل، خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب حال امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے۔

شاہ صاحب پر جس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"جو شخص بذریعہ الفاظ کے جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا بذریعہ اشارات یا نقل محسوسات العین کے یا اور طرح پر خیالات نفاق یا نفرت کے رعایا کی مختلف جماعتوں میں بڑھانے یا بڑھانے کا اقدام کرے اس کو سزا قید کی ہو جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے الخ"

(دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند)

اس دفعہ کو مع دوسری دفعات کے گہری نظر اور اصول معدلت کے ماتحت دیکھا جائے تو اس کے معنی سمجھ میں یہ آتے ہیں کہ جو کوئی اپنی طرف سے کوئی بات افترا کر کے کسی فریق کے ذمہ لگائے جس سے دو گروہوں میں نفرت پھیلے، اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص کسی مصنف یا اخبار کے اڈیٹر کے شائع کردہ غلط خیالات کو رفاہ عام کے لئے ظاہر کرے جن کے سننے سے لوگ اس سے اور اس کے حامیوں سے نفرت کریں تو وہ بھی اس دفعہ کے نیچے آجائے۔ مثال کے طور پر ہم دو تین واقعات پیش کرتے ہیں۔ آریوں نے کتاب "رنگیلا رسول" لکھی۔ جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی۔ عیسائیوں نے کتاب "امہات المومنین" لکھی۔ جس سے مسلمان رنجیدہ ہوئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے ناول نیوگ لکھی۔ جس پر آریوں نے اظہار رنج کیا۔ ان مضمون اور ان کے حامیوں سے دوسری قوم کے دل دکھے، ان میں نفرت پیدا ہوئی اور بڑھی۔ اور اس نفرت کا اظہار تقریروں اور تحریروں میں کیا گیا۔ اب قانونی نقطہ نگاہ سے یہ دیکھنا ہے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت کون آسکتا ہے۔ اصل مصنف، رنج پیدا کرنے والا یا اس رنج پر چیخ و پکار کرنے والا۔

دوسری طرح سے ایک شخص کے ہاں چور آجائے کہ مال لیجائے یا اسکو اٹھائے مالک مکان شور مچائے اس پر چور اپنی ہتک عزت کا دعوے کرے تو چل سکتا ہے؟ قانون کی نگاہ اول فعل پر ہوتی ہے۔ چور نے خود کام کیا۔ اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ مالک مکان اپنی حفاظت کے لئے چیخ پکار کرے۔ نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ قانون معدلت سے واقف کار کی رائے یہی ہوگی کہ چور کا دعویٰ ہتک عزت بالکل اس کے مشابہ ہے جو شارع عام میں الف ننگا جا رہا ہے۔ لوگ اس پر ہنستے ہیں اور اسکو پاگل کہتے ہیں۔ وہ دفعہ ۴۹۹ کے ماتحت اسکو لائبل کیس بنا تا ہے۔

اس موقع پر دفعہ (۴۹۹) کے مستثنیٰ نمبر ۶ کا ذکر کرنا بھی ہمارے نزدیک تشریح کرنے میں مفید ہوگا دفعہ ۴۹۹ ہتک عزت کی تعریف میں ہے مگر اس میں چند مستثنیات بھی ہیں۔ جن پر ہتک عزت کا مقدمہ نہیں چل سکتا۔

مستثنیٰ ۶ نیک نیتی سے کسی رائے کا اظہار کرنا کسی عمل کے حسن و قبح کی نسبت جس کو کسی عمل کرنے والے نے عامہ خلائق کی رائے پر چھوڑا ہو یا عمل کرنے والے کی عادات و صفات کی نسبت جہاں تک کہ وہ عادات و صفات اس عمل سے ظاہر ہوتی ہوں نہ اس سے زیادہ۔ ازالہ حیثیت عرفی نہیں۔

اس کی مثال کوئی مصنف کتاب لکھے اسکی نسبت

سیف الحق۔ حضرت ثناءاللہ وغیرہ کی سوانح عمری (۵۲۳) نمبر ۲۷ اہلحدیث امرتسر

محض تصنیف کے دائرے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے دھوکہ دیا، فریب کیا، جھوٹ بولا وغیرہ۔ یا کوئی پیر یا رہبر اپنی طرف بلائے تو پبلک کے فائدے کے لئے اس کی ہر حرکت و سکون پر جو اس کی پارسائی سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہم جرح قدح کر سکتے ہیں۔ واقعات سے اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ آریوں کے گورو سوامی دیانند کی سوانحریاں دیو سماجیوں اور جین دھرم والوں نے جو لکھی ہیں ان کو دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی برائی دنیا کی نہیں جو سوامی جی میں ثابت نہ کی ہو۔ یہاں تک کہ ان کے حسب نسب کی بھی بری طرح چھان بین کی ہے۔ کیا حکومت نے ان مصنفوں پر مقدمات چلائے؟ نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک ریفارمر پر نکتہ چینی تھی۔ جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا تھا۔ اس لئے پبلک کا حق تھا کہ اسکی ہر حرکت و سکون کو جانچے۔

مزید تشریح مرزا صاحب قادیانی نے اس مستثنیٰ کو اتنا وسیع کیا تھا کہ ایک ایسے بزرگ پر لعن طعن کرتے رہے جو نہ ان کے سامنے تھا نہ اس نے ان کو اپنی طرف بلایا تھا۔ یعنی حضرت مسیحؑ کے حق میں لکھا ہے کہ

> مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو۔ شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار۔ خود بین۔ خدائی کا دعوے کرنے والا۔
>
> (مکتوبات احمدیہ جلد ۳۔ ص $\frac{۲۳}{۲۴}$)

ان وجوہات سے دفعہ ۱۵۳۔ الف کی تشریح یہ ہوتی ہے کہ بادشاہ کی رعایا میں سے دو گروہوں میں بے وجہ اور بے ثبوت منافرت پھیلانے والے کے لئے یہ سزا ہے۔

اس کی مثال ایک شخص وعظ میں کہے کہ وہابیوں کا خدا جھوٹ بولتا ہے۔ وہابی انبیاء و اولیاء کی توہین کرتے ہیں، پھوپھی سے نکاح جائز جانتے ہیں، وغیرہ۔ جس سے سننے والوں میں وہابیوں کے حق میں نفرت پیدا ہو۔ لیکن جو شخص ایسی بات کہے جو اس فرقے کے علماء نے لکھی ہو تو پھر وہ واعظ اس دفعہ کے ماتحت نہیں آنا چاہئے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کو ہم نے جہاں تک اخباروں میں دیکھا ہے ہمارے خیال میں وہ قسم دوم میں داخل ہے۔ چنانچہ مسل میں اور وکیل کی بحث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

حکومت کی پوزیشن بھی اس مقدمہ میں عجیب قابل رحم ہے۔ ہر فریق حکومت کا شاکی ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مقدمہ میں تکلیف مخالفین مرزائیہ کو ہوئی ہے۔ اس لئے احمدیہ جماعت حکومت کی شکرگذار ہوگی کہ شاہ صاحب کو سزا دیکر ان کا بدلہ لیا گیا۔ مگر "واقعہ" اس کی تردید کرتا ہے۔ کیونکہ اخبار الفضل قادیان نے صاف صاف لکھ دیا کہ

> ہم مقدمہ کی ابتدا سے ہی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ کے خلاف نہیں چلایا گیا بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف چلایا گیا۔
>
> (۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء صلہ)

ادھر احرار کا آرگن زمیندار لکھتا ہے:۔

> عطاء اللہ شاہ صاحب کی سزایابی نے حکومت ہند کی مرزائیت نوازی کا ایک تازہ ثبوت دیا ہے۔ ($\frac{۴}{۳۵}$ ۲۸)

حکومت دونوں کی سنتی ہے اور واقعات کی رفتار کو بھی بڑے غور سے دیکھ رہی ہے وہ یہ بھی اندازہ کر رہی ہوگی کہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی تقریر سے جو نفرت بین الفریقین پیدا ہوئی ہے وہ اس نفرت سے بہت کم ہے جو مقدمہ کے اجراء سے ہوئی ہے۔ جس کی مرتکب حکومت خود ہے۔ اس لئے اس کا علاج بھی وہ سوچ رہی ہوگی۔ جس کے ظہور کا زمانہ شائد جلدی آجائے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل
ہندوستان کی آئندہ حالت اور اس میں مسلمانوں کی حیثیت۔ پروفیسر لوتھارپ کی انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ قیمت عہ۔ پتہ:۔ منیجر اہلحدیث

سرکاری اعلان

پنجاب میں نئی جاگیریں قائم کرنے کی اس پالیسی کے مطابق جس کا اعلان قرار داد حکومت پنجاب نمبری ۳۹۷ھ مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۱۶ء میں کیا گیا تھا اور ۱۹۳۴-۳۵ء کے لئے خاص جاگیروں کے متعلق اس سرکاری اعلان کے تسلسل میں جو محکمہ مال نے مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو کیا تھا۔ حضور گورنر باجلاس کونسل نے خان بہادر سردار دین محمد خان سی۔ آئی۔ ای۔ خلف الرشید سردار نور احمد خان لغاری بلوچ سکنہ چوٹی تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان کو منتخب فرما کر ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی خاص جاگیر عطا فرمائی ہے۔

اس جاگیر کے ساتھ یہ خاص شرط شامل ہے کہ جاگیردار اپنی قابلیت اور مقدور کے مطابق لگاتار خوش چلن رہے۔ اعلیحضرت شہنشاہ معظم کے ساتھ گہری وفاداری کا ثبوت دے اور عوام یا برطانوی ہند میں بموجب قانون قائم شدہ حکومت کی عملاً خدمت حسنہ سرانجام دے۔ جاگیر مذکور اس مزید شرط کے ماتحت دی گئی ہے۔ کہ اگر یہ فرق ہوئی تو اسے ضبط کر لیا جائے گا۔ جاگیر اصلی قابض کے حین حیات تک جاری رہے گی اور عطا کردہ رقم کا نصف آئندہ نسل کی اس واحد اولاد کو دیا جائیگا جسے حضور گورنر بہادر باجلاس کونسل منتخب فرمائینگے مالی سال ۱۹۳۴-۳۵ء میں ۹ عطا کردہ جاگیروں کی مالیت ۵ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

فضل الہٰی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب
لاہور۔ ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۵ء

ایضاً پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کے متعلق ترمیم شدہ قواعد و ضوابط دیا سپکٹس) سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور کے زیر اہتمام طبع ہو رہے ہیں اور ۲۵۔ اپریل کو شائع ہو گئے ہیں۔ عوام کے لئے پراسپکٹس کی قیمت دو آنہ فی کاپی مقرر کی گئی ہے۔ (۲۴۔ اپریل ۱۹۳۵ء)
(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضروری نوٹ

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے دقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۸/ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۶/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم دباسمتی ایک سالہ ودوسالہ۔ ڈیرہ دون۔ ادھواڑ، منگرہ، بھوک و دپرچون ایک بوری تک) صابون وکریانہ یعنی بادام ومصالحہ وغیرہ دوالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران ودوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔ (نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرت سر

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲/ پاؤ بھر ۴/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ماسٹر عبدالرزاق خاں صاحب حصار یا

"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۱۷۔ مارچ ۳۵ء)

جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔ "ایک چھٹانک مومیائی مجھی احسن اختر ساکن موجوم نے آپکے یہاں سے منگوا کر دی تھی۔ جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں" (۲۰۔ فروری ۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

التماس ضروری

اس کارخانہ کی شہرت ہر کس وناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات وتمباکو د قوام وگولی موجود ہے۔

عطر محبوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی۔ شمامۃ العنبر۔ فی گولی ۸/۔ روح گلاب ۴/ ۔ ۶/ ۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر نرگس۔ سورنگی فی تولہ ۸/۔ ۱۲/۔ ۱/۔ ۲/۔ ۳/۔ ۱۰/۔ عطر چنبیلی کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح باسنی۔ زعفران۔ خس ۱۲/۔ ۱/۔ ۲/۔ ۳/۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ ۸/۔ ۱۲/۔ ۱/۔ ۲/۔ ۳/۔ ۵/۔ ۱۲/۔ عطر اگر فی تولہ ۱/۔ ۸/۔

المشتہر: شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

(۵۳۵)

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونوں بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ahmadimuslim.de

ہندوستانی میرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۵۷ (۵/۲۵)

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے

ہینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ ککرے۔ انک جلنی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ پھڑ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔

معہ خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ہمہ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

سرمہ نورالعین

(۱۴/۲۵)

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عمہ

منیجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکسیر عثمانی

(۴/۲۵) } آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایکروپیہ (للعہ) مع محصول ڈاک۔

(پتہ)

ایس۔ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

قابل قدر اسلامی کتابیں

اسلامی تصوف } ازعلامہ ابن قیم رح۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمامتر انحصار رسول خدا صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے۔ اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلیٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الہٰی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات توبہ و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ کتابت، طباعت اعلا۔ قیمت عہ

اصحاب صُفّہ } مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں صحیح روایات سے اصحاب صفہ کی تعداد اور ان کی وجہ معاش بتائی گئی ہے۔ اور یہ جو جہلاء میں مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہ سے افضل تھے، دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ مومنین کے خلاف جنگ کی، تو ان روایات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اولیاء اللہ، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص وسرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱۰ر

العروۃ الوثقٰی } امام ابن تیمیہ کے رسالہ "الواسطہ بین الخلق والخالق" کا اردو ترجمہ۔ جس میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ کی ضرورت، کتاب وسنت سے واسطہ کی حقیقت کی تشریح، خالق و مخلوق اور بادشاہ و رعایا کے مابین واسطے کا فرق، فضیلت شفاعت، اسلوب دعا، خالص توحید، شرک سوز تصریحات اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں غیر اسلامی عناصر کی جو افسوسناک آمیزش ہو گئی ہے۔ اُن کے معلوم کرنے کے لئے یہ رسالہ ضرور پڑھئے۔ قیمت ۶ر

ائمہ اسلام } امام ابن تیمیہ نے مجتہدین اور بندگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر قرآن و حدیث کی رو سے مدلل بحث کی ہے اور بتلایا ہے کہ ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے۔ کیونکہ اگر اجتہادی غلطی پر مواخذہ کیا جاتا تو اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا اور مسائل شرعیہ کی فہم و تفہیم سخت مشکل ہو جاتی۔ آخر کتاب میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول حدیث کے مسائل اور ان علوم کی اصطلاحات و تشریح بتفصیل درج ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۵۲۴)

پلنگ کے پھول (۱۲) } یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عمہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

عملی صابن سازی

اس کتاب میں صابن سازی کی بہت سی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ قیمت ۸ر

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کربلا کے ریتیلے میدانوں میں خون کا چھڑکاؤ

اہل بیت پر یزیدی مظالم کا بادل اور مذہب کے ابتدائی مراحل کی خونپاش مسافت جسم نبی فاطمہؓ پر تیروں کی بوچھاڑ، تشنہ لب خشک ہونٹوں اور سوکھے ہوئے حلق کی آہ آسمان سوز خون کے فواروں میں سجدہ بروشکر کی ادائیگی، اہل بیت کا زبردست ایثار، اگر آپ تیرہ سو برس پہلے کے دل شکن، غمناک واقعات کی تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہر سال ماتم امام حسنؓ و حسینؓ کے موقع پر شہادت کے ذکر پڑھ کر جذبات اسلامی زندہ کرنا چاہتے ہیں تو داستان غم کی تجدید، شہدائے پاک کا عظیم الشان ضبط و استقلال، اور آخر وقت تک سچائی کی پاسداری، میدان کربلا کے معرکۃ الآرا کارنامے ملاحظہ فرمائیے۔ جسے تقدس مآب حضرت مولانا مفتی اکرام الدین صاحب نبیرہ حضرت شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی نے اپنی تصنیف

سعادت الکونین (فی) فضائل الحسنین

میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔ کتاب اردو میں ہے اور نہایت سلیس، سادہ اور بامحاورہ عبارت ہے۔ یوں تو سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کتابیں ذکر شہادت کے متعلق شائع ہو چکی ہیں لیکن ایسی مستند صحیح اور مدلل کتاب آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ جس میں تمام روائتیں بڑی بڑی وثوق حدیثوں اور مانے ہوئے بزرگوں کی معتبر کتابوں میں سے اخذ کر کے لکھی گئی ہیں۔

ہر مسلمان جس کے دل میں خدا، رسولؐ اور آل رسولؐ کی محبت ہے

خواہ سنی ہو یا شیعہ اس کتاب کی ایک ایک جلد ضرور منگائیں۔ اس کے دیکھنے سے زبان کی فصاحت، بیان کی بلاغت، حسن تحریر کے واقعات کا تسلسل شہادتوں کا مجمل شروع سے آخر تک سب کچھ نظر آجائے گا۔ اس میں حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی ولادت سے لیکر شہادت تک اور شہادت کے بعد یزید اور اس کے خاندان کا حشر سب کچھ خلاصہ اور تفصیلی واقعات بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کی فہرست مضامین سات صفحوں میں ہے اور کل کتاب کی ضخامت دو سو صفحوں سے زائد ہے۔ سند کے طور پر اس کتاب کے شروع میں

جناب شاہ عالم بادشاہ غازی کی مہر

ثبت ہے۔ آپ نے خود اس کو مطالعہ کیا تھا اور نہایت پسند فرمایا۔ فارسی کی ایک عبارت جو تنقید کے طور پر انہوں نے لکھی تھی وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ قیمت رعایتی علاوہ محصول ڈاک **ایک روپیہ** (عہ) اور محصول ڈاک ایک جلد پر ۶ر لگتے ہیں۔

نوٹ } صحت نما ۲۷ سطری معرا قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ مجلد پارچہ ۱۴ر اور مجلد چرمی ۱۲؎ اور محصول ڈاک ۱۰ر اور پانچ ترجمے اردو کامل احسن التفاسیر والے قرآن شریف جو تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا پسندیدہ ہے، جس کا کاغذ مصری رنگین خوشنما ہے۔ مجلد چرمی قسم اعلیٰ جالدار کا خاص رعائتی اعلان بارہ روپیہ اور محصول ڈاک ۱۲ر کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن شریف و کتب ہمارے ہاں عمدہ اور بکفائت ملتی ہیں۔

مشتہر

المشتہر

سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

رحلت مصطفیٰ } اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ پیرائے میں قلم بند کیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت صرف ۲/ر

کتاب الوسیلہ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں محض لفظ "وسیلہ" پر ہی بحث نہیں کی بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" کی پرجوش دعوت دی ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب لگائی ہے۔ بدعت وجود کے گلے پر چھری رکھ دی ہے اہل حق کو اس کتاب کے مطالعہ سے بے حد تقویت حاصل ہوگی۔ مگر مبتدعین و مشرکین منہ چھپاتے پھرینگے۔ کیونکہ اس کندن کے سامنے ان کا کھوٹا سونا رواج نہ پا سکے گا۔ یہ ہیرہ جس کانچ پر رکھا جائیگا ریزہ ریزہ کر دیگا۔ نیز واضح کیا ہے کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان، اسلام سے کس قدر دور اور شرک سے کس قدر نزدیک ہو گئے ہیں؟ اور حقائق قرآن اور معارف حدیث کے رو سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ شفاعتِ حقہ کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، کرامات اور خرق عادت واقعات کی حقیقت کیا ہے؟ روضۂ نبوی کی حیثیت اور اس کی زیارت کے آداب کیا ہیں؟ علاوہ ازیں قرآن وحدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین، اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ اعمال کی بیخ کنی کی ہے۔ قیمت بجلد ۸/ر مجلد ۱۰/ر

تفسیر آیتِ کریمہ } حضرت یونسؑ کی مشہور دعا کی تفسیر ہے اور بتلایا ہے کہ اس دعا کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مصیبت دور کر دیگا۔ اور اس دعا میں رفع مصیبت کی فلاسفی بیان کر کے بتلایا ہے کہ افضل ترین دعا کونسی ہے؟ توحید الوہیت اور توحید ربوبیت میں کیا فرق ہے، تمام ادیان کا کیا نچوڑ ہے، توحید، ایمان، اسلام اور احسان کی حقیقت کیا ہے؟ بعد میں عصمت انبیا، توبہ اور مغفرت پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲/ر

ولی اللہ } از امام ابن تیمیہؒ۔ ولی اللہ کے خصائص بیان کر کے واضح کیا ہے کہ ولی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلعم کی پوری پوری پیروی کرے۔ عقل ولایت کا جزو ہے۔ جو شخص عقل سے بے بہرہ ہو وہ انسانیت کے درجے سے بھی گر جاتا ہے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ وہ مجنون اور پاگلوں کی دیوانہ بکواس پر عقیدت کے کان رکھتے ہیں۔ یہی ہماری قوم کا یاس انگیز عقلی انحطاط ہے۔ قیمت ۵/ر

سیرۃ ابن تیمیہؒ } شیخ الاسلام کے ... کا ایک بے نظیر مرقع ہے۔ از تصنیف چودھری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ قیمت ...

اُسوۂ حسنہ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ کی یادگار تالیف "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" ... اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ ... رسالت مآب صلعم کی سوانحعمری ... جامع اور بے نظیر کتاب ہے ... رسول اللہ صلعم کا وجود مبارک "حیات پاک" کا کامل نمونہ تھا۔ آپ مادی اور روحانی اصلاح و سعادت کے اصول و قواعد ساتھ لائے۔ جو بعینہٖ قرآنی اصول تھے۔ جن کی پیروی و پابندی سے سلف صالح، ترقی و تمدن، عظمت و شوکت کی معراج تک پہنچے۔ اور جن کے ترک و ہجران نے مسلمانوں کو آج اس بلندی سے اس پستی میں لا گرایا۔ اور جہانگیری و جہانبانی کے بدلے اغیار کا محکوم و غلام بنا دیا۔ ابن قیمؒ کی یہ کتاب فن سیرت میں ایک معجزہ کا حکم رکھتی ہے۔ مصنف ممدوح نے آپؐ کی حیات طیبہ کی ہر ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں سے زیادہ، اخلاقی، معاشرتی اور خانگی حالات دکھائے گئے ہیں۔ اور امت کے سامنے اسوۂ نبی اسطرح کھول کر رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس سے شمع ہدایت کا کام لے سکے۔ قیمت بلا جلد ۸/ر۔ مجلد ۱۰/ر۔ (محصول سب کتابوں کا بذمہ ...)

کیا آپ کو معلوم ہے؟

یکم مئی سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مذاہب ہائے عیسائی، چکڑالوی، آریہ، مرزائی، حنفی۔ وتائید مذہب اہل حدیث وعام اسلامی سوانح، تفاسیر عربی واردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے

المشتہر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱ :- یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۸

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول — ابوالوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۶/
عام خریداران سے " ۵/
" " ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
خطبہ صدارت انجمن اہل حدیث تا ندیا نوالہ ص۳
حرامزادے کی رسی دراز۔ (قادیانی مشن) ص۴
مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟ - ص۵
مسیح پھر زمین میں - - - ص۶
مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا علاج صرف نماز ہے ص۸ خون کے آنسو - - ص۹
برہان التفاسیر - - - ص۱۱
اکمل البیان فی تائید [illegible] الایمان - ص۱۲
فتاوے - ص۱۳ - متفرقات - ص۱۴
ملکی مطلع - ص۱۵ - اشتہارات ص۱۶ تا ۲۰

یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کیلئے

(از مولوی محمد اسحاق صاحب مدرس علی وال)

جان و دل دونوں فدا محبوب داور کیلئے — وقف کردوں زندگی ساقیِ کوثر کے لئے
سوئے عقبیٰ جب چلوں عشق محمدؐ دل میں ہو — بس یہی دولت ہے کافی مجھ مسافر کے لئے
جس نے دنیا کو دکھایا ہے صراط مستقیم — کیوں نہ ہو جائیں فدا دل ایسے رہبر کیلئے
رحمۃ للعالمیں کا لقب تھا ان کو ملا — یہ شرف مخصوص تھا اپنے پیمبر کے لئے
کیا عروجِ سادگی تھا آپ کی تعلیم میں — جیسا رتبہ شاہ کا ویسا گداگر کے لئے
ساری دنیا کو سکھایا وحدت اللہ کا سبق — ہو گئے بیتاب دل اللہ اکبر کے لئے

رات دن ظامی دعا مانگے ہے تجھ سے اے خدا
عشقِ احمدؐ کر عطا اس قلب مضطر کے لئے

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

اپیل مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی اپیل کی تاریخ ۲۹ مئی مقرر ہوئی ہے۔

—— امرتسر کے ایک ہردلعزیز مسلمان میاں غلام رسول صاحب سوداگر مشین سلائی میعادی تپ میں چند روز علیل رہ کر فوت ہوگئے۔ آپ انجمن اسلامیہ کے ممبر بھی تھے۔

—— امرتسر میں ۶۔۷۔۸ مئی کو سلور جوبلی شاندار طریق پر منائی گئی۔ ۵ مئی کو اس تقریب پر حمیدہ پہلوان اور بلبڑ پہلوان کا دنگل ہوا۔ جس میں اول الذکر نے دوسرے کو بچھاڑا۔ ۶ مئی کو بلدیہ اور دوسرے سکولوں کی طرف سے بھی سکولوں میں طلباء کو مٹھائی اور ملک معظم و ملکہ معظمہ کی تصاویر تقسیم کی گئیں۔ تمام شہر کے بوائے سکاوٹ اپنے اپنے بینڈ باجوں کے ساتھ گول باغ جمع ہوکر اپنے اپنے کرتب دکھاتے رہے۔ شام کو ہال دروازہ، ٹاؤن ہال، کمپنی باغ اور دیگر سرکاری عمارتوں پر بلدیہ کی طرف سے برقی روشنی کی گئی۔ شہر کے دیگر معززین نے بھی اپنے ہاں رات کو روشنی کی۔ ۶ مئی کو انجمن اسلامیہ کی طرف سے غرباء کو کھانا مفت تقسیم کیا گیا۔ ۷۔۸ مئی کو شاہی میلہ بھی ہوا۔ جس میں فوج اور پولیس کی قواعد و ورزشی کرتب وغیرہ اور دیگر بینڈ باجہ کے علاوہ سینما شو دکھائے گئے۔

—— پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کے نتائج حسب ذیل تواریخ کو برآمد ہونگے۔ دسویں جماعت (میٹریکولیشن) ۱۱ مئی۔ ایف اے ۱۳ مئی۔ بی اے بی ٹی۔ ایس سی ۱۵ مئی۔

دعائے کامیابی میں عنقریب ایک امتحان دینے والا ہوں۔ احباب کرام میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

راقم محمد داؤد از کیندرہ پاڑہ۔ کٹک

—— دہلی کے قریب بلور کی ایک کان برآمد ہوئی ہے۔ جس پر حکومت کی طرف سے پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

—— مہاراجہ کشمیر اور سر عمر حیات خان ٹوانہ کو برطانوی افواج میں آنریری میجر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ (ہمارے جیسے لوگوں کو آنریری مجسٹریٹ بنایا جاتا ہے)

—— استنبول کی اطلاع ہے کہ ضلع قرص میں شدید زلزلہ آنے سے دو سو افراد ہلاک اور پانچسو سخت مجروح ہوئے۔

تاجروں کیلئے نادر موقعہ

اہلحدیث کا "مرزا نمبر"

جو ۲۴ مئی کو طبع ہوگا۔ اور مستقل خریداروں کے علاوہ پنجاب، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، انگلینڈ، افریقہ، عراق، عرب، فجی، جاوا، پورٹ لوئیس، فلسطین، مصر وغیرہ بلاد میں بکثرت پہنچیگا اس میں اشتہار دینے کا نادر موقعہ ہے۔ شرح اجرت بہت کم ہے۔ ۲۰ مئی کے بعد اشتہار نہیں لئے جائیں گے۔ اس لئے آج ہی اشتہار مع اجرت بھیجکر جگہ ریزرو کرالیں۔ ورنہ بعد کو ایسا موقعہ نہ آئے گا۔ نرخنامہ مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

—— ملتان میں ۹ مئی تک دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی

مضامین آمدہ جان محمد۔ ابو سعید عبدالعزیز مرسلہ جماعت اہل حدیث کاسگنج۔ مولوی محمد سلیم اسلم۔ مولوی محمد یعقوب برق۔ مولوی محمد عابد مکی۔ مولوی محمد پنڈت آتما نند صاحب۔ حاجی رکن الدین۔ مولوی عبداللہ ثانی۔

غیر مقبولہ اخبار اہلحدیث کا سبق۔ پردہ غفلت میں۔۔۔۔ (نظم) مسلمان اتفاق اتحاد۔ خدا کی توحید کے دلائل۔ قیامت کے دن شیطان کا اعلان۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔

یاد رہے ۳۱ مئی کا پرچہ ان اصحاب کو وی پی بھیجا جائے گا۔ جن کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہونے کی اطلاع اہلحدیث ۳ مئی میں دی جا چکی ہے۔ اس لئے ۳۰ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔

۳۱ مئی تک تصانیف ثنائیہ دسوائے تفاسیر اردو و عربی) پر ۲ ر فی روپیہ رعایت دی گئی ہے اس نادر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے آج ہی اپنی فرمائش ارسال کردیں۔ کتب خانہ کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ کے لئے سابقہ پرچہ میں احباب کرام کو توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ بابو محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے (ایلیگ) نے کراچی سے مبلغ دو روپے ارسال کئے ہیں۔ امید ہے باقی حضرات بھی اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔

آمد۔ از کراچی ۲؍۔ از فتوی فنڈ ۳؍ جملہ ۵؍ سابقہ بذمہ فنڈ عہ۔ بقایا ۳؍۔ از عبدالرحمن کپور تھلہ ۸؍، عبدالقادر الہ آباد ۳؍۔ میزان ۸؍۔ ہر دو سائلین کے نام اخبار اہلحدیث بحساب غریب فنڈ جاری کردیا گیا۔ نمبر سائلین ۷۵۔ بذمہ فنڈ ۱۴؍ بقایا سائلین ۲۲۔

مدرسہ مدینہ طیبہ کے لئے محمد ولی اللہ صاحب یادگیر دکن صہ۔ ماسٹر محمد اسماعیل کراچی صہ۔

چندہ کانفرنس محمد اسماعیل صاحب مذکور صہ۔

تبدیل پتہ کی اطلاع دیتے وقت تمام پتہ اردو یا انگریزی میں صاف خوشخط تحریر کیا کریں۔ خصوصاً ڈاک خانہ اور ضلع تو اچھی طرح صاف لکھا کریں۔

ضرورت عالم مسجد اہلحدیث پرمبور بارکس شولہ مدراس میں ایک مدرسہ کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ جسکے لئے فی الحال ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ طعام قیام کا انتظام مدرسہ کے سپرد ہوگا۔ درخواست کنندہ موحد عالم ہونے کے علاوہ درس تدریس بھی کر سکتا ہو۔ عند الضرورت تبلیغی کام بھی کر سکے۔ حافظ قرآن ہو تو بہت بہتر ہے۔

راقم شیخ اسماعیل مالک فلیگ بیڑی فیکٹری دھولی پیٹ مدراس۔

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل۔ (۵۳۰) ... اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ

خطبہ صدارت

یعنی

جناب حکیم نور الدین صاحب کا خطبہ صدارت

جو آپ نے انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کے چوتھے سالانہ جلسہ میں بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء ارشاد فرمایا

{ عذر: بوجہ بیماری اور تیمار داری یہ سطر نہیں لکھا گیا۔ اللھم عافنا۔ (مدیر) }

حضرات! آپ نے مجھے صدارت کے فرائض کے انجام دینے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ میں اسکی اہلیت نہیں رکھ سکتا تھا۔ یہ آپ کی محبت کا تقاضا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کی محبت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث تحریک ایک مخلصانہ اور صاف اسلامی تحریک ہے۔ اس کے اصول اور فروع وہی سادہ اور ٹھوس اصول ہیں جنہیں ہمیشہ اسلام پیش کرتا چلا آیا ہے۔ اس بات کا صرف اسی جماعت کو فخر حاصل ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے پیشوا نبی اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک حکم کو بلا کسی ردو کد، بلا کسی حیل و حجت، اور بلا کسی چون چرا کے ایک جان نثار خادم بلکہ غلام کی طرح نہایت وفا دارانہ طور پر تسلیم کیا۔ خدا و رسول کے فرمانوں کے سوا کسی مسئلہ کی ایجاد نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تحریک یوماً فیوماً ہر دلعزیز اور مقبول ہو رہی ہے۔

البتہ بعض دوستوں نے کسی دوست نما دشمن کے اشارے سے یا کسی غلط فہمی سے متاثر ہو کر اس تحریک کے خلاف وہ باتیں منسوب کیں جن کو وہ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ اس واسطے ضرورت پیش آئی کہ بمقتضائے زمانہ اس بات کا واضح طور اعلان کر دیا جائے کہ اہل حدیث ایک اسلامی اور مخلصانہ تحریک ہے۔ اور کہ وہ الزامات جو اس کے خلاف عائد کئے جاتے ہیں سراسر غلط ہیں۔ اس اعلان کے لئے پہلے پہل آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس کے اجلاس مختلف اضلاع میں سالانہ ہوتے رہے۔ اور بعض مقامات پر مقامی انجمنیں ان اغراض و مقاصد کو پورا کر رہی ہیں۔ اسی سلسلہ میں انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ ضلع لائل پور (پنجاب) نہایت خلوص کے ساتھ شاندار طریق پر سالانہ جلسے کر رہی ہے۔

حضرات! اہل حدیث تحریک کوئی جدید تحریک نہیں ہے۔ اہل حدیث نے کتاب و سنت کے خلاف کبھی کوئی مسئلہ نہیں گھڑا۔ انہوں نے انسان پرستی کے خلاف اسی طرح آواز بلند کی ہے جس طرح بت پرستی کے خلاف۔ انہوں نے ہمیشہ اخلاق، تمدن اور سیاسیات کو کتاب و سنت کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی ہے اور اسی آئینہ میں اسلام کے منور آفتاب کو دیکھنا چاہا ہے۔ اگر اس جماعت کو مستثنیٰ کر کے روئے زمین پر نظر دوڑائی جاوے تو عالم اسلام عقائد و اعمال کے لحاظ سے محض برائے نام پوست بے مغز رہ جاتا ہے۔

حضرات! جو تحریک اہل حدیث نے چلائی تھی گو اسے دشمنان اسلام نے برے لفظوں میں ظاہر کر کے عوام کو بدظن کرنے کی ناپاک اور بیہودہ کوشش کی مگر آخر کار تمام اسلامی جماعتوں کو انہی اصولوں پر چلنا پڑا جن کی طرف اہل حدیث تحریک رہنمائی کر رہی تھی۔ یعنی قرآن و حدیث صحیح۔ آج دنیا کے مسلمان اصلاح الرسوم کے نام سے انجمنیں بنا رہے ہیں اور کانفرنسیں منعقد کر رہے ہیں تاکہ شادیوں کی تقریبوں اور غمی خوشی کی محفلوں میں بیہودہ اسراف قطعاً بند کرا دیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی اہل حدیث کی دیرینہ آواز ہے جسے اہل حدیث ہمیشہ اظہار کر رہے تھے۔ آج دنیا کے مسلمان بیدینی، لامذہبی اور الحاد کے خلاف محاذ جنگ و جدل قائم کر رہے ہیں۔ آج مسلمانان عالم مشرکانہ عقائد اور مبتدعانہ رسومات کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں تاکہ اپنے آپ کو اور آنے والی نسلوں کو آنے والے حملوں کی دستبرد سے بچا سکیں۔ یہ کیا ہے یہ وہی آواز ہے جسے اہل حدیث تحریک کتاب و سنت ہاتھ میں لیکر بلند کر رہی تھی۔ آج صدر ٹرکی مصطفےٰ کمال پاشا، بدعتی اداروں کو حکماً بند کر رہے ہیں۔ آج شاہ افغانستان رسومات روک رہے ہیں۔ آج ہندوستان کے عامۃ المسلمین ان لغویات کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو ملک و ملت کو منتشر اور پراگندہ کر رہی ہیں۔

کاش! اگر مسلمانان عالم کتاب و سنت پر عمل کرتے اور اپنے نیک دماغوں اور قیمتی طاقتوں اور پاک خیالوں کو لغویات کی بجائے کتاب و سنت کے

اہل حدیث کا مذہب ۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب (۵۳۱) امرتسری ۔ قیمت ۵؍ ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

مطابق قومی ملکی اور معاشرتی ضروریات پر خرچ کرے تو مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی بلکہ کچھ اور ہی شان ہوتی۔ اس مذہبی لاپروائی کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ہر طرف سے نالاں نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں ہوں یا ریاستیں۔ امارتیں ہوں یا تجارتیں سب کی سب مشرکانہ حملوں کی جولانگاہیں اور بتدعانہ کمینگاہوں کی اماجگاہ بنی ہوئی ہیں۔

حضرات! ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے۔ اسی کا ہمیشہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا کوئی نیا پیغمبر نہیں۔ ہمارا کوئی مسئلہ کتاب و سنت کے خلاف نہیں۔ کلام مجید اور حدیث کے سوا کسی کے قول و فعل کو بطور حجت تسلیم نہیں کرتے۔ بس یہی ہمارا اصل الاصول ہے۔

میں جماعت اہل حدیث کو مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ صبر و استقلال کے ساتھ مشرکانہ عقائد اور بتدعانہ رسومات کے خلاف فاتحانہ جہاد کیا ہے۔ جن اغراض و مقاصد (کتاب و سنت کی اشاعت) کو لے کر اٹھے تھے وہ دن بدن مقبول ہو رہے ہیں۔ قومیں بیدار ہو رہی ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ رسومات پرست طبقہ ہی ان مذموم حرکات کے خلاف نفریں کر رہا ہے۔ آپ سرعت کے ساتھ کام کو جاری رکھیں وہ دن قریب ہیں جبکہ سب کے سب آپ کے جھنڈے تلے نہیں نہیں کتاب و سنت کے جھنڈے تلے جمع ہونا پڑے گا۔

حضرات! آپ کے مخاطبین آپ کے پیارے عزیز، دوست، اقربا اور اہل وطن ہیں آپ سب کے خیر خواہ ہیں اور عملاً اعتقاداً خیر اندیش ہیں۔ طرز خطابت اور طریق تبلیغ نہایت خوشگوار اور احسن طور پر ہونا چاہئے۔ برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کو ہمیشہ مضبوط رکھنا چاہئے۔ بلکہ تبلیغ کے لئے خود بھی تجربہ کاری اور علمیت اور قابلیت پیدا کرنی چاہئے۔ تاکہ امن اور محبت کے رشتے کو گزند نہ پہنچے۔

میں دوستوں کو ایک معترضہ بات بتلانا ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم مسلمانوں کو کھا رہے ہیں۔ میں صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو نہیں کھا رہے بلکہ مسلمان خود ہی تباہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے اصولوں کو آپ چھوڑ رہے ہیں۔ اپنی مساجد اور معابد کی خود حفاظت نہیں کرتے ہیں تو کیا وہاں ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو اذانیں نماز اور تلاوت کلام مجید کے لئے جانا چاہئے۔ مسلمانوں نے تو کلام مجید جزدانوں میں بند کر رکھے ہیں۔ اگر پڑھتی ہیں تو بے چاری لڑکیاں اور وہ بھی چند ایام۔ اور کیا ہندو سکھ عیسائی آپ کی بجائے جمعہ کے خطبے پڑھا سنا کریں۔ اور کیا آپ کی ضروریات وہی پوری کریں اور آپ کی شادیوں غمیوں کے اخراجات کو وہی پورا کریں اور قرضے اپنے نام سے لکھوائیں اور جائدادیں آپ کے نام رجسٹری کرائیں اور آپ لوگ مزے کے ساتھ صبح شام حقہ نوشی کریں۔ شراب نوشی، طبلہ، باجا اور دیگر بد عملیوں میں مصروف رہا کریں۔ اور آئندہ اپنے بال بچوں کے لئے تباہی کے کھنڈرات چھوڑ جائیں۔ یا زیادہ سے زیادہ اپنی اولاد اور مستورات کو بے غیرتوں کی طرح میلے ٹھیلے دکھاتے پھریں یا بزرگوں کی خانقاہوں پر ان کے مجاوروں کے قدموں کے آگے ناک رگڑواتے رہیں۔ یہ ہے آپ کی دینداری۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اگر آپ بچنا چاہتے ہیں، اپنے پاک مال کو بچانا چاہتے ہیں، اپنی اولاد کو بچانا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت پر عمل کریں۔ محنت مشقت کے پیسے کو بد رسموں پر خرچ نہ کیا کریں۔ نیز ضروری کہتا ہوں کہ اپنی اولاد کو مذہبی اور دنیاوی تعلیم دلادیں۔ انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کی امداد کرتے رہا کریں۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، آل انڈیا اہل حدیث لیگ کی امداد کرتے رہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ اخبار اہلحدیث امرتسر کے لئے سفارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہر ایک چک میں ایک ایک پرچہ اہلحدیث کا ضرور آنا چاہئے۔

کمترین انجمن اہل حدیث تاندلیانوالہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے باہمی تعاون سے کتاب و سنت کی صحیح آواز یہاں سے بلند ہو رہی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہمارے اور آپ سب کے شامل حال ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(کمترین نور الدین لائلپوری)

قادیانی مشن

حرامزادے کی رسی دراز

دو باتوں کو ہم برابر متوازی دیکھتے ہیں۔ مرزائیوں کا پروپگنڈا اور ہمارے مسلمان بھائیوں کا نسیان۔ یہ بھول جاتے ہیں اور وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ عرصہ ہوا بڑے مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو جب اعلان کیا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ“ یہ فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہا تھا کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ جب وہ اس دعا کے مطابق انتقال کر گئے تو مرزائیوں نے بجائے توبہ کرنے کے یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے چنانچہ اس قول کے مطابق وہ زندہ رہا۔ مرزائیوں کے پھندے میں پھنس کر ایک شیعہ نے بھی اس فقرہ کو شائع کر کے نتیجہ مکذوبہ نکالا۔ حسب مصلحت وقت میں نے اس پر فوجداری استغاثہ دائر کیا۔ سنا کہ وہ قادیان میں گیا مگر اس فقرے کی تلاش میں کامیاب نہ ہوا۔ آخر اس نے معافی مانگی جو حسب مصلحت دی گئی۔ مگر اس پر بھی مرزائیوں کا پروپگنڈا جاری رہا۔ آخر کار ادھر سے بھی اس فقرہ کا سختی سے مطالبہ ہوا۔ تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں ان کو کہنا پڑا کہ ”حرامزادے کی رسی دراز والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا“ یہ اعلان قادیان کے سرکاری گزٹ[1] مورخہ ۹۔ جنوری ۱۹۲۱ء میں

[1] اخبار ”الفضل“ قادیان۔

(۵۳۲)

صب پرورج ہوا۔ چاہئے یہ تھا کہ اب کوئی مرزائی اس کا نام نہ لیتا۔ لیکن مرزائی اور خاموشی ؟

ضد انی مفترقان ای تفترق

مرزائی اپنے پروپگنڈا میں لگے رہے۔ ہم اس امر میں اور اس جیسے دوسرے امور میں مرزائیوں کو پختہ کار پاتے ہیں مگر اپنے دوستوں کو کمزور اور اس کا ثبوت بھی ایک حدیث میں ملتا ہے۔

المومن غر کریم والمنافق خب لئیم

ہمارے دوست بجائے اس کے کہ ان مرزائیوں کو جو ہماری نسبت یہ کلمہ منسوب کرتے ہیں اس کا ثبوت پوچھیں ہم سے اس کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے ایسا (ناجذب) فقرہ کہا تھا ؟ آج کا یہ نوٹ ایسے دوستوں کے لئے لکھا گیا ہے وہ یقین کریں کہ ایسا بازاری فقرہ میرے قلم سے نہ نکلا نہ نکل سکتا ہے۔ "الفضل" کی تاریخ یاد رکھیں وقت پر دشمن کو قائل کیا کریں ؎

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

مولانا ثناء اللہ صاحب گھبرا گئے؟

مرزائی میدان میں کودے

مرزائی امت کے افراد اپنی مدح سرائی میں سرگرم رہتے ہیں ان کو اسلامی خدمت کے پردہ میں اپنی سرگرمی ملحوظ ہوتی ہے اور بس!

۳۰-۳۱ مارچ۔ یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بدو ملہی میں آریہ اور عیسائیوں کے جلسے ہوئے جس میں دو تین مناظرے بھی ہوئے۔

"پیغام صلح" لاہوری جماعت کا آرگن وہاں کی کیفیت شائع کرتا ہے۔ جس سے ہمارے دعویٰ بالا کی تصدیق ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے :-

"دوسرا مباحثہ نجات پر ہوا۔ اصل میں یہ مباحثہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے ہونا تھا۔ جو یہاں آریوں سے مباحثہ کرنے آئے ہوئے تھے۔ اور پادری سلطان محمد صاحب کا بیان ہے کہ اُن سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کا وعدہ بھی کیا تھا۔ لیکن آخر کار مباحثہ کے لئے نہ نکل سکے۔ لوگ عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ پادری سلطان محمد صاحب سے مسئلہ نجات پر مباحثہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب گھبراتے ہیں[1]۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال ہم لوگ میدان میں پہنچ گئے۔" (۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

اس عبارت میں راقم کا مقصود یہ دکھانا ہے کہ ہم (امت مرزا) میدان میں پہنچے اور مولوی ثناء اللہ صاحب گھبرا کر نہ آئے۔ یہی بات اگر کوئی اور گروہ لکھتا تو ہم کسی اور نوعیت سے جواب دیتے اور واقعات پر بحث کرتے۔ مگر امت مرزائیہ کے نزدیک مولانا کی گھبراہٹ چونکہ مسلمہ ہے اور وہ ایسا گھبرایا کرتے ہیں کہ گھبراہٹ میں قادیان پہنچکر دم لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیان میں خود مجدد زمان مسیح موعود کے وقت ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایسا ہی ہوا (بقول مرزا ابوجہل بصورت ثناء اللہ) قصر عالی کے باہر محاصرہ کئے ہوئے تھا اور آنجناب (مسیح موعود) صاحب اندر سے ہی ثناء اللہ کی گھبراہٹ کا ثبوت دے رہے تھے اور میدان میں نہ آکر بہادری کے کرشمے دکھا رہے تھے۔

ناظرین گھبرائیں نہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب (بقول مرزائی) گھبرا گئے۔ اس گھبراہٹ سے وہ مراد نہیں جو ہر کمزور دل کیا کرتا ہے جبکہ امت مرزائیہ کے نزدیک قادیان سے مراد دمشق ہو سکتا ہے تو گھبراہٹ سے جرأت مراد ہونا کچھ بعید نہیں۔

اب سنئے! مرزائی بہادر کی بہادری جو امت محمدیہ میں سے کوئی نہ دکھا سکے۔ اس لئے وہ خاصہ مرزائیہ سمجھنا چاہئے۔ وہ یہ کہ ایک حدیث کا (بزعم خود) صحیح مطلب مرزائی مناظر نے بمقابلہ پادری صاحب کے یوں بیان کیا جس کو پڑھ کر ان کی خدمت دین کا سب ناظرین اعتراف کریں گے۔

پادری صاحب نے حدیث یضع الرب قدمہ پر اعتراض کیا۔ جس کا جواب مرزائی مناظر کی طرف سے جو دیا گیا وہ بالفاظ درج ذیل ہے[2]:

"اس حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ انسانی خواہشات ایک جہنم کی طرح بھڑک رہی ہیں اور ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہیں۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو۔ انسان کے دل میں خدا کا قدم داخل نہ ہو تو اُسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔"

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ اول)

سبحان اللہ! اگر کوئی شخص یوں کہے کہ قدم سے مراد تاریخ قادیان ہے اور جہنم سے مراد قادیانی تحریک تو مطلب صاف ہے کہ قادیانی تحریک ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہے۔ دنیا کو گمراہی کے گڑھے میں لے جا کر رہے گی۔ جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو اور انسان کے دل میں خدا کا قدم یعنی ثنائی تبلیغ اور ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ انسان کے دل میں داخل نہ ہو تو اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی سچا مسلمان اور منکر مرزا نہیں ہو سکتا جب تک خدائی قدم (ثناء اللہ کی محبت) کو اپنے قلب پر غالب نہ کرے کہئے اس مطلب اور مرزائی مناظر کے تراشیدہ مطلب میں کیا فرق ہے؟ یہ کیوں غلط ہے اور وہ کیوں صحیح ہے؟ کوئی ہے جو فرق بتائے؟

(عبداللہ ثانی از امرتسر)

فیصلہ مرزا } اسمیں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح ہے۔ جس کی مرزائی آجتک تردید نہ کر سکے قیمت صرف ۵ر پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] مولوی ثناء اللہ صاحب مسیح قادیانی سے نہ گھبرائے تو مسیحی پادری سے کیا گھبرائیں گے۔ منہ۔

[2] یعنی اللہ اپنا قدم دوزخ میں رکھیگا۔

تاریخ قادیان۔ ... مولانا ثناء اللہ ... آخری فیصلہ ... (۳۲) (۵۳۳)

ahmadimuslim.de

مسیح پھر زمین پر

(از قلم مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم ۔ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔

اما بعد ۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسےٰ (ابن مریم) علیہ السلام کے زمین پر نازل ہونے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ نقلاً سب اہل اسلام بلکہ نصاریٰ (اہل صلیب) کے نزدیک بھی مسلم ہے ۔ باقی رہا عقلاً تو اس بارے میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں ۔ بلکہ ایک طرح سے تو روایات دربارہ نزول مسیح کو ایسا موڑا توڑا ہے کہ انہیں تحریف کے درجہ تک پہنچا دیا ہے ۔ یا اسفیٰ ۔

یہ فقیر اس مختصر مضمون میں روایات کو نقل کرکے اُن کی شرح ایسی طرز پر کرنا چاہتا ہے جو کہ اُن کے اصلی معانی کو ایسا واضح کردیگی کہ انشاء اللہ العزیز سلیم طبائع کو کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے گا ۔ وباللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق ۔

سب سے پہلے وہ حدیثیں لیتا ہوں جن میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمین پر نازل ہوکر اہم کام سرانجام دینے کا ذکر ہے ۔ اور وہ یہ ہیں ۔

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الایۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۹)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ خوشحالی کا وہ مبارک زمانہ قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے ۔ سولی کو توڑیں گے ، خنزیروں کو قتل کریں گے اور جزیہ یعنی ٹیکسوں کو اڑا دیں گے اور لوگوں میں مال بانٹیں گے حتیٰ کہ اُسے کوئی نہیں لیگا کیونکہ لوگوں کی ایسی اچھی حالت ہوگی کہ انہیں ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا ۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تم قرآن سے سند چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو ۔ اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا ساتھ اُس (عیسےٰ علیہ السلام) کے پہلے موت اُس (عیسےٰ علیہ السلام) کی کے الآیۃ ۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ۔"

حدیث ۲ ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکماً عادلاً فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لھما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۹-۴۸۰)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ضرور ابن مریم حکم اور عادل ہوکر نازل ہونگے ۔ پس وہ سولی کو توڑیں گے ، خنزیروں کو قتل کریں گے اور ٹیکس اڑا دیں گے ، اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اُن پر سوار نہیں ہوا جائیگا ۔ دشمنی کینہ اور حسد لوگوں میں سے جاتا رہے گا ۔ اور عیسےٰ علیہ السلام لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی نہیں لے گا ۔ اسے مسلم نے روایت کیا اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اے مسلمانو تمہاری اس وقت کیا ہی اچھی حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے اور اُس وقت ایک امام مہدی علیہ السلام بھی تم میں سے ہونگے یعنی دو بزرگ اعلےٰ پائے کے تم میں تمہاری ہدایت کے لئے موجود ہونگے "

اب سب سے پہلے "کسر صلیب" کی شرح کی جاتی ہے ۔ اس کے بعد ہر ایک بات کی شرح کی جائے گی کسر صلیب کی شرح کو ذرا غور سے مطالعہ کریں کیونکہ سب سے اہم یہی ہے جس کی شرح میں لوگوں نے اکثر ٹھوکریں کھائی ہیں اور صحیح شرح سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے کہیں کے کہیں چلے گئے ہیں ۔ اور روایات دربارہ نزول مسیح کو صحیح مانتے ہوئے تحریف کے درجے تک پہنچا دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تحریف سے بچائے آمین ۔ ثم آمین ۔

کسر صلیب

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ فیکسر الصلیب یا فلیکسرن الصلیب اس کے متعلق شارحین حدیث اس طرف گئے ہیں کہ فیبطل النصرانیۃ ۔ بعض نے صرف اشارہ سے کام لیا ہے اور بعض نے ذرا تفصیل سے کام لیا ہے ۔ غرض کسی نے کم تشریح کی اور کسی نے زیادہ کی ۔ بہرحال ان حضرات نے تاویل سے کام لیا ہے ۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جگہ تاویل کی ضرورت بھی ہے یا نہیں ، پہلے زمانہ اور موجودہ زمانہ (جب سے دنیا کے اکثر حصہ پر نصاریٰ کا تسلط ہوا ہے) کے شارحین میں ایک نمایاں فرق ہے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کے اصل الفاظ کو اصلی معنوں میں بیان کرنے سے پہلے اسے واضح کردیا جائے

علم کلام مرزا ، مرزا صاحب کو کتب مصنف کے (ص ۵۳) ... نمبر ۸ ... (بجز اہلحدیث)

انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ جب تک کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے بہت کم اعتبار کرتی ہے اور تاویل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس اصول کے ماتحت پہلے زمانے کے شارحین کو تاویل کرنے کی اس لئے ضرورت پڑی کیونکہ اُس زمانہ میں قریباً تمام دنیا پر اسلامی تسلط تھا اور نصاریٰ کمزور تھے۔ لیکن آج کل کے شارحین پر تعجب ہے کہ کیوں انہوں نے تاویل کی زحمت اٹھائی جیسا کہ آگے چل کر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

اگر پہلے زمانے والوں نے تاویل کی تو اُس کی وجہ ضرورت تھی اور وہ معذور، اور آج کل والوں نے جو تاویل سے کام لیا تو اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ہاں یا تو تقلید اعمیٰ کا کرشمہ ہے یا موجودہ فلسفہ کے رنگ نے مجبور کیا کہ اس کی تاویل کی جائے۔ الی اللہ المشتکیٰ۔

نیکسر الصلیب کے معنی بالکل صاف ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام سولی توڑ دیں گے: بلکہ مسند احمد میں یمحو الصلیب یعنی صلیب کا نام ونشان مٹا دیں گے اور ابو داؤد میں فیدق الصلیب یعنی صلیب کو چکنا چور کر دیں گے۔ یہ سب معانی بالکل صاف ہیں اور حقیقت پر دلالت کرتے ہیں۔ کسی تاویل وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں مزید توضیح کے لئے اس کی شرح عرض کئے دیتا ہوں۔ سنئے!

یہ سب کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ عیسٰے علیہ السلام سولی پر چڑھائے گئے اور مارے گئے مگر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر تمام عیسائی لوگ خاصکر اُن کے مذہبی پیشواؤں نے سولی کو عیسائی ہونے کی علامت قرار دے رکھا ہے۔ جس عیسائی کو خاصکر پادریوں کو دیکھو تو سولی لٹکائے پھرتے ہیں۔ عیسائیوں کے گرجوں پر دیکھو تو سولی کا نشان موجود ہے۔ غرض اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ سُولی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسٰے علیہ السلام نے صلیب پر چڑھ کر جان دی۔ اور وہ ہمارے لئے کفارہ بنے۔ دوسرے سلطان صلاح الدین سے جو صلیبی لڑائیاں ہوئیں اس بات پر شاہد ہیں۔

اب جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عیسٰے علیہ السلام صلیب توڑیں گے بالکل واضح ہوجاتا ہے۔

آج کل دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کی حکومت ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسٰے علیہ السلام سولی پر چڑھ کر اُن کے لئے کفارہ ہوئے تو عیسٰے علیہ السلام جن کی نسبت صلیب پر چڑھائے جانے کا غلط خیال عیسائیوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے اور صلیب کو ایک مذہبی نشان بنائے بیٹھے ہیں وہ خود آ کر اس سولی کو توڑیں گے۔ کیونکہ اُس وقت تمام اہل کتاب بموجب آیت وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ اور بموجب حدیث[۱] یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام تملأ الارض من المسلم مسلمان ہوجائیں گے۔

اب بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے شاید یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ عیسٰے علیہ السلام کو خود توڑنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ کیونکہ وہ عیسائی جو اُس وقت مسلمان ہوجائیں گے خود توڑ دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے صدہا نسلوں سے اسے ایک مذہبی بلکہ نجات دلانے والی چیز خیال کیا ہوا ہے مشکل ہے کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے توڑے۔ چنانچہ طائف کے بنی ثقیف کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم اپنے بتوں کو خود توڑ نہیں سکتے کیونکہ ہمیں صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی مدت ان کی پوجا کی اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے توڑیں، سو ایسا ہی اُس وقت عیسائیوں سے تبدیل شدہ مسلمانوں کو دشوار ہوگا۔ پھر دیکھو کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے بتوں کو خود اپنے دست مبارک سے توڑا۔ پس عیسٰے علیہ السلام کا اپنے ہاتھوں سے صلیب کو توڑنا کوئی عجیب اور نرالا کام نہیں ہے کہ جس سے حیرانی اور پریشانی ہو بلکہ خدا کے پیغمبر ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

اس میں ایک اور نکتہ ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مثل الاسلام مثل المطر لا یدری اولھا خیر ام آخرھا۔ (مشکوٰۃ ص۵۸۳) باب ثواب ہذا الامۃ۔

"یہ نہیں کہا جا سکتا اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اول میں جس طرح لوگ فوج در فوج داخل اسلام ہوتے جاتے تھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یدخلون فی دین اللہ افواجا الایۃ۔ ایسے ہی آخر زمانہ میں جب عیسٰے علیہ السلام کا نزول ہوگا تو لوگ پہلے کی طرح داخل اسلام ہونگے۔ اسلام کی ابتداء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں تمام عرب مسلمان ہو گیا تھا۔ اور خلفائے عظام کے عہد میں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیل گیا تھا۔ ویسے ہی دوبارہ عیسٰے علیہ السلام کے نزول کے وقت تمام دنیا مسلمان ہوجائے گی اور اسلام کے سوائے کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ جیسا کہ اس سے پہلے قرآن شریف اور حدیث شریف سے تصریح کی جا چکی ہے۔ اور دوسرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو تمام دنیا کے مسلمان ہوجانے سے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہوگا۔

تاویل کرنے والوں سے اتنی عرض ہے کہ اگر انہیں ضرور اس جگہ تاویل ہی کرنی ہے۔ تو آئیے

[۱] اللہ تعالیٰ عیسٰے علیہ السلام کے دور ثانی میں تمام مذاہب کو نابود کر دیگا مگر صرف اسلام ہی کو قائم رکھے گا اور زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی۔ منہ

(۵۳۵)

ahmadimuslim.de

سمجھائے دیتا ہوں کہ اس طرح تاویل کرنی چاہئے تھی کہ کم ازکم دوسری آیتوں اور حدیثوں پر تو زد نہ پڑتی۔ اور وہ اس طرح ہوسکتی ہے۔ کہ عیسائیوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھا کر مار دیئے گئے؛ عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس خود تشریف لاکر اس عقیدہ باطل کو توڑیں گے جیسا کہ قرآن مجید نے صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی کی ہے۔ اگر بہ نظر غور دیکھا جائے تو اصلی معنی لیتے ہوئے اس تاویل کی مطلق ضرورت نہیں رہتی ہے۔ بلکہ یہ اصلی معنوں میں شامل ہے کیونکہ جب عیسےٰ علیہ السلام اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے مسلمان ہونے پر صلیب توڑیں گے تو ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی عیسائیوں کو چھوڑنا پڑیگا۔ کیونکہ اگر یہ عقیدہ قائم رہے تو پھر صلیب توڑنا بے معنی ہوجاتا ہے۔ عیسےٰ علیہ السلام نے تو انہیں وہی بتانا ہے جو قرآن مجید اور حدیث شریف بتاتی ہے اور قرآن مجید اور حدیث شریف میں صلیب پر چڑھائے جانے کی بالکل نفی ہے۔

عیسےٰ علیہ السلام کے کاموں میں سے

فیکسر الصلیب اس لئے ہے کیونکہ اُن ہی کے متعلق یہ الزام ہے اس لئے اس الزام کو وہ خود آکر توڑینگے بلکہ صلیب کو بھی توڑ ڈالینگے تاکہ اس کے بعد پھر کسی کو خلجان نہ رہے۔ جب اس الزام اور صلیب کی نفی عیسےٰ علیہ السلام اپنی زبان سے کریں گے تو عیسائی سب کے سب نشھد ان لا الٰہ الا اللہ و نشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ پکار اٹھیں گے اور پکے مسلمان ہوکر داخل اسلام ہوجائینگے اور عیسےٰ علیہ السلام عیسائیوں کی مقدس صلیب کو توڑ کر چکنا چور کردیں گے۔ رہی یہ بات کہ عیسےٰ علیہ السلام اس کام کے لئے خود کیوں تشریف لائیں گے۔ سو یہ اس لئے ہے کہ جس شخص کے متعلق لوگوں میں اختلاف پڑ جائے بہتر یہی ہے کہ وہ خود آکر اس اختلاف کو دور کرے اور آیندہ ہمیشہ کے لئے اختلاف مٹ جائے تاکہ پھر کسی کو غلط بیانی کی جرأت نہ ہو۔

عیسائیوں نے کفارہ کی بنیاد اسی صلیب کے واقعہ پر رکھی ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھ کر ہمارے لئے کفارہ ہوگئے اور اسی کفارہ کی وجہ سے وہ نماز اور دیگر احکام الہٰی چھوڑے بیٹھے ہیں۔ شائد کوئی ایک آدھ عیسائی ایسا ہوگا جو انجیل کے احکام کے مطابق نماز، روزہ وغیرہ بجالاتا ہو۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا صلیب کو توڑنا اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے جو اس کی وجہ سے احکام الہٰی کو پس پشت ڈال رکھا ہے اس کے احکام کی پابندی پر زور دیا جائے اور اس عقیدہ باطل یعنی کفارہ کو باطل کردیا جائے۔ نہ بانس ہو نہ بانسری بجے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے نزدیک یعنی آخر زمانے میں سوائے تھوڑے سے علاقے کے تمام دنیا پر عیسائیوں کی حکومت ہوگی۔ اس وقت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسےٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا اور وہ دونوں حضرات تمام دنیا کو اسلام سے بھردیں گے۔ تمام دنیا ان کے عہد میں مسلمان ہوجائے گی۔

قرآن مجید کی آیت یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیَّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ الایۃ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے نزدیک عیسائی اقوام کی بادشاہت قریبا تمام دنیا پر چھائی ہوگی اور عیسےٰ علیہ السلام کو جو اُن کے متبعین کے عروج کا وعدہ اور بشارت دی گئی ہے خود آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور جس ضلالت میں عیسائی پڑے ہوئے ہیں اس سے نکال کر انہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے

اہلحدیث آپ نے نزول مسیح اور کسر صلیب وغیرہ کے متعلق جتنی باتیں لکھی ہیں۔ سب کی سب مرزا صاحب قادیانی نے لکھی ہوئی ہیں۔ (ملاحظہ ہو کتاب چشمہ معرفت) پھر کس پلے احمدی کا سہرا ہوا ہے جو آپ کے خلاف بولے یا لکھے۔ لاریب فیہ۔

مسلمانوں کے موجودہ مصائب
کا
علاج صرف نماز ہے

برادران کرام! دنیا کے چپہ چپہ سے یہ صدا اٹھتی ہے کہ دن بدن مسلمانوں پر فلاکت و مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ دنیا کے ہر ہر کونے سے یہی آواز گونجتی ہے کہ مسلمان مرے جارہے ہیں۔ کسی تونگر سے پوچھئے یہی جواب ملتا ہے کہ تجارت میں گھاٹا ہوگیا۔ کسی مزدور سے دریافت کیجئے یہی بول اٹھتا ہے کہ مزدوری ملنا دشوار ہے۔ بہرکیف ہر ایک کی زبان سے یہی چیخ نکلتی ہے۔ ؎

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

بزرگو۔ عزیزو! ہمارا یہ کہنا بیجا نہیں بلکہ بجا ہے۔ ہمارے ہی بے درد ہاتھوں نے ہمیں برباد کردیا ؎

دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اب بھی وہی رحمت خداوندی و برکت ایزدی ہمارے شامل حال ہے۔ بشرطیکہ ہم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر قائم رہیں۔

سب سے پہلے ہم کو یہی تعلیم دی گئی تھی جس کو قرآن مجید اور فرقان حمید ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک علی الاعلان کہہ رہا ہے اور تاقیامت کہتا رہیگا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوط پکڑے رہو۔ اس یگانگت کے شیرازہ کو منتشر نہ کرو۔ بھلا ہم ہی بتائیں کہ کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ نہیں؟ بلکہ اس کے عوض ہم نفاق کا بیج بو رہے ہیں۔ نتیجہ بھی پیش نظر ہے۔ یہی نفاق ہے جو ہمیں ذلیل و رسوا کر رہا ہے۔ اسی کے سبب ہم آج ہر ایک کی نظروں میں حقیر مانے جارہے ہیں۔

ابطالات مرزا ۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات کی (۵۳۶) تردید ۔ قیمت صرف ۹ ۔ ہجرہ ۔ ہجرہ اوراق

یہی وہ ذلت کا راستہ ہے جس نے ہم کو حاکم سے محکوم بنایا۔ یہی وہ لعنت کا طوق ہے جس نے ہم سے حکومت کو چھین کر غیروں کے کفش بردار کردیا۔ یہی وہ رہبر ہلاکت ہے جس کے سبب آج ہم آپس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے دشمن ہیں۔ کیا اچھا ہوتا بقول علامہ اقبال ؎

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی قرآن بھی اللہ بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اب آیئے اور دیکھیں اس زریں حکم خداوندی پر ہم کہاں تک کاربند ہیں۔ جس کے اندر تمام چیزیں سمٹ کے سماگئیں۔ جس کے اندر تمام مصائب و ہلاکت کا راز مضمر ہے۔ افسوس ہے ہم نے اس زبردست حکم کی بھی پرواہ نہ کی بلکہ اس کے سمجھنے تک سے قاصر رہے۔ یہ وہ دوا ہے جس میں تمام امراض روحانی وجسمانی کی شفا ہے۔ یہی وہ نسخہ کیمیا ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس میں ترقی کا راز مضمر ہے۔ یہی وہ شے ہے جو ہم جیسے ناشکر انسانوں کو فرشتوں پر سابق کردیتی ہے۔ یہی وہ ملکہ ہے جس سے تقرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ ڈھال ہے جو کل میدان حشر میں جبکہ ہر شخص نفسی نفسی پکارتا ہوگا۔ بڑے بڑے حملات و مصائب میں کام دیگی۔ اس وقت پروردگار عالم اپنے جلال و جبروت کے ساتھ عرش معلے پر جلوہ افروز ہوکر ہم گناہ گاروں پر نظر جمائے ہوگا۔ اس وقت اسی کی برکت سے ہمیں اس عرش معلے کے نیچے پناہ ملے گی۔ وہ دن وہ ہوگا کہ اس دن سوائے سایہ عرش الہی کے کوئی سایہ نہ ہوگا جیسا کہ فرمان والاشان حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ لا ظل الا ظلہ۔ یہی وہ رفیق ہے جو ہمیں ہمارے اس تنہائی کے گھر (قبر) میں جہاں ہمارے ساتھی مورومار ہونگے ہمارے سرہانے بیٹھ کر تسلی وتشفی سے سلاتا ہوگا۔ یہی وہ چراغ منور ہے جو ہمیں اس تاریک گھر (قبر) میں جہاں کیا سورج اور کیا چاند اپنی ادنٰے سی کرن بھی پہنچا نہیں سکتے وہاں بدر منیر کی طرح چمکتے ہوگا۔ اسی کا نام نماز ہے۔

قرآن کریم ہمیں بار بار متنبہ کررہا ہے۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اقیموا الصلوٰۃ۔ افسوس یہ آواز ہمیں سنائے ہی نہیں دیتی۔ کبھی ہم نے اس قرآن پاک کو چھوکر بھی نہیں دیکھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے عمل پیرو رہے۔ دنیا کی دولت ہمارے قدموں پر نثار ہوتی تھی۔ جنت کی بشارتیں بھی دنیا ہی میں ملیں۔ جب تک ہم نے اس کو اپنا راہبر بنائے رکھا تھا مشکل سے مشکل کام آسان ہوجاتے تھے۔ جب تک ہم اس مقدس کتاب کے معنی ومطلب پر غور کرتے رہے ہماری ترقی کا بازار گرم رہا۔ جب ہم نے ان جزو چیزوں نماز اور تلاوت قرآن کو چھوڑا اور اس کے سمجھنے سے منہ موڑا تو نتیجہ بھی یہی ہوا کہ ہم بجائے ترقی کے تنزل کی گھاٹ اتر رہے ہیں۔

برادران محترم! دنیا میں اگر ہمیں عزت کی زندگی بسر کرنی ہے۔ اور تقرب باری حاصل کرنا ہے۔ دنیا میں ہمیں اگر تمام اقوام پر فوقیت حاصل کرنے کا جذبہ ہے اور تجارتوں میں فائدہ حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ حتیٰ کہ دنیا کی ہر ایک شئے پر قابو جمانا منظور ہے تو اٹھیں اور اس زریں فرمان خداوندی اور تاکیدی وصیت محمدی (نماز) پر قائم رہیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہی شان اسلام زمانہ سلف سے نمایاں تھی آج بھی ان مصائب کے گھرے بادلوں کو جو ہم پر گھرے ہوئے ہیں شق کرتی ہوئی چمکیگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(سید عزیز اللہ از مدراس)

صلوٰۃ کریں۔ قیمت ۱۲؍ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر

خون کے آنسو

از قلم مولوی عبدالسبحان اعظمی عمری جامعہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

مسلمانان خستہ حال کا ماتم کریں کب تک
کہاں تک خون کے آنسو بہائیں دیدۂ تر سے

آج جہاں دیکھئے وعظ میں، لکچر میں، تقریر میں، تحریر میں مسلمانوں کی خستہ وزبوں حالی کا ماتم ہورہا ہے۔ کہیں مسلم کانفرنس، کہیں مسلم لیگ، کہیں سرخپوش، کہیں نیلی پوش اور کہیں جمعیتہ الانصار کی تشکیل ہورہی ہے۔ اور سب کا مقصد وحید یہی ہے کہ مسلمانوں کو تباہی کے کثیف دلدل سے نکال کر ترقی کے اعلےٰ منازل تک پہنچایا جائے اور اس کی قدیمی شوکت و حشمت کو پھر واپس کرایا جائے لیکن یہ سب بیکار اور بے سود ثابت ہورہے ہیں اور اب تک کسی میں کامیابی نہ ہوئی اور نہ ہی مسلمانوں کی خستہ حالی کی صحیح معنوں میں تشخیص ہوئی۔ اصل یہ ہے کہ جو شے ترقی کا اصل الاصول ہے وہ آج مسلمانوں میں بالکلیہ معدوم ہے۔ اسی لئے وہ روزبروز تنزل وتسفل میں مبتلا ہورہے ہیں اس اصل الاصول سے میری مراد باہمی اتفاق واتحاد ہے۔ تمام اقوام عالم کا اس کلیہ پر اتفاق ہے کہ ترقی کا اصل الاصول محض اتفاق واتحاد ہے تاریخ بھی اسی کا ثبوت دیتی ہے اور قرآن کریم نے بھی اسی کو ترقی کا سنگ اساسی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ ولَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ میں زیادہ طول طویل مضمون لکھ کر اقوام عالم کے عروج وزوال کا فلسفہ بتانا نہیں چاہتا بلکہ اس مضمون سے میری غرض صرف یہ ہے کہ قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ کے مسلمان خصوصا برادران اہل حدیث کو آپ لوگوں کے سامنے پیش کرکے ان کی خستہ حالی کا ماتم آپ سے بھی کراؤں۔

ناظرین! قصبہ مئو ضلع اعظم گڈھ ایک علمی قصبہ ہے اور یہاں کے مسلمانوں میں مذہبی جوش وخروش نسبتاً

ahmadimuslim.de

اور جگہوں سے بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے بفضل خدا آج تک قصبہ ہذا رسوم و بدعات۔ قبر پرستی و پیر پرستی کی زد سے محفوظ ہے۔ آئندہ خدا حافظ ہے۔

سب سے نمایاں وصف باشندگان قصبہ ہذا کا باہمی اتفاق و اتحاد ہے اور اسلامی اصول کے مطابق مساوات کی زندگی بسر کرنا ان کا خاص شیوہ ہے۔ اسی لئے جب کبھی غیر اقوام نے ان کے خلاف ناجائز کاروائی کرنے کا قصد کیا ہے تو ان کا مقابلہ مسلمانوں کی طرف سے متحدہ قوت کے ساتھ ہوا ہے اور آخرکار ان کو فتح نصیب ہوئی ہے۔ لیکن افسوس اب اس کی پہلی حالت باقی نہ رہی زمانہ نے پلٹا کھایا اور باشندگان منحوس ادبار و تنزل کی کالی گھٹا چھا گئی اور اتفاق و اتحاد کی بجائے بغض و عناد کا بازار گرم ہو گیا۔ اس تفریق و تشتت کی نوعیت اور اس کی ابتدائی تاریخ پر جتنے بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔ آہ! کس قدر مقام افسوس ہے کہ اس منحوس تفریق کی بنیاد مذہبی رنگ میں ڈالی گئی۔ یہ ہمارے نوجوان مولانا لوگوں کا فیض تھا کہ حنفیت اور وہابیت کی شق نکالی گئی اور باہمی اتفاق و اتحاد کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹا دیا گیا۔ یہ اسکیم اس قدر مفید و کار آمد اور باعث ثواب سمجھی گئی کہ پوری قوت سے اس پر تعامل ہوا حتیٰ کہ شادی بیاہ اور روزہ نماز تک اس کا منحوس اثر پہنچ گیا۔ چنانچہ نسبتیں لگی ہوئی منقطع ہو گئیں۔ رمضان شریف کے مبارک ماہ میں عین نماز کی حالت میں حملہ ہوا اور پڑھنے والوں پر لاٹھیاں چلائی گئیں۔ الحذر الامان۔

اسلام جس کا اصل منشا انقلاب ذہنیت تھا آج خود اسی کے پیروؤں کی یہ پست ذہنی وجود میں آ رہی ہے استغفر اللہ۔ صحابہ کرام کے زمانہ میں فرعی مسائل میں اختلاف تھا۔ لیکن آپس میں بغض و عناد تو کجا نہایت ہی خندہ پیشانی سے ملتے جلتے اور بحث و مباحثہ کرتے تھے۔ غرض قصبہ ہذا کے مسلمانوں میں جب نفاق و عناد کے مہلک جراثیم اس قدر سرایت کر گئے کہ وہ اصول اسلام سے ہی ناواقف ہو گئے تو مخالفوں کو اچھا موقعہ ہاتھ آیا اور آج سے تقریباً سات سال پیشتر ایک بار پھر قسمت آزمائی کر کے مسلمانوں کے باہمی نفاق سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور ان کے تجارتی معاملات میں بے جا مداخلت کی۔ خدا کا فضل ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی کرتوتوں کا احساس ہوا۔ بیدار ہوئے اور پھر متحدہ طاقت کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے ان کے دانت کھٹے کر دیئے اور مخالفین اپنی عیاری میں کامیاب ہونے کی بجائے خائب و خاسر رہے۔ خیر یہاں تک تو حنفیت اور وہابیت کی تفریق کے کرشمے اور جلوے تھے۔

آئیے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ جگر سوز واقعات کو سناتا ہوں جن کا تعلق اہل حدیث حضرات سے ہے۔ آج تین سال کے عرصہ سے خود اعیان اہل حدیث میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور ہمیں تو خوف ہے کہ کہیں صورت حال جنگ داحس اور حرب بسوس کی صورت نہ اختیار کر لے اور معاملہ کہیں اوس و خزرج کا نہ ہو جائے۔ العیاذ باللہ۔ لیجئے میں اعیان اہل حدیث کے مابہ النزاع مسائل کو ہی پیش کئے دیتا ہوں تاکہ آپ بھی دیکھیں کہ قصبہ ہذا کے دور ماضی اور حاضر میں کس قدر بون بعید ہے۔ مسائل مختلف فیہا کوئی نئے مسئلے نہیں ہیں بلکہ پرانے ہی ہیں۔ مگر اتنے زمانہ کے بعد اس کی طرف رغبت دلانا البتہ ایک جدید فعل ہے۔ خیر ملاحظہ ہو۔

مسئلہ اولیٰ | عید کی نماز صحرا میں پڑھنی افضل ہے جو عیدگاہ صحرا میں تھی اس کے ارد گرد مکانات تعمیر ہو جانے کی وجہ سے اس کی صحرائیت باطل ہو گئی اور نماز اس میں جائز نہیں۔

مسئلہ ثانیہ | عورتوں کو عیدگاہ میں ضرور لے جانا چاہئے

مسئلہ ثالثہ | جمعہ کی اذان ثالث بدعت ہے۔

مسئلہ رابعہ | نماز کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔

ان مسائل اربعہ میں سب سے اہم مسئلہ اولیٰ ہے ذرا میں اس کی کچھ تشریح کئے دیتا ہوں تاکہ قارئین کرام اچھی طرح واقف ہو جائیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جس عیدگاہ کے متعلق اختلاف ہے وہ پہلے غیر آباد جگہ میں تھی یعنی اس کے ارد گرد پچاس ساٹھ[1] قدم تک کوئی مکان نہ تھا لیکن چند دنوں سے اس کے متصل چند مکانات تعمیر ہو گئے۔ ایک دو سال تک تو بلا اختلاف اس میں نماز ادا ہوتی رہی۔ مگر پھر اس کے بعد سنت نبوی کا خیال آیا اور اہل حدیث جماعت دو حصوں میں منقسم ہو گئی جس کا نتیجہ بغض و عناد ہوا۔ ایک حیثیت سے ہم کو بہت خوشی ہے کہ مسلمانوں میں جوش ملی اور عمل بالسنت کا جذبہ کمال درجہ موجود ہے لیکن جب اس کے دوسرے پہلو پر نظر کرتے ہیں تو یہ احیائے سنت اپنے حقیقی معنی میں نہیں ہے بلکہ ذاتی بغض و عناد کو مذہبی غلاف میں لپیٹ کر پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ ؎

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد
جامۂ کعبہ را جل خر کرد

تو ہماری بلکہ ہر ایک سچے مسلمان کی آنکھ سے خون کے آنسو گرتے ہیں۔ میں یہاں اصل مسئلہ پر روشنی ڈال کر اپنی لیاقت و قابلیت دکھانا نہیں چاہتا ہوں بلکہ میرا مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ اس کے اثرات اور نتائج پر غور کیجئے۔ دیکھئے کہیں خیر الخیرین کا مسئلہ بھی شارع علیہ السلام نے بتایا ہے۔ صحرا میں عید کی نماز بیشک سنت سے ثابت ہے لیکن حاشا وکلا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سنت نبوی کی آڑ لیکر امت مسلمہ کے شیرازہ کو منتشر و درہم برہم کر دیا جائے۔ حضور نے کعبہ کو از سر نو تعمیر کرانا چاہا تھا مگر اس خیال سے باز آئے کہ مبادا نئے نئے مسلمانوں کے دل میں کچھ اور ہی خیال پیدا ہو اور ان کی جاہلیت پھر لوٹ آئے اور نفاق و عناد کا دور دورہ ہو۔ چنانچہ آپ حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں۔

لولا قومک حدیثو عھد

(باقی آئندہ)

---

[1] امرتسر میں ایسا ہی ہوا ہے۔ (اہلحدیث)

اثبات الفجر، ریویو کے اعتراضات کا (۵۳۹) مدلل و مکمل جواب۔ قیمت ۴ (مخ)

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۷۹)

وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ
النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ فَاِنْ اٰمَنُوْا
بِمِثْلِ× مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ
مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ
عٰبِدُوْنَ ○ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ
رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ
وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ۗ قُلْ
ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَ
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا
تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

اور خاص کر اُس کلام کو مانتے ہیں جو کچھ حضرت موسے اور عیسے کو خدا کے ہاں سے زندگی میں ملا تھا اور جو کچھ سب نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہم سب کو تسلیم کرتے ہیں اور بدل وجان قبول کرتے ہیں بڑی بات ہم میں یہ ہے کہ اللہ کے نبیوں میں تفریق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض سے انکاری ہوں جیسے تم حضرت مسیح اور سید الانبیاء محمد (علیہم السلام) سے منکر ہو ہو ہم میں بفضلہ تعالیٰ یہ عیب بھی نہیں کہ ہم تمہاری طرح مطلب کے وقت خدا کے حکموں پر غیروں کو ترجیح دیں بلکہ ہم تو صرف اسی کے تابعدار ہیں پس بعد اس اظہار صریح کے اگر وہ تمہاری مانی ہوئی کتاب یعنی قرآن مجید کو مان لیں تو جان لو کہ ہدایت پر آگئے اور اگر حسب دستور قدیم اعراض کریں تو معلوم کرو کہ محض سخت ضدی ہیں اگر وہ مجھ سے (اے رسول) کچھ اذیت کا قصد کریں تو پس خدا تجھ کو اُن کی شرارت سے بچائے گا اس لئے کہ وہ تیرے مخالفوں کی سرگوشیاں اور باہمی مشورے سنتا ہے اور اُن کے دلی عنادوں کو بھی جانتا ہے ان کا یہ بھی ایک داؤ ہے کہ اپنے مذہب میں لاتے ہوئے رنگ کے چھینٹے ڈالتے ہیں اور اُس کو اپنی رنگ سمجھتے ہیں اور عوام لوگوں کو اس دھوکے سے کہ آؤ اس سچے رنگ سے اپنے کو رنگو دام میں لاتے ہیں سو تم ان کے جواب میں کہدو کہ تمہارا رنگ تو پھیکا بلکہ برے سے کچھ بھی نہیں اصل رنگ اللہ کا ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے۔ یعنی اُس کے خاص بندے بن چکے ہیں۔ بھلا بتلاؤ تو اللہ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟ تمہاری طرح ہم زبانی جمع خرچ نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم تو دل وجان سے اللہ کے حکموں کو مانتے ہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ اب بھی اگر یہ اہل کتاب باز نہ آئیں اور اے رسول! تیری نبوت کو اس وجہ سے جھٹلادیں کہ تو بنی اسمٰعیل سے ہے اور اُن کا خیال ہے کہ نبوت خاصہ بنی اسرائیل کا ہے۔ تو تو ان سے کہہ دے کیا تم ہم سے خدا کے فضل اور بخشش کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ کیا نبوت کو اپنا ہی حق جانتے ہو اور ہم کو اس سے علیحدہ ہی رکھنا چاہتے ہو۔ بھلا تم میں کون سی ترجیح ہے حالانکہ بندگی میں ہم تم سب برابر ہیں۔ اور وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مالک ہے اور اعمال میں بھی تم کو کسی قسم کی رعایت نہیں کہ اوروں کی کمائی تم کو مل جائے بلکہ ہمارے اعمال ہم کو اور تمہارے اعمال تم کو جو کرے وہ بھرے ہاں اگر غور کیا جائے تو قابل ترجیح بات ہم میں ہے کیونکہ ہم اُس کے سب احکام کو مانتے ہیں۔ اور ہم دل سے اُسی کے اخلاص مند ہیں نہ کہ تمہاری طرح مطلب کے یار۔ غرض ہو تو خدا کے بن گئے جب مطلب پورا ہوا تو پھر کون۔ یہ بھی تو ان سے پوچھو کیا تم بجائے چھوڑنے ان غلط خیالات کے یہ کہتے ہو کہ حضرت ابراہیم اور اُس کے دونوں بیٹے اسمٰعیل اور اسحاق اور پوتا یعقوب علیہم السلام اور اُس کی سب اولاد ہی تمہاری طرح یہودی یا عیسائی تھے۔ تو اے رسول! ان سے کہدے بھلا کیونکر ہم تمہاری باتیں مانیں کہ وہ ایسے تھے حالانکہ ہم کو خدا نے پختہ طور سے بتلایا ہے کہ اُن بزرگوں کی یہ روش نہ تھی جو تم نے نکال رکھی ہے کیا تم خوب جانتے ہو یا اللہ خوب جانتا ہے۔ جی میں تو یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ حضرات ان جیسے نہ تھے مگر لوگوں کی شرم سے چھپاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ یہ بھی ایک محکم کی شہادت ہے اور کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے جو اپنے پاس سے اللہ کی بتائی ہوئی اطلاع کو چھپائے جو اس کے پاس ہو یقین جانو کہ خدا تم کو اس کتمان پر مواخذہ کریگا۔ اس لئے کہ خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ اصل پوچھو تو تم یہود و نصاریٰ کو ان بزرگوں سے کیا مطلب؟ یہ ایک جماعت پسندیدہ تھی جو اپنے اپنے وقت پر گذر گئی اُن کی کمائی اُن کو ہے اور تمہاری تم کو اور تم اُن کے کئے سے نہ پوچھے جاؤ گے اور

× مثل کا لفظ بغرض تحسین کلام زائد آتا ہے۔ جیسے لیس کمثلہ شیئٌ میں۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تقویۃ الایمان

(۱۰۴)

گذشتہ ہفتے مولوی نعیم الدین کی پیشکردہ حدیثیں درج کرکے ان کا جواب شروع ہوا تھا۔ آج اس سے آگے پڑھئے۔ (مدیر)

"یعنی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور آپ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی بعد اس کے منبر پر تشریف لائے پس فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور واللہ اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور میں واللہ نہیں خوف رکھتا تم پر کہ میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے اور لیکن مجھے خوف ہے تم پر کہ تم رغبت کروگے یعنی دنیا کی کشاکشی میں پڑ جاؤ گے"

چنانچہ اس حدیث کو امام بخاری مختلف ابواب میں پارہ کتاب الجنائز صفحہ ۱۷۹ اور پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ اور پارہ ۲۶ صفحہ ۹۶ میں روایت فرماتے ہیں۔ اولاً ان احادیث میں شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنا ثابت ہے کیونکہ واقعہ احد کے آٹھ سال بعد کا یہ واقعہ ہے چنانچہ صحیح بخاری پارہ ۱۶ صفحہ ۳۶ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین۔

یعنی نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

ان ذالک کان بعد ثمان سنین وکانت احد فی شوال سنۃ ثلاث ومات صلی اللہ علیہ وسلم فی ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ۔

یعنی یہ واقعہ تھا بعد آٹھ سال کے۔ اس لئے کہ واقعہ احد شوال ۳ھ میں ہوا اور وفات نبی صلے اللہ علیہ وسلم ربیع الاول ۱۱ھ میں ہوئی۔

پس اس واقعہ شہداء احد پر نماز جنازہ غائب پڑھنے کو مولوی نعیم الدین نے خیانتہً اس وجہ سے چھپایا کہ ان کے مسند اعلےٰ مولوی احمد رضا خان بریلوی الہادی الحاجب ص ۲۳ میں اپنے غیض و غضب سے لکھ چکے ہیں کہ نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔

پس یہ ہے مولوی نعیم الدین کا اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کو جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعلےٰ جان کر آپ کی حدیث کے ایک جزو اول کو اخفا کرنا تف ایسی بد مذہبی اور بے ادبی پر۔ نعوذ باللہ من الرفض الخفی والجلی۔ کھل گیا تقیہ پر کھل گیا۔

حالانکہ الہادی الحاجب ص ۱۱ میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ تبییض الصحیفہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ مبارک پر چھ بار نماز ہوئی اور کثرت ازدحام خلائق سے عصر تک ان کے دفن پر قدرت نہ پائی۔

اور مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۵۹۲ میں فرماتے ہیں:۔

والآن در حرمین شریفین زادھما اللہ تعظیما وتشریفا متعارف است چوں خبرے رسد کہ فلاں مرد صالح در بلدے از بلاد اسلام فوت کردہ است شافعیہ نماز بروے مے کنند۔ وبعض حنفیہ نیز باایشاں شریک مے شوند۴ و گذاردن ایں نماز گفت دعاء است کہ مے کنند فلاباس بہ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ در فتوح الغیب مے فرمایند کہ ہر روز بطریق ورد نماز جنازہ بر اموات آں روز بگذارد و ایشاں حنبلی اند و نزد امام احمد حنبل جائز است۔ ایضاً صفحہ ۲۹۰ و نماز گذارد بر شہداء احد بعد از ہشت سال از شہادت ایشاں۔

"یعنی اور اس وقت حرمین شریفین میں معمول ہے کہ جس وقت خبر پہنچتی ہے کہ فلاں مرد صالح نے کسی شہر اسلامی میں وفات پائی ہے شافعیہ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور بعض حنفیہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ قاضی علی بن جار اللہ جو اس فقیر کے شیخ الحدیث تھے ان سے پوچھا گیا کہ حنفیہ جو اس نماز میں شریک ہوتے ہیں تو فرمایا کہ دعا ہے جو کرتے ہیں پس مضائقہ اس کا نہیں ہے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ ہر روز بطریق ورد کے نماز جنازہ اس روز کی اموات پر پڑھا کرو اور آپ حنبلی تھے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ اور نماز پڑھی گئی شہداء احد پر بعد آٹھ سال کے ان کی شہادت سے"

اور فوائد الفواد ملفوظات شاہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمہ اللہ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ نولکشوری میں مرقوم ہے:

"سخن درآں افتاد کہ بعضے بر جنازہ غائب نماز مے گذارند۔ چگونہ باشد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر فرمود کہ روا باشد و محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بر نجاشی ہمیں نماز کردہ است او در غیبت مردہ بود"

یعنی گفتگو اس امر میں ہوئی کہ بعضے نماز جنازہ غائب پڑھتے ہیں یہ کیونکر ہے آپ نے ارشاد فرمایا روا ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھی تھی"

علیٰ ہذا ملا علی قاری مکی حنفی رحمہ اللہ کے جنازہ غائب پر نماز پڑھی گئی۔ چنانچہ "قرب الاماثل بتراجم الافاضل" صفحہ ۲۵ میں مرقوم ہے:۔

" وکانت وفاتہ بمکۃ ۱۰۱۴ھ ودفن بالمعلی ولما بلغ خبرہ علماء مصر صلوا علیہ بجامع الازھر صلوٰۃ الغیبۃ فی مجمع یجمع اربعۃ آلاف بالجحۃ۔

یعنی ہوئی وفات انکی مکہ میں ۱۰۱۴ھ میں اور دفن کئے گئے معلےٰ میں اور جب خبر پہنچی علماء مصر کو تو ان پر جنازہ غائب کی نماز پڑھی گئی جامع ازہر میں چار ہزار مجمع کے

۴ از قاضی علی بن جار اللہ کہ شیخ حدیث ایں فقیر بود پرسیدہ شد کہ حنفیہ چوں شریک مے شوند۔

ن ن۔ و

تقویۃ الایمان۔ مجموعہ توحید۔ مخزنین کا قرآنی (۴۴ھ) کا جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۴ر (مجلد)

ahmadimuslim.de

فتاوی

س ۱۳۱ } دخلی رہن رکھ کر فائدہ اٹھانا جائز ہے یا سود؟ (محمد اسحٰق اوجھیانی)

ج ۱۳۱ } آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ لحدیث الظہر یرکب بنفقتہ۔

س ۱۳۲ } زکوٰۃ کن کن لوگوں کو دینا جائز ہے اور کن کن کو نہیں۔ کیا زکوٰۃ دیتے وقت ظاہر کر دینا زکوٰۃ کیلئے ضروری ہے۔ فی شخص کو زکوٰۃ دینے کی کوئی حد مقرر ہے یا حسب ضرورت سائل کو دیا جاوے خواہ مسلمان ہو یا ہندو۔ کل مفصل حال زکوٰۃ کا تجویز ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۲ } زکوٰۃ کے مصارف خود قرآن شریف میں مذکور ہیں۔ انما الصدقات للفقراء آہ (الآیۃ)۔ زکوٰۃ دینے والے کا یہ فرض ہے کہ وہ سائل کو پہچان لے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس بات کی تصریح بھی کر دے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ کتنا دے کتنا نہ دے اس کی کوئی قید نہیں۔ البتہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اتنا نہ دے کہ سائل پر زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ سائل مسلمان ہو یا غیر مسلم سب کو دینا جائز ہے۔

س ۱۳۳ } زید مبلغ بیس روپیہ عمر کو اس شرط پر دیتا ہے کہ کاتک میں وقت مقررہ پر گیہوں بیس سیر کے بھاؤ لوں گا حالانکہ اس وقت گیہوں کا بھاؤ پندرہ سیر کا ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳۳ } جائز ہے۔ اس کا نام بیع سلم ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۴ } اخبار اہلحدیث ۱۹ اپریل ۳۵ء کالم فتاوی کے سوال ۱۲۱ کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چونکہ چھوت چھات خلاف اخلاق ہے اس لئے اس کو اٹھایا گیا ہے۔

لہٰذا عرض ہے کہ چھوت چھات تو محض طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم سے ہی اٹھ گئی وطعامکم حل لھم نازل ہونے سے کیا فائدہ ہے اسی وجہ سے میں نے پوری آیت کا یہ مطلب لکھا تھا کہ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے درانحالیکہ تمہارا کھانا اہل کتاب کو حلال ہو۔ یعنی جو اہل کتاب تمہارا حلال کھانا استعمال کر سکے اس کا حلال کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔ مگر چونکہ اہل ہنود بوجہ چھوت چھات کے تمہارا حلال کھانا بھی استعمال نہیں کرتے اس لئے تم بھی اہل ہنود کا کھانا اپنے لئے حلال مت سمجھو کیونکہ یہ بڑی بے غیرتی ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اپنے فتاوی میں تحریر کیا ہے کہ ہاں اگر کوئی یوں سمجھے کہ اہل ہنود جو کہ اہل باطل ہیں۔ اہل اسلام سے جو کہ اہل حق ہیں ذلیل سمجھ کر پرہیز کرتے ہیں اس لئے ان سے پرہیز کریں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ پس عرض ہے کہ جواب مدلل دیجئے۔

(اللہ دیا ہیڈ ماسٹر۔ خریدار اہلحدیث)

ج ۱۳۴ } بعض دفعہ اختلافی امر کو جائز بتانے کے لئے غیر اختلافی سے ملا کر بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے ولا علی انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم او بیوت امھاتکم او بیوت اخوانکم او بیوت اخواتکم او بیوت اعمامکم (الآیۃ سورہ نور)

اپنے بیوت سے کھانا کسی طرح محل نظر نہیں ہو سکتا۔ بغرض اظہار مساوات ان کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح آیت مرقومہ میں طعامکم حل لھم کو پہلے کے ساتھ مسلمانوں کی نظروں میں مساوی دکھانے کو یکساں دکھایا گیا۔ واللہ اعلم۔

(۲) مولانا تھانوی کا خیال سو اس پر شرعی دلیل چاہئے جو میرے ناقص علم میں نہیں۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۵ } زید کی شادی ہو کر تقریباً ۸-۹ سال کا عرصہ گزرا۔ اس عرصہ میں زید اور ہندہ میں کئی دفعہ فسادات ہوتے رہے نوبت یہاں تک پہنچی کہ زید ہندہ کو طلاق دینے پر آمادہ ہو گیا اور لوگوں کے روبرو بارہا طلاق کے الفاظ نکالتا رہا اور اپنی ملکیت فروخت کر کے ہندہ کا مہر ادا کرنے کا مصمم ارادہ کرتے ہوئے جماعت کے چند معزز اصحاب کے روبرو یہ بات بھی کہہ چکا ہے کہ ماہوار میری آمدنی کی رقم اتنی ہے اس رقم سے ہندہ کا مہر ادا کر دیا جائے۔ اس درمیان میں ہندہ بیمار ہو گئی۔ پہلے ہی سے ہندہ بیمار تھی ان فسادات کے باعث اور بھی سخت بیمار ہو گئی اس بیماری کی حالت میں والدین ہندہ کو اپنے مکان لے کر چلے گئے چھ ماہ تک سخت بیمار رہ کر ہندہ اپنے والدین کے مکان میں انتقال کر گئی۔ اس بیماری کی حالت میں بھی زید کی طرف سے کوئی نفقہ ہندہ کو نہیں ملا اور نہ ہندہ کی کوئی اولاد ہے۔ اب ہندہ کے والدین زید سے مہر اور جہیز وغیرہ کے طلب گار ہیں۔ زید کہتا ہے شریعت کی رو سے ہندہ کی ملکیت کا نصف حصہ مجھ کو آتا ہے۔ ہندہ کے والدین کہتے ہیں نہیں اس معاملے میں تمہارا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا پوری ملکیت کے حقدار ہم ہیں۔ کیا اس معاملہ میں زید بھی نصف حصہ کا حقدار ہو سکتا ہے؟

ج ۱۳۵ } منکوحہ زید بذریعہ طلاق زید سے اگر جدا نہیں ہوئی زید کا محض ارادہ ہی ارادہ طلاق رہا ہے تو زید کا دعوے صحیح ہے۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

سائل جواب دے

ایک غیر معلوم مستفتی نے سوال کیا ہے کہ یہاں بمبئی میں امدنی کمتی ہے۔ سائل اس امدنی کی تشریح کرے اور اپنا نام لکھے۔

مستفتی صاحبان قواعد استفتاء کی پابندی ضرور کریں۔ (مفتی)

فتاوی نذیریہ۔ مصنفہ حضرت مولانا شیخ نذیر حسین (۱ ہے ۵) محدث دہلوی قیمت ۔ (دفتر اہلحدیث)

متفرقات

اہلحدیث کے بہی خواہ اس کی ترقی و اشاعت کے لئے کما حقہ کوشش کرتے رہیں کیونکہ اس کام میں امداد کرنے سے ان کا دین و دنیا میں بھی فائدہ ہی فائدہ ہے۔

۳ مئی تک ان احباب کرام کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں موصول ہو جانی چاہئے جن کے نمبر خریداری اہلحدیث ۳ مئی میں درج کئے گئے ہیں۔ ورنہ ہر دو صورتوں کی عدم تعمیل کے باعث حسب دستور سابق اخبار کا وی پی بھیج دیا جائے گا۔

مہلت یافتگان کی قیمت بھی موصول ہونی چاہئے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ نہ ہی مزید مہلت دی جائے گی۔

دفع افتراء مجھے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ میں نے علاقہ مدراس سے کیندر پارا کے مقدمہ کے لئے از خود چندہ کر کے غبن کر لیا ہے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ یہ مجھ پر سراسر بہتان ہے۔ میں نے کسی جگہ سے چندہ وصول نہیں کیا۔ واللہ ما اقول شہید۔ راقم محمد ابو القاسم خالد بن محمد سعید صدیقی از بانت ضلع بالاسور۔ (مرد اہل غریب منشم)

دانت بغیر تکلیف نکالنے کے لئے میرے پاس ایک عمل ہے جس سے بغیر تکلیف کے دانت نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک دوائی بھی ہے جسے دانت پر لگانے سے دانت بآسانی نکال لیا جاتا ہے۔ ضرورت مند مجھ سے خط و کتابت کریں۔ ڈاکٹر محمد اسحاق ہومیو۔ ایم۔ اے۔ قصبہ اوجھانی۔ ضلع بدایوں۔

یادرفتگان (۱) میرے والد ماجد ۴۔ ۵ روز معمولی بخار میں مبتلا رہ کر ۳۰۔ اپریل کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے سارے خاندان میں اس وقت بزرگ تھے۔ ان کی اس اچانک وفات سے ہم سب کو صدمہ عظیم ہوا ہے۔ (محمد ادریس خاں ودیارتھی از بدایوں)

(۲) مولوی کریم بخش صاحب والد ماجد مولوی محمد مصطفےٰ صاحب وکیل کھریانواں جو پکے موحد اور با اخلاق بزرگ تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (محمد سلیمان از مدن پور گیا)

(۳) مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری کی ہمشیرہ جو بہت معمر تھیں ۸۔ اپریل کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ۔ مرحومہ آخری وقت تک مذہبی ارکان و اعمال کی پابند رہیں اور متعدد حج بھی کر چکی تھیں۔
(حکیم محمد یوسف محلہ سید واڑہ غازی پور)

مرزا نمبر شائع ہوگا

حسب اعلان سابقہ مرزا نمبر شائع کرنے کا ارادہ کر لیا گیا ہے جو ۲۴ مئی کو شائع کیا جائے گا۔ تاجر حضرات کے لئے اشتہار دینے کا بہترین موقع ہے۔ ۲۰ مئی تک اشتہارات مع اجرت دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ ایجنٹ صاحبان تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (مینجر اہلحدیث امرتسر)

اہلحدیث:۔ جملہ مرحومین کی وفات کا ہمیں دلی صدمہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے متعلقین کو صبر عطا کرے۔ ناظرین کرام بھی ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرھم وارحمھم۔

دعائے صحت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی سخت علیل ہیں۔ حالات تشویش انگیز ہیں۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔
(خاکسار حسین میاں از پھلواری)

(۲) میری نانی صاحبہ چند سال سے موتیا بند میں مبتلا ہیں ان کے لئے دعا صحت فرما دیں۔
(محمد داؤد از کیندرہ پارا)

(۳) میری اہلیہ بعارضہ فالج بائیں جانب عرصہ ایک سال سے صاحب فراش ہے۔ علاج معالجے سے افاقہ نہیں ہوا۔ احباب کرام میں سے اگر کسی کے پاس کوئی مجرب نسخہ ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ دیگر حضرات دعائے صحت فرما کر مشکور فرمائیں۔
(حاجی اکرام احمد از نواب گنج ڈاک خانہ پریاواں ضلع پرتاب گڑھ)

اہلحدیث۔ اللھم اشفھم بشفائك وداوھم بدوائك۔

ضرورت ہے مسجد اہل حدیث نیلگری علاقہ مدراس کے لئے ایک عالم باعمل کی جو وعظ و تذکیر و درس تدریس دے سکتے ہوں ضرورت ہے۔ عمر ۳۵ سال سے کم نہ ہو۔ سردست دو سال کے لئے عارضی تقرر ہوگا۔ بعدہ صورت حالات بہتر ہونے پر مستقل کر دیا جائے گا۔ راقم مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن فریہ کوٹی۔ ولنگٹن۔ نیلگری مدراس۔

ضرورت معلمہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک مساۃ تجربہ کار معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک اردو، حساب، جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دے سکے۔ درخواستیں مع نقول سارٹیفکیٹ پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مسجد اہل حدیث پتوکے۔ ضلع لاہور۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت بہ نسبت سابقہ رو بصحت ہے۔ اثناء بخار میں درد نقرس کا حملہ ہوا جس میں اب بہت کمی ہے۔ امید ہے آئندہ ہفتہ ناظرین کو مکمل خوشخبری سنائیں گے۔ حال پرسان اور دعا گوؤں کو خدا جزاء خیر دے۔

تلاش عزیز مسمی عبد اللہ ولد مولوی محمد علی شیر فروش دار برٹن ضلع شیخوپورہ عمر تقریباً ۲۲ سال عرصہ دو سال سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔
سکرٹری انجمن اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور۔

بقیہ (۴) جناب کے حاجی عبد القادر صاحب سیلو شانی (شمالی آرکاٹ) انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ و نیک سیرت، خوش خو تھے۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

اہالیٔ امرتسر کی تکلیف

قابلِ توجہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر

انگریزی باجوں گراموفون کی کثرت نے عام اہل شہر کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ شوقین لوگ جب اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر رات کو دس گیارہ بجے گھروں میں آتے ہیں تو اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر گراموفون بجانا شروع کر دیتے ہیں جس سے تمام اہل محلہ کو بے آرامی ہوتی ہے۔ خاصکر مزدور پیشہ لوگ جنہوں نے صبح سویرے اٹھ کر کام پر جانا ہوتا ہے۔ باجوں کی آواز سے آرام کی نیند نہیں سو سکتے۔ جس سے بے چاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات پولیس کے اختیارات میں سے ہے کہ آبادی میں کوئی کام مخل آسائش ہو تو اس کو حکماً بند کر دے۔ اس لئے ہم جناب صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر کی خدمت میں اہل شہر کی یہ سخت تکلیف پیش کر کے درخواست کرتے ہیں کہ گراموفون بجانے والوں کو ہدایت کی جائے کہ امن و آسائش عوام الناس کے لحاظ سے رات کے وقت نچلی منزل میں بجایا کریں اوپر کی منزل میں نہ بجائیں۔ امید ہے صاحب موصوف پبلک کی اس واجبی تکلیف پر غور کر کے مشکور فرماویں گے۔

تعصب کی حد ہو گئی

واقعہ حائلہ یعنی حملہ بر سلطان ابن سعود کی حقیقت خوب واضح ہو گئی۔ تمام دنیا کے بادشاہوں اور برگزیدہ لوگوں نے جلالۃ الملک اور ولی عہد سلامتی پر ان کو مبارک باد کے تار بھیجے۔ جب مذہبی صورت میں اعتراض ہوا کہ حرم شریف میں قتل و قتال ناجائز ہے پھر کیوں ایسا کیا گیا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ اگر مخالف حرم میں حملہ کرے تو اسی جگہ اس کا جواب دینا بھی جائز ہے۔ جب انکی طرف سے کوئی اعتراض باقی نہ رہا تو یاروں نے ایک اور طرح بات بنائی کہ

> ہمیں حاجیوں نے بتایا ہے کہ جو یمنی مارے گئے انہوں نے حملہ نہ کیا تھا بلکہ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے آگے بڑھے تھے سعودی سپاہیوں نے ان کو روکا کہ بادشاہ سلامت آتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہاں بادشاہ غیر بادشاہ سب برابر ہیں۔ اس پر سپاہیوں نے ان کو قتل کر دیا۔
> (الفقیہ اور منادی)

اہلحدیث اگر یہ حضرات اصول روائت کے پابند نہ ہوں تو انہیں اختیار ہے۔ مگر ہم تو اصول روائت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اصول روائت یہ ہے کہ راوی مجہول الاسم یا مجہول الوصف کی روائت معتبر نہیں ہوتی۔ اس قانون کے موافق معترضین کا فرض ہے کہ ان حاجیوں کے نام اور اوصاف بتائیں۔ اس کے بعد اتصال روائت پر بحث ہوگی۔ جب تک وہ اس فرض سے سبکدوش نہ ہوں ان کا حق نہیں کہ ان مجہول الاسم و نامعلوم الحال حاجیوں کی روائت سرکاری مصدقہ اعلان کے خلاف پیش کریں۔

آئیے ہم ایک حاجی صاحب کا بیان سناتے ہیں۔ مگر کسی مجہول الاسم یا نامعلوم الحال کا نہیں۔ بلکہ معلوم الاسم و معلوم الحال و معروف الاوصاف حاجی کا۔

امرتسر کے مشہور ڈاکٹر اشفاق محمد صاحب حنفی المذہب ہیں۔ شاہ ابو الخیر دہلوی مرحوم کے راسخ مرید ہیں۔ ایام حج میں پیر جماعت علی شاہ علیپوری کے معالج رہے ہیں۔ آپ ۲۰ مئی کو واپس آئے ہیں۔ ان سے ہم نے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اس واقعہ کو اسی طرح بیان کیا جس طرح حجاز کے سرکاری اعلان میں شائع ہوا ہے۔

شکریہ کیا اب بھی خواجہ حسن نظامی صاحب اس کے قبول میں پس و پیش کرینگے۔ (غالباً نہیں)

سلور جوبلی یہ ہفتہ ہندوستان میں بڑی شان و شوکت اور تفریحات کا گذرا ہے۔ ہر جگہ چہل پہل رہی۔ اگر کہیں جلسے ہو رہے تھے تو کہیں کھیلیں ہو رہی تھیں۔ مٹھائیاں بٹ رہی تھیں اور بچے کھیل رہے تھے۔ ہر کہ و مہ خوش خرم تھا۔ ہاں کسی کسی شخص کے منہ سے یہ بھی نکلتا تھا کہ شاہان اسلام کے زمانہ میں ایسے مواقع پر بڑی بڑی نوازشات ہوتی تھیں۔ جو زمانہ بدلنے کے ساتھ ہی بدل گئیں ؎

وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

ڈاکوں کی کثرت ناظرین اخباروں میں پڑھتے ہونگے کہ روزانہ ڈاکوں کی خبریں آتی ہیں۔ ڈاکے بھی معمولی نہیں پڑتے بلکہ خوفناک طور پر یعنی ریوالوروں اور بندوقوں کے ساتھ مسلح ہو کر۔ یہ ترقی حکومت سے بھی مخفی نہیں۔ یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے انتظام سے بے خبر بھی نہ ہوگی۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ آج تک جو کچھ حکومت نے کیا یا کر رہی ہے۔ یعنی جو علاج ہو رہا ہے اس سے ہماری بیماری رفع نہ ہوگی۔ ہاں اسباب کی تلاش کر کے ان کو دفع کیا جائے تو مفید ہوگا۔ یعنی اس بات کی بے لاگ تحقیق کی جائے کہ ڈاکے کیوں ڈالے جاتے ہیں۔ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہی ہے کہ پیٹ خالی ہو رہے۔ تعلیم حاصل کر کے زندگی سے بیزار ہو رہے ہیں۔ بس پھر مرتا کیا نہیں کرتا۔ بہر حال ہماری تلاش میں ان ڈاکوں کا سبب پیٹ خالی ہونا ہے۔ جو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ شہروں خصوصاً سرمایہ دار

مصدر حال۔ ہندوستان کے مطبوعہ [illegible] (۵۴۲) اطلاعات [illegible]

شہروں میں بے چینی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ خدا نہ کرے کہ لوگ حکومت کے انتظام سے نا امید ہو کر اپنے لئے کوئی اور سبیل تجویز کریں۔

سرکاری اعلان

قانون محصول تمباکو فروشی پنجاب ۱۹۳۴ء اور اس کے ماتحت قواعد پنجاب میں ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء سے نافذ کئے گئے ہیں۔ لہٰذا اب کسی شخص کا بنے ہوئے تمباکو کو بغرض فروخت رکھنا یا فروخت کرنا خلاف قانون ہوگا۔

سوائے اس صورت کے کہ تاجروں کے اس لائسنس جو ایک دوکاندار یا پھیری والے کے لئے ایک ہی قسم کا ہوگا کی شرائط اور قواعد کے مطابق ایسا کیا جائے۔ بنے ہوئے تمباکو سے ایسا تمباکو جو کسی شکل وصورت میں پینے یا کھانے یا کسی اور استعمال مثلاً نسوار لینے کے لئے مقصود ہو یا کسی ایسی تیار کردہ چیز یا تمباکو کی آمیزش سے مراد ہے جو متذکرہ بالا مقصد یا استعمال کے لئے ہو اور اس میں بیڑی سگرٹ یا سگار شامل ہیں۔ قانون یا قواعد مذکورہ کے احکام و شرائط اس شخص پر عائد نہیں ہوتے جو خود یا اپنے خاندان کے افراد یا مزارعان یا اجرت پر رکھے ہوئے مزدوروں کے ذریعہ تمباکو کی کاشت کرتا ہو۔ جہاں تک ایسے کاشت شدہ تمباکو کا تعلق ہے۔ لائسنس کے فارم تیار کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور وہ یکم جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس کے بعد دستیاب ہو سکیں گے۔ لہٰذا ۳۰ جون ۱۹۳۵ء سے پہلے کوئی شخص لائسنس نہ رکھنے کے متعلق قابل تعزیر نہیں ہوگا۔ متذکرہ بالا قواعد کی اہم شرائط واقفیت عامہ کے لئے ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) لائسنس کی فیس ۲ روپیہ ہوگی اور جملہ لائسنسوں کی میعاد تاریخ اجراء سے ہر سال ۳۱ مارچ کو ختم ہو جائیں گی۔

(۲) ہر ایک لائسنس کسی خاص شخص کے لئے جاری کیا جائے گا۔ اور وہ قابل انتقال نہیں ہوگا اور وہ کسی شخص کو جو عمر میں اٹھارہ سال سے کم نہ ہو جاری نہیں کیا جائے گا۔

(۳) بنے ہوئے تمباکو کو فروخت کرنے یا ذخیرہ میں رکھنے کی اجازت صرف لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت میں ہوگی۔ لیکن ایک پھیری والا اس ضلع کی حدود میں جس کے لئے اس نے لائسنس لیا ہو عام جگہ پر بنا ہوا تمباکو بیچ سکتا ہے۔

(۴) کوئی لائسنس دار کسی ایسے شخص کے پاس بنا ہوا تمباکو فروخت نہیں کریگا۔ جس کی بظاہر عمر ۱۶ سال سے کم ہو۔

(۵) ہر لائسنس دار کو لازم ہے کہ وہ لائسنس میں تخصیص کردہ عمارت کے بیرونی بڑے دروازہ پر ایک سائن بورڈ رکھے جس سے اردو یا انگریزی میں نمایاں حروف میں یہ ظاہر ہو کہ وہ بنے ہوئے تمباکو کا لائسنس یافتہ تاجر ہے۔ نیز اس سائن بورڈ پر اس کا نام اور اس کے لائسنس کا نمبر درج ہو۔

(۶) اول اور دوسرے درجہ کے جملہ افسران آبکاری کو کسی لائسنس دار کا لائسنس، حساب کتاب اور ذخیرہ دیکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

لاہور۔ ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء

(فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب)

ایضاً حکومت پنجاب اپنے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان شائع کر رہی ہے کہ پنجاب اشٹامپ (ترمیمی) ایکٹ ۱۹۳۵ء جس کی رو سے ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو صوبہ ہذا میں کسی میونسپلٹی رقبہ مشتہرہ یا چھاؤنی میں واقع ہو دستاویزات انتقال پر محصول اشٹامپ کی شرح موجودہ شرح سے نصف ہو گئی ہے ۶ مئی ۱۹۳۵ء سے نافذ کیا جائے گا اور تاریخ مذکور سے قانون انتقال جائداد چہارم ۱۸۸۲ء کی دفعات ۵۴، ۱۰۷ اور ۱۲۳ کی شرائط و احکام کا اطلاق پنجاب میں مندرجہ ذیل رقبہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۱) جملہ بلدیات۔ (۲) جملہ رقبہ جات مشتہرہ جن کے متعلق پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کی دفعہ ۲۴۱ کے ماتحت اعلان کیا گیا اور اشتہار دیا گیا ہو۔ لہٰذا یہ لازمی ہوگا کہ کسی ایسی غیر منقولہ جائداد کے متعلق جو پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع ہو ہر فروخت اجارہ یا ہبہ ایک باضابطہ اشٹامپ شدہ اور رجسٹری شدہ دستاویز کے ذریعہ عمل میں آنا چاہیئے۔

پنجاب میں کسی میونسپلٹی یا رقبہ مشتہرہ کے اندر واقع کسی جائداد غیر منقولہ کے متعلق زبانی معاہدے ۶ مئی ۱۹۳۵ء کو اور اس کے بعد اسی طرح کالعدم ہونگے جس طرح یہ چھاؤنیوں کی صورت میں زیر دفعہ ۲۸۷ کنٹونمنٹس ایکٹ ۱۹۲۴ء (ایکٹ دوم ۱۹۲۴ء) کالعدم ہوتے ہیں۔

لاہور ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ ووڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ

گورنمنٹ ووڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر کا داخلہ ۱۵۔ مئی ۱۹۳۵ء تک جاری رہے گا۔ انٹرنس پاس۔ اینگلو ورنیکلر۔ ورنیکلر مڈل پاس اور انڈسٹریل مڈل پاس۔ امیدواران کی ایک محدود تعداد لیجائیگی ہوسٹل موجود ہے اور خرچ خوراک واجبی ہے۔

پنجاب بھر میں چوب تراشی کی یہ واحد سرکاری درس گاہ ہے۔ جس میں اس فن کے متعلق مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اور اس کے متعلق جدید ترین برقی قوت سے چلنے والی کلوں پر کام کرنا سکھایا جاتا ہے۔ قواعد اور فارم داخلہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ووڈ ورکنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر سے طلب کریں۔

لاہور۔ یکم مئی ۱۹۳۵ء

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انفال و انفال، سورہ یوسف کی عالمانہ تفسیر (۳۴۴ ص) از قاضی سلیمان منصورپوری۔ قیمت ۱۲ (مجلد)

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے...... چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ١۴؍۔ آدھ پاؤ ٢؍۔ پاؤ بھر ۴؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ماسٹر عبدالرزاق خان صاحب ہریا

"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے دو چھٹانک اور بھیجدیں" (١٧ مارچ ١٩٣٥ء)

جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔

"ایک چھٹانک مومیائی مجھی احسن اختر ساکن رجودم نے آپ کے یہاں سے منگوا کر دی تھی جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں"
(٢٠ فروری ١٩٣٥ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اطلاع

ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض۔ بدہضمی۔ درد شکم اور نفخ ہو جانا۔ کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض۔ ہیضہ۔ اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ۔ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍۔ محصول ۵؍

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جتاں ١٣٥٩ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ دو سالہ۔ ڈیرہ دون۔ ادھواڑ۔ منگرہ۔ تھوک و پرچون ایک بوری تک صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ تکڑ منڈی نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام۔ امرتسر

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ۔ نمبر ١٤٥٧

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے

سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری دھند۔ ککرے۔ انکھ جینی۔ پرانی لالی۔ جالا پھلی۔ جیڑا ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی، چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

تمام دنیا میں بےمثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دو نو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ahmadimuslim.de

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ

مینجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

پلنگ کے پھول

یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک

پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اکسیر عثمانی

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ رو ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ، قیمت فی تولہ ایک روپیہ مع محصول ڈاک۔

پتہ:- ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

اسلامی تصوف

(اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن قیمؒ۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ قیمت ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔

پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

کتب تفاسیر

از تصنیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

عربی زبان میں۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے کاغذ مصری رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۱۸×۲۲/۴ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ قیمت صرف (چار روپے) ۔ مجلد ہے۔

تفسیر ثنائی

اردو زبان میں ہے۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے

جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ قیمت ۔ جلد ثانی۔ سورہ آل عمران، نساء۔ قیمت
جلد ثالث سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ ۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل
جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ ۔ جلد ششم۔ از شعرا تا صافات۔
جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ نجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔ قیمت

نوٹ:- ہر جلد کی قیمت علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ اگر اکٹھا خریدا جائے تو روپے میں روانہ کیا جاتا۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

حضرت مولانا صاحب ممدوح نے اس تفسیر کو عربی زبان میں تصنیف کیا ہے۔ شروع میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں۔ اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے ان کے نمبر دیئے گئے۔ تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ سردست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ کتابت و طباعت بہت عمدہ۔ کاغذ سفید۔ سرورق رنگین۔ قیمت صرف ۱۲ ۔ علاوہ محصول۔

تبویب القرآن

(مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ مع حواشی تفسیر وحیدی)

اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن کی آیات ہیں، دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے۔ اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ جس سے علماء، طلباء اور واعظین و مناظرین کو بےحد آسانی ہو گئی ہے۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) اعتقادیات۔ (۲) فقہ القرآن۔ (۳) قصص القرآن۔ (۴) المتفرقات۔ ہر فصل میں کئی باب ہیں۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات۔ قیمت

منگانے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب شیخ عبدالحق صاحب سب جج بہادر درجہ دوئم لائل پور

نمبر مقدمہ ۱۲۳

فرم گوبند مل ٹکایا مل آڑھتی غلہ منڈی لائلپور بذریعہ رام پیارا مل ولد گوبند مل وگنیش داس ولد رام ٹکایا مل حصہ دار فرم مذکور۔

بنام احموں ولد کہدرا ذات کوبھار سکنہ چاہ پیپلی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

دعوے ۲۸۲-۱۲-۶ روپے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی احموں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۳۵ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

بعدالت جناب میاں محمد اسلم صاحب سینئر سب جج بہادر جھنگ

نمبر مقدمہ ۹۴

چوہدری نانک چند ولد چوہدری آسا نند قوم تیرہ سکنہ بستی نانک پورہ داخلی بھنگو تحصیل شور کوٹ وغیرہ قرضخواہان۔

بنام کرم سنگھ ولد جیون رام قوم چوگھہ سکنہ بدھ رجیانہ تحصیل شور کوٹ۔ مقروض

درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ

مقدمہ ہذا میں نانک چند وغیرہ قرضخواہان سائل نے درخواست زیر دفعہ ۹/۱۳ ایکٹ دیوالیہ برخلاف کرم سنگھ مقروض برائے قرار دیئے جانے دیوالیہ گزرانی ہے اور اس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲۶/۵/۳۵ مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر عدالت ہذا میں پیش کرو۔

آج بتاریخ ۱/۵/۳۵ ہمارے دستخط و مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

کتب تفاسیر

تفسیر فاتحۃ الکتاب — مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جلیپوری۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ ونقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کو علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ۴ر

تفسیر سورۂ یوسف — (نظم اردو) سورہ یوسف کو خدا نے احسن القصص فرمایا ہے۔ واقعی اس میں عجیب وغریب ودلچسپ حالات اور معرفت حق اور صبر واستقامت کے نکات ہیں۔ اس کی پوری تفسیر سلیس اردو نظم میں درج ہے۔ قیمت ۱۰ر

تفسیر محمدی — اس تفسیر میں لائق مصنف پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی زبان میں ترجمہ کرتے ہیں۔ پھر اس سے نیچے فارسی میں بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر کرتے ہیں۔ قیمت جلد اول ۱۴ر۔ دوم ۱۲ر سوم ۱۲ر۔ چہارم ۱۲ر۔ پنجم ۱۴ر۔ ششم ۱۲ر۔ ہفتم ۱۲ر

تفسیر سورہ والتین — از مولانا ابوالکلام صاحب آزاد۔ اس کی تعریف میں مولانا کا نام ہی کافی ہے۔ قیمت صرف ۸ر

اکرام محمدی — (پنجابی نظم) مصنفہ مولانا محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے سورہ والضحےٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات جمع ہیں۔ علاوہ بریں دیگر مباحث شرعیہ پر بھی عالمانہ ومحققانہ قلم اٹھایا ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ ضخامت ۵۰۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

تفسیر موضح القرآن — مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ اردو میں تقریباً یوں تو بیسیوں عالموں نے قرآن مجید کی تفسیریں لکھی ہیں مگر اس قدر جامع اور مختصر تفسیر جس کو قریباً تمام عالموں نے مشعل راہ بنایا ہو کسی نے نہیں لکھی۔ یہ تفسیر اتنی مستند ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ قیمت ۸ر

تخریج ہدایہ عسقلانی — فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علما اور طلبا کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲ر

مشکوٰۃ شریف — (عربی) فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ مگر اب کی مرتبہ خاص اہتمام سے چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۶ر

جامع الترمذی — (عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں مشہور ہے۔ بلکہ درس میں بھی داخل ہے۔ فہرست ابواب رسالہ اصول حدیث وشمائل ونفع قوت مغتذی وحاشیہ جدید کیساتھ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۵ر

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کیا آپ کا کتب خانہ ان کتابوں سے خالی ہے؟

تجرید البخاری } علامہ زبیدی نے صحیح بخاری کی تمام مکررات احادیث کو حذف کر کے بقیہ تمام احادیث سہولت کے خیال سے یکجا جمع کی تھیں۔ مولانا محمد حیات صاحب سنبھلی نے سلیس اردو میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اول ۴۰ صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور راویوں کی مختصر سوانحعمری و دیگر ضروری امور درج ہیں۔ ۲۸ صفحات کی فہرست مضامین ہے۔ ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں ترجمہ ہے۔ نہایت مفید وبابرکت کتاب ہے۔ اس کتاب کا ہر ایک اہلحدیث گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ قیمت صرف چھ روپے۔ (ء)

شان قرآن } رسالہ القرآن کا اردو ترجمہ ہے۔ علامہ فرید وجدی فاضل مصر نے اس رسالہ میں ایک اچھوتے اور نئے ڈھنگ سے قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کی پرزور اور معنی خیز دلیلیں بیان کی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ایسا سلیس اور عام فہم ہے کہ معمولی اردو خواں بھی بہت اچھی طرح اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے۔ ۵/

اسلامی پردہ } اس میں پردہ کے ضروری اور واجب ہونے کے بہت زبردست دلائل بیان کئے گئے اور مخالفین پردہ کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کو جو شخص ایک مرتبہ پڑھ لے گا اُسے ماننا پڑیگا کہ واقعی پردہ ایک ضروری اور لازمی چیز ہے۔ قیمت ۴/

ترکان احرار } مصنفہ مولوی عبد المجید صاحب عتیقی۔ جس میں ترک قوم کے مجاہدانہ و غازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ جن کا مطالعہ کرنے والا اس قوم کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا جو پانچ سو سال سے اسلام کی حمایت میں سر بکف پھر رہی ہے۔ خصوصاً غازی کمال پاشا۔ انور پاشا کے علاوہ سترہ دیگر معزز ترک جرنیلوں اور نامور ترک خواتین کے سوانح حیات لکھے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲/

کیا آپ کو معلوم ہے؟

کہ

یکم مئی سے ۳۱ مئی تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مشن ہائے عیسائی، چکڑالوی، آریہ، مرزائی، حنفی و تائید مذہب اہلحدیث وعام اسلامی سوائے تفاسیر عربی و اُردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے۔ ناظرین اس رعایت سے فائدہ اٹھا دیں۔

المشتہر:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جدید انگلش ٹیچر } یعنی گھر بیٹھے انگریزی زبان سیکھئے۔ مصنفہ باجو صدیق الحسن خاں شملوی۔ اس کے مطالعہ سے صرف چند ماہ میں آپ انگریزی زبان سیکھ جائیں گے۔ کسی استاد کی بھی حاجت نہ رہے گی۔ انگریزی میں خط و کتابت اور گفتگو آپ کرنے لگ جائیں گے۔ قیمت صرف ۸/

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان } اگر آپ فرانس اور انگلستان کی تین صد شہرہ آفاق پیٹنٹ دوائیوں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے بلا کسی کوشش اور محنت کے گھر بیٹھے سیکھ کر لائق اور کامیاب طبیب بننا چاہتے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ پیٹنٹ دوا خود بنا کر اور مقابلۃً کم قیمت پر فروخت کر کے سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی پیدا کی جائے تو مندرجہ بالا کتاب کی ایک جلد آج ہی منگوالیں۔ انگریزی ادویات کے علاوہ ہندوستان کی مقبول عام ادویہ مثلاً سدھا سندھو۔ سوزاک بندھو۔ آبحیات اور درجنوں دیسی دواؤں کے نسخے بھی بلا بخل درج ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۸/

معیار حق } مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ۔

یہ کتاب مولانا موصوف کی بڑی معرکۃ الآرا تصنیف ہے۔ جس میں شیخ الکل نے مسئلہ تقلید کو نہایت عالمانہ پیرایہ میں حل فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالےٰ آج تک کتاب ہذا لاجواب ہے اور مقلدین سے باوجود سعی بسیار اس کا جواب نہیں ہو سکا۔ قیمت دو روپے۔

حیات طیبہ } حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحعمری اور آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲/

دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۹

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بجان مسلم است

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ۶ـــہ
عام خریداران سے " ۵ـــہ
" " ششماہی ۲؎۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۴۹)

امرتسر ۱۳ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

مذہب اہل حدیث - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
ویدوں کی حقیقت کا اعتراف - - ص۳
سوال جواب متعلق فاتحہ خلف الامام - ص۵
قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا - - ص۶
مرزائیت - - - - - "
اسلام اور صنف نازک ص۷۔ انعامی مضمون ص۸
حضرت علی کی اسداللہی - - - ص۹
برہان التفاسیر - - - ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ص۱۳
فتاوے ص۱۳۔ متفرقات - ص۱۴
علمی مطلع ص۱۵۔ اشتہارات - ص۱۶ تا ۲۰

مذہب اہل حدیث

(بقلم عبدالرشید عارف وانمباڑی)

بدعتیوں کا بیخ کن ہے مذہب اہل حدیث
اس پہ برآں تیغ زن ہے مذہب اہل حدیث

بدعتی کو راہ حق پر ہر طرح لاتا ہے یہ
راست گو، باطل شکن ہے مذہب اہل حدیث

جز صحیح مسلم، بخاری (وغیرہ) کے نہیں رکھتا دلیل
بحث میں استاد فن ہے مذہب اہل حدیث

یہ نبی کے حکم سے باہر نہیں ہوتا کبھی
تابع شاہِ زمن ہے مذہب اہل حدیث

گمرہوں کو من عرف کا تو سبق عارف پڑھا
رہبر راہِ سنن ہے مذہب اہل حدیث

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہوجاتی ہے اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

— امرتسر ۱۱ مئی کو پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے دسویں جماعت کا نتیجہ شائع کردیا گیا ہے امسال اس جماعت میں بیس ہزار ۲۱۰ طلباء شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴ ہزار ۸۰۰ کامیاب ہوئے۔ ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کا نتیجہ ۷۷ فیصدی رہا

— امرتسر نتیجہ مذکورہ بالا برآمد ہونے پر کوچہ جٹاں دروازہ لاہوری کے ایک مسلمان طالبعلم (جو چوہدری علی احمد سب انسپکٹر پولیس کا لڑکا تھا) نے ناکام رہنے کے صدمہ سے پستول مار کر خودکشی کرلی۔ ایک اور نوجوان نے اسی وجہ سے افیون کھالی۔ مگر طبی امداد سے اس کی جان بچ گئی۔ دیگر کئی نوجوانوں کے نہر میں یا کنوئیں میں چھلانگ مار کر خودکشی کرنے کی افواہیں اڑی تھیں۔ مگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

— حکومت ترکی نے مردم شماری کے متعلق (۵۵۰)
جو آئیندہ اکتوبر میں ہوگی۔ اعلان کیا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امور کا خاص لحاظ رکھا جائے۔ (۱) مذہب۔ (۲) صنف (مذکر یا مونث) (۳) تعلیم (۴) صحت۔ (۵) پیشہ۔

— ترکی افواج کے مشہور سپہ سالار جنرل محمود افتخار مصر سے دلی جارہے تھے۔ راستہ میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔

— بغداد میں ریت کا ایک ہولناک طوفان آنے کی خبریں آئی ہیں۔ جس کی رفتار ۷۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا طوفان کبھی رونما نہیں ہوا تھا۔ نقصانات کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جاسکا۔

تصحیح } گذشتہ پرچہ میں ایف۔ اے ایف۔ اے کے نتیجہ ۱۳ و ۱۵ مئی نکلنے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ درست نہیں تھی۔

— امرتسر میں ہندو دہا سبھا کے صدر مسٹر بھگشوا وتاما آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر آئے۔ (بدھ اور آریہ سے خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو)

— حکومت ایران نے بیکاری کو دور کرنے کے لئے طہران میں صنعت و حرفت کا ایک مدرسہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو کو موسم گرما گذارنے کے لئے کسی مناسب مقام پر تبدیل کردیا جائے گا۔

— کاشغر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چینی ترکستان میں جو ہندوستانی تاجر مقیم تھے ان کو اس بنا پر جلا وطن کردیا گیا ہے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کی امداد کی تھی۔

اگر آپ کی قیمت اخبار
اس ماہ میں ختم ہے

تو ۳۰ مئی تک بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ مہلت درکار ہو یا خریداری سے انکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ مذکورہ بالا تاریخ تک دفتر ہذا میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ ۳۱ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ (منیجر)

— رنگون کی خبر ہے کہ ایک موضع میں ڈاکوؤں نے ایک مکان پر دھاوا کیا۔ مالک مکان نے دروازہ کھولنے سے انکار کردیا۔ ڈاکو مکان کو آگ لگا کر فرار ہوگئے۔ مالک مکان بمع بال بچوں کے جل کر راکھ ہوگیا۔

— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ کشور گنج ڈویژن میں ایک ساہوکار جس کی عمر ۷۰ سال تھی کے مکان پر بیس ڈاکوؤں نے جو تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے ڈاکہ ڈالا۔ ساہوکار کو قتل کرکے تین ہزار کا مال لے کر فرار ہوگئے۔

تقریظات

(۱) **محمدیہ پاکٹ بک** (مجلد) مؤلفہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری۔ سائز $\frac{20 \times 26}{16}$ ضخامت ۷۵۰ صفحات۔ کاغذ، کتابت، طباعت بہت اعلےٰ۔ قیمت عہ۔ ملنے کا پتہ۔ سیکرٹری انجمن اہل حدیث جامع مبارک شہر لاہور۔

مذکورہ بالا پاکٹ بک میں نہ صرف مرزائی مشن کی تردید کی گئی ہے بلکہ احمدیہ پاکٹ بک کا مکمل و مفصل جواب ہے۔ مؤلف ممدوح کا نام محتاج تعارف نہیں ان کا نام ہی اس کتاب کی کافی شہرت ہے۔ موصوف نے تمام اعتراضات کا جواب معقول طور پر دیا ہے

(۲) **مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل**۔ مؤلف مذکور کی دوسری تصنیف ہے جسمیں مرزا صاحب کے اُن الہامات کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف مواقع پر چسپاں کرکے خلق خدا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے رہے۔ اس رسالہ میں صرف پانچ الہاموں پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مگر سب سے لطف وہ پہلا الہام ہے جو براہین احمدیہ میں یاآدم اسکن و زوجک الجنۃ الخ ہے۔ قادیانی حضرات اگر تعصب سے خالی ہوکر بہ نیت اخلاص اس کا مطالعہ کریں تو راہ راست پر آنے کی کافی امید ہوسکتی ہے۔ قیمت صرف تین آنہ۔ ۳/ محصولڈاک تین پیسہ۔ پتہ ذیل سے طلب کریں۔ منشی محمد عبداللہ معمار کوچہ عثمان ڈار کٹڑہ کرم سنگھ شہر امرتسر

(۳) **فاران** بجنور۔ مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ بجنور نے ایک ماہوار رسالہ موسومہ فاران اپریل ۱۹۳۵ء سے شائع کرنا شروع کیا ہے جو انگریزی مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوا کریگا۔ جس کے ایڈیٹر جناب سعید انصاری صاحب ہیں چنانچہ اس کا پہلا نمبر ہمیں موصول ہوا ہے جسمیں علمی، ادبی، معاشرتی، اور سیاسی مضامین کے علاوہ مذہبی مضامین بھی ہیں غرضیکہ اس میں ہر طرح کی دلچسپی کا سامان مہیا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپے۔ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ ضخامت ۹۶ صفحات۔ پتہ۔ منیجر رسالہ فاران بجنور یو۔پی

فلسفہ عبادت وسرمایہ سعادت۔ قیمت ۲/ رسالہ تقسیم میراث۔ قیمت ۱/ مناظرہ فتنہ خلق قرآن۔ قیمت ۱/ منشی اہلحدیث سے طلب کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ

ویدوں کی حقیقت کا اعتراف

(از قلم پنڈت آتمانند جی)

پچھلے سال جب میں نے مہاتما ہنسراج جی پردھان پراویشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ و بلوچستان سے اپنے شکوک متعلق وید کا تشفی بخش جواب مانگا تو آپ نے مجھے آریہ سماجی پنڈتوں سے مل کر رفع شکوک کرانے کا مشورہ دیا۔ امسال مجھے پنجاب آنے کا موقعہ ملا۔ اور میں نے مہاتما جی کے مشورہ کے مطابق ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کے چیدہ چیدہ وِدوانوں سے ملاقات کی۔ ایک نے کہا کہ ویدوں میں دشمنان ویدک دھرم نے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے بڑے مشہور آریہ سماجی پنڈت جی نے فرمایا۔ کہ ویدوں کے مصنف وہی رشی تھے جن کا نام سوکتوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور ایک تیسرے مشہور آریہ سماجی پنڈت نے (جو پہلے ڈی۔ اے۔ وی کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں اور سنسکرت اور ویدوں کے عالم مانے جاتے ہیں) کہا کہ ویدوں کے بعض مصنف (رشی) ہم اور آپ سے بھی کم علم تھے۔ غرضیکہ سب وِدوانوں کا جن کو میں نے علماء وید خیال کر کے ملاقات کی۔ یہی خیال تھا کہ وید الہامی کتب نہیں ہیں بلکہ عام عقل والے رشیوں کی تصانیف ہیں۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور اور در حقیقت پنجاب بھر کے سب سے بڑے آریہ سماجی پنڈت شری پروفیسر راجارام صاحب شاستری کے (جو وید نِرکت۔ اپنشدوں وغیرہ وغیرہ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور گورنمنٹ ہند سے اپنی مذہبی تصانیف پر کئی بار گرانقدر انعام بھی حاصل کر چکے ہیں) خیالات جو آپ نے میرے سوالات کے جواب میں بیان فرمائے۔ ناظرین کرام کی واقفیت اور ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔ باقی پنڈتوں نے کسی وجہ سے اپنے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی۔

میں ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی کبوتر بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کے سرما وغیرہ کتیا۔ بعض کے بیاس اور ستلج وغیرہ دریا۔ بعض کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے آگ۔ بعض کے پہاڑ، بعض کے جوئے کے پانسے، بعض کے بندر، بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ وغیرہ ہیں۔ جن کا کلام بعض وید منتر ہیں۔ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ۔ دریاؤں اور پہاڑوں نے وید منتر بنائے۔ بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نِرکت ۷-۲۶ میں بحوالہ رگوید ۸-۶۷-۵ لکھتے ہیں کہ "جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش (رشی وچن۔ کلام) بتلاتے ہیں"

اور دوسرے آریہ سماجی مترجم نِرکت پنڈت چندر منی جی بھی لکھتے ہیں کہ:-

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے ایسا ہی وید گیہ (علمائے وید) بتلاتے ہیں"

پنڈت راجارام جی شاستری نے جواب میں ایک شلوک کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ

کسی راہی کے سوال کے جواب میں بر لب سڑک کھڑے سوکھے ہوئے درخت نے نہایت مایوسی کے ساتھ کہا کہ بعض درخت پھلدار ہیں جن کے نیچے مسافر آرام اور پھل پاتا ہے بعض پھولدار ہیں اور بعض سایہ دار ہیں جن کے نیچے دھوپ سے بیاکل مسافر آرام کرتا ہے۔ لیکن مجھ میں نہ پھل ہے نہ پھول اور نہ ہی پتے ہیں جن سے کسی کو آرام پہنچا سکوں۔ میں صرف راستہ بتانے کے لئے ایستادہ ہوں۔ جس طرح یہ شلوک کسی شاعر کا تخیل ہے صرف اس سے مایوسی کا اظہار ہی مقصود ہے بعینہٖ اسی طرح وید منتر بھی رشیوں اور شاعروں کے فرضی تخیلات ہیں اور صرف اپدیش (نصیحت) ہی مقصود ہے"

(۵۵۱)

میں تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ وید شاعر رشیوں کا کلام اور تخیل ہے نہ کہ خدا کا کلام یا الہام؟

پنڈت راجارام جی ہاں۔ رشیوں کا کلام اور تصانیف ہیں۔

میں ویدوں میں راجا پریکشت ابن ویرا بھی منیو۔ بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو۔ تاؤ دیوالی اور داسے رشی سین اور پراشر منی اور اس کے والد وششٹھ رشی وغیرہ راجاؤں اور رشیوں کا نام اور حال وید منتروں میں پایا جاتا ہے جو کہ زمانہ مہابھارت کے قریب گزرے ہیں۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ سب سے پرانا رگوید بھی زمانہ مہابھارت کے بعد کی تصنیف ہے۔

پنڈت جی میں تو ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہوں"

میں تو پھر صاف ثابت ہے کہ وید آغاز کائنات میں نازل شدہ نہیں اور اس بارہ میں سوامی دیانند جی غلطی پر تھے۔

پنڈت جی "بے شک"۔

میں ویدوں میں ناشائستہ اور نا مہذب اور مخرب الاخلاق تعلیم بھی کثرت سے پائی جاتی ہے آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

پنڈت جی ہاں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وید اس کچی دھات کی طرح ہیں جس میں سونے کے ساتھ ساتھ کوڑا۔ کرکٹ۔ گند مند بھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئیے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئیے!

میں مجھے تو ویدوں کے سونے میں بھی پیتل ہی پیتل دکھلائی پڑتا ہے۔ لیکن اگر ہے تو آپ کو انکار نہیں کہ ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ کثرت گند مند اور مخرب الاخلاق تعلیم کی ہے۔

پنڈت جی میں پہلے کہہ ہی چکا ہوں کہ ویدوں میں مخرب الاخلاق تعلیم بھی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ اچھی تعلیم بھی ہے۔

میں پھر آپ ویدوں کو کیوں مانتے ہیں؟ (۵۵۲)

پنڈت جی صرف اس لئے کہ ایشور کے خالق ہونے کا اولین خیال ویدوں میں ہی پایا جاتا ہے دیگر کسی مقدس کتاب میں ایشور کو خالق نہیں کہا گیا"۔

میں مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے پرانے اور تجربہ کار مناظر کا خیال ایسی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ بائیبل شریف اور قرآن پاک میں جابجا خدا کو خالق لکھا ہے۔ مثلاً خلق کل شئ فقدرہ تقدیرا۔ یعنی ایشور نے سب اشیاء کو پیدا کرکے اُن کا اندازہ مقرر کر دیا۔ اس کے خلاف رگوید میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) کون صحیح طور پر جان اور کہہ سکتا ہے کہ ہم کہاں سے آگئے اور یہ گوناگوں کائنات کہاں سے پیدا ہو گئی؟

جو اس (کائنات) کا منتظم پرے آسمان پر ہے وہ بھی جانتا ہو یا نہ بھی جانتا ہو کہ یہ کائنات پیدا بھی ہوئی ہوئی ہے یا غیر پیدا شدہ۔ یہ بھی کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ سب دیوتا بھی تو اس کے بننے کے بعد ہی پیدا ہوئے اس لئے اپنے سے قبل کی بات کو کون کہہ سکتا ہے؟"

اس لئے وید تو پیدائش کائنات کے متعلق خود شبہ میں ہیں اور ویدوں کو تو خدا کے خالق ہونے میں بھی اشتباہ ہے۔

پنڈت جی قرآن میں خدا کو عرش پر محدود اور مجسم مانا ہے"۔

میں یہ خیال بھی آپ کا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں لکھا ہے۔

(ترجمہ) جہاں تم تین ہو وہاں چوتھا اللہ ہے جہاں پانچ ہوں چھٹا اللہ ہے اور نہ اس سے کم یا زیادہ آدمیوں کا کوئی ایسا مشورہ ہوتا ہے جس میں وہ ان کے ساتھ جہاں کہیں وہ ہوں نہ ہو۔

اس کے خلاف ویدوں میں جابجا ایشور کو ساکار یعنی مجسم اور محدود لکھا ہے۔ اور چاروں ویدوں میں کسی منتر میں بھی پرمیشور کو غیر مجسم اور غیر محدود نہیں لکھا۔

پنڈت جی میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی (اور ہندی قرآن منگوا کر کہا کہ) لیجئے قرآن میں سے یہ آیات نکال کر دکھلائیے۔ کہاں خدا کو حاضر و ناظر لکھا ہے؟ ویدوں کے متعلق میں تسلیم کرتا ہوں کہ پرمیشور کو ویدوں میں ساکار اور نراکار (مجسم اور غیر مجسم) دونوں طرح کا لکھا ہے۔

میں مجھے زبانی حوالہ یاد نہیں ہے کہ کس سورت کی کس آیت میں یہ مضمون درج ہے۔ واپس جاکر لکھ بھیجونگا۔ (چنانچہ ترجمہ آیات بمعہ حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ آتما نند)۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۴ کے متعلق نرکت میں لکھا ہے۔

جس کا ترجمہ آپ یوں لکھتے ہیں۔

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشتمل (دہارے) ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں"۔ (نرکت ۹-۸)

اس سے ثابت ہے کہ ویدوں کے مصنف رشی شغل قمار بھی کیا کرتے تھے۔

پنڈت جی اس میں تو سندیہہ (شک) نہیں کہ یہ سوکت اور یہ وید منتر کسی جواریئے کا کلام ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ منتر بنانے کے وقت وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں نیک بن گیا ہو"۔

میں یہ تو محض آپ کا خیال ہی ہے کہ پیچھے نیک بن گیا ہو یقیناً تو آپ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ رشی بعد ازاں نیک بن گیا تھا۔ لیکن اس کا تو اعتراف ہے کہ بوقت تصنیف وید منتر اس کا مصنف رشی جوا کھیلا کرتا تھا۔ اس کے مقابل قرآن شریف کی تعلیم پر غور فرماویں جس میں جوئے بازی کو سختی سے حرام قرار دیا گیا ہے!

غرضیکہ آریہ سماجی ہنڈیا کے چنے چاول میں نے ٹوٹلے سبھی کچے پائے۔ جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آریہ سماج کتنے گہرے پانی میں ہے۔

اگر مہاتما ہنسراج جی یا دیگر کسی آریہ سماجی کو اس بات چیت میں شک ہو تو پنڈت راجارام صاحب شاستری سے تردید کرواکر دکھلائیں۔ ورنہ مان لیں کہ ویدوہی ہیں جو کچھ پنڈت جی نے کہا ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ میری تازہ تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب"۔ کی خریداری فرما کر قرب وجوار کے آریہ سماجیوں میں اشاعت کریں۔ اور کفر اور شرک کو دور کرنے میں میری مدد فرماویں۔ (آتمانند)

حق پرکاش۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ ۱۵۹ سوالات کا معقول جواب دیا ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ آریوں سے آجتک اس کا جواب الجواب نہیں ہوا۔ قیمت ۱۲؎ پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سوال جواب متعلقہ فاتحہ خلف الامام

(از مولوی نور الٰہی صاحب نور گھر چاکھی خطیب جامعہ شیخوپورہ)

اخبار اہلحدیث ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۳ پر کسی صاحب نے دریافت فرمایا ہے کہ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام خصوصًا خلفاء الراشدین وائمہ اربعہ وشیخ عبد القادر جیلانی و امام غزالی وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فاتحہ خلف الامام کے متعلق کیا مذہب تھا؟

جواب ا قرآن مجید بتا رہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم اپنی مرضی سے نہیں دیا کرتے تھے۔ بلکہ وہی فرماتے تھے جس کا حکم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے صادر ہوتا تھا

(۲) رسول خدا احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ارشاد فرمایا۔ لا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جہرت الا بام القرآن۔ (ابوداؤد)

جب میں جہری نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھوں تو تم اس وقت سوائے سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت قرآن کی میرے پیچھے نہ پڑھا کرو۔

(۳) فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب

کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

(مشکوٰۃ باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

(۴) آثار صحابہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پیارے رسول کے احکام عالیہ کی تعمیل بڑے تپاک سے کرتے تھے۔ آپ کا فرمان سن کر حاضرین میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو فاتحہ خلف الامام کا قائل نہ ہو۔

(۵) چنانچہ امام ترمذی حدیث عبادہ کے تحت میں فرماتے ہیں۔

والعمل علی ہذا الحدیث فی القرأۃ خلف الامام عند اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وہو قول مالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یرون القراءۃ خلف الامام۔

اکثر صحابہ کرام اور تابعین کا عمل فاتحہ خلف الامام پر تھا۔ اور امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم سب فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ (ترمذی صفحہ ۴۲)

(۶) حارث اور یزید ابن شریک فرماتے ہیں۔

امرنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ان نقرء خلف الامام۔ کہ ہم کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ امام کے پیچھے پڑھا کریں۔

(جزء القرأۃ للبیہقی صفحہ ۴۹ مستدرک حاکم صفحہ ۲۳۹ کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)

(۷) وعن علی انہ کان یامر ان یقرء خلف الامام

اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی فاتحہ خلف الامام کا حکم کیا کرتے تھے۔ (جزء القرأۃ صفحہ ۲۰)

(۸) وعن الحسن انہ یقول اقرؤا خلف الامام فی کل صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب فی نفسک

اور امام حسن فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے ہر ایک نماز (خواہ سری ہو یا جہری) میں سورہ فاتحہ پڑھا کرو۔ (جزء القرأۃ للبیہقی)

(۹) امام غزالی بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (دیکھو احیاء العلوم مصنفہ امام غزالی)

(۱۰) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سری نمازوں میں فاتحہ کے جواز کے قائل تھے اور جہری نماز میں بھی اگر سکتات میں پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں (عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۴۳)

(۱۱) ملا جیون حنفی مصنف نور الانوار اپنی تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں۔

فان الطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراہم یستحسنون قراءۃ الفاتحۃ للموتم کما استحسنہ محمد احتیاطا فیما روی عنہ۔ صوفیہ کرام اور مشائخ حنفیہ بھی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح فاتحہ خلف الامام کو مستحسن اور اچھا سمجھتے تھے احتیاطاً جس طرح ہدایہ وغیرہ میں بھی ہے۔

(۱۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ

فاتحہ خلف الامام واجب ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا۔

(نووی شرح مسلم صفحہ ۱۷۰)

(۱۳) پیر عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز میں سے ہے (غنیہ صفحہ ۸) اور اگر کوئی رکن جان بوجھ کر چھوڑ دے یا بھول جاوے، تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (لہذا فاتحہ ضرور پڑھنی چاہئے) (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۰)

(۱۴) عبد اللہ بن مبارک شاگرد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

انا اقرء خلف الامام والناس یقرؤن الا قوم من الکوفیین۔ کہ میں امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور تمام لوگ پڑھتے ہیں مگر کوفہ کی قوم نہیں پڑھتی۔ (ترمذی)

(۱۵) خلاصہ تمام مضمون کا یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بامر اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کو فرمایا میرے پیچھے سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ ورنہ تمہاری نماز باطل ہو جائے گی۔ یہ حکم سن کر تمام جاں نثار فاتحہ خلف الامام کے قائل و فاعل تھے خصوصًا حضرت عمر فاروق و علی مرتضیٰ وغیرہ تو حکمًا پڑھوایا کرتے تھے۔ اسی طرح تابعین بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے اور ائمہ کرام میں سے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور امام غزالی اور امام حسن اور دیگر ائمہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ امید ہے کہ سائل صاحب کی اس سے تسلی ہو جا

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

قادیان سے کفر کا فتویٰ نکلا

اور

ارکان انجمن احمدیہ لاہور پر لگا

ناظرین اس سرخی سے متعجب ہونگے کہ یہ کیسا فتویٰ ہے جو خاص احمدیہ لاہور پر لگا ہے۔ ہم اس حیرت میں مزید اضافہ کرتے ہیں کہ یہ فتوے آج کل کے خلیفہ قادیان کا نہیں بلکہ خود بانی فرقہ مجدد، مہدی و مسیح موعود وغیرہ وغیرہ کا ہے۔ اس سے انجمن احمدیہ لاہور کو کسی طرح سرتابی کی گنجائش نہیں۔ اگر چون چرا کریں گے تو پھر یہ بتانا ان کا فرض ہوگا کہ قائل مرزا اور منکر مرزا میں کیا فرق ہے۔

تمہید ناظرین جانتے ہونگے کہ لاہوری احمدیہ جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بزرگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہ کی تصریحات اس مسئلے میں بکثرت ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ مولود نہ تھے بلکہ ان کا باپ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر وغیرہ میں یہ ذکر مفصل ملتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تو اس مضمون پر ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا خفا یا فریق ثانی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اس تمہید کے بعد بڑے مرزا صاحب کا فتوے سنئے!

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ ہے ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کرسکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ (مقولہ مرزا در اخبار الحکم قادیان ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

لاہوری دوستو! تمہارے حال پر ہمیں کیا ہر سننے والے کو رحم آتا ہے۔ ایسے ہی واقعات سے یہ مثل صادق آتی ہے ؎ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اب تم قادیان کے بہشتی مقبرے میں جاکر یہ شعر پڑھو ؎

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

میرزائیت

(از قلم مولوی ابوسعید عبدالعزیز صاحب لدہانوی)

اما بعد آج ہر ایک مذہب صداقت کا حامی ہے خاص کر مسلمان تو فرقہ بازی کو راہ نجات تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کا خاتمہ کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک طرف یہودی صداقت کے حامی تھے دوسری طرف نصاریٰ، تیسری طرف کفار مکہ۔ بہرحال ہر ایک اپنے مذہب کی صداقت پر ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ کو پیش کرتا تھا اور نسبت ابراہیمی کو بنظر فخر دیکھتا تھا۔ جب جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی مبعوث ہوئے تو باریتعالیٰ نے اس عقدہ کو حل فرمایا کہ ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین۔ ترجمہ۔ نہ ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے نہ نصاریٰ کیونکہ یہودیت و نصرانیت تو اس وقت سے شروع ہوئی جب تورات و انجیل نازل ہوئی اور ان کا نزول حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پیچھے ہوا لیکن وہ ایک طرف تھا سب بتوں کے پوجاریوں سے خاص خدا کی پوجا کرنے والا نہ تھا وہ مشرکوں سے۔ معلوم ہوا کہ نہ یہودیوں کا قول درست نہ نصاریٰ کا کہنا صحیح نہ مشرکین مکہ کی نسبت درست بلکہ ابراہیمی تو ایک گروہ ہیں جس کی تشریح یہ آیت کرتی ہے۔

ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی والذین امنوا معہ۔ ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے قریب جو اس کے تابعدار اور یہ نبی صلعم اور اس کے تابعدار دگر ہیچ۔ تنبیہہ۔ اس آیت میں جہاں فرقہ بازی کی تردید کی اور محمدی گروہ میں شمولیت کا حکم دیا ساتھ ساتھ نئی نبوتوں کا خاتمہ بھی کردیا۔ اس کی تائید یہ آیت بھی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ترجمہ۔ میں نے آج دین کو کامل کردیا اور نبوت کو ختم کردیا، اور اسلام کو پسند کیا مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعی نبوت پنجاب میں پیدا ہوکر یہ اعلان کرتا ہے

آنچہ داد ہر نبی را جام۔ داد آں جام را مرا بتمام۔

یعنی ہر نبی کو نبوت کی پیالی ملی ان تمام کو جمع کرکے یعنی بڑا جام مجھ کو دیا گیا۔ اور سنئے! ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے (درثمین ص۱۰۰)

پھر جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کس قدر زبان درازی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص۶۹۱۔ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجاویں تو میرا یہی مذہب ہے جسکو میں دلیل کے ساتھ پیش کرسکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست و فہم آپ کے یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فہم و فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیشگوئیوں کی نسبت خود حضور نے اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

اس سے زیادہ زبان درازی کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب مذکورہ ص۶۲۹۔ ایک بادشاہ کو چار سو نبیوں نے بموجب الہام فتح کی پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اس میدان میں مرگیا اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الہام دراصل شیطان کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہ تھا اور ان چار سو نبیوں نے دھوکہ کھاکر ربانی سمجھ لیا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم۔ یہ ہے آج کل نئے نبیوں کے خیالات

ahmadimuslim.de

کیا اب بھی مرزا قادیانی کا اعلان کرنے والو صداقت کا اعلان کرو گے۔ اگر تم اب بھی نہ سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔ اور سنئے! معجزات کی نسبت کیا فرماتے ہیں مثلاً عیسےٰ علیہ السلام کے معجزہ کی نسبت ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹۔ مجھ کو الہام ہوا ھذا ھو الترب الذی لا یعلمون۔ ترجمہ عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ یہ جادوگری ہے لوگ بسبب جہالت کے معجزہ تصور کرتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل یعنی مردوں کو زندہ کرنا ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس کا خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اسکو مکروہ و قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا کے فضل و کرم سے ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ ؎ ہیں امت مرزائیہ سے ×

اسلام اور صنف نازک (عورت)

معزز ناظرین! اس وقت دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان کے پیرو اپنے اپنے مذہب کے متعلق یہی دعوے کرتے نظر آتے ہیں کہ بس ہمارا ہی مذہب سچا مذہب ہے اور اسی پر عمل پیرا ہوکر دنیوی فلاح و بہبودی اور آخری نجات و رستگاری حاصل ہوسکتی ہے۔ باقی تمام ادیان و مذاہب باطل اور ناقابل عمل ہیں۔ لیکن قطع نظر دوسری خصوصیات کے اگر کوئی مذہب عالم انسانی کے دو بڑے اجزا یعنی مرد اور عورت میں سے ایک یعنی اول الذکر کو بوقت صدور احکام اور تقسیم حقوق مدنظر رکھتا ہے اور دوسرے یعنی موخر الذکر کو نظر انداز کر جاتا ہے تو وہ مذہب اس خصوص میں بھی کوتاہ اندیشی اور ناانصافی کے جرم کا مرتکب ہونے کے باعث عالمگیر اور سچا مذہب کہلانے کا ہرگز ہرگز مستحق نہیں۔

اس معیار پر بھی صرف مذہب اسلام ہی پورا اترتا ہے۔ اور یہی ایسا مذہب ہے جس نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق کا بھی کماحقہ خیال رکھا ہے۔ اور عقل سلیم اور فطرت انسانی نے جہاں تک گنجائش بہم پہنچائی ہے اس کو مساویانہ درجہ عطا فرمایا ہے۔ نباہ نہ ہونے کی صورت میں یا کسی اور مجبوری کی حالت میں جہاں مرد کو طلاق کا حق دیا ہے عورت کو بھی خلع کے اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ متوفی والدین کے ترکہ کا وارث اگر مرد کو بنایا ہے تو عورت کو بھی محروم الارث نہیں رکھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

(مردوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اور عورتوں کو بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مرے ماں باپ اور ناتے والے اس تھوڑے میں اور بہت میں حصہ مقرر کیا ہوا)

اس طرح اگر مرد کو علم کا نورانی لباس زیب تن کرنے کا حکم دیا ہے تو عورت کو بھی زیور علم سے آراستہ ہونے کی بیک وقت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے۔

طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ

غرضیکہ اسلام کی تعلیم مساوات کا ہی نتیجہ ہے کہ اگر ایک طرف نورجہاں اور ممتاز محل وغیرہ خواتین کو اسلامی تاریخ میں سیاسی راہ نمائی کا افتخار حاصل ہے تو دوسری طرف بکثرت صحابیات و امہات المومنین کا مذہبیات میں پورا پورا دخل ہے۔ اسلام میں مذہبی تعلیم کے دروازے جس طرح مردوں کے لئے کھلے ہوئے ہیں بالکل مساویانہ طریق پر عورتوں کے لئے بھی وا ہیں۔ اسلام کی تاریخ میں ایک مثال بھی ایسی نہیں ملتی جہاں کسی عورت کو محض اس لئے مذہبی تعلیم سے روکا گیا ہو کہ وہ عورت ہے۔

برخلاف اس کے دیگر مذاہب کو لیجئے تو وہاں اور ہی منظر نظر آئے گا۔ مثلاً ہندو دھرم میں عورتوں کی تعلیم کے جواز دکھانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مگر آج تک کوئی ایسی مثال نہیں دکھا سکتے جس میں کوئی عورت ویدوں اور دیگر علوم کی جاننے والی عالمہ ہو۔

متوفی والدین کے ترکہ میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اگر ایک شخص کی دس لڑکیاں ہوں اور ایک لڑکا ہو تو وہ تمام ترکہ کا مالک ہو جاتا ہے خواہ ان دس لڑکیوں کا کچھ ہی حشر کیوں نہ ہو۔ علاوہ ازیں شادی شدہ عورت پر خواہ کتنے ہی مظالم توڑے جائیں۔ گھر کی چار دیواری اس کو زنداں سے کم نہ ہو مظلومہ پر عافیت تنگ ہوگئی ہو مگر کیا مجال کہ وہ ان مصائب سے مذہبی طور پر چھٹکارا پا سکے۔ ماسوا اس کے کہ وہ خودکشی کے جرم کا ارتکاب کرکے یا تبدیلیٔ مذہب سے گلوخلاصی کرلے۔ آریہ سماج بھی جو ہندوؤں میں اصلاح کا دم بھرتے ہیں جہاں اور بے شمار غلطیاں کی ہیں یہاں بھی ٹھوکر کھائی ہے اور اس کا کوئی علاج تجویز نہیں کیا۔ مزید برآں اگر خاوند مرجائے تو اس کی بیوہ کو عقد ثانی کی اجازت ہندو دھرم نہیں دیتا۔ اور یہ بھی اس کی عورت کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے کیونکہ مرد کو اس کا حق دیتا ہے۔

اور عورت پر ظلم بالائے ظلم یہ کہ اس کو ترکہ میں بھی حصہ نہیں دلاتا کہ ایام بیوگی میں کچھ دن اسی پر اپنا گذارہ کرے۔ بلکہ ہندو دھرم کے پُرتم نام لیواؤں کے دور عروج میں تو اس غریب کے لئے وہ علاج تجویز کیا گیا تھا کہ جس کا جہالت و تاریکی بھی تمسخر اڑاتی ہوگی۔ یعنی رسم ستی جس میں متوفی خاوند کی جلتی ہوئی چتا میں صنف نازک کو زندہ جلنے پر مجبور کیا جاتا تھا اور عقل و انسانیت تہذیب و تمدن سر پیٹتے رہ جاتے ہونگے۔

انسان سوزی و ستمرانی کی یہ مثال دنیا کے پردہ پر کہیں نہیں ملے گی جو ہندو دھرم کے نام پر برادران ہنود نے ان پر روا رکھی ہوئی تھی۔ خدا کی رحمت جوش میں آئی تو اس نے مسلمانوں کو اس ملک پر مسلط کر دیا اور اس کے بعد انگریزوں کو

مرزائیہ اسکے کارناموں کو پوشیدہ کرتی ہے۔ چند دن ہوئے جب کانفرنس کودہانہ میں منعقد ہوئی تو اسوقت سکرٹری جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے ... ایسی مرزا صاحب کی تعریفیں ... طوار بیچ کئے گئے۔ نامعلوم ان لوگوں کو موصوف کی تعلیم (۵۵۵) کا پتہ نہیں یا جان بوجھ کر اس کے قول پر پردہ پوشی کرنے کی عادت ہے۔ فقط

ahmadimuslim.de

حاکم بناکر اس قبیح رسم کی بیخکنی کی۔ چنانچہ اسلام نے ہندو مستورات پر بھی بے شمار احسانات کئے ہیں اور یہ اسی کی فیض رسانی کا نتیجہ ہے کہ اس قسم کی بدرسومات آج دنیا میں موجود نہیں نیز یہ کہ ہندو بیوگان کے عقد ثانی کا قانون، ہندو عورتوں کے حق وراثت کا قانون (جو ڈاکٹر دیش مکھ عنقریب پاس کروانے والے ہیں) ہندو قوم میں رائج کرائے جا رہے ہیں۔

عیسائی مذہب نے بھی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ وہ بھی عورتوں کو حق وراثت سے محروم رکھتا ہے۔ شوہر ظالم ہو، ناکارہ ہو، نا اہل ہو، دائم المریض ہو، سزا یافتہ حبس دوام ہو، غرضیکہ حتہ الضرورت و مجبوری، بیوی خاوند سے مذہباً علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عیسوی قوانین نے اس کی کوئی قرین عقل سبیل نہیں بتائی۔ بلکہ برعکس اس کے انجیل کا صاف حکم ہے کہ

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اسے طلاق نامہ لکھ دے۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔" (متی ۵ ۳۱-۳۲)

"اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔" (متی ۱۹ ۹-۱۰)

پس مندرجہ بالا احکام کی موجودگی میں ایک ستم رسیدہ اور مظلوم عورت اپنے خاوند سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی تاوقتیکہ مظلومہ ارتکاب زنا پر مجبور نہ ہو اور پھر اس فعل بد کو ثابت اور طشت از بام نہ کرے اور یہی سبب ہے کہ مغربی خواتین حد سے زائد آزادی حاصل کرنے پر مجبور ہوئیں تاکہ اس حبس دوام کے باوجود وہ اپنی زندگی کو آزادانہ و بیباکانہ طور سے گذار سکیں۔ لیکن جب یہ آزادی بھی ان کے لئے کافی علاج ثابت نہ ہوئی تو بالآخر اہل مغرب اسلام کی پیروی کرنے یعنی طلاق کے قانون بنانے اور اس کے لئے علیحدہ عدالتیں بنانے پر مجبور ہوئے۔

عورت کی عزت و احترام کے بارے میں بھی مسیحیت خاموش ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے مسیح (بقول انجیل) اپنی ماں تک کو "اے عورت" (یوحنا ب۱۹ ۲۶) کہہ کر پائے استحقار سے ٹھکراتے ہیں اور کبھی موصوف نے از روئے انجیل اپنی والدہ کی بات تک نہیں پوچھی۔ اس کی بیوی تو تھی ہی نہیں ورنہ نہ معلوم اس غریب کے ساتھ کیا سلوک ہوتا۔ اور کن الفاظ میں مخاطب فرماتے۔ اسی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ مسیحی علماء و مشاہیر عورت کے بارے میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار فرماتے ہیں:۔

(۱) عورتیں پیدا ہی کیوں کی گئیں۔
(سینٹ اگسٹائن)

(۲) عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔
(سینٹ جیروم)

(۳) باب الشیطان۔ (ٹرٹولین)

(۴) اژدہا یا دیو خوفناک اور افعی مصری مکار ہیں مگر عورت دونوں کی خاصیتیں رکھتی ہے۔
(تعلیم چرچ)

(۵) عورت اور دوسرے پست لوگوں کو بائیبل پڑھنے کی ممانعت تھی۔

(۶) جرمنی کا مشہور مصلح مسیحیت بھی عورتوں کی تربیت کے خلاف تھا۔

(عبارت کنندہ زیر مجسمہ ہنری ہشتم)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ کیا ایسے مذاہب جو صنف نازک کے ساتھ اس قدر ناانصافی اور صنف کرخت کے ساتھ اتنی رعایت برتیں خدائی مذہب کہلانے کے مستحق ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ صاف ظاہر ہے کہ جس صنف سے رعایت برتی گئی ہے اسی کے علماء یعنی پنڈت و پادری صاحبان ہی ان مذاہب کے مصنفین ہیں ورنہ خدا یا اس کا فرستادہ مذہب ناانصافی روا نہیں رکھ سکتا۔ پس جس مذہب نے دونوں صنفوں کو ایک نگاہ سے دیکھا ہو وہی خدائی مذہب ہو سکتا ہے۔ اور وہ صرف اسلام ہے۔

زباں پہ بارے خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

(احقر العباد کمال الدین قریشی بریلی چھاؤنی)

انعامی مضمون

اور

اس کے لئے مبلغ دس روپیہ پیش کرنے کا وعدہ

موجودہ زمانہ میں مسلمان جس قدر اسلام سے دور ہو گئے ہیں اس کا کافی احساس مسلمانوں کو ہے لیکن آزادی، مغربیت کا شوخ رنگ، رسومات و عادات خلاف شرع کا عام طور سے جاری ہو جانا، لیڈروں کی خود پسندی، علمائے کرام کی خاموشی و لاپرواہی نے مسلمانوں کو مدہوش کر دیا ہے۔

ایک مسئلہ داڑھی بڑھانا، مونچھوں کو پست کرانا یا داڑھی منڈانا کترانا۔ اس کے متعلق پیغمبر علیہ السلام کا حکم اور مشرکین کی مشابہت سے پرہیز صحیح احادیث رسول اللہ سے معلوم ہو رہا ہے جس کی تاویل معقولیت دلائل سے کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا کی شان نظر آتی ہے کہ داڑھی منڈانے یا خلاف شرع کترانے کے موذی مرض میں عام ناواقف مسلمان تو در کنار بلکہ کتاب اللہ سنت رسول اللہ پر نہایت شد و مد سے دعوے کرنے والے اپنے مقابلہ میں دیگر مذہب والوں پر ذرا ذرا سی بات پر لڑ بھڑ جانے والے حضرات بھی کثرت سے داڑھی منڈانے اور کترانے کے مرض میں گرفتار ہیں۔ خصوصاً ہمارے اہل حدیث بھائی اور ان کی انجمنیں، کانفرنسیں جو ذرا ذرا سی سنت جاری کرنے کے لئے تبلیغی اداروں میں

ahmadimuslim.de

ہزارہا روپیہ خرچ کروا دیتے ہیں۔ لیکن داڑھی منڈانے یا ایسی باریک کترانے میں جو کسی ضعیف سے ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہ ہو بخوشی اور نہایت دلیری سے شریک و عامل ہیں اور لطف یہ ہے کہ اگر ان سے دلیل پوچھی جاوے تو سوائے واہی تباہی باتوں کے ان کے پاس کوئی معقول دلیل و جواب نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض افراد اہل حدیث میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ذرا ذرا سے عمل سنت کے لئے دوسروں کو روکتے ٹوکتے رہتے ہیں۔ لیکن داڑھی کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ لمبی داڑھی والے اکثر بے ایمان بددیانت ہوتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم عطا فرماوے اور ان کو سنت فعل وحکم رسول کے خلاف بدگوئی کرنے سے محفوظ رکھے۔

میرے خیال میں ایسی سنت جس پر عمل کرنے والے کو مسلمان اپنی بدقسمتی وجہالت سے ایسا ذلیل سمجھ چکے ہوں اس کے لئے تبلیغ کرنا اور ایسی مردہ بلکہ بدنام سنت کو زندہ کرنا حقیقت میں اجر عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔

لہذا میں ان علمائے کرام سے خصوصاً اور دیگر حضرات جو اس مسئلہ کی بابت کچھ مواد رکھتے ہوں ان سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ داڑھی رکھنے بڑھانے اور مونچھوں کو کٹوانے پست کرانے کے متعلق فضیلت وثواب اور فوائد اور منڈانے یا کترانے کے متعلق سنت حکم رسول کے خلاف وعید بحوالہ احادیث وکتب قول وفعل رسول اللہ خلفاء راشدین، محدثین، سلف صالحین سے مدلل و مکمل مضمون اس عاجز کو بھیج[1] کر مشکور فرماویں۔ تاکہ برائے آگاہی عام مسلمانان چھپوا کر شائع کیا جاوے اور اس کا اجر وثواب صاحب مضمون کو خدا کے ہاں سے ملے گا۔

دیگر اس مسئلہ میں جس قدر مضامین وصول ہونگے ان میں جو زیادہ معقول و مدلل ومکمل اور عوام الناس کے لئے مفید ثابت ہوگا اس صاحب کی خدمت میں مبلغ دس روپیہ بطور نذرانہ پیش کئے جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے علماء کرام کو اس مسئلہ میں پوری تحقیق وتوجہ کے ساتھ قلم اٹھانے کی توفیق عطا فرماوے۔ تاکہ خدا کے ہاں سے اجر وثواب دارین پاویں۔

خاکسار عبد الوہاب تاجر عینک وچشمہ۔
نمبر ۱۱ بو بازار اسٹریٹ کلکتہ

[1] اخبار اہلحدیث میں چھپ کر مفید عام ہوں اس کے بعد آپ یکجا کرکے رسالہ چھاپ دیں۔ (مدیر)

حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(از ملک عبد الغنی صاحب نوشہروی)

جن لوگوں کو فرقان حمید پر ایمان کی نعمت اور احادیث رسول پر ایقان کی برکت حاصل ہے۔ (اور الحمد للہ کہ راقم الحروف بھی اس دوگونہ خلعت سرمدی ورحمت ایزدی سے مفتخر ہے) ان کو اس پر پورا یقین ہے کہ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" تھے۔ یعنی جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے تمام ہمراہی کفار پر ایک سرے سے بھاری ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کے لئے سراپا رحم۔ اس آیت کے مصداق حضرت عباسؓ بن عبد المطلب بھی ہیں حمزہؓ بھی، ابو عبیدہؓ جراح، وسعدؓ بن عبادہ بھی۔ عمار یاسر ومقدادؓ بھی۔ ابوبکرؓ وعمرؓ بھی، علیؓ وعثمانؓ اور سعید وسعدؓ بن ابی وقاص) بھی (وھم جراً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیھم اجمعین) ولیکن جو بات قرآن کریم یا احادیث نبوی میں نہ ہو اس کو ماننا کسی صورت گوارا نہیں ہوسکتا۔ ازاں جملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "اسد اللہی" ہے۔ جس کے لئے کوئی حدیث کتب معتبرہ میں نہیں پائی جاتی۔ اور ایسی حدیث کا پایا جانا ممکن بھی کیسے تھا۔ جبکہ ممدوح (علیؓ) میں اس قسم کی صفت تھی ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ جناب علی اول المومنین (مگر بحسب سن عمر کہ فی الحقیقت) تھے اور یہ بھی پوشیدہ نہیں کہ رسالت مآب کی مکی زندگی از سرتا پا مغلوبانہ زندگی تھی۔ قریش (مکہ) نے آنحضرت کے لئے کونسی تکلیف اٹھا رکھی تھی تا آنکہ آپ کو اپنے مولد اور اپنے باپ جناب ابراہیم علیہ السلام کے ہجر یعنی اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ فیہ آیات بینات ومقام ابراہیمؑ کو راتوں رات چھوڑنا پڑا۔ اگر حضرت علی ان بیان کردہ اوصاف کے مطابق "اسد اللہ" تھے۔ تو شیروں کی حمیت کب گوارا کرتی ہے کہ ان کا مقتدا جس کا مرتبہ شیر سے بھی بزرگ ہو یوں راتوں کو جان بچا کر نکلنے پر مجبور ہو۔ رسالتمآب کی مکی زندگی کا وہ واقعہ بھی یاد کر لیجئے گا کہ بیت اللہ میں ادائے نماز کی حالت میں جب ایک شقی نے آنحضرت کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھ (پنجابی اوجھری) رکھ دی۔ جس کے ہٹانے کو فاطمہ رضی اللہ عنہا تو حاضر ہوئیں۔ مگر "اسد اللہ" گھر سے نہ نکلے۔ یہ کام بہادر مرد کا بلکہ اسد اللہ کا تھا۔ حضرت رسالتمآب روحی فداہ طائف تشریف لے گئے۔ جہاں سے خون میں شرابور ہو کر لوٹے۔ اسد اللہ الغالب کو بھی معلوم تو ہوا ہی ہوگا۔ پھر آپ کی اسد اللہی کس مصلحت کی نذر ہو گئی۔ جو طائف والوں کی بستی کو تہ وبالا نہ کر دیا۔ یہاں خیبر کا لطیفہ قابل ذکر ہے کہ حدیث میں صرف لفظ "بیدہ الفتح" ہے مگر یار لوگوں نے اس پر وہ وہ حاشیے چڑھائے کہ طلسم ہوش ربا اور داستان امیر حمزہ" کی خیالی کہانیاں بھی اُس کے سامنے گرد ہیں۔ یعنی ؎

تو ہی بتلا کہ اکھاڑا در خیبر کس نے

ahmadimuslim.de

بھلا جب والیٔ خیبر (مرحب یہودی) بھی مارا گیا تو پھر قلعہ خیبر کا صدر دروازہ اکھاڑنے کی ضرورت کیا رہ گئی۔

اسی طرح مقام خیبر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یحبہ اللہ ورسولہ ویحب اللہ ورسولہ فرمایا۔ تو اس کے مطابق کامل الایمان بلکہ "صاحب الایمان" بھی جناب علی ہی کو بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر موقعہ پر رسول کریم نے اکثروں کے لئے یہ لفظ فرمائے۔ اُن میں سے ایک حضرت عبد اللہ الحمار رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جن کو اپنے دور جاہلیت کی عادت مے نوشی اسلام لانے کے بعد بھی نہ چھوٹ سکی۔ بالآخر جب تیسری مرتبہ انہیں اسی حالت میں دربار رسالت میں لایا گیا تو ایک دل جلے مسلمان نے آپ کو ملعون کہہ دیا۔ رسالت مآب اس پر خفا ہوگئے اور فرمایا کہ

"ایسا نہ کہو یہ تو (عبد اللہ الحمار) اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہے"!

(بخاری بحوالہ جمع الفوائد جلد ۱ صفحہ ۲۹۲) (۵۵۴)

مدینہ کے واقعات ہیں۔ یہود مدینہ نے رسالتمآب سے کونسی بات اٹھا رکھی۔ مگر حضرت اسد اللہ کبھی تیغ بکف ہو کر نصرۃ النبی کے لئے نکلے۔ یہ واقعہ قرطاس ہے۔ جس پر شیعی "اعتبارات" کے مطابق حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) مکروہ لفظ برملا استعمال کیا۔ مگر یہاں بھی آپ کی اسد اللہی بے نقاب نہ ہوئی۔ رسالت کی میانت سے بڑھ کر اور کونسے مواقع تھے۔ جہاں اس شجاعت کا اظہار ہونا تھا۔ بلکہ اس موقع پر تو حضرت علی نے بجائے بسالت کے نمایاں کمزوری کا ثبوت دیا کہ بقولہم۔

"یہ خوغا جو قرطاس پر ہوا۔ رفع ہونے کے بعد جب رسول اللہ نے لوگوں کو رخصت کر دیا تو اس کے بعد عباس فضل بن عباس علی ابن ابی طالب اور اہل بیت خاص حضرت رسول کے پاس رہ گئے۔ اس وقت عباس نے کہا۔

یارسول اگر خلافت کا امر بنی ہاشم میں آنا ضروری ہے تو ہمیں بشارت دی جائے تاکہ ہم خوشی کریں اور اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگ ہم پر ستم کریں گے اور خلافت کو ہم سے چھین لیں گے تو پھر آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے۔ حضرت (رسول اللہ) نے اس پر فرمایا کہ "نہیں وہ تم کو میرے بعد کمزور کر دیں گے اور تم پر غالب آجائیں گے"! اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"

(حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۷۴۳)

آہ! ع کیا کیا غرض مدعا کر کے
بات بھی کھوئی التجا کر کے

اس اسد اللہی کو دیکھئے۔ اور اس الحاح کو ملاحظہ فرمائیے کہ "آپ ان لوگوں سے ہماری سفارش کرتے جائیے"۔ اور "اس پر تمام اہل بیت ایک طرف سے رونے لگے"۔ ان رونے والوں میں شیر خدا بھی ہیں۔ یا للعجب! رسول اللہ کی رحلت کے بعد واقعہ فدک درپیش آیا۔ جس کے لئے حضرت علی نے جناب فاطمہ کو آگے کیا۔ مگر خود نہ بڑھے۔ بجز ایک گواہ کی صورت میں جگر گوشہ رسول کا حق ارث غصب ہو رہا ہے۔ مگر اسد اللہی محو خواب ہے۔ "اصلاح کھجوہ" (جو شیعوں کا رسالہ ہے) میں ایک صاحب نے رسالہ فدک لکھا تھا۔ جس پر جناب فاطمہ کے شعر صبت علی مصائب لوانہا

صبت علی الایام صرن لیالیا

کو غصب فدک کا مرثیہ قرار دیا حالانکہ قرینہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس میں اپنے شوہر کی اُن پسپائیوں پر یہ شعر کہا ہو جو ایسے نازک مواقع پر ہمیشہ نمایاں ہوتی رہیں۔ الغرض جب حضرت عمر کا جناب فاطمہ کے گھر کو آگ لگا دینا ہے (بقولہم)، اس پر بھی اسد اللہ الغالب کو طیش نہ آیا۔ حتیٰ کہ فاروق کا بنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم (ایضاً بقول شیعی) کو زدوکوب کرنا اور اس حد تک کہ خاکم بدہن سیدہ کا حمل بصورت محسن ساقط ہو جاتا وغیرہ۔ جب اس دردناک حالت میں بھی جناب اسد اللہ الغالب کے بازوئے خیبر شکن میں حرکت نہیں آتی تو سیدہ خاتون اپنے شوہر تک کو اپنا ہمدرد نہ پا کر یہ شعر پڑھتی ہیں کہ :-

آج مجھ پر جو مصیبتیں وارد ہوئیں۔ وہ اگر دنوں پر پڑتیں تو غم کے مارے دن بھی سیاہ راتوں سے بدل جاتے؛

الغرض حضرت علی ابن ابی طالب حیدر کرار غیر فرار اسد اللہ الغالب (بلکہ) غالب علی کل غالب، مشکل کشا، صاحب ذوالفقار (وغیرہ وغیرہ لایحصیٰ ثناؤک الا کما اثنت شیعتک التی خذلتک کما قلت) نے ان متذکرۃ الصدر واقعات کے وقوع پر کبھی اپنی اسد اللہی کا مظاہرہ نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ خطاب اُن کے لئے اتنا ہی نہ تھا اگرچہ وہ بہادر ضرور تھے۔ غیور اعلیٰ درجہ کے تھے کہ واقعی اگر ان کے سامنے بنت رسول کا گھر جو ان کا مسکن بھی تھا جلایا جاتا تو وہ طیش میں آکر حضرت عمر سے الجھ پڑتے۔ اگر فاروق اعظم سیدہ خاتون کی طرف ذرا میلی نظر سے دیکھتے تو ضرور وہ اُن سے انتقام لیتے۔ ولیکن یہ کچھ نہ تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابوبکر و عمر سب سے محبت تھی اور اتنی کہ امیر المومنین نے اپنی لخت جگر جناب ام کلثوم کا نکاح فاروق اعظم سے کر دیا اور ہمارے اس دعوے کی تائید علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے اس طرح فرماتے ہیں :- (باقی آئندہ)

ﻠﮧ اسی لئے تو بیوی نے خاوند (اسد اللہ) کو بقول شیعہ بطور طعنہ کے کہا تو جنین کی طرح رحم مادر میں اور عورتوں کی طرح حجرے میں چھپ رہا ہے۔ (احتجاج صفحہ ۵۹) اہلحدیث

رسالہ مجددیہ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی نے فارسی زبان میں فرقہ شیعہ کی تردید میں تصنیف کیا تھا۔ اب اس کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۵۰)

گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں رکوع نمبر ۱۰ کی عبارت مع ترجمہ ختم ہوگئی ہے۔

اس رکوع میں پادری صاحب نے ایک چبھتا ہوا اعتراض کیا ہے کہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بصیغہ امر اسلم) اسلام لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم اس وقت ہونا چاہئے جس وقت ابراہیم مسلمان نہ ہوں کیا ایسا وقت بھی ہے جس میں وہ مسلمان نہ ہوں (ص۵۱۸۔ سلطان التفاسیر)

جواب یہ ہے کہ صیغہ امر دو طرح سے استعمال ہوتا ہے۔ (۱) انشاء فعل کے لئے۔ (۲) استمرار کے لئے۔ مثلاً کسی بیٹھے کو کہا جائے کھڑا ہو جا۔ یہ حکم انشاء فعل کے لئے ہے۔ (۲) کسی کھڑے کو کہا جائے کھڑا رہ یہ حکم استمرار کے لئے ہے۔

اردو اور فارسی میں ان دونوں موقعوں کے لئے الگ الگ صیغے ہیں۔ اردو کی مثال تو ابھی گذری ہے۔ فارسی میں صیغہ امر پر لفظ (مے یا بے) بڑھا دیا جاتا ہے۔ قائم باش۔ قائم مے باش۔ مگر عربی زبان میں صیغہ امر دونوں موقعوں کے لئے ایک ہی آتا ہے۔ جو قرینہ سے اپنے معنے بتا دیتا ہے۔ قرآن مجید سے شہادت لینا چاہو تو سنو!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (پ ۵۔ ع ۱۱)

(اے لوگو! جو ایمان لا چکے ہو ایمان پر پختہ رہو)۔ اس تشریح کے بعد ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو جس وقت یہ حکم اَسْلِمْ ہوا تھا یقیناً آپ مسلم تھے۔ چنانچہ ان کا جواب بصیغہ ماضی اَسْلَمْتُ ہی بتا رہا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں کہ

اے ابراہیم فرمانبرداری پر پختہ رہنا۔

حضرت ممدوح جواب میں عرض کرتے ہیں۔

حضور بندۂ پروردہ درگاہ تو عرصہ سے فرمان بردار ہو چکا ہے آئندہ بھی ایسا ہی رہے گا۔

اس تشریح کے ساتھ پادری صاحب کا اعتراض یا سوال ہباءً منثوراً ہو گیا۔

دوسری بات آپ نے یہ کہی ہے کہ

حنیف درحقیقت مسیحیوں کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا اطلاق وہ راہبوں، زاہدوں اور پادریوں پر کرتے تھے۔ چنانچہ ہذیل (شاعر) کہتا ہے ؎

نصارٰی یساقون لاقوا حنیفا

یعنی جس طرح عیسائی راہب کی ملاقات کے لئے جاتے (ص۵۱۹)

پادری صاحب نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ کوئی لفظ اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہو کر کسی خاص اصطلاح میں استعمال ہونے سے اسی سے مخصوص نہیں ہو جاتا۔ اس کے متعلق کم سے کم کافیہ کی عبارت

فلا تضرہ الغلبۃ

کی شرح میں شارح کا کلام تو آپ کو یاد ہوگا کہ اسود اور ارقم جن معنے عام کے لئے موضوع ہیں مروجہ معنے ان سے خاص ہیں بعینہٖ وہی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح حنیف کے معنے ہیں مائل الی اللہ یہ معنے اس کے نصارٰی کی ابتداء سے پہلے کے ہیں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جو نصارٰی سے پہلے تھے بولا گیا۔

ناظرین کرام! اسی کی مثال ہے (مسلم) جو آج کل محمدی دین کے ماننے والوں پر بولا جاتا ہے۔ مگر اس کے اصلی معنے میں محمدیت داخل نہیں اسی لئے حضرت ابراہیم بلکہ ان سے پہلے کے صلحاء پر بھی بولا گیا ہے۔ پس آپ نے یہ کہہ کر کہ حنیف نصارٰی کے راہب کو کہا جاتا تھا کیا فائدہ سوچا؟ یہ غور نہ کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بلکہ ان کے بعد قوم یہود پر کیوں یہ لفظ بولا گیا؟ غور سے پڑھئے۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ (البینۃ)

یعنی اہل کتاب (یہود و نصارٰی) کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی عبادت اخلاص سے حنیف ہو کر کریں۔

اس آیت میں ساری یہودی قوم کو حنفاء بن کر عبادت کرنے کا ذکر ہے۔ ان حوالجات کے ہوتے ہوئے کون اہل علم کہہ سکتا ہے کہ پادری صاحب نے حنیف کی بابت جو لکھا ہے کچھ کارآمد اور مفید ہے پادری صاحب خود ہی غور کریں ؎

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

اطلاع پادری سلطان محمد خان صاحب نے دو مہینوں سے تفسیر کی اشاعت بند کر رکھی ہے۔ کیونکہ رسالہ کی اشاعت کم ہے خرچ پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ مارچ اور اپریل دو ماہ یو۔پی وغیرہ کا سفر کر کے اشاعت بڑھائیں گے۔ اس لئے ہمارا بھی اعلان ہے کہ پادری صاحب نے اگر تفسیر کی اشاعت کی تو ہم بھی خدمت کو حاضر ہو جائینگے والسلام خیر ختام۔

چکڑالوی المقران کی بابت ناظرین کو علم ہوگا کہ ان کو حدیث اور اہل حدیث گروہ سے ایک خاص قسم کی (گویا عاشقانہ) نسبت ہے۔ جسطرح مہجور عاشق بات بات میں موقع بے موقع معشوق کا گلہ کرتا رہتا ہے خواہ کوئی اسے سنے یا مجنون سمجھ کر نہ سنے مگر بقول ؎

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

وہ اپنی کہے جاتا ہے۔ اور دانا اسے معذور سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا کلام اس جگہ صرف سننے کے قابل ہے۔ خفا ہونے کے نہیں کیونکہ وہ عداوت حدیث میں جنون کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو موحد ان معنے سے لکھا ہے کہ وہ صرف کتاب اللہ المنزل کو مانتے تھے اور ان

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۳)

گذشتہ ہفتے سے نماز جنازہ غائب کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ کریں۔ (مدیر)

خود مولوی صاحب بریلوی حیات الموات ع‍‍لانیہ میں بلا تعرض لکھتے ہیں کہ:۔

ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گذرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے تو لوگوں نے عرض کی ام محجن کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

الحمد للہ کہ اس روایت سے علاوہ ثبوت نماز غائب و تکرار جنازہ کے علم غیب کا نہ ہونا بھی پورے طور پر روشن ہوگیا۔ ۔۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

اب ناظرین زمین کے خزانوں کی کنجیوں کی حقیقت ملاحظہ فرماویں جن کی نسبت مولوی نعیم الدین کا یہ قول کہ حضور دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہیں۔ یہ محض بد مذہبی کا ظہور اور مشرکانہ اعتقاد کا نمونہ اور فہم باطل کا قصور ہے۔ جس طرح مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں اس کی تفصیل فرمائیں گے۔ جو پہلے درج ہو چکا ہے۔ حالانکہ شارحین احادیث چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

"وفی ہذا الحدیث معجزات لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان معناہ الاخبار بان امتہ تملک خزائن الارض وقد وقع ذلک۔"

یعنی اور اس حدیث میں کئی معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں پس اس میں خبر دی گئی ہے کہ آپ کی امت کو یہ خزانے زمین کے ملیں گے اور یہ واقع ہو چکا۔"

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مستند مولوی نعیم الدین اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۵۰۱ میں فرماتے ہیں:۔

"اشارت ست بمالک شدن امت خزائن ملوک ماضیہ وجز آں را۔"

یعنی اس میں اشارہ ہے آپ کی امت کے مالک ہو جانے کا گذشتہ بادشاہوں کے خزانوں کی دولت کا۔"

پس اسی وجہ سے امت کو ڈرایا گیا کہ کہیں دولت دنیا میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اور مزید تشریح اس حدیث کی حدیث ملا نقل کردہ مولوی نعیم الدین سے (جس کے آخری الفاظ خلاف دیانت چھوڑ دیئے گئے) واضح ہے۔ قال ابوھریرۃ وقد ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم تنتثلونھا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۲ کتاب الجہاد ص ۱۰۰)

یعنی فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (دنیا سے) تشریف لے گئے اور اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔"

چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔ "المراد منھا ما یفتح لامتہ من بعدہ من الفتوح وقیل المعادن۔"

یعنی مراد ان خزانوں سے یہ ہے جو امت کے لئے بعد آپ کی فتوحات واقع ہوئیں اور کانیں نکلیں۔"

نیز فتح الباری پارہ ۲۹ ص ۱۲۶ میں فرماتے ہیں۔ "قال نووی یعنی ما فتح علی المسلمین من الدنیا وھو یشتمل الغنائم والکنوز۔"

یعنی کہا نووی نے جو فتوحات مسلمانوں پر دنیا میں واقع ہوئے وہ شامل ہیں غنیمتوں اور خزانوں کو۔

چونکہ اس حدیث میں واقعہ صادقہ خواب ہے اور ہر خواب کی تعبیر ضروری ہے اس لئے خصوصاً کلام صحابی میں یہ تعبیر واقع ہوئی۔ چنانچہ شاہ عبدالحق صاحب اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۴۶۹ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"پس نہادہ شد آں کلیدہا پیش من مراد فتوحات ست کہ گشاد باری تعالیٰ برامت وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بلاد شرق وغرب واستخراج کنوز و دفائن با مراد کانہائے زمین کہ در وے سیم و زر است انتہی۔" یعنی پس رکھی گئیں وہ کنجیاں آگے میرے مراد فتوحات ہیں کہ باری تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لئے شرق و غرب کے شہروں کے خزانے اور دفینے یا کانیں جس میں چاندی اور سونا وغیرہ ہیں نکالدیں۔"

نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ا ص ۱۳۹ میں فرماتے ہیں:۔

"دادہ شدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح خزائن وسپردہ شد بوے وظاہرش آنست کہ خزائن ملوک فارس وروم ہمہ بدست صحابہ افتاد۔"

یعنی دیگئیں اور سپرد کی گئیں خزانوں کی کنجیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ظاہر یہ ہے کہ خزانے ملوک فارس اور روم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاتھ میں آگئے۔"

علیٰ ہذا حدیث صحیح بخاری پارہ ۲۸ ص ۵۰۶ و صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۴ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم اذا اوتیت خزائن الارض فوضع فی یدی سواران من ذھب فکبرا علیّ واھمانی فاوحی الیّ ان انفخھما فنفختھما فاوذھبا فاولتھما الکذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء و صاحب الیمامۃ انتہی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۹۵)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ زمین کے خزانے مجھے دیئے گئے اور دو کنگن سونے کے میرے ہاتھوں میں رکھے گئے وہ مجھے گراں معلوم ہوئے اور ان کے ہونے کی وجہ سے مجھے رنج ہوا پھر وحی کی گئی میری طرف کہ میں ان پر پھونک ماروں پس میں نے پھونک ماری (وہ اڑ گئے) میں نے ان کی یہ تعبیر لی کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں جن کے درمیان میں ہوں ایک صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ مراد ان سے اسود عنسی مدعی نبوت جو قتل کیا گیا۔ دوسرا مسیلمہ کذاب مدعی نبوت جو قتل کیا گیا۔ (باقی)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۳۶ } ایک سرکاری ڈاکٹر غریب مریض کو تشخیص کرنے جاتا ہے۔ اور فیس ۶ روپیہ ہر دفعہ ڈاکٹر صاحب قانوناً لیتا ہے۔ چونکہ مریض غریب ہے اس واسطے زکوٰۃ کے ارادہ سے معاف کر دیتا ہے۔ اور معاف کرنا مریض پر ظاہر نہیں کرتا۔ فقط نیت زکوٰۃ ہے۔ دل میں ہی خفیہ طور پر فیس معاف ہے اور خفیہ ہی نیت زکوٰۃ ہے۔ آیا یہ طریقہ جائز ہے اور اس طریقہ سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟ (مولوی عبد السلام و حافظ عبد الحی خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۴۴۴)

ج ۱۳۶ } صورت مرقومہ میں بحکم انما الاعمال بالنیات ممکن ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے لیکن احسن طریق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کسی خاص طریق سے غریب مذکور تک فیس کی رقم پہنچا دیں مریض اس پر قبضہ کر کے ڈاکٹر صاحب کو فیس میں دیدے۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۷ } انجمن تبلیغ اسلام کے سالانہ جلسہ پر جس میں علماء دین و سیاسی لیڈر برائے تبلیغ اسلام دور نزدیک سے بلائے جاتے ہیں۔ ان کے اخراجات کرایہ ریل و خوراک یا ان کی خدمات کے واسطے زکوٰۃ کا روپیہ صرف کرنا جائز ہے یا ناجائز۔ اگر جواب نفی ہو تو جلسہ کے اخراجات کس طرح پورے کئے جاویں۔ جبکہ عام مسلمانوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے۔ جواب حتی الوسع اخبار اہلحدیث میں بحکم شرع شریف شائع کر دیویں (خریدار اہلحدیث از سابوہ الضلع سیالکوٹ)

ج ۱۳۷ } مصارف زکوٰۃ میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کے معنے ہیں ہر نیک کام جہاں ہو یا تبلیغ۔ اس نیت سے ممکن ہے زکوٰۃ اس مد میں خرچ کرنا جائز ہو۔ اللہ اعلم۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۳۸ } رکوع کے بعد قیام میں ربنا لک الحمد کے بعد کما تحب و ترضیٰ پڑھنا مرفوع حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اگر نہیں تو پڑھنا چاہئے یا نہیں۔ (محمد اسحاق عفی اللہ عنہ خریدار اخبار اہلحدیث)

ج ۱۳۸ } حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسی طرح ایک شخص نے بعد رکوع کے چند کلمات کہے تھے جن پر آنحضرت نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا

س ۱۳۹ } نمازیں ادا کرتے وقت وسواس آتے ہیں اور خیالات کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا دل کو بوقت ادائگی نماز رجوع کرنے کے لئے کوئی ذکر یا وظیفہ وغیرہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہو تو درج فرما کر مشکور فرمائیں ممنون ہونگا۔ (سائل مذکور)

ج ۱۳۹ } لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ معنے کا لحاظ رکھ کر بکثرت پڑھا کریں۔ نیز جو الفاظ نماز میں پڑھے جاتے ہیں ان کا ترجمہ سمجھ کر پڑھا کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا۔

نوٹ:۔ فتاویٰ صرف اسی قدر تھے۔

اعلان ضروری

متعلق استفتاء

از دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر پنجاب

بارہا اطلاع پر اطلاع دینے پر بھی سائلین کے خیال نہ کرنے سے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ شوال ۳ جون سنہ ۳۲ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ جو صاحب قواعد کی پابندی نہیں کریں گے۔ یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۱ھ (یعنی ۱۶ جون سنہ ۳۲ء) سے ان کو جواب نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ان کا استفتاء مع اطلاع بنا واپس کیا جائے گا۔

قواعد یہ ہیں (۱) محصول کے لئے واپسی لفافہ آنا چاہئے۔ بیرنگ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۲) واپسی لفافہ پر اپنا پورا پتہ اردو یا انگریزی یا دیسی حرفوں میں لکھا کریں۔ (اخبار اہلحدیث میں جواب لینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں)

(۳) علاوہ محصول ڈاک کے فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۴) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن ۸ ر (آٹھ آنے) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

نوٹ:۔ نمبر دوم پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ یعنی واپسی میں لفافہ پر اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ واپسی لفافہ پر پتہ مرقوم نہ ہونے سے تکلیف ہوتی ہے اور دیر بھی لگتی ہے اس لئے اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیجا کریں۔

غریب فنڈ کی آمد سے (بصورت اخبار) غریبوں کی مدد کی جاتی ہے جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں برابر چھپتا رہتا ہے۔ یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ ضرور بھیجا کریں۔ کار ثواب ہے۔

اخبار اہلحدیث

توحید و سنت کا حامی ہے۔ اس میں مذہبی اور ملکی مضامین ہوتے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب بھی ہوتے ہیں۔ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۵ روپے

ابو الوفاء ثناء اللہ مفتی و مالک اخبار اہلحدیث

امرتسر۔ کٹڑہ بھائی

فتاویٰ نذیریہ } مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اس میں ہر سوال کا جواب قرآن و حدیث کے مطابق درج ہے۔ یہ دو جلدوں کی ایک ضخیم کتاب ہے۔ قیمت پہلے پانچ روپے تھی۔ مگر اب صرف ۳ روپے ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوائیں۔

مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

متفرقات

اہلحدیث کی اشاعت میں پھر رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے - جو دراصل معاونین کی عدم توجہگی کا نتیجہ ہے مگر اس تغافل شعاری کا اثر اس کے مستقبل پر اچھا نہیں ہوگا - لہذا بہی خواہان کو توسیع اشاعت کے لئے ہر وقت معروف رہنا چاہیئے۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے بخار چھوٹنے میں بہت تھوڑی کسر باقی ہے - ورم نقرس کو بھی بہ نسبت سابقہ بہت افاقہ ہے - طبی اجازت کے ماتحت ۱۰ مئی کو غسل بھی کرایا گیا اور نماز جمعہ میں بھی شریک ہوا - للہ الحمد! مگر بخار ابھی بالکلیہ نہیں چھوٹا - غذا شروع ہو گئی ہے - جس سے طاقت پیدا ہو رہی ہے - ہمدردوں کی دعاؤں سے سب تکلیف رفع ہو جائیگی - انشاء اللہ

میری اپنی صحت گذشتہ ایام میں مجھے کھانسی و درد گھٹنہ کا بہت زور ہو گیا - چند دن درس قرآن میں بھی ناغہ رہا - اور ۳ مئی کا جمعہ بھی خود نہ پڑھا سکا - اسی وجہ سے اخباری مضامین بھی خود نہ لکھ سکا - اب کچھ افاقہ ہو رہا ہے - میرے احباب دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں (ابو الوفاء)

امرتسر میں ایک لائق طبیب کا انتقال حکیم محمد عالم صاحب شہر امرتسر میں ایک لائق اور تجربہ کار طبیب تھے - پکے موحد اور مخلص احباب میں سے تھے - ۹ مئی کو کل نفس ذائقۃ الموت کی صدا کو لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دنیا چھوڑ گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم کا تعلق مولوی غلام رسول صاحب آف قلعہ میہاں سنگھ کے خاندان سے تھا - دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے -

ایضاً حاجی عبد الرحمن صاحب تاجر جنت یکم مئی کو انتقال کر گئے - انا للہ - آپ پکے موحد، تبع سنت اور با اخلاق مسلمان تھے -

(فضل الرحمن لوہا بازار بھوپال)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب ادا کریں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں - اللھم اغفر لھم وارحمھم -

مبارک باد ناظرین اہلحدیث میں سے کئی احباب امسال حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے - ان میں سے بعض احباب کی طرف سے بخیریت واپسی کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں - عملہ دفتر اہلحدیث کی طرف سے ان کی خدمت میں اس ادائے فریضہ پر مبارکباد پیش کی جاتی ہے - دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے - آمین

عرس مرزا
اور
مرزا نمبر

قادیانی اخباروں نے ۲۶ مئی (یوم وفات مرزا) کو خاص اہتمام سے منانے کا اعلان کیا ہے - اس لئے دفتر اہلحدیث سے آیندہ پرچہ (۲۴ مئی) "مرزا نمبر" نکلیگا - انشاء اللہ جس میں بڑے بڑے مفید مضامین ہونگے - ۲۶ مئی کو شہر میں ذاب کرنے کی بھی تجویز ہے سہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

مدرسہ مدینہ شریف کے لئے پتالیس روپیہ از جاوا معرفت میاں امام الدین صاحب پنجابی وصول ہوئے - باقی رقم حسب ہدایت یہاں تقسیم کی گئی -

ضروری اعلان مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور اٹھارہ سال سے خدمت اسلام سرانجام دے رہا ہے - تین ماہ سے مدرس اول کی جگہ خالی تھی چنانچہ اراکین کی کوشش سے مولوی عبد المجید صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی آگرہ نے ۱۵ محرم ۱۳۵۵ھ سے مدرسہ ہذا میں آکر کام شروع کر دیا ہے - ان کے جملہ احباب ان سے خط و کتابت اب باڑی کے پتہ سے کریں - اور مدرسہ ہذا میں بیرونی جدید طلباء کا اضافہ بھی کیا گیا ہے - بہر صورت مصارف تو زیادہ ہو گئے مگر آمدنی وہی متفرق چندے سابقہ ہیں - لہذا بغرض امداد مدرسہ ہذا مولوی عبد المعبود صاحب کانپوری کو بعہدہ سفارت بھیجا جاتا ہے - اصحاب خیر سے جہاں تک ہو سکے سفیر موصوف کے ذریعہ یا براہ راست مدرسہ کی امداد فرما کر اجر دارین حاصل کریں -

المکلف خاکسار فتح محمد سکرٹری مدرسہ محمدیہ قصبہ باڑی ریاست دھول پور -

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

ضرورت کتب مجھے صحاح ستہ مکمل مترجمہ مولانا وحید الزمان صاحب مرحوم کی ضرورت ہے - اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہتے ہوں یا جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو مجھ سے خط و کتابت کریں - راقم اے - ای پٹیل صفائی ٹاؤن ۳۱۳ جوہنس برگ ٹرانسوال (افریقہ)

(ا ر داخل غریب فنڈ)

ثنائی برقی پریس امرتسر کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت وغیرہ مینیجر صاحب ثنائی برقی پریس اہل بازار امرتسر کے نام سے ہونی چاہیئے -

مضامین آمدہ مولوی محمد ادریس - محمد اسحاق - جماعت اہل حدیث کا شیخ -

غیر مقبولہ راد ہا سوامی مت پرکاش قند پارسی - سوالات الزامیہ -

ضروری اطلاع مضمون نگاران اخبار اہلحدیث مضمون سفید کاغذ کے صرف ایک طرف خوشخط لکھ کر بھیجا کریں - پنسل سے ہرگز نہ لکھا کریں - ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف ہوگی -

جدید انگلش ٹیچر یہ کتاب بغیر استاد کے آپکو انگریزی زبان سے واقف کرا دیگی - قیمت صرف ۸ر - ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

فیصلہ مقدمہ بخاری صاحب

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ قادیانی اخبار الفضل نے ترجمہ کرکے شائع کردیا۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مجسٹریٹ نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا ہے۔ حتی المقدور انصاف کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ لیکن انسانی سہو و نسیان سب کے ساتھ ہے۔ سارا فیصلہ ہمارے سامنے ہے۔ ہم نے اس کو بڑے غور سے دیکھا ہے۔ اور ہم نے اس میں سے دو فقرے منتخب کئے ہیں۔

ملزم پر الزام | یہ لگایا گیا ہے کہ

اس نے ملک معظم کی رعایا کے دو طبقات (احمدیوں اور غیر احمدیوں) کے درمیان دشمنی یا حقارت پیدا کی ہے یا کرنے کی کوشش کی ہے

بس یہ ہے روح رواں سارے فیصلے کی۔ اسی پر سزا مرتب کی گئی ہے۔ مگر فاضل مجسٹریٹ کے قلم سے یہ فقرہ بھی لکھا ہوا ملتا ہے۔

یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے تعلقات کانفرنس سے پہلے کشیدہ تھے ۔

بس یہ اعتراف ہے فاضل مجسٹریٹ کا کہ ملزم نے نفرت پیدا نہیں کی بلکہ نفرت ان میں پہلے سے تھی۔ اور اس میں شک بھی کیا ہے کہ جس صورت میں بانی فرقہ احمدیہ نے مسلمانوں کو اتنا اچھوت قرار دیا کہ ان کا جنازہ پڑھنے اور رشتہ ناطہ کرنے سے بھی منع کردیا اور خلیفہ قادیان نے ان دونوں حکموں پر بڑی مضبوطی سے عمل کیا اور کرایا تو اور نفرت کس کا نام ہے۔ فاضل مجسٹریٹ کی محنت کی ہم داد دیتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ وہ مسل مقدمہ کو اس الزام کے ماتحت دیکھتے تو سزا نہ دیتے۔

دیکھیں عدالت اپیل سے کیا صادر ہوتا ہے ؎

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

انگریز بھی ہماری نوع کے فرد ہیں

بعض لوگ غلامی کے رعب میں یہاں تک مرعوب ہیں کہ جہاں ہندوستانیوں کو ہر عیب سے معیوب جانتے ہیں انگریزوں کو ہر عیب سے پاک خیال کرتے ہیں۔ بڑا عیب ہندوستانیوں میں یہ ہے کہ ان میں عجب علو اور تکبر ہے۔ یعنی کوئی بڑی عزت والا چھوٹے کے نیچے یا برابر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے (بزعم ان لوگوں کے) انگریزوں میں یہ وصف ہے کہ کوئی کتنا بڑا انگریز ہو وہ چھوٹے کے ساتھ بلکہ اس کے نیچے بھی بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے لوگ واقعہ ذیل غور سے پڑھیں جو اخبارات میں گشت کرچکا ہے۔

"پٹنہ ۴ مئی۔ یونائیٹڈ پریس اس خبر کی صداقت کے لئے ذمہ دار ہے کہ ہائیکورٹ کے بعض ججوں نے ۶ مئی کو سلور جوبلی کے ڈویژنل کمشنر کی زیر صدارت منائے جانے پر سخت اعتراض کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک جج نے کمشنر کی زیر صدارت ہونے والی پریڈ میں شرکت کے لئے معذرت کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ گورنر کی عدم موجودگی میں چیف جسٹس سے صدارت کرنے کی درخواست کی جانی چاہئے تھی۔ چیف جسٹس نے بھی یہی اعتراض کیا ہے اور اس موضوع پر اپنے خیالات کو واضح کردیا ہے۔ اس کے بعد رانچی میں گورنمنٹ کے ہیڈ کوارٹرز سے نامہ و پیام شروع ہوا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چیف جسٹس کی زیر صدارت ایک علیحدہ جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا اس میں جج صاحبان، وکلا اور دیگر اصحاب متعلقہ ہائی کورٹ کو تمغے دیئے جائیں گے"

(پرتاپ۔ لاہور۔ ۸ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث | معلوم ہوا کہ سب انسان اپنی طبعی خصائص میں برابر ہیں۔ اچھے بھی ہیں برے بھی ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی "حمایت اسلام"

اخبار بین حضرات بخوبی جانتے ہونگے کہ انجمن مذکورہ کی طرف سے کوشش کی گئی تھی کہ قرآن مجید کی طباعت و اشاعت انجمن خود اپنے ذمہ لے۔ چنانچہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کا انتظام شروع کردیا گیا۔ قرآن کریم کی صحت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے سپرد ہوئی۔ مگر ہمیں معاصر "حقیقت اسلام" کی تازہ اشاعت سے یہ معلوم کرکے بے حد صدمہ ہوا کہ انجمن نے مذکورہ بالا کام ایک غیر مسلم پریس میں چھپوانا شروع کر رکھا ہے۔ اگر معاصر موصوف کا بیان صحیح ہے تو ہمیں ممبران انجمن سے شکوہ ہے کہ کیا یہی حمایت اسلام ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ جس مرض کا علاج آپ کرنے لگے تھے خود اسی میں مبتلا ہوگئے۔

(۵۶۳۱

ہمیں امید ہے کہ ارکان انجمن اس معاملہ میں اپنی پوزیشن صاف کرکے پبلک کو اطمینان دلائینگے۔

حجاز میں حدود شرع کی پابندی

مخالفین مملکت سعودیہ عربیہ حتی المقدور موجودہ حکومت کے خلاف بہت کچھ زہر اگلتے رہتے ہیں۔ ذرہ سی بات کو تنگڑ اور رائی کو پہاڑ بنادیتے ہیں۔ خصوصاً ان باتوں کو بہت بری طرح پبلک میں مشتہر کرتے ہیں جن کا ذات سلطانی میں کوئی دخل بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ ممدوح ہر وقت حجاز کی بہتری کے لئے ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

اہلحدیث کے کالم اس امر پہ بارہا روشنی ڈال چکے ہیں کہ آج اگر روئے زمین پر کوئی حکومت حدود شرعیہ پر کاربند نظر آتی ہے تو وہ صرف مملکت سعودیہ عربیہ ہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے اس دعوی کی تصدیق بھی ہوئی ہے کہ میاں غلام رسول صاحب

ahmadimuslim.de

کندن ساز ہوشیار پوری جو امسال حج بیت اللہ کو حجاز گئے تھے۔ انہوں نے واپس آکر ایک خط میں تحریر کیا ہے کہ ہمارے سامنے مدینہ منورہ میں دو چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے۔

یہ ہے اس حکومت کا سیاسی قانون جس پر وہ آج بھی پورے طور پر عمل پیرا ہو کر زمانہ رسالت وخلافت کی یاد تازہ کر رہی ہے۔

اللھم انصر من نصر دین محمد۔

بیکاری کا نتیجہ

ہندوستان کی بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ چند سرکاری اسامیوں کے لئے سینکڑوں درخواستیں پہنچ جاتی ہیں اور وہ بھی ایم۔ اے اور ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پاس لوگوں کی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے ڈی۔ ایس آفس کی طرف سے دو درجن سٹیشن ماسٹر رکھے جانے تھے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئیں۔ درخواستیں بھیجنے والوں میں کئی ولایت کے ڈگری یافتہ اور کئی ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے بی۔ اے اور ایم۔ اے تھے۔ صرف ۲۴ آدمی چنے گئے اور جن میں سے ۱۶ مسلمان تھے۔ نوجوان اگر صنعتی تعلیم حاصل کرتے تو آج ان کو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ (ملاپ ۷ مئی ۱۹۳۵ء)

بلقان کی جنگی تیاریاں

معاہدہ بلقان پر جن ممالک کے نمایندوں نے دستخط ثبت کئے تھے۔ ان کی ایک اہم کانفرنس منعقد ہوئی ہے۔ جس میں آسٹریا کے فوجی استحکام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی ہے۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ یونان اور ترکی بھی انفرادی طور پر سامان اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اور یہ ممالک نہیں چاہتے کہ آسٹریا پہ شاہ ہیبرگ یا اس کے خاندان کا کوئی فرد قابض ہو جائے ہٹلر کے بھی آسٹریا پر دانت ہیں۔ اس لئے

یقین غالب ہے کہ جرمنوں کی پیشقدمی کی صورت میں ترکی، رومانیہ اور یونان متحدہ محاذ پیش کریں گے اور جرمنی سے ان کی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ (ایضاً)

بجلی کے درخت

وسطی ہند کے بعض علاقوں میں ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ جنہیں اگر بجلی کے درخت کہا جائے تو کچھ بے جا نہ ہوگا۔ ان درختوں کو اگر محض چھو ہی دیا جائے تو شدید جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ دوپہر کے وقت ان درختوں کی بجلی کی طاقت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب بارش موسم ہو تو ان درختوں میں رطوبت کی وجہ سے بجلی کی طاقت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (ایضاً)

برسوں سے چارپائیوں پر ہی دراز ہے

لندن کا ایک شخص لاکھوں کا آدمی ہے وہ ایک دن اتفاقیہ ایک نرسنگ ہوم میں چلا گیا وہ وہاں کی پرفضا آبادی اور خوشگوار ماحول سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہاں سے اٹھنے کا نام نہیں لیتا۔ کئی برسوں سے یہ شخص یونہی چارپائی پر دراز ہے۔ فرشز بیل نامی ایک جرمن بھی ۶۰ برس سے چارپائی پر پڑا کھا نستا رہتا ہے اسے بھی بظاہر کوئی بیماری نہیں۔ ایک امریکن (جوزف پلومر) بھی محض اس لئے چارپائی پر کئی برسوں سے لیٹا ہوا ہے کہ اس کی شادی اس کی حقیقی منگیتر سے نہیں ہو سکی۔ (ایضاً)

کوے ماروں کو انعام

یوروپین ترکی میں تیورڈیگ نامی ایک قصبہ ہے اس کے نواح میں کووں نے اودھم مچا رکھا ہے اور جہاں کہیں یہ کالی وردی والے جانور فصل دیکھ پاتے ہیں چٹ کر جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کوے ہلاک کریں۔ زیادہ سے زیادہ کوے ہلاک کرنے والے کے لئے الگ

غلہ کی حفاظت کرو

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جس گودام میں غلہ بھرنا ہو۔ پہلے اسے بالکل خالی کر دیں اور اس کا فرش دیواریں اور چھت اچھی طرح سے جھاڑ کر صاف کر لیں۔ بعد ازاں تمام روشندانوں اور دیواروں کی درازیں اور سوراخ سوائے بڑے دروازے کے گیلی مٹی سے اس طرح بند کر دیں کہ کمرے کے اندر کی ہوا باہر اور باہر کی اندر نہ آسکے۔ پھر کمرے کے درمیان چند عارضی اور معمولی چولھے بنا کر ان میں حساب سات سیر فی ہزار مکعب فٹ کوئلہ جلائیں۔ بالفاظ دیگر اگر کمرے کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی دس دس فٹ ہو تو ان کے لئے سات سیر کوئلہ درکار ہوگا۔ اور جلتے کوئلے پر تھوڑی گندھک ڈالدیں جب کمرے میں تھرمامیٹر فارن ہیٹ (مقیاس الحرارت) کا درجہ حرارت ایک سو پچاس سے اوپر چڑھ جائے تو باہر سے بڑا دروازہ اچھی طرح بند کر کے اس کی درزوں اور سوراخوں میں بھی گیلی مٹی بھر دیں۔ اس کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے بعد کمرہ کھول دیں۔ اور تھوڑی بعد اسے خوب صاف کر دیں۔ اب اس کمرے میں جو غلہ ڈالا جائیگا اس پر ان فوری کیڑوں کا حملہ نہیں ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ بوریوں میں غلہ بھرا جائے ان کو الٹا کر کے اڑتالیس (۴۸) گھنٹے تک گرم کمرے میں جس کا اوپر ذکر آیا ہے۔ یا کھولتے ہوئے پانی میں پندرہ منٹ کے لئے رکھنا چاہئے اور بعد ازاں دھوپ میں اچھی طرح خشک کر لینا چاہئے۔ گودام میں ڈالنے سے پہلے غلہ کو خوب سکھا لیں۔ کیونکہ گندم کے خشک دانوں پر کیڑوں کا حملہ گیلے دانوں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتا ہے۔

لاہور۔ ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء

ahmadimuslim.de

اطلاع

ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے، معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فاسد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جتاں ۳۰/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

چاول ہر قسم و باسمتی ایک سالہ و دو سالہ۔ ڈیرہ دون، ادھواڑ، منگرہ، ہتوک و (پرچون ایک بوری تک) صابون و کریانہ یعنی بادام و مصالحہ وغیرہ و دالیں ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم بیوپاران و دکانداران فرمائش دیکر مشکور فرماویں۔

(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد لکڑ منڈی
نزد ڈاک خانہ ڈھاب بستی رام امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ
انوار الاسلام امرتسر

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

رجسٹرڈ۔ نمبر ۱۷۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ رو ہے۔ ککرے۔ انکھ جھپنی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ چنڈ، ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ نئی خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱/ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

مومیائی

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنے کرشمہ ہے چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ۔ آدھ پاؤ ۱۲/ پاؤ بھر ۴/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ۔

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے"

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیرالدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں۔ بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔"

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

اکسیر عثمانی ۳/۱۲ } آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ روہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر۔ قیمت فی تولہ عہ ایک روپیہ۔ مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

پلنگ کے پھول ۴/۱۲ } یہ ایک عجیب تیل ہے۔ جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے۔ آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

سرمہ نور العین ۱۹/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب ٹھاکر کانتی چند صاحب بی۔ اے تحصیلدار و اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور

مسماۃ بڈھو دختر بھلا گوجر سکنائے دین پور کلاں تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور۔ مدعیہ

بنام نذر الدین ۲/۱ مسماۃ کرم بی بی ۲/۱ بیوہ اسماعیل۔ علم الدین ولد بوٹا اقوام گوجر سکنائے دین پور کلاں شاہو ۲/۱۲ ہیرا ۵/۱ روڑا ۶/۱ پسران نتھو گوجر سکنائے بھوال حال سکنہ قطروال چک ۱۶۵/۵ گوگیرہ برانچ تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔ مدعا علیہم۔

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ مشترکہ نسبت اراضی ۷۶ کنال ۷ مرلہ زیر دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ ۱۷ ۱۸۸۷ء

اراضی کھاتہ ۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵/۵۴۷-۵۳۵ نمبری خسرہ ۲۵۲۸ یک/۱۸ - ۱۲۰۷ یک/۱۸ - ۱۳۱۴ ے/۱۲ - ۱۵۶ دو/۱۸ - ۶۱۸ یک/۱۹

۱۳۰۳ ے/۷ - ۱۳۰۲ ے/۳ - ۱۵۳۲ ے/۸ - ۱۵۳۴ یک/۱۶ - ۱۵۴۲ یک/۶ - ۸۴۶ ۶ - ۸۸۱ دو/۸ - ۹۴۰ ۱۶ -

۹۴۴ ۱۹ - ۱۳۵۵ ے/۲ - ۱۳۵۱ یک - ۵۴۴ ۱۱ - ۲۷۶۳ یک/۱۱ - ۲۷۶۴ یک/۱۲ - ۸۳۴ ے/۱ - ۱۸۱۷ ۱۶

۴۱۱-۴۱۲ ۱۴ - ۴۸۸ ۱۲ - ۸۳۹ ۱۸ - ۸۴۰ ۱۱ - ۸۴۱ ۶ - ۹۹۶ ے/۱۷ - ۱۵۵۴ ے/۴ - ۱۵۴۷ یک/۱۴

۱۹۷۵ یک/۱۵ - ۲۱۱۴ ۵ - ۱۹۷۷ ۳ - ۲۱۹۷ یک/۱۸ - ۸۹ دو/۴ - ۳۵۷ دو/۱۹ - ۴۳۰ یک/۱۵ - ۹۶۴ ۹ - ۷۱۳ ے/۳

۲۱۹۳ یک/۳ - ۲۴۲۹ ے/۱۸ - ۷۴۶ دو/۵ - ۷۱۷ دو/۱ - ۲۴۱۴ ے/۱۳ - ۵۴۳ ۱۱ - ۹۰ دو/۴ - ۳۵۶ دو/۱۹

۴۳۹ دو/۱۴ - ۷۱۴ ے/۹ - ۱۷۷ یک/۱۲ - ۲۱۱۵ ۵ قطعہ اراضی جمعبندی ۱۹۳۰/۱۹۳۱ء

واقعہ رقبہ دین پور کلاں

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم ۲ تا ۶ دیدہ و دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں۔ جن پر معمولی طور سے تعمیل مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا بتاریخ ۲۵ ۵/۳۵ ہو جاویں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　مہر عدالت

شرح اصول اکبری } (عربی) مصنف کتاب نے طلبائے عربی زبان پر ایک بڑا احسان کیا ہے کہ علم صرف کی مشکلات کو ایسے آسان اور مدلل پیرائے میں بیان کیا ہے کہ ہر ایک غبی طالب علم بھی کما حقہ مستفید ہو کر فن کی مشکلات پر حاوی ہو سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر۔ ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

عربی بول چال } اس کے مطالعہ کرنے سے عربی زبان میں انسان بخوبی گفتگو کر سکتا ہے۔ حصہ اول ۱۲ر۔ دوم ۱۲ر

پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

محمدیہ پاکٹ بک

محمدیہ پاکٹ بک بجواب مرزائیہ پاکٹ بک شائع ہوگئی ہے۔ کذب مرزا، ختم نبوت، حیات مسیح وغیرہ تمام مسائل پر نہایت جامع اور مدلل کتاب ہے۔ مرزائیوں کے اعتراضات نقل کرکے ان کے جوابات قرآن و حدیث اور اقوال مرزا سے دیئے گئے ہیں۔ علمی، اصولی، عقلی اور نقلی بحث کی گئی ہے۔ کتاب کسی لحاظ سے نامکمل نہیں ہے۔ مرزائیوں کے ہر اعتراض کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ جس طرح ہر مرزائی اپنی پاکٹ بک لیکر ہر مسلمان سے بحث کرسکتا ہے۔ اسی طرح ہر مسلمان "محمدیہ پاکٹ بک" کی موجودگی میں بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا منہ پھیر سکیگا۔

خوبصورت جلد، جیبی سائز، حجم ۵۶۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت دیدہ زیب، کاغذ اعلےٰ۔ قیمت ۱۴؎ ایک روپیہ چار آنہ محصول بذمہ خریدار۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے تاکہ فتنہ مرزائیت کا قلع قمع کردیا جائے۔ تمام اہل حدیث انجمنیں توجہ کریں اور ضرور ایسی بےنظیر کتاب کو حاصل کرکے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں۔

(ملنے کا پتہ)

سکرٹری انجمن اہلحدیث۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور

قادیان میں زلزلہ برپا کرنیوالی لاجواب کتاب

حالات مرزا ½

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۲؍ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ، محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب کرسکتے ہیں۔ (مہتمم)

طبی کتب

(تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری)

کلید حکمت } اس کا طرز بیان نرالا ہے۔ جلد اول سرے پا تک ہر ایک مرض کے اشارات، بشارات، انذارات جس پر بڑے بڑے حکماء حاذقین اور اطباء کاملین کی تشخیص کا راز مستتر ہے درج ہیں جو آپ کو کسی طب کی کتاب میں نہ ملیں گے بعدہ علمی بحث کو ایسے اختصار اور عام فہم طب کا نچوڑ لیکر درج کیا ہے۔ گویا فی الحقیقت سمندر کوزہ میں بند کیا ہے اسی طرح علمی بحث مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں۔ اور نسخوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب سے طبیب غیر طبیب جو تھوڑا لکھا پڑھا ہو پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور تھوڑی تعلیم کا آدمی اس کو یاد کرکے پورا طبیب بن سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔

مجربات جیلانی } (ہر دو جلد) یہ دونوں کتابیں جدید اصول کی نرالی ہیں۔ کیونکہ حکیم صاحب نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے۔ بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دیکر دنیا کو مرہون منت کرلیا۔ جو بھی ان نسخوں کو تجربہ کرتا ہے حکیم صاحب کی جرأت اور ہمت کی توصیف میں رطب اللسان ہے۔ چنانچہ سینکڑوں شکریہ کے خطوط چلے آتے ہیں کتابوں کا دوسرا ایڈیشن بھی قریب الاختتام ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

نشاط زندگی } بقائے نسل انسانی کا فعل اور اس کے تمام اونچ نیچ جس سے لوگ غلط کاریوں سے بچ کر فطرتی جذبے کا صحیح استعمال کریں۔ اور متعدی بیماریوں کا علاج جو بباعث ان کی غفلت اور بے پروائی کے نہایت خوفناک نتائج پیدا کرتی ہیں۔ پرانی امراض و نیز ان کا علاج جس سے ہر شکایت کا ازالہ ہوسکے درج ہیں۔ شروع کتاب میں کتاب کے تمام عنوانات کی فہرست دی گئی ہے۔ تاکہ ناظرین کو تلاش میں دقت محسوس نہ ہو۔ کتاب کو ملاحظہ فرماکر شان خدا نظر آئے گی۔ قیمت فی جلد عہ۔

از دیگر مصنفین

مجربات کانفرنس } پنجاب طبی کانفرنس نے پنجاب اور ہندوستان بھر کے سربرآوردہ تجربہ کار کہنہ مشق اور ماہرین فن اطبا کے وہ مجربات جو صدیوں سے نسلاً بہ نسل ان کے سینوں میں مقفل تھے اور جن پر ان کی شہرت کا مدار تھا بعد محنت اور کوشش کے ساتھ حاصل کرکے ایک طبی بورڈ کی تصدیق کے بعد نہایت اہتمام سے چھپوا دیئے گئے ہیں۔ کتاب میں اکثر اطبا کے فوٹو بھی ہیں۔ قیمت ۱؎ بلا جلد۔ مجلد ۱۲؎

مسیحائی گوہر طب } مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب سرودں گڈھی۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے جدا جدا، مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ نسخہ جات کم خرچ بالانشین کے مصداق ہیں۔ قیمت صرف ۱۲؎

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تصنیفات حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑی

کنز المجربات } حصہ اول۔ اس میں وہی نسخے درج ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری سینیاسی ہیں۔ اس میں ایسے زود اثر نسخے درج ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ ضخامت ۵۰ ۳ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۸ ۔ قیمت بے جلد ۲/ ۔ مجلد ۸/۲۔

کنز المجربات } حصہ دوم۔ جن لوگوں نے حصہ اول کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب واقعی اسم بامسمّٰی ہے یعنی مجربات کا خزانہ ہے۔ اس میں عجیب وغریب رازہائے سربستہ کا انکشاف کیا گیا ہے۔ قیمت بے جلد ۲/ ۔ مجلد ۱۲/۲

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴/

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۵/

خواص گھیکوار } گھیکوار المعروف کنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات۔ قیمت ۹/

خواص پھٹکڑی } محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے سر سے لیکر پاؤں تک کل امراض کا علاج کرنا بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں پھٹکڑی کے ذریعہ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات، صدہا روپیہ کمانے کے روزگار بھی کمال محنت اور فراخدلی سے درج ہیں۔ قیمت ۸/

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانیوالی کتاب۔ قیمت ۴/

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج اور اس سے بننے والے کشتہ جات کی ترکیب بتانے والا رسالہ۔ قیمت ۴/

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زود اثر مفردات و مرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت ۸/

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بیشمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴/

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانے والی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ قیمت ۶/

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸/

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج۔ اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴/

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶/

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶/

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳/

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴/

خواص نمک } اس رسالہ میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲/

خواص ارنڈ } اس رسالہ میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۷/

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت ۶/

خواص دودھ } مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۱۲/

خواص تربوز } تربوز کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۲/

خواص گاجر } ہندوستان کی مشہور ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳/

خواص مولی } اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵/

خواص مرچ } اس میں عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعہ بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴/

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعہ بڑی سے بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱/

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف [illegible]
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامہ پھاٹک حبش خان
دہلی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار اہلحدیث امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — مرزا نمبر — ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ـــے
عام خریداران سے " ۵ـــہ
" " ششماہی ۲ـــ۱۲ـــہ
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲ـــہ

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۰ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نذر عقیدت - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
ابتداء اور انتہاء مرزا - - - - - صـ۳
جھوٹا کون اور پیر پرست کون - - - صـ۶
حضرت علی کی اسد اللہی - - - - صـ۹
خون کے آنسو - - - - - صـ۹
ضروری سوال - - - - - صـ۱۰
خطاب باسلام صـ۱۰ برہان التفاسیر صـ۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۲
تعاقب بر فتوے صـ۱۳ - - - - صـ۱۳
متفرقات صـ۱۴ - علمی مطلع - - - صـ۱۵
اشتہارات - - - - - صـ۱۶ تا ۲۰

نذرِ عقیدت

(از مولوی سلیمان صاحب مرچنٹ چکر دھرپور)

راقم اپنی رائے کا ذمہ دار ہے (مدیر)

رہنمائے دیں جو اپنے فرض سے آگاہ ہیں — دین کی تبلیغ سے غافل نہ بے پرواہ ہیں
ردِ کفر و شرک میں جو آج پیش راہ ہیں — ایک انکی صف میں مولانا ثناء اللہ ہیں
ظلمتِ شب کی طرح باطل کو ہے جن سے گریز — آسمانِ علم دیں کے گویا مہر و ماہ ہیں
مذہبی دنیا میں جن کا آج ہے فاتح لقب — آپ یعنی تاجدار علم دیں ہیں شاہ ہیں
جن کی مجلس میں ہے ذکر اذکار قرآن و حدیث — روز و شب خلق خدا کے جو ہدایت خواہ ہیں
علمیت کا جن کے ہے اغیار کو بھی اعتراف — ہر نگاہِ اہل علم و فہم میں ذی جاہ ہیں
آپ ہی کی ذات والا ہے مدیر اہل حدیث — سامنے جس کوہ رتبہ کے مخالف کاہ ہیں

دل میں تیرے بھی سلیماںؔ ان کی عزت کیوں نہ ہو
عالم دیں وارثِ علم رسول اللہ ہیں

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے۔ کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت ۱۲ـــہ (منیجر اہلحدیث)

ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار اہلحدیث کٹرہ مہاں سنگھ امرتسر سے شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل ۲۹ مئی کو ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں۔

—— امرتسر میں گرمی بہت پڑ رہی ہے۔ دن بھر سخت لو چلتی ہے۔ مگر رات کو سرد ہوا چلتی ہے۔

—— امرتسر مرکینڈو ہال میں مسٹر خالد شیلڈرک (نو مسلم انگریز) نے ۱۹ مئی کو شام کے چھ بجے انگریزی زبان میں ختم نبوت پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جس میں موصوف نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ لیکچر کا ماحصل مولوی سراج الدین پال وکیل امرتسر نے اردو میں سنا دیا۔

—— ہفتہ ختمہ ۱۰ مئی کے دوران میں بمبئی سے ۵ لاکھ ۹ ہزار ۸۲۷ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا اور ۵ لاکھ ۴ ۵ ہزار ۳ ۴ ۴ روپے کے پونڈ صرف لندن کو بھیجے گئے۔ اس وقت تک ہندوستان سے ۲۰۱ ارب ۲۷ کروڑ ۶۹ لاکھ ۳۲ ہزار ۶ ۴۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

—— مسٹر خالد لطیف گابا ایم۔ ایل۔ اے پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔

—— کبریاں ضلع ہوشیارپور کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک ستیا نے دو بلے اور تین کتے جنے۔

—— ضلع مین سنگھ کے ایک قصبہ میں ہولناک آندھی کا طوفان آیا جس کے باعث مقامی سکول، تھانہ، ڈاک خانہ اور کئی مال گوداموں کی چھتیں اڑ گئیں۔ متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ تاروں کے کھمبے بھی اکھڑ گئے۔

—— فرنٹیر میل سے سونا چرائے جانے کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات ہو گئے ہیں۔

—— بمبئی میں محمد علی روڈ پر ایک سہ منزلہ مکان کو آگ لگ جانے سے ۶ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

—— ضلع احمد آباد کی خبر ہے کہ موضع دیوان کے ایک نوجوان نے قرضہ سے تنگ آکر اپنے بیوی بچوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد خود بھی خودکشی کرتا پکڑا گیا۔

—— مالیر کوٹلہ میں ۱۳ مئی کو مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔

—— ہندوستانی ریلوں کے تیسرے درجہ میں مزید سہولتیں پیدا کرنے کے لئے جی۔ آئی۔ پی ریلوے ورکشاپ میں ایک نئے نمونہ کی گاڑی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ نمونہ پاس ہو گیا تو پھر تمام ریلوں کے تیسرے درجہ کے ڈبے ویسے ہی بنائے جائیں گے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ امیر کویت نے اپنی حدود میں اسلحہ کی تجارت ممنوع قرار دی ہے۔

ناظرین اہلحدیث نوٹ کر لیں

کہ جن حضرات کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اور ۳۰ مئی تک وصول نہ ہوگی یا بابت انکار وغیرہ کی اطلاع بھی نہ آئے گی تو ان کی خدمت میں آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (منیجر)

—— ارجن ٹاؤن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند مسلح ڈاکوؤں نے ایک اینگلو امریکن بنک پر ڈاکہ ڈالا۔ بنک کے اکاؤنٹنٹ و چند کلرکوں کو گولیوں سے ہلاک کر گئے۔ منیجر کو مضبوط رسوں سے باندھ گئے اور دس ہزار پونڈ کی رقم لیکر فرار ہو گئے۔

—— لندن کی ایک خبر ہے کہ کرنل لارنس جو مشہور انگریز جاسوس تھے۔ وہ بستان میں موٹر سائیکل کے حادثہ سے مجروح ہو کر مر گئے۔

—— وزیر خارجہ جرمنی کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ کوئی یہودی خواہ وہ کتنا ہی خیرخواہ سرکار کیوں ہو جرمنی کا شہری فرد قرار نہیں دیا جا سکتا نہ ہی اسے جرمنی میں ملازمت مل سکتی ہے۔

یاد رفتگان میرے جد امجد ۶ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ (محمد اختر از آرہ)

(۲) میرے والد ماجد فوت ہو گئے۔ انا للہ۔ (مولوی محمد اسحاق مدرس دار العلوم سلفیہ دوجھنگ) ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

دعائے صحت میرے ایک دوست مسمی عبد اللہ صاحب چند امراض میں مبتلا ہیں۔ ناظرین کرام ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (ابو طاہر شمس از کھریانوالہ)

مدیر } اللھم اشفہ بشفائک

غریب فنڈ میں از مولوی عبد الحمید ساکن بدھوانہ (جھنگ) ۸ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۴ر بقایا بذمہ فنڈ ۶ر ناظرین کرام و اصحاب خیر کو کئی دفعہ اس فنڈ کی اعانت کی طرف توجہ کرائی گئی ہے۔ سائلین آپ حضرات کی امید پر داخلہ بھیجکر اخبار کے اجراء کے منتظر رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس فنڈ کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

یاد رفتگان میرے والد مکرم جو پکے اہل حدیث تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ (مولوی عبد الحمید از بدھوانہ ضلع جھنگ) ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

فتنہ خلق قرآن خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہلسنت میں بہت مباحثے ہوئے مگر امام عبد العزیز بن یحیٰی رحمہ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے جو دربار خلافت میں ہوا تھا اصل کتاب عربی میں تھی مگر ابو یحیٰی عبد الغنی سوہدروی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور باب بندی بھی کی۔ غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶ر پتہ :۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رسالہ تقسیم میراث میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل و مدلل بیان کر کے ان کی مثالیں اور نقشہ جات دیکر رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ

مرزا نمبر

ابتداء اور انتہاء مرزا

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ قادیانی گروہ نے اس روز کو یادگار مرزا کا تہوار بنالیا ہے لہٰذا ہم بھی حسب اعلان مرزا نمبر شائع کرتے ہیں کیونکہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے ایک گونہ ہمارا بھی تاریخی تعلق شدید لاینفک ہے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر اور حکیم نور الدین صاحب کی تصدیق کے مطابق ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں ساری حسرتیں ساتھ لے کر بعمر ۶۹ سال فوت ہو گئے (رسالہ نور الدین مصنفہ حکیم نور الدین صاحب بجواب ترک اسلام دھرمپال صفحہ ۱۷۰)

ان حسرتوں میں سے دو حسرتیں خاص قابل ذکر ہیں۔ ایک آسمانی منکوحہ کے نکاح کی دوم اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ کی موت کی خبر سننے کی۔

مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم عیسائی کے حق میں پندرہ ماہ میں موت اور پنڈت لیکھرام کے حق میں چھ سال میں خرق عادت عذاب کی اور آسمانی منکوحہ کے حق میں نکاح میں آنے کی پیشگوئی کا ذکر کر کے لکھا ہے:-

"یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اُس کا جو اُس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کو پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں" (شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰)

کس لطف سے اجزاء کلام بنا رہے ہیں اور مزے مزے سے اندر ہی اندر خوش ہو رہے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

کشش ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آ ہی جاؤ گے
ہمیں پروا نہیں گر ہم سے کچھ تم تن کے بیٹھے ہو

اس کا انجام جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

دوسری حسرت نے تو درحقیقت مرزا صاحب ہی کو حسرت زدہ نہیں کیا بلکہ ساری جماعت احمدیہ حسرت بھرے لہجہ میں کہہ رہی ہے ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس اجمال کی تفصیل بتانے کے لئے ایک تمہید کی ضرورت ہے۔

(۵۵۱) **تمہید** آج عرصہ چالیس سال ہونے کو ہیں کہ میں میدان مناظرہ مرزائیہ میں داخل ہوا۔ میں نے غور کیا کہ یہ گروہ قرآن سے نہیں ڈرتا۔ حدیث سے نہیں دبتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے کے ایک جدید گروہ کے حق میں فرمایا تھا یہ لوگ قرآن کی تاویلات کر جاتے ہیں ان کے سامنے قرآن پیش نہ کیا کرو بلکہ

فارموھم بالسنۃ

احادیث سے ان کا مقابلہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنا مضمون بتانے میں زیادہ واضح ہیں۔ مگر قادیانی گروہ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ نہ قرآن سے خاموش ہوتے ہیں نہ حدیث سے۔ کتنی بڑی واضح بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی موضع قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ اسی جگہ ان پر وحی آئی مسیح موعود ہوئے۔ آخر اسی زمین میں دفن ہوئے حالانکہ حدیث شریف میں صاف الفاظ میں ہے کہ مسیح موعود "دمشق" میں اترے گا۔ اگر حدیث ان کے لئے مسلک ہوتی تو اس حدیث کے ہوتے ہوئے کوئی مرحلہ باقی نہ رہتا۔ مگر

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب نے اس حدیث کو یوں پھیرا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ کیونکہ جس طرح دمشق میں یزیدیوں کا غلبہ تھا میری بعثت سے پہلے یہاں بھی یزیدیوں یعنی بے دینوں کا غلبہ تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا۔ مرزا صاحب بکتے گئے کہ میں دجالوں (پادریوں) کو مسلمان بنا کر ساتھ لیکر حج کروں گا۔ جب بغیر حج کئے مر گئے تو اب کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنا حج بدل کرا دیا تھا۔ جس کا ثبوت بھی نہیں۔

اس قسم کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں جن میں اس گروہ کے بانی اور اس گروہ نے قرآن کے بعد احادیث پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے۔

میں جب اس میدان میں آیا تو مجھے خیال ہوا کہ اس گروہ سے مقابلہ کس ہتھیار سے کیا جائے۔ اس وقت دو مقدس بزرگ روحانی طور پر میرے سامنے آئے۔ ایک طرف تو شیخ سعدی رحمہ اللہ نے سمجھانا شروع کیا کہ ؎

(۵۸۲) آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی

اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(قرآن۔ حدیث جس کو اثر نہیں کرتے اس کو جواب نہ دے)

دوسری طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر بزرگ نصیحت کرنے لگے کہ

جو عالم اہل کفر اور اہل بدعت کا رد نہ کرے وہ عالم نہیں۔ (کتاب العقل)

اس لئے میں نے بعد غور و فکر قادیانی مدعی کے لئے تیسرا راستہ اختیار کیا یعنی قرآن و حدیث پیش کرنے کی بجائے اس کے ذاتی کمالات الہامات وغیرہ کی تنقید کر کے دکھایا کہ اس شکل کا صغریٰ بالکل غلط ہے۔ چنانچہ پہلا رسالہ "الہامات مرزا" میں نے بڑی محنت سے لکھا جو اتنا مقبول ہوا کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کی عبارات اپنی تصنیفات میں نقل کیں۔ پنجاب کے پیر صاحب گولڑوی[1] نے اور حیدر آباد دکن کے مولانا انوار اللہ مرحوم نے اپنی[2] تصنیفات میں الہامات مرزاؒ سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد میں اسی راستے کو وسیع کرنے میں لگ گیا۔ اور پبلک کو اس راستے پر چلنے کی ترغیب دی جس کا نتیجہ بحمداللہ یہ ہوا کہ آج جہاں کہیں اس گروہ سے اہل حق کا مباحثہ ہوتا ہے **ایک مضمون صداقت مرزا** ضرور زیر بحث ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ ہر جگہ وفات مسیح کو لے بیٹھتے تھے جس پر مطلب برآری کے لئے آیات اور احادیث پیش کر کے اپنا اثر ڈالتے تھے میرا یہ طریق کلام مرزا صاحب قادیانی کو ایسا ہوا کہ انہوں نے بحکم "تنگ آمد بجنگ آمد" مندرجہ ذیل اشتہار دیا:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.

يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ.

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعوے سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون۔ ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یارب العٰلمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے

لہ سیف چشتیائی میں۔ سہ افادۃ الافہام میں۔ ۱۲ منہ

ahmadimuslim.de

بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں میں میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و ایدہ۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین کرام! اس اشتہار کو بنظر غور دیکھیں تو آپ کو اس میں (پانچ) امور صاف صاف ملیں گے۔

(۱) وجہ اشاعت اشتہار ہذا میری طرف سے سخت تحریرات کا نکلنا

(۲) سارے اشتہار میں مرزا صاحب نے مباہلہ کا لفظ نہیں بولا نہ مثبت نہ منفی بلکہ محض اپنی دعا سے فیصلہ چاہا۔

(۳) تیسری بات خاص قابل ذکر یہ ہے کہ سارے اشتہار میں میرے ذمہ کوئی کام نہیں رکھا بلکہ صرف اپنی دعا کو کافی سمجھا۔

(۴) اس مضمون کو سچا اور ضروری الوقوع بتانے کو شروع میں بالفاظ قرآن مجید (قل ای و ربی انہ لحق) موکد بہ حلف بتایا ہے۔

(۵) سب سے اخیر میں لکھا ہے

مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی میرے اقرار یا انکار کا کوئی اثر نہیں۔

ان امور خمسہ کے بعد مرزا صاحب کا اس دعا کے متعلق دوسرا اعلان بھی قابل غور ہے جس میں ذکر ہے کہ میں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو الہام ہوا

اجیب دعوۃ الداع۔

(اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ تو ہے مرزا صاحب کا اپنا قول جو سب جماعت احمدیہ پر حجت ہے۔ اب مزید تائید بھی سنئے۔ مرزا صاحب کے بعد امت مرزا دو گروہوں میں منقسم ہو گئی۔ پہلا گروہ جو جمہور ہے وہ قادیانی ہے۔ جس کا سرگروہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہے۔ دوسرا گروہ لاہوری ہے اس کا سرگروہ مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت ہے ان دونوں نے اس دعاء مرزا کی بابت جو رائے لکھی ہوئی ہے وہ بہت صاف فیصلہ کن ہے۔

نوٹ: یہ دونوں بیان قریب وفات مرزا صاحب کے ہیں جب دونوں فریقوں میں ضد اور تعصب ابھی غالب نہ ہوا تھا۔ خلیفہ صاحب کا قول ہے۔

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی۔ تشحیذ الاذہان

(مولفہ میاں محمود احمد) بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ص ۷۹)

اس عبارت سے مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ کیونکہ دعا جملہ انشائیہ ہے اور پیشگوئی جملہ خبریہ۔ جملہ خبریہ صادقہ کا تحقق ضروری ہے۔ مرزا صاحب نے آیت قرآنیہ کے الفاظ میں قسم کھا کر اس مضمون کو جملہ خبریہ کی صورت میں دکھایا ہے۔ اس لئے باپ بیٹا دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہ اشتہار جملہ خبریہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے۔ ایک بات بڑی ضروری یہ ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب کا الہام مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء اجیب دعوۃ الداع اسی دعا کے متعلق ہے نہ کسی اور کے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے خدا نے اس دعا کی منظوری کا الہام کیا۔ اس کے بعد یہ دعا، پیشگوئی کے رنگ میں آگئی۔ پھر کیا ہوا یہ کہ ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

لاہوری گروہ کے سرگروہ چونکہ انگریزی میں ایم۔ اے ہیں لہٰذا انگریزیت ان پر غالب ہے اس لئے وہ اس اشتہار کے دعا ہونے کا اور اس کی قبولیت کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔ مگر انگریزی طریق پر جس میں بجائے صفائی (۵۸۳)
کے تکدر غالب ہو۔ مگر دانا اس اصل مضمون کو سمجھ سکتے ہیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں۔

ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی بد دعا اس ثناء اللہ کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لیگا۔

(مقولہ محمد علی در رسالہ ریویو۔ قادیان بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۲۹)

ناظرین! یہ ہے پیر پرستی کا اثر کہ ایک طرف حق صریح ہے دوسری طرف ایک بناوٹی بت ہے جس کی حفاظت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس لئے حق غلبہ کر کے زبان قلم سے نکلنا چاہتا ہے بلکہ بزور نکل گیا۔ مگر بے سمجھوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کو یہ تیغ لگا دی گئی ہے کہ "نتیجہ دیکھ لیگا"۔

احمدی دوستو! نتیجہ سوائے موت کاذب اور حیات صادق کے اور کیا ہے جس کو بزمانہ مستقبل دیکھنے سے

ahmadimuslim.de

ڈرایا جاتا ہے۔ کیا اللہ سے ڈرنے والے راستگوؤں راستی پسندوں کی باتیں ایسی ہی ہوتی ہیں

ما یکن ایا سعد نورد الا بل

مولوی محمد علی صاحب! ؎

ہوا تھا کبھی سر تلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

نوٹ یہ مضمون مباحث قادیان کا فیصلہ کن ہے اس لئے ہم نے اس کے متعلق مستقل رسالہ "فیصلہ مرزا" اردو، عربی اور انگریزی میں شائع کیا ہوا ہے۔ قیمت اردو عربی ۳/ انگریزی ۵/ علاوہ محصول بنگلہ زبان میں بھی شائع ہوا ہے۔ جو کلکتہ مرغی ہٹہ دکان نمبر ۸ ملا محمد اسحاق سے مل سکتا ہے۔

جھوٹا کون اور پیر پرست کون

ناظرین مضمون مندرجہ ذیل سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ معمار امرت سری)

اخبار "پیغام صلح" لاہور میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے جس میں مولوی صاحب نے کذب گوئی و پیر پرستی کی بہت مذمت کی ہے۔ جو نہایت عمدہ بات ہے۔ واقعی جھوٹ بولنے والے اشخاص حق کی تبلیغ میں کبھی کوشاں نہیں ہو سکتے۔ ان کی تمام لفاظی لسانی محض دنیا طلبی اور زر پرستی کے لئے ہوتی ہے۔ (۵۸۴)

مگر اس کا کیا جواب کہ خود مولوی صاحب کا طرز عمل آج تک یہی رہا ہے کہ انہوں نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر پیر پرستی میں بسر کی ہے بلکہ دیگر لوگوں کو ایک جھوٹے بت کی پرستش کے لئے بشدومد دعوت دیتے اور دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو یہ مضمون لکھنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ بقول ان کے اخبار "زمیندار" و "احسان" نے ان کے ایک بیان کو جو بمقدمہ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری عدالت میں دیا گیا غلط چھاپا ہے۔ اور باوجود مولوی صاحب کے انکار کے بھی اس کی تردید نہیں کی۔

حالانکہ اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو بھی ملکی اخبارات اس بات پر "خدائی مامور" نہیں کہ وہ ہر بات کی چھان بین بطریق محدثین کریں۔ اور نہ ہی وہ قادیانی جماعت کے تنخواہ خور ہیں کہ ان کی خاطر اپنے قیمتی اخبارات کے صفحات سیاہ کریں۔ ایک نامہ نگار کی اطلاع پاکر انہوں نے بیان شائع کر دیا۔ آپ کے نزدیک اس میں غلطی تھی آپ نے اس کی تردید کر دی۔ قصہ ختم۔

مولوی صاحب! آپ کو زمیندار اور احسان پر تو بہت غصہ آیا۔ مگر آپ کے پیر، نہیں نہیں "مسیح موعود، حضرت مجدد زمان" نے جو صدہا خلاف واقعہ امور اپنی تصنیفات میں لکھے ہیں ان پر آپ نے آج تک کبھی نوٹس کیوں نہ لیا؟ حالانکہ بارہا آپ کے روبرو ان واقعات کو پیش کر کے جواب طلب کیا گیا بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ انعام کا لالچ بھی دیا گیا۔ مگر آپ نے محض پیر کے لحاظ سے آج تک نہ ان کی تصحیح کی اور نہ ہی پیر پرستی سے منہ موڑا۔ اگر آپ کو یاد نہ رہا ہو تو ہم آپ کی یاد تازہ کرانے کو ایک مثال پیش کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ آپ کے حضرت مسیح موعود راقم ہیں:-

"مولوی غلام دستگیر (قصوری) نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ (مرزا) اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا۔ کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا؟"

(رسالہ اربعین ۳ صفحہ ۱۱)

اس مضمون کو مرزا صاحب نے اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲، ۱۳ و نمبر ۴ صفحہ ۱۳ و ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ و کتاب نزول المسیح صفحہ ۳۱ و اعجاز احمدی وغیرہ کتب میں بھی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ صریح خلاف واقعہ ہے۔ ان ہر دو حضرات نے اپنی تالیفات میں ہرگز یہ بات نہیں لکھی۔

مولوی صاحب! کیا اس قسم کی صریح غلط بیانیاں کرنے والے شخص کو مسیح موعود وغیرہ ماننے والے اشخاص کا بھی یہ منہ ہے کہ وہ لوگوں پر پیر پرستی و کذب بیانی سے اجتناب کا وعظ کریں لم تقولون ما لا تفعلون۔

مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقع پیر پرست نہیں ہیں تو آؤ تین ججوں کے سامنے اس معاملہ کو پیش کر کے ان سے فیصلہ کرا لیں۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہونگے؟ نہیں۔ کیونکہ پیر پرستی ایک خوفناک اور نہ ہٹنے والی بیماری ہے۔ آگے چلئے۔ آپ نے اسی ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی زندگی کی طرف دیکھو آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔ مقدمات کے دوران میں آپ کو ایسے مواقع بھی پیش آئے کہ سچ بولنے میں قید کا خطرہ تھا لیکن آپ نے خطرہ کی مطلق پرواہ نہ کی اور ہمیشہ سچ ہی بولا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۵، ۱۹ اپریل ۳۵ء)

حالانکہ حقیقت اس کے سراسر خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے مقدمات کے دوران میں اپنے بچاؤ کی خاطر اسی قدر جائز و ناجائز کوشش کی ہے جتنی کہ ایک دنیا دار شخص سے ممکن ہے۔ ثبوت سنئے۔ جن لوگوں نے حکیم محمد حسین قریشی مرزائی کا رسالہ "خطوط امام بنام غلام" اور مرزا صاحب کی کتب جن میں مرزا جی نے بڑے فخر سے لاکھوں روپیہ کی اپنی آمد بتائی ہے دیکھی ہیں ان پر واضح ہے کہ مرزا جی نے مریدوں کے مال سے خوب گلچھرے اڑائے ہیں۔ آمد و خرچ کا حساب و کتاب اسی لئے مرزا جی نے کوئی نہ رکھا تھا کہ جو چاہوں کروں جس طرح چاہوں عیش اڑاؤں۔

اس بات کو مرزا جی کے بعض دنیا طلب معزز مرید[1] بھی بھانپ رہے تھے مگر یارائے دم زدن نہ رکھتے تھے ایک دفعہ بعض منچلے مریدوں نے باہم مشورہ کر کے ایک مرید سے کہلوا ہی دیا کہ حضور! غریب و نادار مریدوں

[1] مولوی صاحب! یہ مرید آپ ہی تو تھے۔ ۱۲ منہ

کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یوں بیدردی سے مت اڑایئے باقاعدہ حساب وکتاب ایک کمیٹی کے سپرد کریں۔ پھر کیا تھا مرزا صاحب بہت لال پیلے ہوئے اور قائل کو خوب خوب سنائیں۔ ساتھ ہی کمال شان مسیحائی سے کہا کہ:۔

"میں تاجر نہیں کہ حساب کتاب رکھوں، میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔"

(اخبار الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

حاصل یہ کہ مرزا صاحب نے مریدوں کے مال سے خوب من مانی موجیں اڑائی ہیں۔ اس کا مزید ثبوت سننا چاہو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول" یعنی مولوی نورالدین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے بمقدمہ انکم ٹیکس متعلقہ مرزا صاحب روبروئے تحصیلدار صاحب دی ہے کہ:۔

"لوگ مرزا صاحب کو ان کے خرچ کے لئے بطور ہدیہ کے پیری مریدی کے طور پر دیا کرتے ہیں"

(روئداد مقدمات قادیانی صفحہ)

مگر جناب مرزا صاحب، ہاں قادیانی مسیح موعود، ہاں ہاں حضرت مجدد زماں کی راستگوئی ملاحظہ ہو کہ آپ نے اسی مقدمہ انکم ٹیکس میں جو بیان دیا وہ بالفاظ تحصیلدار صاحب یہ ہے۔

"مریدوں سے سالانہ آمدنی قریبا چار ہزار روپیہ کے ہوتی ہے اور اس (مرزا) کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان دیا کہ اس کی ذاتی آمدنی بلاغ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اس کو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے"

(ضرورت الامام مصنفہ مرزا صفحہ ۴۴)

مولوی محمد علی صاحب! انکم ٹیکس سے ڈر کر حکومت کی حق تلفی کرنے کو اس طرح غلط بیانی کرنا آپ کے نزدیک کذب نہیں؟ انصاف!!

مثال نمبر ۲ مرزا جی نے اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے" آمدنی چندہ کو بظاہر پانچ مدات پر تقسیم کر رکھا تھا۔ (جن کا حساب کتاب کوئی نہ تھا کما مر بیانہ) وہ پانچ مدات مندرجہ ذیل ہیں:۔

"اول مہمان خانہ۔ دوم مطبع۔ سوم مدرسہ۔ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات۔ پنجم خط وکتابت"

(رپورٹ تحصیلدار صاحب مندرجہ صفحہ ۴۳/۴۴ رسالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا)

ان سب مدات کے لئے جس قدر آمد خرچ ہوتا وہ سب بدست مرزا صاحب ہوتا تھا کسی غیر شخص کا اس میں دخل نہ تھا۔ مولوی نورالدین صاحب شاہد ہیں کہ

"بعض صورتوں میں مرزا صاحب کو لوگوں سے ہدایت ہوتی ہے کہ ان کا روپیہ مہمان نوازی میں خرچ ہو اور بعض میں ایسی ہدایت نہیں ہوتی .... مرزا صاحب کو اختیار ہے کہ پانچ مدوں میں سے جس مد میں چاہیں خرچ کریں.... میں (نورالدین بھی) مرزا صاحب کو اپنی گرہ سے روپیہ دیا کرتا ہوں۔ لیکن تخصیص نہیں ہوتی کہ وہ ان پانچ مدوں میں سے فلاں مد میں خرچ کریں۔ (روئیداد مقدمات قادیانی صفحہ)

اسی بیان کی تائید منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار پرگنہ بٹالہ کی رپورٹ مندرجہ صفحہ ۴۴ ضرورت الامام سے بھی ہوتی ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے کہ جملہ مدات پر جس قدر خرچ وغیرہ ہوتا یا آمد ہوتی بلا دخل غیرے بدست مرزا جی ہوتی۔ مگر مرزا جی نے مقدمہ انکم ٹیکس میں روبروئے تحصیلدار صاحب یہ بیان دیا کہ

"جو آمدنی مدرسہ کی مد پر آتی ہے وہ اس آمدنی کے علاوہ ہے اور اس کا خرچ بھی علاوہ ہے۔ میں نے انتظاماً وہ کام مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کر رکھا ہے وہی حساب وکتاب رکھتے ہیں اور بذریعہ اشتہار چندہ دہندگان کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس کا روپیہ براہ راست مولوی نورالدین کے نام ارسال کریں"

(صفحہ ۴۲ روئیداد مقدمہ۔ تائید صفحہ ۴۳ ضرورت امام)

اس بیان میں مرزا صاحب نے یہ صاف غلط بیانی کی ہے کہ مدرسہ کی آمد وخرچ کا حساب وکتاب مولوی نورالدین کے سپرد ہے حالانکہ ہم اوپر خود مولوی صاحب موصوف کے بیان سے ثابت کر آئے ہیں کہ انہیں ان امور میں دخل نہ تھا وہ خود بھی اپنا چندہ مرزا صاحب کو دیا کرتے تھے۔ اس کی مزید تائید مولوی صاحب مذکور کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین صاحب جہلمی عدالت رائے گنگا رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں دیا تھا کہ

"مدرسہ کا کام مرزا صاحب نے میرے ذمہ نہیں ڈالا ہوا۔ مدرسہ کے چندہ کا کام جب سے مدرسہ ہوا ہے کبھی میرے سپرد نہیں ہوا۔ چندہ میرے نام کبھی نہیں آتا" (بیان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء روئیداد مقدمہ صفحہ ۱۲۰)

مولوی محمد علی صاحب! مرزا جی کی مذکورہ بالا غلط گوئی کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

مثال نمبر ۳ ایسا ہی مقدمہ مذکورہ بالا میں مولوی نورالدین کا یہ بھی بیان ہے کہ

"قادیان میں میرے خیال میں شاید تین چار مطبع ہیں۔ حضرت صاحب کا اپنا مطبع کوئی نہیں"

(روئیداد صفحہ ۱۲۲/۱۲۳)

خود مرزا صاحب نے بھی مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو بطور شاہد لکھایا کہ

"مطبع ضیاء الاسلام میرے خیال میں ۱۸۹۸ء سے جاری ہوا میں نے جاری نہیں کیا حکیم فضلدین اس کا مالک تھا۔ آج تک وہی مالک ہے۔ نفع نقصان کا وہی ذمہ دار ہے" (روئیداد مقدمہ صفحہ ۱۳۰)

تحریرات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مرزا جی کا اپنا مطبع کوئی نہ تھا۔ لہذا مرزا جی کا مقدمہ انکم ٹیکس میں سرکاری ٹیکس سے بچاؤ کی خاطر قریبا پانچسو روپیہ مطبع کا خرچ لکھانا مرزا جی کے صادق ہونے پر دلیل ہے یا غیر صادق پر۔ ملاحظہ ہو بیان مرزا صاحب:۔

ahmadimuslim.de

"خرچ مطبع اس سال تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوا ہے۔ جس کا حساب کوئی نہیں۔ اس میں مدات ذیل ہیں۔ روبیا ماہوار ۸؎۔ اسفنجیا ماہوار ۳؎۔ کل کش ۶؎۔ پریس مین ۲؎۔ سنگساز ۶؎۔ کاپی نویس ماہوار ۱۵؎۔ کاغذ ماہوار ۲۰؎۔ سائر خرچ ماہوار ۱۰؎۔ آمدنی مطبع کی حسب ذیل اس سال ہوئی۔

آمدنی فروخت کتب چار سو اٹھاسی روپیہ دس آنہ اس حساب سے خرچ مطبع آمدنی سے تخمیناً پانچسو روپیہ کے قریب زیادہ آتا ہے۔ یہ خرچ دوسری مدات سے دیا جاتا ہے۔" (روئداد مقدمہ ص۵۴)

اس بیان کی مجمل تائید ضرورت الامام کی منقولہ سابق تحریرات سے بھی ملتی ہے کہ مرزاجی نے آمدنی چندہ از مریدین کے خرچ کے لئے مدات بیان کیں۔ جن میں مطبع کی بھی مد ہے۔ الحاصل بیانات بالا سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب نے ان واقعات میں صدق مقال کو ملحوظ نہیں رکھا۔

(۵۶۶) **مثال ۶** مذکورہ بالا غلط بیانی پر انتہائی غلط آمیز کارروائی اور سنئے کہ جب مرزا صاحب نے مقدمہ حکیم فضل دین میں اپنا مطبع ہونے سے انکار کیا (جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے) تو مخالف جو ایک دور اندیش ہے (یعنی مولوی کرم الدین صاحب جہلمی) نے فوراً مقدمہ انکم ٹیکس والا بیان عدالت کے روبرو پیش کر دیا کہ یہ حضرت اس زمانے میں مطبع کو اپنا ذاتی قرار دیکر خرچ روبیا، اسفنجیا، پریس مین وغیرہ بھی لکھا چکے ہیں۔ پھر کیا تھا مرزاجی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ بقول مرزا صاحب ایک جھوٹ نباہنے کو سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مرزاجی نے اسی پر عمل کر کے یوں جواب دیا:۔

"جو بیان میرا روبروئے تحصیلدار صاحب بٹالہ بمقدمہ عذرداری انکم ٹیکس (۱۸۹۸ء) میں نے پڑھا ہے اس میں جو مطبع کا ذکر ہے اس سے مراد ہی یہ ہے کہ مطبع میں جو کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔" (روئداد مقدمہ ص۱۴۸) (یعنی مطبع مراد نہیں بلکہ طباعت مراد ہے)

احمدی بھائیو! اپنے مسیح موعود کی اس مقدس "راست گوئی" پر شرمندہ نہ ہو جانا۔ کہدو "مسیح" حضرت مسیح موعود کا یہی مطلب تھا اور اگر کوئی مخالف انکم ٹیکس والے بیان سے خرچ روبیا، اسفنجیا، سنگساز، پریس مین وغیرہ دکھا دے تو کہہ دینا روبیا سے مراد براہین احمدیہ کی سلائی تہہ بندی اور اسفنجیا سے حقیقۃ الوحی کی کٹائی اور سنگساز و پریس مین سے مراد میر عباس علی لدھانوی ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت میں انتہائی سعی کی تھی۔ مرزا صاحب نے کیا سچ کہا ہے:۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص۳)

مثال نمبر ۷ مرزا صاحب نے بمقدمہ یعقوب علی تراب حسب ضرورت خود مصلحت وقت ایک طرف تو بیان دیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے خود مجھے ایک خط لکھا تھا مگر دوسری طرف عندالحاجت یوں کہا کہ وہ خط مولوی کرم الدین صاحب کے لفافہ میں مجھ کو ملا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"کارڈ پی نمبرہ وہ کارڈ ہے جو مولوی کرم الدین کے خط میں مجھ کو ملا جو ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء کو لکھا ہے۔" (روئداد ص۱۳)

اس بیان پر عدالت نے اپنی طرف سے یہ نوٹ ثبت کیا کہ:۔ "پہلے (مرزاجی نے) یہ کہا تھا کہ کارڈ پی نمبرہ پیر مہر علی شاہ کے خط میں پہنچا۔"

احمدیو! تمہارے حضرت مسیح موعود نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام کرم الدین میں مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء کو کہا تھا کہ

"عین الیقین اور حق الیقین عدالت کے ذریعہ سے میسر آتے ہیں۔" (روئداد ص۱۴۶-۱۴۷)

اس جگہ ملاحظہ کرو کہ خود عدالت نے مرزاجی کی کذب بیانی پر دستخط کئے ہیں ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مولوی محمد علی صاحب! آپ کا دعویٰ تھا کہ مرزاجی نے مقدمات کے دوران میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ خاکسار نے منجملہ کئی ایک امثلہ کے سردست پانچ مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔ مولوی صاحب! آپ کا یہ فرمان بالکل حق ہے کہ

"آج اسلام اور قرآن پر ایمان لانے والے (یعنی مدعیان اسلام میں) ایسے لوگ بھی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح اور زبان پر ذکر الٰہی۔ لیکن جب جھوٹ بولنے پر اتر آتے ہیں تو اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا کذاب اور دہریہ بھی شاید نہ بول سکے۔ بڑی بڑی مقدس شکلوں اور حیثیتوں والے لوگ عدالت میں حلف اٹھا کر کذب بیانیاں کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔" (پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۳۵ء)

کیا میں امید رکھوں کہ آپ میرے پیش کردہ کذبات کا کوئی صحیح جواب دیں گے یا مرزا صاحب کو چھوڑ کر صادق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حلقہ اپنے لئے کافی سمجھیں گے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں آپ کو پیر پرست کہنے میں حق گو ہوں گا یا غلط گو اخیر میں آپ کے اس قول کی دل سے تائید کرتا ہوں کہ

"پیر پرستی ایک بری بیماری ہے۔ کوئی بیماری شاید اس سے زیادہ بری نہیں۔ اس بیماری سے غور و فکر کا مادہ تو بالکل فنا ہو جاتا ہے۔"

مکرم مولوی صاحب! ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھیں نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(آپ کا صادق محمد عبداللہ معمار امرتسری)

(دنیا اڈیشن)

فاتح قادیان

جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعاوی مرزا صاحب بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان دسرداری کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍ (ملنے کا پتہ) منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(بزبان شیعہ)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(از قلم ملک ابو یحییٰ عبد الغنی صاحب سوہدروی)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ اخبار "اہلحدیث" میں درج ہوئی ہے۔ فاضل راقم مضمون واقعات مرقومہ شیعہ کی روشنی میں حضرت اسد اللہ الغالب کے کارنامے دکھا کر ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ نے محبت علی میں ان کی منقصت کی ہے رفعت نہیں دکھائی۔ (مدیر)

علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے۔ اس طرح فرماتے ہیں:۔

"کیمبرج یونیورسٹی میں ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی۔ جو پڑھا لکھا اور عالم شخص تھا۔ میں نے پوچھا تم حضرت عمرؓ سے کیوں عداوت رکھتے ہو" ایرانی عالم نے جواب دیا کہ ہم حضرت علیؓ کی پیروی کرتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ میں کوئی عداوت نہ تھی۔ اگر ایسی عداوت ہوتی جیسا کہ آپ لوگوں کا خیال ہے تو وہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کبھی نہ کرتے۔ ایرانی نے تعجب سے پوچھا! اس واقعہ کی تصدیق کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے۔ مرحوم نے اپنے کتب خانہ سے فوراً تاریخ یعقوبی[1] مصنفہ ابن واضح کاتب عباسی جو کہ شیعہ مذہب کا عالم ہے لاکر دکھائی۔ یہ کتاب یورپ میں طبع ہوئی ہے۔ اور جس کے دیباچہ میں مصنف کے شیعہ ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔ ایرانی عالم اس کتاب اور واقعہ کو دیکھ کر تائب ہوگیا اور تعجب کیا کہ آئندہ کبھی حضرت عمرؓ کو برا نہ کہوں گا۔ اور تعجب کیا کہ ہمارے لوگ ان باتوں کو کیوں چھپاتے ہیں۔" (از سیر المصنفین جلد دوم صفحہ ۱۲۳۔ مؤلفہ مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا بی۔ اے وکیل غازی آباد)

اسی کتاب کا دوسرا حوالہ صفحہ ۱۲۳ و صفحہ ۱۲۴ پر ہے۔ یعنی

"قیام بلدہ حیدر آباد میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک روز مولوی عبد الحی صاحب، مولوی عبد اللہ خان صاحب اور ظہیر الدین فرزند مولوی بشیر الدین احمد صاحب آپ کے یہاں (سید علی بلگرامی مرحوم کے ہاں) بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک بڑے شیعہ مولوی صاحب تشریف لائے۔ آپ نے عبد اللہ خان سے کہا کہ ذرا یعقوبی کی تاریخ جلد دوم تو اندر سے لیکر آؤ۔ جب وہ کتاب لے کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ اس میں کیا ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں۔ آپ نے ان کے ہاتھ سے کتاب لیکر ایک مقام پر سے پڑھ کر سنانی شروع کی۔ یہ وہی مقام تھا جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس کے بعد شیعہ عالم سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ آج کئی روز سے ہم میں اور ہماری بیوی میں بحث ہو رہی ہے۔ وہ میری اس بات کو قبول نہیں کرتیں کہ حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا اور اس قدر مہر مقرر ہوا تھا۔ اور ان سے ایک بیٹا مسمیٰ زید پیدا ہوا تھا۔ اس پر حاضرین جلسہ میں سے ایک صاحب نے کہا کہ علمائے شیعہ اس واقعہ کے منکر نہیں ہیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ جبر و اکراہ کا نکاح تھا۔ آپ نے نہایت تعجب سے کہا کہ یہ خیال نہایت جاہلانہ اور ذلیل ہے دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں کہ وہ فاطمہ کی لڑکی کو علی سے چھین سکے یا اس سے زبردستی نکاح کرلے۔ آخر مولوی صاحب خفیف ہو کے رہ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔" (حوالہ مذکور)

[1] ہم اپنے ناظرین کو ایسی غیر معتبر کتابوں کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرنے کی تکلیف نہیں دیتے۔ جبکہ خود اصول کلینی میں باب تزویج ام کلثوم ملتا ہے۔ (اہلحدیث)

خون کے آنسو

(اس مضمون کی پہلی قسط ۳ مئی کے اخبار میں شائع ہو چکی ہے)

علاوہ ازیں اگر احیاء سنت کا حقیقی معنوں میں جذبہ موجود ہے تو سب سے پہلے پختہ مسجدوں[1] کی خبر لینا چاہئے کیونکہ آنحضور نے کبھی اس کا حکم نہیں دیا ہے مگر افسوس کسی کو احساس نہیں۔ سال بھر میں ۱۸۲۵ فرض نمازیں خلاف سنت محل میں ادا کی جائیں اور اس کا کچھ غم نہ ہو اور سال کی محض ایک نماز کے لئے عمل بالسنت کا جذبہ اس قدر محرک ہو کہ اسلامی اصل الاصول اتفاق و اتحاد پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے اور اس کی مطلق پرواہ نہ ہو۔ افسوس آئے دن خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں مسجد پر غیر اقوام نے ناجائز تصرف کیا ہے یا کوشش کر رہی ہیں اور پھر جو نتیجہ ہوتا ہے وہ سب آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ بایں صورت اگر ہم صحراء میں گئے اغیار نے ہمیں روک دیا۔ کیونکہ زمین ان کی ہے ان کو روکنے کا حق ہے تو پھر ہم کہاں کہاں اپنا مصلے منتقل کرتے پھریں گے اور اغیار کے منت کش بنتے رہیں گے۔ آہ ہمارا پہلا فرض تو یہ تھا کہ آیت کریمہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین کے پورے مصداق بن جائیں جب حاکم ہم ہی ہیں گے ملک اور زمین ہماری ہوگی تو صحرا میں نماز ادا کریں گے ہم کو کون روک سکتا ہے حضور نے عید کی نماز بیشک صحرا میں ادا کی لیکن آپکو معلوم بھی ہے کہ وہ سارا خطہ انہیں مسلمانوں کا تھا۔ کیونکہ پہلے ہی اعلان عام ہوگیا تھا کہ کفار و مشرکین سب اس ارض مقدس سے نکل جائیں۔ قصہ بہت طویل ہے مختصر یہ کہ میں قصبہ مئو کے مسلمانوں سے عموماً اور برادران اہلحدیث سے خصوصاً بصد ادب اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذاتی بغض و عناد کو مذہبی شکل میں جو ظاہر کرکے مذہب کو رسوا اور بدنام نہ کریں۔ ان کا فرض ہے کہ ان تمام باتوں کو نسیاً منسیاً کرکے اتفاق و اتحاد کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں اور اپنی کھوئی ہوئی شوکت و حشمت پھر واپس لینے کی کوشش بجان و دل کریں۔ السعی منا والاتمام من اللہ

مسلمانوں میں پیدا جذبہ صادق اگر ہو کچھ ؛ ہلادیں پھر زمیں کو نعرہ اللہ اکبر سے۔

[1] پختہ مسجد سے پہلے اتحاد قومی کی نگہداشت ہونی چاہئے۔ المومنون کید واحدہ الحدیث (اہلحدیث)

ضروری سوال

اخبار اہلحدیث بابت ۳۔ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ میں آپ نے بضمن مضمون "بہائی دعویٰ" انجیل یوحنا کی ایک پیشگوئی کا مصداق آنحضرتؐ کو بتایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہم اس کا وہی جواب دینگے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مورخین اور عقلا بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تحت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ (فداہ ابی وامی)

لیکن آپ کا اُس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا انجیلی تصریح کے خلاف ہے کیونکہ وہاں روح سے روح القدس مراد ہے۔ عبارت ملاحظہ کیجئے:-

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا ×××× اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں۔" (یوحنا) (۵۷۸)

خود باب کے الفاظ یہ ہیں:-

"اپنے جانے کے بارے میں یسوع کی تسلی بخش نصیحت اور روح القدس کے آنے کا وعدہ"

پس عرض یہ ہے کہ اس تصریح کے باوجود اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرتؐ کو قرار دینا غالباً صحیح نہیں ہے۔

× بقیہ افعال اس روح کے یہ ہیں۔

وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لاتے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ (یوحنا ۱۶ و ۹ تا ۱۱)

تینوں کام آنحضرتؐ نے کئے۔ منکرین مسیح کو کافر ٹھہرایا۔ مسیح کا زندہ محفوظ ہوجانا۔ عدالت سے چوروں بدکاروں کو سزا دینا وغیرہ۔ (اہلحدیث)

جواب معقول و تسلی بخش تحریر فرمادیں۔

(محمد عبد اللہ اعظمی متعلم مدرسہ فیض عام مئو۔ ضلع اعظم گڈھ)

جواب اس عبارت کے مصداق بتانے میں دو قول ہیں۔ ایک۔ عیسائیوں کا قول ہے کہ موعود روح القدس وہ روح ہے جو حواریوں پر نازل ہوئی تھی جس سے وہ ملہم ہوئے۔ اس دعوے پر جو اعتراض ہے وہ واضح ہے کیونکہ روح القدس کے جو کام حضرت مسیح نے بتائے ہیں وہ اس روح القدس نے نہیں کئے۔ یہ بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ موعودہ روح القدس وہ نہ تھی۔ دوسرا قول مسلمانوں کا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت ہیں۔ اس کے سمجھنے کے لئے تھوڑی سی تمہید کی ضرورت ہے۔ روح القدس کے دو معنے ہیں جیسے مرکب اضافی کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ معنے جن کے لحاظ سے مرکب اضافی مرکب ہوتا ہے یعنی ہر جزو جزو معنے مقصود پر دلالت کرے دوسرا وہ معنے جس کے لحاظ سے مرکب اضافی مفرد ہوجاتا ہے یعنی حالت علم میں۔ روح القدس قرآن میں اسم علم کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قل نزلہ روح القدس (الایہ) مگر انجیلی عبارت میں علمی حیثیت سے نہیں بلکہ مرکب اضافی کی حیثیت سے ہے۔ جو در اصل صفت موصوف ہے یعنی مقدس روح۔ ان معنے سے آنحضرت پر یہ پیشگوئی صادق آتی ہے۔

قرینہ اس کا یہ ہے کہ وہ افعال جو اس روح القدس سے صادر ہونے بتائے ہیں وہ اسی مقدس روح سے صادر ہوئے ہیں۔ فداہ ارواحنا۔ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

تقابل ثلاثہ } مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اس میں تورات، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ؔ

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خطاب باسلام

(۳۔ مئی کے بعد)

اے میرے بھٹکوں کے راہبر و ہمدم محشر، یتیموں کے باپ، رانڈوں کے والی، اپاہجوں کے مرہم، مصیبت زدوں کے غمخوار، بے وسیلوں کے سردار، تیری تعلیم عین فطرت اور قدرت کے موافق ہے اور تیرا ہر حکم اپنی تہہ میں ایک زبردست راز رکھتا ہے۔ آج چشم بینا تیری ایک مذہبی حیثیت پر ہی قربان نہیں بلکہ تیری سیاست اور قانون دانی پر بھی نثار ہے۔ چونکہ آج دنیا میں سینکڑوں کمیٹیاں اور ہزاروں مقنن موجود ہیں اور آئے دن نئے نئے قانون ایجاد ہوتے ہیں۔ لیکن تب بھی امن عامہ میں ایک خاص خامی نظر آتی ہے۔ دراں حالیکہ وہی تیرا قانون جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر نافذ ہوچکا ہے وہ عالم کے امن و امان میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قطع نظر زمانہ ماضیہ کے جس کی زندہ جاوید مثال آج ہمیں حکومت نجد سے بخوبی ملتی ہے کہ جب سے وہاں تیرے احکام و قوانین جاری ہوگئے ہیں تب سے سارے نزاعات کا انتزاع، جھگڑوں کا خاتمہ، مظالم کا انسداد، وحشیانہ جذبات، کینہ و انتقام کا اختتام، امن و سکون کا قیام ظہور پذیر ہوگیا ہے۔ جس کو دیکھ کر زمانہ تحیر کرتا ہے۔

پس اس پر بھی اگر کوئی تجھ کو دین صادق و عالمگیر نہ جانے اور بزور شمشیر ترقی یافتہ سمجھے تو یہ اس کی شومئی قسمت کا باعث اور عدم علمیت کا اعتراف ہے جس سے تیرے پاک دامن پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا

دعا ہے کہ خدا ہمیں تادم زیست تجھ ہی پر قائم و دائم رکھے اور تیرے مخالفین کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔ ثم آمین۔ فقط

خورشید صداقت } اس کتاب میں مذہب اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب بھی ہے۔ قیمت ۱۲ؔ

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۸۱)

گذشتہ پرچے میں پادری صاحب سے فرصت پاکر مولوی عبداللہ چکڑالوی (المنان) کا ذکر کیا تھا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسلام کے متعلق جو نکتہ آفرینی کی ہے وہ بہت ہی لطیف ہے۔ فرماتے ہیں)۔

"اگر بالفرض ابراہیم سلام علیہ سوائے کتاب اللہ کے کسی غیر اللہ کی حدیث پر چلتے تو مشرک ہو جاتے اور حال یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ اور کسی کتاب یا قول کو شریک کرنے والے نہ تھے اور یہ بھی تم ان کو کہہ دو کہ ابراہیم کی پیروی ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر یعنی قرآن مجید پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے۔ اور جو کتب ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئی تھیں اور جو موسیٰ عیسیٰ سلام علیہما کو دی گئیں اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کے ہاں سے موہوب ہوئیں ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں جانتے اور ان کتابوں میں جو انبیاء کی طرف اللہ کے ہاں سے اتاری گئی ہیں اس لئے کہ ہم خاص اسی ہی کے فرمانبردار ہیں۔ اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کا طریقہ و ملت صرف یہی تھا کہ آپ خاص ما انزل اللّٰہ یعنی محض کتاب اللہ المجید ہی کی پیروی کرتے تھے اور اگر آپ ایسا نہ کرتے تو بلاریب آپ مشرک ہو جاتے لیکن آپ ہر قسم کے شرک سے پاک و مبرا تھے اور ہم مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ ان کے طریقہ کی پیروی کریں یعنی ما انزل اللّٰہ ہی پر عمل کریں ورنہ ہم بھی مشرک ہو جاویں گے جبکہ ابراہیم سلام علیہ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ اگر وہ کتاب اللہ کے سوا اور کسی کتاب یا قول پر عمل کرتے تو مشرک ہو جاتے پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے۔

کتاب اللہ کے مقابلہ میں انبیاء اور رسولوں کے اقوال و افعال یعنی احادیث قولی و فعلی و تقریری پیش کرنے کا مرض ایک قدیم مرض ہے۔ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے مقابل و مخاطب بھی قطعی اور یقینی طور پر اہل حدیث ہی تھے کیونکہ ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب موسےٰ عیسےٰ سلیمان وغیرہ وغیرہ رسل انبیاء سلام علیہم کی احادیث قرآن مجید کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء سلام علیہم کی ایسی احادیث سے بہ حیثیت ظاہری وہاں احادیث کو کفر اور شرک کہا اور رسول اللہ سلام علیہ کو یہ تعلیم دی کہ تم ان کو جواب دو کہ میں ان مشرکانہ اقوال و افعال کا کیوں اتباع کروں مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ اگر میں شرک کروں تو میرے تمام عمل برباد ہو جائینگے جیسا کہ فرمایا اللہ تعم نے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم ۔ الایہ ائن لئن اشرکت لیحبطن عملک و لتکونن من الخسرین۔ (پ ۲۴ ع ۳-۴) پس مطابق آیت ولا یشرک فی حکمہ احدا کے اس جگہ شرک سے خاص کتاب اللہ ہی کے ساتھ شرک کرنا مراد ہے اور اس جگہ اسی شرک کی ممانعت ہے پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول یا فعل کو دین اسلام میں مانا جائے۔ خواہ فرضاً جملہ رسل و انبیاء کا قول یا فعل بھی کیوں نہ ہو جس طرح شرک فی العبادت موجب عذاب ہے اسی طرح مطابق ان الحکم الا للہ پ ۷ دپ ۱۲ ع ۱۳ و ۱۵ اور الا لہ الحکم والامر اور ولا یشرک فی حکمہ احداً کے شرک فی الحکم حرام ہے جس میں آج کل اکثر لوگ مبتلا ہیں۔

(ترجمۃ القرآن صفحہ ۹۷ و ۹۸)

ناظرین کرام! یہ ہے وہ عشق جو جنون کر لیلےٰ سے تھا جو جنون کے درجے تک پہنچ جانے کے سبب جنگل کی ہرنیوں کو بھی لیلےٰ سمجھ کر پوچھتا ہے۔ ؎

باللّٰہ یا ظبیات القاع قلن لنا

لیلای منکمن ام لیلی من البشر

(جنگل کی ہرنیو! قسم کھا کر بتاؤ کہ لیلیٰ تم میں سے ہے یا انسانوں (میں سے))

مولوی صاحب کو حدیث و اہل حدیث سے چونکہ کمال درجہ کا بغض تھا اس لئے ہر قسم کی برائی ان کو انہی میں نظر آتی تھی۔ کیوں ؎

نظروں میں میری تو ایسا سما یا

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

امرتسری معاصر نے آیۂ کریمہ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا کا ترجمہ یوں کیا ہے سو اگر یہ اس کی مثل کو مانیں جیسے تم نے مانا ہے تو انہوں نے ہدایت پالی۔

(بیان للناس صفحہ ۴۲)

برہان یہ ترجمہ عربی علم ادب اور قرآنی محاورے کے خلاف ہے۔ ایسے موقع پر مثل کا لفظ تحسین کلام کے لئے ہوتا ہے۔ عرب کا مشہور شاعر امرؤ القیس کہتا ہے ؎

الیٰ مثلہا یرنوا الحلیم صبابۃ*

اذا ما اسبکرت بین درع و مجول

قرآن مجید میں بھی یہی محاورہ ہے۔ غور سے سنو!

لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر

خدا کی مثل جیسا یعنی خدا جیسا کوئی نہیں؛ پس معاصر

لہ مولوی عبداللہ چکڑالوی زندہ ہوتے تو ہم ان سے اس کا ثبوت پوچھتے کیا کوئی ان کا نام لیوا ہے جو اس دعویٰ کا ثبوت دے کہ زمانہ نزول قرآن کے منکر یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب قرآن کی تکذیب میں احادیث انبیاء پیش کیا کرتے تھے ہمیں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (اہلحدیث)

* اس محبوبہ جیسی کی طرف یعنی اس کی طرف، دانا سمجھدار آدمی بھی محبت سے جھکتا ہے جب اوڑھنی اور دوپٹہ لیکر سیدھی ہوتی ہے۔ اس شعر میں مثل کا لفظ زائد ہے!

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تنقید تقویۃ الایمان

(۱۰۴)

گذشتہ پرچے میں حدیث نقل ہوئی ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ خواب میں مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ آج اس کی تشریح درج ہے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

"المراد بخزائن الارض مافتح علی الامۃ من الغنائم من ذخائر کسریٰ وقیصر وغیرہما ویحتمل معادن الارض التی فیہا الذہب والفضۃ قال غیرہ بل یحمل علی اعم من ذلک انتہی۔"

یعنی مراد زمین کے خزانوں سے فتوحات غنیمتیں ذخائر کسریٰ اور قیصر روم وغیرہا امت کے لئے حاصل ہونا ہیں اور زمین کی کانیں جن میں سونا چاندی وغیرہ بلکہ اس کے علاوہ دیگر امور ہیں"۔

اور امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء ھذا محمول علی سلطانہما وملکہما وفتح بلادہا واخذ خزائن اموالہا وقد وقع ذلک کلہ وللہ الحمد وھو من المعجزات انتہی

یعنی فرمایا علماء نے خزانوں کا ملنا اس پر محمول ہے کہ ان کی سلطنتیں اور ملک اور فتوحات شہروں کے اور خزانے مالوں کے سب بحمد اللہ تعالیٰ حاصل ہو گئے اور یہ منجملہ آپ کے معجزات کے ہے"۔

اور شیخ محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۴۹۶ میں فرماتے ہیں:۔

"اشارت کرد بشیوع وبسطت دین وملت وے درعالم" یعنی اس میں اشارہ فرمایا گیا دین ملت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے پھیل جانے کا تمام عالم میں"۔

علی ہذا حدیث ۵۱۲ صحیح مسلم بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل کردہ مولوی نعیم الدین جس کے اول الفاظ بطور خیانت چالاکی سے چھوڑ دیئے گئے۔ چونکہ انکشاف واقع کے لئے لازم تھا۔ ناظرین منصفین ملاحظہ فرمادیں:۔

"عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان من امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض" (مسلم ج ۲ صفحہ ۳۹۰)

"یعنی روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لئے زمین (مثل ہتھیلی کے) پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو اور بے شک میری امت قریب ہے کہ پہنچے ملک اور بادشاہی اس کی جس قدر کہ سمیٹی گئی میرے لئے زمین اور دیئے گئے میرے لئے دو خزانے سرخ اور سفید"۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

"وھذا الحدیث فیہ معجزات ظاہرۃ وقد وقعت کلہا بحمد اللہ کما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العلماء المراد بالکنزین الذہب والفضۃ والمراد کنوز کسریٰ وقیصر ملکی العراق والشام فیہ اشارۃ الی ان ملک ھذہ الامۃ۔"

یعنی اور اس حدیث میں معجزات ظاہرہ ہیں اور تحقیق بحمد اللہ وہ سب واقع ہو چکے جس طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی علماء نے فرمایا مراد دو خزانوں سے سونا اور چاندی ہے جس سے کسریٰ اور قیصر شاہ عراق اور شام کے خزانے مراد ہیں اس میں اشارہ ہے کہ یہ ملک اس امت کا ہوگا"۔

اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ج ۴ صفحہ ۴۹۶ میں اس حدیث کا ترجمہ مع شرح اسی طرح فرماتے ہیں۔

"بدرستی خدائے تعالیٰ فراہم آورد و دور کشید برائے من زمین را پس دیدم من بلاد مشرق را ومغرب آں را وبدرستے امت من نزدیک ست کہ برسد ملک وے وبادشاہی وے چیزے را کہ فراہم آوردہ شدہ و در کشیدہ شدہ است برائے من از زمین یعنی ومشرق ومغرب بادشاہ شوند وتصرف کنند و دادہ شد مراد و گنج سرخ وسفید مراد بگنج سرخ خزینہ ہائے اکاسرہ کہ خسروان فارس اند کہ غالب برایں زر ست و بگنج سفید خزینہائے قیاصرہ کہ بادشاہان روم اند وغالب برایشاں نقرہ است وبعضے گفتہ اند کہ مراد باحمر ملک شام ست از جہت سرخی رنگ ایشاں وبابیض ملک فارس از جہت سفیدی رنگ ایشاں ومعنی اول ظاہر تر ست انتہی"۔

اسی طرح حدیث نمبر ۴ بحوالہ ترمذی منقولہ مشکوۃ صفحہ ۵۱۳ جس کو صاحب مشکوۃ نے قال الترمذی ھذا حدیث غریب کہا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے چوری و بددیانتی سے اخفا کیا ہے۔ تاہم ترمذی شریف میں لفظ والمفاتیح نہیں ہے۔ معہذا مولانا شیخ دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۴۷۶ میں اس کے معنے میں لکھتے ہیں:۔

"بزرگی و دادن وکلید ہائے بہشت وابواب رحمت آں روز بدست من است"

یعنی بزرگی دینی اور بہشت کی کنجیاں اور ابواب رحمت کی اس روز میرے ہاتھ میں ہونگی۔

کیونکہ اکرام شفاعت ومقام محمود اور لواء الحمد فتح ابواب جنت وکوثر جملہ اعزاز سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوازا جاویگا اس میں کسی اہل ایمان کو ہرگز جائے مقال نہیں ہو سکتا۔ اور یہی حاصل بقیہ ہر سہ احادیث کا ہے۔ خود جناب مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان صفحہ ۲ میں فرماتے ہیں "سب انبیاء و اولیا کے سردار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی"۔ (باقی)

تقویۃ الایمان - (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ار۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تعاقب بر فتویٰ نمبر ۱۳۱

مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء

نوٹ استفتا صفحہ کی مقدار پر تھا لہذا یہ مضمون درج کیا گیا۔

مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ نے بجواب استفتا بابت انتفاع اراضی مرہونہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ بحدیث الظہر یرکب بنفقتہٖ:

راقم کے خیال میں جواب محولہ بالا تفصیل طلب ہے اتنی عبارت سے غلط فہمی کا احتمال ہے جبکہ کسی چیز کے شرعی جواز و عدم جواز کے لئے کتاب و سنت اور تعامل قرون ثلاثہ کے بعد اجماع امت اخذ حجت کے لئے آخری سہارا ہے تو جس چیز کے عدم جواز میں علماء متقدمین کی کثرت رائے بلکہ اتفاق رائے رہا ہو اس کے جواز کے لئے بعض علماء (وہ بھی آج کل کے) کا قیاس قبول کرنا کہاں تک درست ہے؟ جبکہ بعض علماء نے عدم جواز کے ثبوت میں احادیث بھی نقل فرمائی ہیں (جو آگے درج ہیں) اور حدیث الظہر یرکب الخ پر اس مسئلہ کو قیاس کرنا اکثر علماء نے قیاس مع الفارق قرار دیا ہے۔ کیونکہ حیوان بغیر خدمت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور زمین میں یہ بات نہیں ہے اور حدیث مذکور ساتھ رکب درّ کے مخصوص ہے پھر حدیث کے معنوں میں بھی اختلاف ہے۔ بعض یوں بھی معنے کرتے ہیں کہ نفقہ اور منافع دونوں راہن کے ذمہ ہیں۔ پھر جمہور اس (حدیث الظہر یرکب) کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں یا تو آیت ربو کے ساتھ یا حدیث لا یغلق الرہن الخ کے ساتھ جیسا کہ صاحب اللمعات فرماتے ہیں۔ والجمہور علی خلافہ وقالوا ھذا الحدیث منسوخ بحدیث لا یغلق الرھن الخ۔

نوٹ جمہور کا لفظ بتا رہا ہے کہ بعض دوسری طرف بھی ہیں پس مسئلہ اختلافی ہوا اختلافی کی صورت میں اجماع نہ رہا۔ (اہلحدیث)

نیز مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب میں ہے کہ

وگفتہ اند کہ ایں حدیث منسوخ است بحدیث لا یغلق الرھن الخ وگوئند کہ حدیث خلاف قیاس است بدو وجہ اول رکوب و شرب برائے غیر مالک آں بغیر اذن وے۔ دوم تضمین او بنفقہ نہ بقیمت ....

نیز فرماتے ہیں

ابن عبدالبر گفتہ ...... دالست بر نسخ او (حدیث الظہر مرکب الخ) حدیث ابن عمر لا تحلب ماشیۃ امرء بغیر اذنہٖ اخرجہ البخاری فی ابواب المظالم

آخر درجہ جن علماء نے حدیث مذکور کے ظاہر معنے لئے ہیں انہوں نے بھی ساتھ ہی یہ قید لگائی ہے کہ جس قیمت کا چارہ مویشی کو ڈالا جاوے اسی قدر اس سے حاصل کیا جاوے۔ زیادہ ہرگز نہیں ورنہ کل قرض جر نفعاً فہو ربا کے ماتحت سود ہو جاویگا اور حرمت سود معلوم۔ چنانچہ مسک الختام میں ہے کہ

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ الظہر یرکب بنفقتہٖ اذا کان مرھونا۔ ولبن الدر یشرب بنفقتہٖ اذا کان مرھونا میں تین مذہب ہیں اول مذہب احمد و اسحٰق و حسن ولیث وغیرہم موافق ظاہر حدیث است۔ وگوئند کہ حصول آں بر کوب و در است پس منتفع شود باں بقدر قیمت نفقہ۔

نیز مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم جواب استفتا میں جامع بخاری، جامع حماد وغیرہ سے نقل فرماتے ہیں:۔

وفی البخاری عن ابراھیم النخعی ترکب الضالۃ بقدر علفھا و تحلب بقدر علفھا والرھن مثلہ۔ قال الحافظ فی الفتح ورواہ حماد بن سلمۃ فی جامعہ باوضح من ھذا ولفظہٖ اذا ارتھن شاۃ شرب المرتھن من لبنھا بقدر علفھا فان استفضل من اللبن بعد ثمن العلف فھو ربا

اور یہ (انتفاع از مویشی مرہونہ بقدر قیمت چارہ) بھی غالباً اس صورت میں ہے کہ راہن مویشی مرہونہ کو چارہ خوراک دینے سے انکار کر جاوے جیسا کہ مسک الختام میں ہے۔

کہ چوں راہن از انفاق بر مرہون باز ماند مرتہن را مباح است کہ انفاق کند بر حیوان برائے حفظ حیات وے و در مقابلہ ایں نفقہ انتفاع برکوب و شرب لبن حاصل کند۔ مگر بایں شرط کہ قدر با قیمت وے زیادہ بر قدر علف نباشد۔ و در شرح ہمیں قول را قوی گردانیدہ۔ و صاحب حجۃ اللہ البالغہ نیز ہمیں صورت رفتہ و ایں تقریر را وجہ جمع میاں ھر دو حدیث گفتہ۔

تو عرض ہے کہ جب انتفاع از مویشی مرہونہ بدلائل مندرجہ ہی ثابت نہیں (کیونکہ چارہ کے مقابلہ میں کچھ حاصل کرنا حقیقت میں انتفاع نہیں) تو انتفاع از اراضی مرہونہ کے لئے حدیث ابوہریرہ الظہر یرکب الخ سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ اخیر میں دو حدیثیں عدم جواز انتفاع اراضی مرہونہ میں جواب استفتا از مولانا مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم و مغفور سے نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

(۵۸۱)

وقد ظفرت وللہ الحمد فی ھذہ المسئلۃ بحدیثین کل واحد منھما فصل الخطاب والقول الفیصل فی الباب۔ احدھما عن سمرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من رھن ارضاً بدین علیہ فانہ یقضی من ثمرتھا ما فضل بعد نفقتھا یقضی ذالک من دینہٖ ذلک الذی علیہ بعد ان یحسب لصاحبھا فی عندہ عملہ و نفقتہ بالعدل اخرجہ عبدالرزاق۔ وثانیھما ما اخرجہ من طاؤس قال فی کتاب معاذ بن جبل من ارتھن فھو یحسب ثمرتھا لصاحب الرھن من عام حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ماحصل اس کا یہ ہے کہ:۔

"مجھے خدا کے فضل سے اس کے علاوہ خاص اس مسئلہ میں دو حدیثیں مل گئی ہیں۔ جو اس باب میں نص قاطع ہیں۔ حدیث اول سمرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قرض کے بدلے

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

متفرقات

اپنی صحت کی بابت سابقہ پرچہ میں تحریر کر چکا ہوں الحمد للہ کہ اب کھانسی وغیرہ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ درد گھٹنہ ہنوز باقی ہے۔ احباب کرام دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت رو بصحت ہے گو آج ۱۹ مئی تک بخار پورے طور پر نہیں اترا۔ نہیں درد نقرس بالکل رفع ہوئی ہے۔ اس کے معالج نے صبح کو ہوا خوری کی اجازت دیدی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ تک پوری صحت ہو جائے گی۔ انہی ایام میں اس کے گھر میں ایک نفس جدیدہ (دختر) پیدا ہوئی ہے۔ خدا بابرکت کرے۔ (ابوالوفاء)

رسید مضامین آمدہ محمد علی صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب ثانی۔ ابو علی محمد نقی صاحب خانصاحب جناب شجاع الدین خان صاحب۔ مولوی عبد الخالق صاحب۔ مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب۔

مضامین غیر مقبولہ سپاسنامہ۔ مناجات۔ جزاء سیئۃ سیئۃ۔ اسلامی درد۔

انجمن اہل حدیث ملتان کا سالانہ اجلاس ۱۱۔۱۲ مئی کو ہونا تھا۔ مگر شہر میں شورش کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔ چنانچہ اب ۴۔۵ مئی کو ہوگا۔

مبلغات پہنچا دیئے گئے ۲۳۔ اپریل ۳۵ء کو مبلغ ستہ روپیہ جناب محمد محی الدین صاحب جنیدی خریدار اخبار اہلحدیث ۹۷۸۶ کی طرف سے بدیں غرض موصول ہوئے تھے کہ مستری دین محمد صاحب ساکن پٹی ضلع لاہور خریدار اخبار اہلحدیث ۸۶۳۹ کو پہنچا دیئے جائیں۔ چنانچہ ۱۷/۵/۳۵ کو مبلغات مذکورہ متوفی الذکر دفتر میں آکر لے گئے۔ (منیجر اہلحدیث)

پندرہ روزہ اسلام انگریزی زبان میں انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور کے زیر اہتمام یکم جون سے شائع ہونا شروع ہوگا جس کی سالانہ قیمت دو روپیہ اور بیرونی ممالک سے چار شلنگ ہوگی۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

پتہ۔ منیجر اخبار اسلام۔ شیرانوالہ دروازہ لاہور

سید الاستغفار انجمن موصوف کی طرف سے ایک چو ورقہ ٹریکٹ پاکٹ سائز پر خوشنما آرٹ پیپر پر رنگین طبع کرایا گیا ہے۔ تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر ناظم انجمن مذکور سے طلب کریں۔

صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو ۳۱ مئی تک جاری رہے گی۔ ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

شائقین تفسیر ثنائی (اردو) کو خوشخبری

جلد ششم بھی طبع ہوگئی

الحمد للہ کہ تفسیر مذکور جو عرصہ سے ختم تھی اور ناظرین کو اس کا عرصہ سے انتظار رہتا تھا اس کی طباعت ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف سلائی وغیرہ کا کام باقی رہ گیا ہے۔ ناظرین یہ خوشخبری ملاحظہ فرما رہے ہونگے اس وقت غالباً کئی اصحاب کے پاس یہ تفسیر پہنچ چکی ہوگی۔ قیمت فی جلد دو روپیہ (عہ)

نوٹ۔ اب تفسیر مذکور مکمل موجود ہے جسکی قیمت مبلغ ۱۲ روپیہ ہے۔ پوراسٹ منگانے والے حضرات قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں قرآن کو تفسیر بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کر دی جائے گی۔ وزن تقریباً سوا چار سیر ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

دی ریفارم آف مسلم سوسائٹی شاہزادہ سعید حلیم پاشا کا انگریزی زبان میں زبردست لیکچر ہے جس میں موصوف نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ سوشل اور تمدنی مسائل میں اسلام ہی کے مقرر کردہ اصولوں پر کاربند رہیں۔ انگریزی خوان اصحاب کے لئے انجمن مذکور نے مفت شائع کیا ہے۔ صرف پانچ پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

رسالہ صوفی ایک سال کیلئے مفت حاصل کرنے کے لئے باوضو کسی پاک جگہ میں یا مسجد میں پچیس ہزار دفعہ درود شریف اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم پڑھ کر مسلمانوں کی اتحاد، ترقی، اصلاح اور اتفاق اور مسلمان بادشاہوں کی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ہمیں اطلاع دیں گے۔ تو رسالہ صوفی ایک سال کے لئے آپ کے نام جاری کر دینگے۔

منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

(بقیہ از صفحہ ۱۳) اپنی زمین کو کسی کے پاس رہن رکھے تو زمین کی پیداوار میں سے بعد وضع خرچ اخراجات کے جو باقی بچے وہ قرض میں محسوب کیا جاوے اور مزدوری وخرچ جو ہوا ہو اسکو بھی انصاف کے ساتھ لگا لیے۔ روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق[1] نے۔

حدیث دوم طاؤس کہتے ہیں کہ معاذ صحابی (جنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملک یمن پر قاضی اور حاکم مقرر کیا تھا۔ ان) کی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ جو کوئی کسی کی زمین گروی رکھے تو اسکی پیداوار قرض میں محسوب کرے۔ اور یہ حضرت صلعم نے اسوقت کہا تھا جب آپ نے حج کیا یعنی آخر عمر میں۔ روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق نے۔ پس احادیث مذکورہ کے مقابلہ میں کسی کے قول و قیاس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔

(رحیم بخش چوب فروش کلاس والہ ضلع سیالکوٹ)

اہلحدیث امت کو امت کے اقوال سے تنگ کرنا صحیح نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس مسئلہ میں سلف امت میں اختلاف ہو تاوقتیکہ نص صحیح صریح فیصلہ نہ کرے اس میں سے کوئی جانب اختیار کر لے۔ مضائقہ نہیں۔

[1] کیا عبد الرزاق کی کتاب ہندوستان میں ہے؟ کسی نے

(۵۸۲)

ملکی مطلع

اہل شہر کی تکلیف

قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر

آج کل گراموفون بجانے کی جو کثرت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ رات کے ایک دو بجے تک بلند مکانوں سے آوازیں آتی رہتی ہیں۔ جس سے نیند میں سخت خلل پڑتا ہے۔ مزدور پیشہ اور ملازمت پیشہ جن کو دن بھر کام کرنا پڑتا ہے وہ سخت تکلیف میں ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے بعض ریکارڈ ان کے فحش بھی ہوتے ہیں۔ جو شریف لوگوں کی بہو بیٹیوں پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ ذمہ دار افسروں کا فرض ہے کہ اہل شہر کی تکلیف دور کریں۔ اسی لئے ہم نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ مئی سنہ رواں میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو توجہ دلائی تھی۔ آج صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلاتے ہیں کہ اہل شہر کی تکلیف پر توجہ کرکے گراموفون بجانے والوں کو حکم دیں کہ اپنے مکانوں کی اوپر کی منزل میں نہ بجایا کریں۔ بلکہ نچلی منزل میں بجاکر لطف اندوز ہوجایا کریں۔ اس سے ان کی تفریح میں بھی کمی نہ آئے گی اور اہل شہر کو بھی آرام رہے گا۔

نوٹ ہم اپنے علاقہ کے تھانہ دار (احمد یار خان صاحب) کے شکرگذار ہیں کہ آپ نے اہل علاقہ کی تکلیف کی شکایت پر توجہ کرکے معقول انتظام کردیا۔

سر ظفر علی سابق جسٹس ہائیکورٹ پنجاب

خلیفہ قادیان کی تائید میں

آج کل اخبارات میں سر موصوف کی تحریروں کا بہت ذکر اذکار ہے۔ کیونکہ انہوں نے آواز اٹھائی ہے کہ حکومت جماعت مرزائیہ کو مسلمانوں سے الگ اقلیت بنادے۔ اس سے فریقین کو امن رہے گا۔ قادیانی اخبار اور قادیانی خلیفہ اس سے پیچ پا ہو رہے ہیں، غیظ و غضب میں کچھ بے معنے باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر کئی دنوں تک غور کیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قادیانی جماعت اور خلیفہ قادیان کو سر ظفر علی صاحب کا مشکور ہونا چاہئے۔ آج ہم اس معمے کو حل کرتے ہیں۔ جس سے دونوں فریقوں میں مفاہمت ہو کر غلط فہمی دور ہوجائے گی۔ اس کے بعد دونوں فریق مل کر ہمارے شکرگذار ہونگے۔ انشاءاللہ!

۱۹۲۴ء میں خلیفہ قادیان نے سفر انگلستان کا تہیہ کیا۔ تو انجمن احمدیہ قادیان سے دس ہزار روپیہ منظور کرایا۔ پٹیالہ سے درزی بلائے گئے۔ جنہوں نے تمام پارٹی کی وردی ایک ہی شان کی تیار کی۔ بڑی شان کے ساتھ یہ کہہ کر سفر یورپ کو روانہ ہوئے کہ وہاں اسلام کی اشاعت کے ذرائع پر غور کریں گے۔ وہاں پہنچ کر ایسی بیدردی سے روپیہ اڑایا کہ بجائے دس ہزار کے اسی ہزار خرچ ہوا۔ اس سفر میں کام کیا کیا؟ وزیر ہند سے ملے اپنی وفاداری جتاکر درخواست کی کہ

کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی الگ کردی جائے۔

وزیر ہند نے خدمات کا اعتراف کیا مگر نمائندگی علیحدہ کرنے میں اپنی مشکلات پیش کرکے انکار کردیا۔ ہم نے اس واقعہ کو معتبر ذریعہ سے اطلاع پاکر اسی زمانہ میں اہلحدیث میں شائع کردیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اگر انکار کریں تو حلف موکد بعذاب اٹھائیں جو وہ دوسرے منکروں سے طلب کیا کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے ثابت ہے کہ علیحدہ نمائندگی اہل قادیان کا عین مدعا ہے۔ یہ تو واضح بات ہے کہ نمائندگی میں امتیاز جماعتی امتیاز پر موقوف ہے۔ پس آج جو سر ظفر علی نے مرزائی جماعت کو علیحدہ کرنے کی تحریک کی ہے یہ دراصل قادیانی تحریک کی تائید ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کو سر موصوف کا شکرگذار ہونا چاہئے۔ اور دونوں کو ہمارا شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہم نے پرانا ریکارڈ پیش کرکے ان دونوں میں مصالحت یا کم سے کم مفاہمت کرادی۔

قادیانی ممبرو! ؎
مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

مالیر کوٹلہ میں ہندو مسلم جنگ اور جنگ کے بعد صلح

ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ گذشتہ ہفتے اس میں ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس سے فریقین کو تکلیف ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات میں کسی فریق کا فائدہ نہیں (۵۸۳)
ہوتا۔ پھر بھی فسادات ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑائی کرانے والے بڑے ہوشیار ہیں انہی کو لڑائی میں فائدہ ہوتا ہے۔ چونکہ روزانہ اخباروں میں فریقین کے بیانات چھپ چکے ہیں۔ جن میں صداقت کے ساتھ مبالغہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مقام شکر ہے کہ فریقین نے اپنی غلطی کی تلافی کردی ہے۔ ؎

عجب مزا اس ملاپ میں ہے جو صلح ہوجائے جنگ ہوکر

جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

چونکہ مولوی سر رحیم بخش صاحب بالقابہ صدر جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام بقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ اس لئے جماعت منتظمہ کا ایک جلسہ بتاریخ ۲ جون ۱۹۳۵ء بوقت ۵ بجے شام بمقام انبالہ شہر بر مکان معتمد عمومی منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان جماعت منتظمہ کی

ahmadimuslim.de

خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم شریک جلسہ ہوں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:۔

(۱) دعائے مغفرت برائے صدر صاحب مرحوم و قرار داد تعزیت۔

(۲) انتخاب صدر جمعیۃ بجائے صدر صاحب مرحوم

(۳) جمعیۃ کی دیرینہ اور مسلسل مالی کمزوری۔ آمد و خرچ کے لحاظ سے ضرورت تخفیف مصارف اور چارہ کار کے بارے میں فیصلہ۔

(۴) دیگر امور جو باجازت صدر جلسہ پیش ہوں

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام) ※

گوشوارہ آمد و خرچ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

چندہ ماہوار دہلی شہر معرفت اہلحدیث عہ

سیٹھ محمود داؤد صاحب پاراسورابیہ جاوا یکصد روپیہ

عبدالمالک صاحب طیب پور ضلع گونڈہ سے

بتوسط بابو عبدالعظیم صاحب پشاوری سفید قبری عہ

ایس میاں محمد حسین صاحب گلزار باغ پٹنہ صہ

بذریعہ مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی سہ

" مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری ہے

" مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی ۸ر

" مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی سے

" مولوی عبدالمجید صاحب واعظ باکھرآبادی مالدہی - - - - - صہ

" مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری ۸

" مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گورگانوی ۸

" بابو غفور علی صاحب لدھیانہ - - - ۶

" مولوی بہرام صاحب آنریری واعظ پشاوری ہے

میزان کل آمد ماہ حال ۱۴۸ ۲۰۰-۱۴۰-

خرچ بہ تفصیل ذیل

مدارس متعلقہ کانفرنس اہل حدیث دہلی

بنام مولوی عبدالسمیع صاحب مبارکپوری اعظم گڑھی ۳ر عہ

۱۔ بنام مدرسہ اہل حدیث ہالہ سندھ حیدر آباد عہ

۲ " " اہلحدیث باڑی دہولپور اسٹیٹ عہ

۳ " مدرسہ " قطب صوبہ دہلی مہ عہ

۴ " مدرسہ " تکھور کریس تبت خورد علاقہ کشمیر عہ

۵ " مدرسہ " غواری تبت علاقہ کشمیر عہ

۶ " مدرسہ " بلغار علاقہ کشمیر عہ

۷ " مدرسہ " کپور تھلہ اسٹیٹ عہ

۸ " مدرسہ " شگر گوایار عہ

۹ " مدرسہ " بیگوڈ علاقہ اودے پور عہ

۱۰ " مدرسہ " گلالتہ ضلع گوڑگانوہ عہ

۱۱ " مدرسہ " ربہوہ " عہ

۱۲ " مدرسہ " شکرادہ " سے

۱۳ " مدرسہ " آگرہ لوہا منڈی معہ

۱۴ " مدرسہ " لالپور کلاں ضلع مراد آباد یوپی معہ

۱۵ " مدرسہ " لاڈمکا علاقہ بھرتپور اسٹیٹ معہ

۱۶ " مدرسہ " اوڈکی علاقہ بھرت پور معہ

۱۷ " مدرسہ " دیواکری ریاست الور معہ

۱۸ " مدرسہ " پڑہ پائیں علاقہ کشمیر کرگل معہ

۱۹ " مدرسہ " سکسہ علاقہ کشمیر ضلع لداخ معہ

۲۰ " مدرسہ " شنولہ پہار گنج دہلی سے

۲۱ " مدرسہ " گہاسیڑا ضلع گوڑگانوہ صہ

۲۲ " مدرسہ " بہنانا " صہ

۲۳ " مدرسہ " سبسولہ کلاں ضلع میرٹھ صہ

۲۴ " مدرسہ " سید پور " صہ

۲۵ " مدرسہ " تیوڑی " صہ

۲۶ " مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد صہ

۲۷ " مدرسہ " پریوا نرائن پور پرتاب گڈھ صہ

۲۸ " مدرسہ " بھٹ پورہ گورکھپور - - صہ

۲۹ " مدرسہ " ناگ پور سرکل عکہ - - صہ

۳۰ " مدرسہ " شمس پورہ ضلع ایٹہ - - صہ

۳۱ " مدرسہ " بڑہ باڑی - - - - صہ

۳۲ " مدرسہ " دوی تنشی - - - - صہ

۳۳ " مدرسہ " کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ صہ

۳۴ " مدرسہ " ویر پیر منظفر گڈھ صہ

۳۵ بنام مدرسہ ووڈر ضلع ڈیرہ غازی خان صہ

۳۶ " مدرسہ کوسی ضلع گیا - - - - سے

۳۷ " پنشن امام مسجد اہلحدیث کوچہ قابل عطار دہلی سے

میزان - - - ۱۸۴ر - ۳۰۲-۸-۰

میزان کل خرچ	سفر خرچ	تعداد تنخواہ	نام واعظین
معہ	سے	دعہ	مولوی عبداللہ صاحب
معہ	سے	دعہ	مولوی شمس الدین صاحب
مہ عہ ۵ر	ہے ۵ر	دعہ	مولوی عبدالرزاق "
دعہ ۱ر	عہ ۱ر	عہ	مولوی رشید احمد صاحب
عہ ۳ر	۳ر	عہ	مولوی عبدالمجید صاحب
دعہ ۵ر	عہ ۵ر	عہ	مولوی نصیر الدین "
عہ ۸ر	عہ ۸ر	سے	مولوی عبدالمجید مالدہی
صہ	صہ	۸	مولوی بہرام صاحب پشاوری

میزان ۶ر ما معہ ۱۱۷-۶-۶ روپے

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر سہ۔ کرایہ دفتر عہ۔ ٹکٹ برائے روانگی ڈاک عہ۔ خاکروب ۲ر

میزان کل خرچ ۱۳ر اسا سہ ۴۶۳-۱-۶

کمی ۳ر ۹ ہے ۲۶۲-۳-۶

حمید اللہ فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

گورنمنٹ میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ انبالہ شہر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مذکورۃ الصدر ادارہ میں دھات کے کام یعنی مشینوں کی درستی، خراد، فٹنگ، قالب سازی اور لوہے کو ڈھالنے کا کام، نیز برقی یا مکینکل طاقت سے چلنے والی مشینوں کا استعمال جدید طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ موٹر کاروں کی درستی و مرمت بھی عنقریب نصاب تعلیم میں شامل کی جائے گی۔ نیز مکینکل ڈرائنگ اور ٹکنیکل اصول نصاب کا جزو اعلیٰ ہیں۔ نصاب کی میعاد چار سال ہے اور داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ورنیکولر فائنل کا امتحان ہے۔ میٹرکولیشن پاس امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ مذکور میں داخلہ کی درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں پہنچ جانی

اطلاع

۱۱/۳۱ ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ اعجازِ اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ، اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔ محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۹/۳ امرتسر

سرمہ نور العین

۲/۲۵ (مصدقہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵/۳۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ۔ ۱۲/۳ ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے۔ اس کے دو قطرے بالائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے جدید طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ۔ باہ۔ مثانہ۔ جریان۔ رقت منی۔ بدخوابی۔ بدہضمی۔ عورتوں کے جملہ عوارض سوکھنا۔ زردی۔ لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

مسیحائی گوہر طب۔ اس کتاب میں نہایت زود اثر نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۳۳/۵۱

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ر آدھ پاؤ ۱۲ر۔ پاؤ بھر ۴ر مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبد الشکور صاحب اٹاوہ

میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے:

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں:

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

ہندوستانی ہیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں، اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھ جھنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پڑبال، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۲؍ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲؍ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلےٰ بیش قیمت موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت دس روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

۲/۱۴

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؍ ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۵؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتاب الروح

علامہ عبد الہادی مصری کا اردو ترجمہ۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اکسیر عثمانی

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا، روہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲؍۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

تحفۃ الاحوذی

شرح جامع ترمذی (مع متن)

مصنفہ حضرت العلامۃ مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارک پوری

اس شرح میں ترمذی کے متعلق تمام ضروری اور مفید امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً ہر ایک راوی کا ترجمہ۔ ہر حدیث کی تحقیق صحۃً وضعفاً۔ تساہلات امام ترمذی پر تنبیہ اور اس کا بیان۔ ہر اشکال کا حل خواہ اسنادی ہو یا متنی۔ وفی الباب کے تحت میں ہر حدیث مشار الیہ کی تخریج۔ ہر حدیث کی تحقیق اور وضاحت کے ساتھ تشریح۔ بیان علل حدیث، امام ترمذی کے کلام کی توضیح۔ بیان مذاہب میں ہر مذہب کے دلائل کا بیان اور مذہب راجح کی تائید و نصرت، وغیرہ تمام مفید اور ضروری باتیں بسط کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ ہر ایک اہل علم و طالب علم کے پاس اس کا موجود رہنا ضروری ہے۔

اب تک اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں۔ اور جلد رابع زیر طبع ہے۔ قیمت جلد اول و ثانی فی نسخہ للعہ۔ جلد ثالث للعہ۔ علاوہ محصول وغیرہ

نوٹ۔ تینوں جلدوں کے خریدار سے صرف بارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ (ملنے کا پتہ)

حکیم عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارک پور۔ صوفی پورہ ضلع اعظم گڈھ

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت مل سکتی ہے

مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے جسمیں انکی اخلاقی تصویر اسطرح عریاں نظر آتی ہے کہ بے حیائی و بے غیرتی بھی شرمندہ ہو جاتی ہے آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھ کر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب صفحات ۲۷ تقطیع ۲۰×۳۰ قیمت فی نسخہ ۵؍ تقسیم و اشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سیکڑہ ایک کتاب کیلئے ۶؍ کا ٹکٹ بھیجئے۔

پتہ ملنے کا (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الہامات مرزا

مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹؍

مرقع قادیانی اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ ۳؍

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۸؍

نکاح مرزا جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳؍

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۔؍

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۔؍

ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadmuslim.de

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانئے ست دھرم۔ بٹالہ

موصوف کے نام اور زور دار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں۔ جن کے مضامین کو پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ رادھا سوامی کے موجودہ اوتار اور گدی نشین گورو مہاتما آنند سروپ صاحب جی مہاراج کو اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ:

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنؤ نواسی پنڈت آتمانند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید منشیہ کرت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں"

اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپے خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ اس کی ہر سطر قیمت سے زیادہ قیمتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ست دھرم پرچارک منڈل۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

آریوں اور مرزائیوں کی تردید میں

ردبستان قادیانی	۳ آنہ
معذرت نامہ مرزا	۵ آنہ
عیسیٰ اور یسوع	۳ آنہ
تحقیق آریہ	۴ آنہ
ازالہ مادہ	۲ آنہ
الہامی دعائیں	۳ آنہ

مینیجر رسالہ "المائدہ"۔ لاہور

اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بلنظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم

دافع آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔ پھولا۔ روز کوری۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گر جانا۔ ابتدائی موتیا بند۔ تمام امراض کو نہایت مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت دی جاوے گی۔ قیمت فی شیشی عہ۔ محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم سید نیک عالم شاہ زیدی مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ (پنجاب)

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپکٹس مفت۔

مینیجر

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوےٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۸؍

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶؍

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱؍

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوےٰ۔ جس میں بتایا ہے کہ مرزائی اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت صرف ۱؍

تحفہ میلاد النبی

مرتبہ مولانا ابی احمد علی

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت معلوم کر کے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کرنا اور ان رسومات قبیحہ سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل کی مجالس میں رائج ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ پتہ ذیل پر بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھیے بلکہ ہو سکے تو زیادہ ٹکٹ بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور تبلیغ کا ثواب حاصل کیجئے۔

مفت

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ahmadimuslim.de

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعوے تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ کو بھی یہی دعوے ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بہت سے نمونے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ ۵ر

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کو اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ رسالہ ہذا بفضلہ لاجواب ہے۔ قیمت ۳ر

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے۔ پھر مرزا صاحب اور میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کرنے کیلئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۴ر

ہندوستان کے دو ریفارمر

مرزا صاحب اور سوامی دیانند صاحب کی شیریں کلامی درباره دیگر مذاہب کے راہبروں کے۔ قیمت ۲ر

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قیمت صرف ۴ر

فیصلہ مرزا } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر

علم کلام مرزا ۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا

گیا ہے۔ آجتک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ اس سے پہلے کوئی اس جیسا رسالہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت ۸ر

بہاء اللہ اور مرزا } ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بہاء اللہ ایرانی کی تعلیم سے فائدہ اٹھا کر متعدد دعوے کئے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۶ر

شہادة القرآن } مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے۔ عا

الخبر الصحیح } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سرینگر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

کاویہ علی الغاویہ } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے۔ ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک بینظیر کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ دوم ۱۲ر کتابت طباعت اعلےٰ۔

غائت المرام } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس رسالہ میں قاضی صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

تائید الاسلام } یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں بھی مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ **دفتر اہلحدیث امرتسر**

صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (سوائے تفاسیر اردو عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو

۳۱ مئی تک جاری رہے گی

ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر۔ **منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرت سر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا ؛

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ؛

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا ؛

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے ؛

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ؛

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے ؛

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا ؛

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۳۱

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	لـــعہ
عام خریداران سے "	۵ر
ششماہی "	۲ر ۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ	
فی پرچہ "	۲ر

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر

بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ فاضل مالک اخبار "اہلحدیث" امرت سر ہونی چاہیئے ؛

امرتسر ۔ ۲۷ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۳۱ مئی سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جان تک کرتے ہیں سنت پر فدا اہلحدیث (نظم) ص ۱
انتخاب الاخبار .. .. ص ۲
خاتم النبیین .. .. ص ۳
اخلاق نبویہ .. .. ص ۶
رسول کا شان اور مسلم کا ایمان .. .. ص ۸
مسلمان کی تصویر قرآن اور حدیث میں .. ص ۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ص ۱۱
فتاوی .. .. ص ۱۳
حضرت شیخ الکل محدث دہلوی پر افترا پردازی ص ۱۳
متفرقات .. .. ص ۱۴
ملکی مطلع .. .. ص ۱۵
اشتہارات .. .. ص ۱۷-۲۰

جان تک کرتے ہیں سنت پر فدا اہل حدیث

ہو کے شرک و کفر و بدعت سے جدا اہل حدیث
گلشن توحید کے ہر شاخ پر ہیں مثل گل
جن سے رہتا آیا ہے آباد باغ اسلام کا
تھے امام و مجتہد ہر ایک سنت پر فدا
کون الگ ہی دین میں افراط سی تفریط سے
سنکے احکام خدا، اقوال و افعال نبی
قول و فعل غیر سے کسطرح رکھیں واسطہ
دست قدرت میں خدا ہی کے ہے جب ہر ایک شی
کہہ کے الا اللہ منہ سے قول سی پھرتے نہیں
اہل سنت میں نہ ہونا انکا کیونکر مان لیں

جان تک کرتے ہیں سنت پر فدا اہل حدیث
اور گل توحید میں بوئے وفا اہل حدیث
وہ یہی ہیں عندلیب خوش نوا اہل حدیث
ہر ولی اللہ کا مسلک رہا اہل حدیث
ہر زباں پر آئیگا بے ساختہ اہل حدیث
ہوتے ہیں خم بہر تسلیم و رضا اہل حدیث
جب ہیں شیدائے حدیث مصطفٰے اہل حدیث
غیر کو کیونکر کہیں حاجت روا اہل حدیث
کرتے ہیں پابندی عہد وفا اہل حدیث
لاکھ کہتا ہو کوئی کہ ہیں جدا اہل حدیث

عامل سنت سے کینے کا سلیماں ہی ثبوت
جو یہ کہتے ہیں کہ ہے فرقہ نیا اہل حدیث

(سلیمان)

... کی سیاسی ... ہندوستان کے کسی جبہ پوش پیر گدی نشین کے حالات زندگی ۔ جن کو پڑھ کر ایک شریف آدمی انگشت بدندان رہ جاتا ہے ۔

انتخاب الاخبار

مقامی حالات

امرتسر گرمی سخت پڑ رہی ہے تمام دن تو گرم لو چلتی رہتی ہے۔ مگر رات کو خنکی ہو جاتی ہے؛

— مجلس اہلحدیث کٹڑہ حکیماں امرتسر نے ۲۶-۲۷ مئی کو تبلیغی جلسے کئے۔ جسمیں مرزائیت کی تردید کی گئی؛

— چونکہ شہر میں پانی کی سخت قلت واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے بلدیہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے مزید ٹیوب ویل (پمپ) لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس سکیم پر تقریباً پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوگا؛

— بلدیہ نے بیس ہزار روپیہ گلی کوچوں کی مرمت کے لئے منظور کیا ہے۔ (خدا معلوم سڑکوں اور گندے نالہ کی صفائی کی طرف توجہ کب ہوگی)

یادرفتگان

دہلی کے معزز و مشہور حکیم غلام کبریا خانصاحب عرف بھولے خاں حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ رحمہ اللہ

— ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ رحمہا اللہ

آتش زدگی کی وارداتیں

منٹگمری میں آگ لگ جانے سے ۸ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ تقریباً بیس ہزار لگایا جاتا ہے؛

— علاقہ سندھ میں میرپور کے نزدیک ایک قصبہ میں کئی مکانات اور ایک مسلم خاندان جس کے ۸ ممبر تھے۔ آگ کی نذر ہو گیا؛

— گوڑگاؤں کے نزدیک ایک موضع میں آگ لگ جانے سے ۷ اشخاص اور کئی مویشی ہلاک ہو گئے۔ اور بہت سے آدمی مجروح ہوئے؛

— دہلی میں صرف ۲۵ مئی کو چھ مختلف جگہوں پر آتشزدگی کی وارداتیں ہوئیں؛

— ناگپور میں سیکرٹریٹ کا دفتر مع ریکارڈ کے جل کر راکھ ہو گیا۔ تقریباً پندرہ لاکھ روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے؛

تصادم کی وارداتیں

لاہور جڑانوالہ روڈ پر دو موٹر لاریوں کا آپس میں تصادم ہو گیا۔ بیس سواریاں مجروح ہوئیں۔ ایک لاری بالکل پاش پاش ہو گئی۔ پولیس نے ایک ڈرائیور کو گرفتار کر لیا۔ دوسرا فرار ہو گیا؛

— لندن کے قریب دو موٹر لاری اور موٹر سائیکل کا تصادم ہو گیا۔ ۵ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے؛

مصنوعی بارش

برلن کے سرکاری ماہرین زراعت نے ایک مقام پر تین سو ساٹھ فٹ بلند بادلوں کی جانب توپیں داغ کر مصنوعی طور پر بارش برسائی؛

ناظرین اخبار! سب سے پہلے

حساب دوستاں

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے۔ ضرور ملاحظہ فرمائیں

"منیجر"

مختصرات

امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر ہوور پھر پریذیڈنٹ بننے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہے ہیں؛

— حکومت یونان نے غیر ملکی مصنوعات کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

— آگرہ میں گرمی کی شدت کی وجہ سے سن سٹروک کی کئی وارداتیں ہو گئیں؛

— شہزادہ اعظم جاہ ولیعہد ریاست حیدرآباد دکن چھ ہفتہ ورنگل کے جنگلات میں شکار کھیلتے رہے۔ آپ نے ۳۴ شیر، آٹھ ریچھ، ۴ مگرمچھ اور دیگر کئی جانور شکار کئے؛

— بنارس ہندو یونیورسٹی کے ایک کلرک نے پچاس ہزار روپیہ غبن کیا ہے؛

— پیپلز بنک جو پنجاب کا مشہور ترین بنک دیوالیہ قرار دیا گیا ہے؛

— جاپان کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ دوان طانگ اور ڈسٹیکو کے مقامات پر جاپانی افواج کا چینی افواج سے تصادم ہو گیا۔ تین سو سے زائد چینی ہلاک ہوئے۔ اور ۶ جاپانی ہلاک اور تین مجروح ہوئے؛

— معاصر البلاغ (بیروت) حاکی ہے۔ کہ گذشتہ اپریل میں پانچ انگریز ساحل جدہ پر اترے تھے۔ وہ جاسوسی کے شبہ میں قتل کر دیئے گئے؛

— انجمن اہلحدیث ملتان کا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۶ مئی بڑی شان و شوکت سے ہوا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ و مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولانا ظفر علی خاں۔ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ مولوی نور الٰہی وغیرہ نے شرکت فرمائی؛ (نامہ نگار)

— امریکہ میں ایساناس نامی ایک ریاست ہے جسمیں ۴½ لاکھ آدمی فاقہ کشی پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جنمیں سے اکثر بیمار ہوتے جاتے ہیں،

— ریاست جے پور کی پولیس نے دو ڈاکو گرفتار کئے ہیں۔ جن کے قبضہ سے ایک بندوق ایک ریوالور اور سات ہزار روپیہ کے مسروقہ نوٹ برآمد ہوئے؛

— گھڈیانہ (ریاست کشن گڑھ) کا ٹھاکر نرساور سنگھ جو اپنی دہرم سالہ میں محصور تھا۔ ریاستی فوج کی گولیوں سے مع اپنے لڑکے کے مر گیا؛

— ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ پنڈت جواہر لعل نہرو کو رہا ہونے کے بعد نظر بند کر دیا جائیگا؛

— کابل میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک کمپنی قائم ہوئی ہے۔ جو تازہ ادویات کو سستے داموں پر مہیا کرے گی؛

— کابل کے فوجی مدرسہ میں ایم ٹکاگا کی ایک جاپانی استاد مقرر تھے۔ جو اب مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان کا نام عبداللہ رکھا گیا ہے +

نشان حج مرزا۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ صحیح احادیث کی رو سے مسیح صادق کی نشانی حج کرنا ہے۔ جو مرزا کو نصیب نہیں ہوا۔ قیمت ۳ر محصول ایک (منیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷ - صفر ۱۳۵۴ھ

تتمہ مرزا نمبر

گذشتہ اخبار مرزا نمبر تھا - یہ مضمون اسی کے لئے لکھا گیا تھا - مگر گنجائش نہ ہونے سے رہ گیا - چونکہ ضروری اور مفید ہے - اس لئے یکجا درج کیا گیا ہے - امید ہے - ناظرین بھی اسکو تمامہ دیکھیں گے (مدیر)

خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

(از منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار)

بیسیوں آیات وصدہا احادیث سے بعبارت النص ثابت ہے - کہ سرور کائینات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص بھی نبی بنا کر نہ بھیجا جائیگا - مگر خدا بھلا نہ کرے غیر صادق - زر پرست مدعیوں کا - کہ انہوں نے اس عقیدہ میں رخنہ ڈالنے کی پوری جد وجہد کی ؟

منجملہ غیر صادق مدعیان کے - مرزا غلام احمد قادیانی ہیں - جنہوں نے اپنے ہم مشرب مدعیان سابق کی نقالی کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرکے اسلامی وحدت کے شیرازہ کو بکھیرنے اور پراگندہ کرنے کی طرح ڈالی وہ تو بیج بو کر چلے گئے - اور خدا جانے روحانی ہسپتال کے کس درجہ میں پڑے ہوں گے - مگر ان کا ڈالا ہوا بیج پھل لایا - جس سے وہ کانٹے دار جھاڑیاں پیدا ہوئیں کہ دامان اسلام آج ان کی منحوس ونامبارک نوکوں سے چھلنی ہوا جاتا ہے ؟ اللھم ایّد الاسلام والمسلمین ؟

اس فرقہ ضالہ کی طرف سے حضرت ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کو توڑنے کے لئے جسقدر نامبارک کوشش اور پر از فریب ومغالطہ کارروائی عمل میں آئی ہے - اس کی مفصل تردید ہم پاکٹ بک محمدیہ بجواب پاکٹ بک مرزائیہ کے باب ختم نبوت میں بخوبی کر چکے ہیں ؟

مگر یہ لوگ آئے دن اپنی تحریفات کو اخبارات میں شائع کرکے اپنے نامۂ اعمال کی گٹھڑی کو بوجھل بنانیکے شائق ہیں - اس لئے ان کی تحریفات کے جواب میں یہ سطور اخبار میں شائع کرنے کی حاجت ہوئی ؟

الفضل قادیان مورخہ $\frac{9}{20}$ ۲۸ - اپریل ۳۵ء میں یہ مضمون شائع ہوا ہے کہ :-

" از روئے احادیث آنحضور کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے "

مضمون نگار نے سب سے پہلے آیت خاتم النبیین میں تحریف معنوی کی ہے کہ :-

" خاتم کے معنے مہر کے ہیں - مہر کی اصلی غرض تصدیق کرنا ہے - لہٰذا خاتم النبیین کے معنی مصدق النبیین کے ہوئے "

اس کے جواب میں ہم آیت کا صحیح ترجمہ خود مرزا صاحب کی کتابوں سے نقل کر دیتے ہیں - ملاحظہ ہو " ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں - مگر وہ رسول اللہ ہے - اور ختم کرنیوالا نبیوں کا - یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے - کہ بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئیگا " (مرزا جی کی الہامی کتاب موسومہ ازالہ اوہام ص ۶۱۴ و ص ۲۵۲ طبع اول)

صاف واضح ہے - کہ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو بند کرنیوالا کے ہیں -

تفسیر نبوی صلعم :- ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - الاتعلمون ان رب الرحیم المتفضل سمی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہٗ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰)

ترجمہ از مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور در کتاب النبوۃ فی الاسلام ص ۱۴۰ :-

" محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک شخص کے باپ تو نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں - کیا نہیں جانتے - کہ خدائے کریم ورحیم نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بغیر استثنا کے خاتم الانبیاء قرار دیا - اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور تفسیر آیت مذکور فرما دیا - کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں "

یہ عبارت بھی صاف ہے - کہ خاتم النبیین کے معنی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے " نبیوں کو ختم کرنیوالا " کئے ہیں -

صاف حدیث ہے " انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین

لانبی بعدی (مشکوٰۃ کتاب الفتن فصل ثانی) یعنی "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہوں گے" (جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ معمار)

(ازالہ اوہام ص ۱۹۹ طبع ۱ ط ۲)

لفظ خاتم از روئے کتب لغات

خاتم کسی چیز کو اسطرح بند کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ اس سے بند شدہ شے نہ خارج ہو سکے۔ نہ مزید داخل ہو سکے۔ یہاں تک کہ مہر توڑ دی جاوے۔ جیسے لفافہ بند کرنا یا پارسل یا بوتل چونکہ بند عموماً لاکھ کی مہر سے کیا جاتا ہے۔ یا مہر کندہ نگینہ کو نقش کرنیسے اس لئے مجازاً اس مہر یا نگینہ کو بھی خاتم کہا گیا ہے۔ ایسا ہی بباعث اس کے کہ نگینہ اکثر اوقات ہاتھ کی انگوٹھی میں جڑا ہوا ہوتا ہے۔ بدیں مناسبت انگوٹھی کو بھی خاتم کہا جاتا ہے۔ یہ سب مجازی معنی ہیں۔ لفظ خاتم بحسب الوضع حقیقی معنوں میں صرف بند کرنیکے معانی رکھتا ہے۔ یہی مفہوم اس کے جملہ مجازی معنوں میں بھی موجود ہے۔

قرآن پاک سے ایک مثال

کفار کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا پر افترا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

"فان یشاء اللہ یختم علی قلبک ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ الآیۃ (شوریٰ ع ۳ پ ۲۵)

اگر خدا چاہے۔ تو اس کا اترنا بند کردے۔ پر وہ بند نہیں کرتا۔ کیونکہ ...... وہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل اپنے کلمات سے کرتا ہے"

(براہین احمدیہ مصنفہ مرزا صاحب ص ۵۵۳)

لفظ مہر و خاتم از کتب مرزا

"وید کی رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے"

(حقیقۃ الوحی ص ۳)

اسی مطلب کو دوسری جگہ مرزاجی نے بدیں الفاظ ادا کیا ہے:۔

(۱) "وید کا پرمیشر ابتدائے زمانہ کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنا الہام نازل کرنیسے عاجز ہو جاتا ہے" (چشمہ معرفت ص ۱۳۷)

(۲) "میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا، لڑکی پیدا نہیں ہوا۔ میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا" (تریاق ص ۱۵۷ ط ۱، ص ۳۷۹ ط ۲)

(۳) خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے۔ یعنی ایسا خلیفہ جو سب کے آخر آنیوالا ہے" (چشمہ معرفت ص ۳۱۸)

(۴) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت خاتم الشرائع ہے" (چشمہ معرفت ص ۲۲۴)

خاتم النبیین از کتب لغت

(۱) ومن اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم الخاتِم والخاتَم وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ (تاج العروس) یعنی آپ کے اسمائے شریفہ سے خاتِم و خاتَم ہیں۔ جس کے معنی ہیں۔ کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔

(۲) الخاتِم والخاتَم من اسماء النبی صلے اللہ علیہ وسلم وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ای اٰخرھم (تہذیب الازہری بحوالہ البیان)

اسی کے قریب قریب جملہ کتب لغت میں مرقوم و موجود ہے۔

آیت خاتم النبیین کی مختصر سی تشریح کے بعد ہم مرزائی مضمون نگار کی چند قابل جواب تحریفات کا جواب لکھتے ہیں:۔

تحریف مرزائی (۱) ہم درود شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا کی ویسی ہی رحمت طلب کرتے ہیں۔ جیسی ابراہیم اور اس کی آل پر ہوئی یعنی دیگر رحمتوں کے ساتھ ساتھ نبوت بھی (مفہوم)

الجواب ۔ اگر درود شریف پڑھنے سے تم لوگوں کا یہی مفہوم ہوتا ہے۔ تو تم سے بڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنیوالا۔ اور تمہاری اس دعا سے بڑھ کر بد دعا شاید ہی کوئی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ افضل و اتم شریعت عطا ہوئی۔ کہ جملہ انبیاء کی شریعتیں مل کر بھی اس پایہ کی نہ ہوں۔ پھر تمہاری یہ کستقدر گستاخی ہے۔ کہ باوجودیکہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر جو اعلیٰ و احسن کامل و مکمل شریعت آنحضرت کو عطا ہوئی۔ تم اس کی عوض آنحضرت کے لئے ایسی شریعت چاہتے ہو۔ جو ابراہیم کو ملی تھی۔ اتستبدلون الذی ھو ادنیٰ بالذی ھو خیر۔ آہ سے

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو!
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ماسوا اس کے یہ کیا لغویت ہے؟ کہ خدایا محمد صلعم کو ابراہیم جیسی نبوت دے۔ حالانکہ آپ سید المرسلین ہیں۔ باقی رہا یہ کہ جسطرح آل ابراہیم کو نبوت دیگئی اسیطرح آل محمد کو دیجائیگی یہ خیال بھی از سرتا پا مجنونانہ ہے۔ درود شریف سے یہ مفہوم نکالنا بچند وجہ باطل، لغو اور بیہودہ ہے:۔

(۱) نامہ نگار نے خود لکھا ہے۔ کہ "انبیاء سابقین کی طفیل سے کوئی شخص نبی نہیں بنا" ایسا ہی مرزا جی نے حقیقۃ الوحی ص ۲۸ پر لکھا ہے۔

"حالانکہ امت محمدیہ میں باعتقاد شما وہی نبوت ہی جو آنحضرت کی پیروی سے ملے۔ (ملاحظہ ہو اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۶۴، ۶۵ استفتاء حقیقۃ الوحی)

اندریں صورت درود شریف میں تمہارے جیسے داناؤں کا یہ مانگنا کہ الٰہی ہمیں وہ نبوت عطا کر جو انبیائے سابقہ کو ملی تھی۔ ایک ایسا لغو مطالبہ ہے۔ کہ لا نظیر لہ ولا مثال لہٗ۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تو یہ بھی رحمت ہوئی تھی۔ کہ انہیں صاحب کتاب و شریعت نبی ہوئے۔ کیا امت محمدیہ میں بھی تم لوگ قرآن کے بعد کسی دوسری شریعت کی آمد کے طالب ہو؟ پھر تو قادیان سے ڈیرا اٹھا کر ایرانی نبی کے ہاں اڈا جماؤ۔ کہ وہ صاحب کتاب نبی ہونیکا بھی مدعی ہے۔ اگر درود شریف میں شریعت والی نبوت کو تم مستثنےٰ کرتے ہو۔ کیونکہ ایسا دعوےٰ مرزا کے نزدیک کفر ہے۔ (ملاحظہ ہو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) تو فرمایئے۔ یہ استثناء کس بنا پر ہے۔ اگر خاتم النبیین والی آیت اور لانبی بعدی والی حدیث سے ہے۔ جیسا کہ خود تم نے لکھا ہے:۔

جوابات قضانی - عیسائیوں کی تردید میں ایک لاجواب رسالہ (۵۹۲) صفحے - قیمت ۹/ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

"ہم کہتے ہیں - کہ لانبی بعدی شرعی نبی کے لئے روک ہے - غیر شرعی آسکتا ہے "

تو یہی جواب ہمارا ہے کہ اس آیت و حدیث میں ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی بندش ہے - جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں - خود مرزا صاحب کی زبان سے مزید سننا چاہو - تو سنو!

(۱) لانبی بعدی میں نفی عام ہے " (ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

(۲) "الاتعلمون ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا خاتم الانبیاء بغیر استثناء "

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۰)

(۳) "خدا نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت پر ختم کردیا " (قول مرزا الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

آمدم بر سر مطلب: - درود شریف سے اجرائے نبوت پر استدلال کرنا محض بیہودہ کھینچ تان ہے - معلوم ہوتا ہے - کہ مرزائی محرف کی نظر الفاظ "کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم" پر ہے وہ لفظ "کما" سے "مشابہت تامہ" سمجھ رہا ہے - حالانکہ

"یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک جگہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق (یا مشابہت مفہوم) نہیں ہوتی - بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری پر اطلاق کردیتے ہیں الخ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۰ حاشیہ ط ۱ ط ۲)

خلاصہ جواب یہ کہ درود شریف میں جن رحمتوں کو طلب کیا جاتا ہے - وہ نبوت کے علاوہ ہیں - وجہ یہ کہ "قرآن شریف: - آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت پر ختم کرچکا ہے "

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲ طبع اول)

از انجملہ آیت خاتم النبیین کے مفہوم کو اُلٹنے کے لئے ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے - کہ :-

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضہ کو مخاطب کرکے فرمایا فیکم النبوۃ والمملکۃ الخلافۃ فیکم والنبوۃ (حجج الکرامہ صفحہ ۱۹۷ وکنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۹)

جواب - پہلی روایت حجج الکرامہ و کنز دونوں میں موجود ہے - مگر دوسری صرف کنز العمال میں ہے - لہٰذا مضمون نگار کا اسے حجج الکرامہ کی طرف نسبت کرنا جھوٹ ہے !

دوسرا فریب یہ ہے - کہ پہلی روایت کے بعد ساتھ ہی حجج الکرامہ میں لکھا ہے - "واخرجہ البزار در سندش محمد عامری ضعیف است" جسے مرزائی محرف نے چھوا تک نہیں - حالانکہ اس کا فرض تھا - کہ ختم نبوت کی متعلقہ صریح وبیّن آیات کے مقابلہ پہ اپنی روایت کو مدلل تو بڑی بات ہے کم از کم اس کے چہرہ سے اس بدنما داغ کو مٹاتا - مگر افسوس کہ اس نے اپنا فرض ادا نہ کرکے اپنی سیاہ اعتقادی کو اور بھی تاریک کردیا ہے - ہم علے الاعلان کہتے ہیں - کہ یہ سیاہ داغ جو اس جعلی روایت کے ماتھے پہ کلک قدرت نے نقش کیا ہے - اس کے دور کرنے میں مرزائی صاحبان کبھی کامیاب نہ ہوں گے !

الغرض یہ روایت از روئے سند صحیح نہیں پھر اس پر لطف یہ کہ درایۃً بھی اسکا کذب عیاں ہے وجہ یہ کہ یہ الفاظ حضرت عباس کو مخاطب کرکے کہے گئے ہیں - حالانکہ بنو عباس میں اس کے بعد آج تک کوئی شخص بھی نبی نہیں ہوا - باقی رہے - مرزا قادیانی وہ تو ہیں ہی مغل (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۳ تذکرۃ الشہادتین)

البتہ ایک طرح سے یہ روایت درایۃً صحیح ہوسکتی ہے یعنی بعد صحت سند کے آنحضرت صلعم کا مطلب یہ لیا جائے - کہ چونکہ حضرت عباس خاندان بنی ہاشم سے آنحضرت صلعم کے چچا ہیں - لہٰذا فیکم النبوۃ سے مراد نبوت محمدی لی جائے - اور یقیناً اگر یہ روایت صحیح ہو - تو آنحضرت کا یہی مطلب ہے - دلیل یہ کہ :-

" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمادیا - کہ میرے بعد کوئی نبی (ہوکر) نہیں آئیگا "

(کتاب البریۃ حاشیہ صفحہ ۱۳۴)

ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے -

" حضور نے فرمایا ہے " تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ما شاء اللہ ..... ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء اللہ .... ثم تکون ملکا جبریۃ فیکون ما شاء اللہ ... ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ -

چنانچہ اس کے مطابق خلافت راشدہ قائم ہوئی - پھر اس کے بعد دولت بنوامیہ وعباسیہ کی سخت گیری کا زمانہ آیا . . . . اس کے بعد ضروری تھا - کہ کوئی آسمانی شخص پیدا ہو - وہ مرزا صاحب ہیں " (مفہوم)

الجواب - حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں کسی نئے نبی کے پیدا ہونیکا ذکر بلکہ اشارہ بھی ہو - صاف الفاظ ہیں - کہ میرے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی - اس کے بعد شاہی اس کے بعد جبری حکومت اس کے بعد پھر خلافت منہاج نبوت پر - پہلی خلافت منہاج نبوت والی خود تمہیں مسلم ہے - کہ خلافت راشدہ ہے - دوسری خلافت یا تو وہی ہے - جس کا خود اس روایت کے راوی کو خیال ہے - یعنی حضرت امام عمر ابن العزیز رضہ کی خلافت یا ہمارے زمانہ میں سلطان عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یا آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی رضہ کی - تبلایئے اسمیں نبوت کا کہاں ذکر ہے؟ اُس لفظ پہ انگلی رکھئے - اے جناب نبوت تو بعد آنحضرت صلعم کے بند ہو ہی چکی - تمہارے مسیح موعود کو تو اس حدیث کی رو سے خلافت بھی نہیں پہنچ سکتی کیونکہ یہاں اس خلافت کا ذکر ہے - جو عدل وانصاف کی رُو سے خلافت راشدہ کے مطابق ہو تمہارے حضرت صاحب تو ساری عمر بقول خود "یاجوج وماجوج" کی چوکھٹ پر جبیں رگڑتے رہے ! شرم شرم - شرم !

آگے چلو! ایک دلیل یہ دیکھنی ہے - کہ حدیث میں ہے:

"ابوبکر خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی"

(کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۲۸)

الجواب - کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۲۸ میں اس روایت کو

ــــــــــــــ

(۱) قادیانی مدعی نے اس عبارت کو پیش تو کیا - مگر یقین ہے کہ نحوی قواعد سے اسپر غور نہ کیا ہوگا - اسلئے ہم اس کو محض تفہیم کے لئے توجہ دلاتے ہیں (بقیہ صفحہ ۲ کالم اول)

شان قرآن - مصر کے ایک فاضل نے عجیب طریق سے قرآن کریم کا منزل من اللہ ہونا ثابت کیا ہے - رسالہ ہذا اس کا اردو ترجمہ ہے - قیمت ۵ ؁ محصول ۱؎ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

تلاش کرنا کیجیے۔ اس کی تو جلدیں ہی ۹ نہیں ہیں بہرحال یہ حوالہ غلط ہے۔

البتہ یہ روائت کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۷ پر موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہے۔

هٰذَا الحدیثُ اَحَدُ مَا اُنْكِرَ یہ حدیث ان میں سے ایک ہے۔ جن پر انکار کیا گیا ہے۔

یعنی روائت ہی موضوع نہیں بلکہ جھوٹی سے بھی ایک درجہ اُتر کر جھوٹی۔ لہٰذا مرزائی محرف کا اس جیسی روائت سے نبوت کاذبہ پر استدلال کرنا ہمارے لئے تو مسرت کا مقام ہے۔ آہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

ذرا ٹھہریئے۔ لو ہم اس روائت کو چند منٹ کے لئے بطور فرض محال صحیح تسلیم کر لیتے ہیں تاہم مرزائی استدلال غلط کا غلط رہتا ہے۔ جو استدلال مرزائی نامہ نگار اس روائت سے کر رہا ہے یعنی امت محمدیہ میں آنحضرتؐ کے بعد نبوت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵)

گو ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ سمجھنے پر توجہ نہ کریگا۔

الا ان یکون نبیؐ میں نبی مرفوع ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کان تامہ ہے۔ پس تقدیر عبارت یہ ہوئی کہ ابوبکر خیر الناس بعدی الا وقت کون نبی یعنی ابوبکر میرے بعد سب لوگوں سے اچھا ہے۔ مگر جو وقت کوئی نبی ہو۔ پھر وہ خیر الناس نہ ہوگا۔

حالانکہ وقت تکلم بالحدیث نبی موجود ہے۔ اس وقت بھی ابوبکر خیر الناس ہے۔

مدعی فائدہ یہ کہے کہ ابوبکر کی خیریت نبی سے مسلوب کی گئی ہے۔ سب سے نہیں۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ ایسے موقع پر ان مصدریہ ظرف ہوتا ہے۔ جس کی عبارت بنانے کو وقت کون سے تعبیر کی جاتی ہے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ یہ حدیث اصول روائت ہی سے غلط نہیں۔ قواعد نحویہ کی رُو سے بھی غلط ہے۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث)

جاری ہے۔ روائت کے الفاظ اس مفہوم کے متحمل ہی نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح مرزائی مستدل ایمان و دیانت سے کورا ہے۔ اسی طرح علوم خادمہ صرف و نحو سے بھی نابلد ہے۔

تحقیق بالا سے صاف عیاں ہے۔ کہ یہ روائت بصورت صحیح ہونے کے بھی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اور نہ ہی اجراء نبوت پر دلیل۔

خلاصہ کلام یہ کہ:۔

"ختم اللہ برسولنا النبیین" (تحفہ بغداد صفحہ ۶ مؤلفہ مرزا صاحب) یعنی اللہ تعالیٰ انبیاء کے سلسلہ کو ہمارے نبی صلعم پر ختم کر چکا ہے۔

پس آپؐ کے بعد دعوٰی نبوت کرنیوالا انہی القابات کا مستحق ہے۔ جو خود مرزا صاحب نے تجویز کئے ہیں۔ یعنی:۔

(۱) "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"
(اشتہار مرزا جنوری ۱۸۹۷ء در تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۲)

(۲) "ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب کا فرجانتا ہوں" (اشتہار مرزا ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء در تبلیغ رسالت صفحہ ۲ ج ۲)

(۳) "نبی صلعم کے بعد نبی ماننا استخفاف شان محمدؐ، تکذیب کلام الہٰی، دلیری و گستاخی ہے"
(ایام الصلح صفحہ ۱۴۶)

(۴) "جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو۔ اس کو بے دین دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"
(تبلیغ جلد ۲ صفحہ ۴۴)

(۵) "(مدعی نبوت) ملعون۔ خسر الدنیا والآخرہ"
(صفحہ ۴۵ انجام آتھم)

(۶) "مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی، بدبخت مفتری" (صفحہ ۲۷ حاشیہ انجام آتھم)

مرزائیو! تحریرات بالا کے بعد الفاظ ذیل کے مرزا جی راقم ہیں:۔

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے۔ کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے۔ کہ وہ بعض اوقات جیسا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے

دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔"
(حاشیہ استفتاء صفحہ ۵۶)

اس کے بعد انصاف سے جواب دو۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ قانون قدرت کا معاملہ کن شخص جیسا رہا؟ انبیا کی طرح یا سخت دل ...... مجرموں جیسا؟ ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

خادم اُمت مرحومہ
محمد عبداللہ معمار امرتسری

اخلاقِ نبویہ

ناظرین کرام! آج تقریباً چودہ سو برس کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی ہستی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اسوقت تمام عربی قومیں وحشی مدنیت سے بالکل دور اور غیر مہذب تھیں۔ اخلاق فاضلہ سے ان کے کان بالکل ناآشنا تھے۔ باہم جنگ و جدال غارتگری اور قزاقی ان کے قابل فخر پیشے تھے۔ غرض تمام اطراف واکناف عرب جہالت کا مسکن اور ملجا و ماوٰی تھا۔ مختلف الاقسام بداخلاقیاں ان کی طبیعت میں راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں۔ جہالت کی ایسی تاریکی میں دنیا کی یہ بڑی ہستی ظاہر ہوتی ہے۔ اور تمام عربوں کی کایا پلٹ دیتی ہے۔ وہی عرب جو غیر خدا یعنی اصنام اور بتوں کے سامنے سرنگوں ہوتے۔ اور جبہ سائی کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد ان کی جبین نیاز رب کعبہ کے سامنے جھکنے لگیں۔ وہی عرب جن کے اندر ہمیشہ جنگ و جدال کی گرم بازاری رہتی تھی۔ باہم ایسے شیر و شکر ہو گئے۔ کہ تاریخ عالم اس کی نظیر سے خالی ہے۔ تمام برائیاں ان سے دور ہو گئیں۔ اور تمام اخلاق فاضلہ ان کی فطرت ثانیہ بن گئے۔ ترقی کی یہ چنگاری صرف عرب تک ہی محدود نہ رہی۔ بلکہ

ترکان احرار۔ جس میں ترک قوم کے مجاہدانہ و غازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں قیمت ۱۲/ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

آہستہ آہستہ تمام عالم پر محیط ہو گئی۔ اسی کا آج یہ نتیجہ ہے۔ کہ دنیا ترقی کی طرف نہایت سرعت کے ساتھ بڑھتی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ رحمۃ اللعالمین کا یہی معنی اور مقصود ہے؛

کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ جس وقت آپ دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو تمام کرۂ زمین کی آبادی ایک طرف اور آپ تن تنہا ایک طرف تھے۔ تمام دنیا والوں سے مقابلہ کے لئے آپ کے پاس کونسا ہتھیار تھا۔ کہ جس کے خوف سے عرب کے باشندے کچھ دنوں کے بعد جوق جوق اسلام میں داخل ہونے لگے۔ ظاہر ہے کہ آپ کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا۔ ہاں ایک ایسی چیز تھی۔ جو ہتھیار سے زیادہ موثر اور تیز تر تھی۔ وہ آپ کی تعلیم اور آپ کا اخلاق حسنہ تھا۔ آپ نے ان کو تعلیم دی کہ خدا ایک ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ صرف خدا کی عبادت کرو۔ ایک دوسرے کو قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ تمام عربوں کو ایک خاندان کی طرح باہم ملکر رہنا چاہیئے۔ بداخلاقی چھوڑ دو۔ اور اپنے نفس کو اخلاق حسنہ کے ساتھ مزین کرو۔ پہلے پہل تو وحشی عربوں نے اس فطری تعلیم کی طرف توجہ نہ کی۔ مگر آخر آپ کے اخلاق حسنہ نے اپنا اثر کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ان لوگوں نے آپ کی تعلیم کو بسر و چشم منظور کر لیا۔ اور اپنے بتوں کو توڑ پھوڑ کر آپ پر ایمان لائے۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات سے قبل سارا عربستان آپکا مطیع ہو گیا؛

آپ کی اخلاقی تعلیم اور اخلاقی کشش صرف بت پرست عربوں کے ہی ساتھ مخصوص نہیں تھی۔ بلکہ اخلاقی نور کی جلوہ گری دوسری قوموں مثلاً عیسائیوں اور یہودیوں پر بھی اسی طرح تھی۔ جس طرح بت پرست عربوں پر تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چندروز کے وعدہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ قرض لیا۔ ابھی وعدہ کا وقت کامل بھی نہ ہونے پایا تھا۔ کہ وہ یہودی آموجود ہوا۔ اور آپ سے روپے طلب کرنے لگا۔ آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا بیٹھو اللہ تعالیٰ دلاتا ہے تو دیتا ہوں۔ سبحان اللہ آپ کے کیا اخلاق تھے۔ مقام غور ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ابھی تو ایفائے وعدہ میں کچھ دن باقی ہیں یہودی نے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور آپ کے خاندان کے ساتھ بیہودہ باتیں منسوب کرنے لگا۔ لیکن حضور انور خاموش سنتے رہے۔ پھر اس نے حضرت کا دامن پکڑ لیا۔ اور کہا میں اس جگہ سے اسوقت تک آپ کو ہلنے نہ دونگا۔ جبتک کہ آپ میرا قرض ادا نہ کر دیں۔ آنحضرت صلعم اسی جگہ بیٹھ گئے۔ چنانچہ چند وقتوں کی نمازیں بھی آپ نے اسی جگہ ادا فرمائیں۔ یہودی برابر سخت کلامی سے کام لیتا رہا۔ اور آپ نرمی سے جواب دیتے رہے صحابہ کرام یہ حالت دیکھکر بہت غصہ ہوئے۔ حضور پرنور کی نظر بچا کر بہت غیظ و غضب کیا اس کو دھمکایا۔ اور اشارہ سے کہا۔ کہ جب باہر نکلیگا۔ تو خبرلی جائیگی۔ آپ نے یہ اشارہ دیکھکر صحابہ کو بلایا۔ اور فرمایا تم لوگ اس کو کیوں ڈراتے ہو۔ اور اس پر کیوں سختی کرنا چاہتے ہو۔ میں سختی کرنیوالا نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو تمام عالم کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یاد رکھو۔ میں نرمی، لطف و کرم اور رحم کرنیوالا نبی ہوں۔ یہودی نے یہ کلام سنکر کہا۔ یا رسول اللہ بات اصل یہ ہے کہ میں توریت میں محمد عربی صلعم کا ذکر، ان کی تعریف ان کا عدل و کرم، اخلاق فاضلہ اور صبر وغیرہ نیز ان کا قریش خاندان سے ہونا، یہ تمام باتیں مطالعہ کر چکا ہوں۔ جب آپ کی نبوت کا شہرہ سنا۔ تو مجھے کسی طرح یقین نہ ہوا۔ اور میرا یہ خیال تھا کہ قریش کے لوگ تو بڑے بڑے بہادر ہوتے ہیں۔ پھر ان میں ایسے اوصاف عالیہ کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا میں اسی امتحان کے لئے آیا تھا۔ فی الواقع جیسا میں نے پڑھا تھا۔ ویسا ہی آپ کو پایا۔ یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا؛

اخلاق کے جانچنے کا معیار یہ ہے۔ کہ کسی شخص کو اس کی قوت، طاقت اور قدرت انتقام کے وقت دیکھا جائے۔ کہ ایسے وقت میں اس شخص سے اخلاق حسنہ کا صدور ہوتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اگر کسی کو انتقام کی قدرت حاصل ہو۔ اور اس کا جانی دشمن اس کے قبضہ میں موجود ہو۔ پھر اگر وہ ایسے وقت میں انتقام نہ لے۔ اور معاف کر دے۔ تو بیشک ہم اس کو شجاع اور صاحب اخلاق حسنہ تصور کریں گے۔ اور فی الواقع یہ شخص اپنے زمانے کا صحیح معنی میں ہیرو ہوگا۔ اس بنا پر جب آنحضرت صلعم کی سیرت مبارک پر نظر ڈالی جائے۔ تو اس معیار پر بدرجہ اتم کامل نظر آتی ہے۔ بعض مستشرقین کا خیال ہے۔ کہ آنحضرت صلعم سے اخلاق حسنہ کا صدور جسطرح ایام جنگ اور میدان جنگ میں ہوتا تھا۔ اس طرح دوسرے موقعوں پر بہت کم ہوتا تھا۔ اس کی وجہ سے اسلام کی اشاعت میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ جیسا کہ تاریخ میں حضرات سے مخفی نہیں؛

فتح مکہ کے روز آپ نے اپنے ان تمام دشمنوں کے قصور معاف کر دیئے۔ جو آپ کے زبردست بانی دشمن تھے۔ اور خون کے پیاسے تھے۔ ان لوگوں نے ہر امکانی کوشش آپ کی بربادی اور دشمنی کیلئے وقف کر دی۔ لیکن آپ نے ان لوگوں کی معافی کا عام اعلان کر دیا۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ یہی دشمن جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ غزوہ اُحد میں ظالموں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بہت اذیتیں پہنچائیں۔ آپ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بُری طرح شہید کیا۔ خود حضور انور کا جسم مبارک زخموں سے چُور چُور ہو گیا تھا۔ کسی ظالم نے دندان مبارک بھی شہید کر ڈالا۔ صحابہ کرام سے یہ حالت دیکھکر رہا نہ گیا۔ عرض کیا۔ کہ ان کے حق میں دعائے بد کیجئے۔ خدا اس جاہل اور ناسمجھ قوم کو ہلاک و برباد کر دے۔ سرور کائنات حضور پرنور نبی کریم صلعم نے دست مبارک بلند کیا۔ اسوقت صحابہ کرام نے سمجھا۔ کہ غالباً طوفان نوح آجائیگا۔ یا آسمان سے آگ برسے گی۔ لیکن اس کے برعکس آنحضور نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا فرمائی۔ اللّٰھُمَّ اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے مجھ رسول برحق نہیں تسلیم کرتے۔ اس لئے مجھے ایذا و تکلیف

دیتے ہیں:-

اللہ اللہ صبر و علم اس کا نام ہے۔ باوجود یکہ الفونسا کو ایذا اور تکلیف دینے کی قدرت رکھتے ہوئے آپ نے ان کے لئے ہدایت کی دعا فرمائی۔ دنیا کی تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ فی الحقیقت یہی وہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہیگا۔ مقصد اس دعا کا یہی تھا کہ صرف اپنی قوم اور امت پر اچھا اثر پڑے۔ آنحضرت کے نزدیک ہر مسلمان برابر تھا۔ حضور کی نظر مبارک میں ہر مسلمان خواہ وہ بادشاہ ہو۔ خواہ غریب یکساں حالت رکھتا تھا۔ حضور کا برتاؤ جس طرح مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ ویسا ہی برتاؤ اور سلوک آپ نے یہودی اور عیسائی ہمنا اختمنا ساؤں کے ساتھ بھی کیا۔ اسلامی تاریخ کے صفحات اس کے شاہد ہیں۔ آپ نے کسی غریب کے ساتھ کھانا کھانے میں عذر کرتے۔ اور نہ کسی غلام وغیرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے۔ اگر کوئی غریب سے غریب دعوت کیوں نہ کرتا۔ قبول فرما لیتے۔ اور جو کچھ سامنے رکھتا "تناول فرما لیتے۔ اگر کوئی صحابہ وغیرہ بیمار پڑتے تو آپ عیادت کو تشریف لے جاتے۔ اور ہر ممکن خدمت کرتے۔ ایک یہودی کا لڑکا بیمار ہوگیا۔ حضور اس کی عیادت کو بھی تشریف لے گئے۔ آپ بچوں پر زیادہ شفقت فرماتے ان کے سروں پر دست شفقت پھیرتے۔ اور ان کو محبت سے پیار کرتے۔ بوڑھوں پر عنایت فرماتے بلکہ بوڑھوں اور بیواؤں کا سودا بازار سے خود خرید کر لا دیتے۔ جو راستے میں مل جاتا۔ اس کو پہلے خود سلام کرتے۔ ایک شخص حاضر ہوا۔ اور حضور کی ہیبت سے لرز گیا۔ حضور نے فرمایا کچھ خوف نہ کرو۔ میں بادشاہ نہیں۔ بلکہ قریش کی ایک غریب عورت کا فرزند ہوں۔ یہ سب کام آپ نے صرف اپنی امت کو عملی تعلیم دینے کے لئے کیا۔ ورنہ ہزاروں آدمی خدمت کے لئے موجود تھے۔ لہٰذا مسلمانوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی موجودہ اخلاقی حالت سدھاریں۔ اور رسول اللہ صلعم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔ ادبار کی تمام کالی گھٹائیں فقط ہماری بداخلاقی اور بے عملی کا نتیجہ ہیں۔ آج اگر ہم پھر خیر القرون کی طرف راغب ہوں۔ تو انشاء اللہ بہت جلد ہماری کایا پلٹ جائیگی۔ کیونکہ خدا کا یہی وعدہ ہے۔ وفقنا اللہ ایا کم وایا نا فقط۔

عبد الباسط متعلم جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد (مدراس)

رسولؐ کا شان اور مُسلم کا ایمان

اس پر فتن و فساد زمانے میں جتنے مذاہب بھی رائج ہیں۔ ہر ایک كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ کے علاوہ ایک دوسرے کے مذہب کی توہین و تذلیل کرتا کرتا یہاں تک ترقی کر جاتا ہے۔ کہ بانیان مذاہب پر بھی خوب سب و شتم سے برستا ہے۔ اس بدترین آزادی پر گو حکومت کی طرف سے کوئی سزا مقرر نہیں۔ مگر تاہم قانون قدرت ضرور ایسے دریدہ دہن کو بغیر سزا دیئے نہیں چھوڑتا جس سے ہر ایسے موقعہ پر مذہب و بانی مذہب کے صدق و کذب کا آشکارا ہونا بھی دنیا پر پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ یہ ایک خدائی فیصلہ ہے۔ جس سے کسی ذی فہم انسان کو انکار نہیں۔ اور نہ ہونا چاہیئے۔ آج کل جو بانیان مذاہب کی توہین کا بازار گرم ہے۔ اس کو بھی قانون قدرت کے فیصلے کے ماتحت ہی جانچنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر مرزاجی کو ہی لیجئے ان کو مقتدو رہبر ہر مسلم و غیر مسلم کذاب مفتری وغیرہ وشنام دہی اور نہایت قبیح الفاظ سے[1] یاد کرتا ہے مگر ایسا کہنے والوں پر منجانب اللہ کبھی کوئی گرفت نہیں ہوئی۔ علی ہذا القیاس یہی حال ہے۔ دیگر مذاہب کے بانیان کا۔ مگر ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین سید المرسلین کی عجیب شان شایان ہے۔ کہ جو بھی بدگوئی سے اٹھتا ہے۔ دنیا کی کوئی چیز بھی اس کو امن نہیں دیتی۔ اسی لئے وہ جلد از جلد سزایاب ہو کر ہمیشہ کے لئے داخل فی النار ہوتا ہے۔ جس سے مذہب اسلام و بانی اسلام علیہ السلام کی حقانیت کا بین ثبوت ملتا ہے۔ ذیل کا ایک ہی واقعہ عبرت کے لئے کافی ہے۔ حضرت ہبار بن اسود رضہ اپنے کفر کے وقت کی حکایت نقل فرماتے ہیں۔ کہ ابولہب اور اس کے بیٹے عتبہ نے جب شام کو تجارت کے لئے جانے کی تیاری کی۔ تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ تو عتبہ نے کہا۔ کہ میں محمدؐ کے پاس جاکر ضرور اس کو ایذا دونگا۔ چنانچہ وہ حضور کے پاس آکر حضور کو بہت سخت سست کہنے لگا۔ حضور نے اس کے حق میں اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک فرمایا یعنی اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو تسلط فرما۔ جب واپس آیا۔ تو ابولہب سے ذکر کیا۔ ابولہب بیٹے کو تا تو پھر اس نے تجھے کیا کہا۔ عتبہ بولا۔ کہ اس نے اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک۔ ابولہب نے کہا۔ اے بیٹا۔ واللہ اب میں تجھ سے ہرگز امن نہیں ہو سکتا۔ حضرت ہبار رضہ فرماتے ہیں۔ کہ پھر ہم شام کو چلے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسی جگہ پہنچے۔ جہاں شیر بہت تھے۔ پس ابولہب نے ہم سے کہا۔ کہ تم میری بڑائی اور اس حق کو جو تم پر ہے۔ خوب جانتے ہو۔ اس لئے میرے بیٹے عتبہ کی حفاظت کرنا تمہارا فرض ہے۔ کیونکہ میں محمدؐ کے کہنے سے ہرگز بے خوف نہیں ہو سکتا۔ تم اپنا سارا سامان میرے بیٹے کے گردا گرد جمع کر کے اس کے چاروں طرف اپنے فراش لگاؤ۔ حضرت ہبار رضہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے اسیطرح کیا۔ رات کو شیر آیا۔ اس نے سب کے چہرے سونگھے۔ جب اس کو وہ چیز نہ ملی جس کا وہ طلبگار تھا۔ تو

[1] یاد نہ ہو۔ تو عیسائیوں کا یہ شعر سنئے ؎
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دُنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بیحیائی آپ کی!

ahmadimuslim.de

معجم القرآن - یعنی الفاظ قرآنی جو حضور رسالت مآب ... (۵۹) ... (منیجر اہلحدیث)

سمت کر اس نے ایک ایسی جست لگائی - جس سے وہ سامان کے اندر چلا گیا - پھر عتبہ کا چہرا سونگھ کر ایک ہی جھٹکے سے اس کا سر توڑ ڈالا - اور چیر پھاڑ کر چلا گیا - اسی طرح اور بہت سے واقعات سے ثابت ہوچکا ہے - اور ہو رہا ہے - کہ ہمارے پیارے نبی سید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دریدہ دہنی کرنیوالا دنیا میں کبھی نجات نہیں پاتا - اور موجودہ دنیا میں اور نہ آخرت میں نجات پائیگا - کیونکہ یہ ایک خدائی فیصلہ ہے - جو ساڑھے تیرہ سو برس سے برابر چلا آرہا ہے اور چلا جائیگا - جس کو بجز تسلیم کرنے کے کوئی چارہ نہیں بس اسی معیار کے ماتحت مذہب اسلام کی صداقت معلوم کر لینی چاہیئے - لہذا میں مخالفین اسلام کو آواز بلند ہدایت کرتا ہوں - کہ وہ ہمارے پیارے نبی ہادی پر کبھی بھولے سے بھی لب کشائی نہ کریں - خواہ اندرون خانہ خود خلوت میں ہی کیوں نہ ہوں - کیونکہ وہ منعم حقیقی جو اس کا مولا ہے - وہ ہر جگہ خوب جانتا ہے قصوری ہندو نے ایسی ہجو کا ہی نتیجہ اٹھایا ہے - مسلم کو مال خرچ کر دینا - اولاد قربان کر دینا - اور ماں باپ فدا کر دینا - حتی کہ اپنی جان عزیز کو بے جان کر دینا - اس سے کہیں زیادہ تر آسان ہے - کہ وہ اپنے حبیب پاک رسول مقبول کی شان میں کوئی حقیر لفظ سنے - کیونکہ مسلم کو اس کے حبیب کا یہ فرمان ہے :- لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین - یعنی تم میں کا کوئی مسلمان نہیں ہوتا - تاوقتیکہ میں اس کے نزدیک اسکے باپ بیٹے اور دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں - مسلم کو اس کی ہرگز پرواہ نہیں - کہ ایک کے بدلے میں بیسیوں نفوس ضائع ہوں - بلکہ ہزاروں کروڑوں بھی نہیں دنیا میں جبتک ایک مسلم کی جان میں جان ہے - وہ اپنے حبیب پاک کی عزت و ناموس پر مٹنے کو ہر طرح تیار ہے - کیونکہ اس کو الا احدی الحسنیین حاصل کرنے کی بڑی تمنا ہے یعنی مارے تو بھی مقصود حاصل مارا جاوے تو بھی - مگر جب دونوں حاصل ہوں - تو موقعہ غنیمت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا - اس لئے میری مکرر ہدایت ہے - کہ سچے مذہب کے سچے ہادی پر لب کشائی کرنیوالا اپنی جان کو خواہ مخواہ خطرے میں نہ ڈالے - فقط - وما علینا الا البلاغ

خاکسار :-
احمد علی قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ

مسلمان کی تصویر قرآن اور حدیث میں

کہتے ہیں لوگ مسلمان تباہ ہیں
ہم کہتے ہیں مسلمان ہیں کہاں

روزانہ ہر خاص و عام کی زبان سے بعض ایسے جملے اور الفاظ سننے میں آتے ہیں - جن کو بولتا تو ہر شخص ہے - مگر سمجھتے تھوڑے ہی لوگ ہیں - کثرت استعمال نے ان کا ایک اجمالی مفہوم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا ہے - بولنے والا جب ان الفاظ کو بولتا ہے - یا سننے والا جب انھیں سنتا ہے - تو وہی مفہوم مراد لیتا ہے - جو ذہن میں جما ہوا ہے - لیکن وہ عمیق معانی جنکے لئے وہ الفاظ وضع کئے گئے تھے - جہلا کے دماغ تو درکنار اچھے خاصے تعلیم یافتہ حضرات کے دماغ بھی ان معانی سے خالی ہوتے ہیں - بطور مثال لفظ "اسلام" اور "مسلمان" کو پیش کرتا ہوں کس کثرت کے ساتھ یہ دونو الفاظ مستعمل ہیں اور کتنی ہمہ گیری کے ساتھ انہوں نے ہماری زبانوں پر قبضہ جما لیا ہے - مگر کتنے بولنے والے ہیں - جو ان کو سوچ سمجھکر بولتے ہیں - اور کتنے سامعین ہیں - جو ان کو سنکر وہی معانی مراد لیتے ہیں - جن کے لئے واضع نے انہیں وضع کیا تھا - غیر مسلموں کو تو جانے دیجئے - خود مسلمانوں میں ۹۹ فیصدی ایسی مسلمان ہیں - جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنے مذہب کو اسلام کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں مگر نہیں جانتے - کہ مسلمان ہونے کے معنی کیا ہیں اور لفظ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے - مسلمان کا لفظ ہر خاص و عام کی زبان سے سنا - لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا - اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا - لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا - کہ مسلمان کون قوم ہے - سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں - ان کی بنا پر خیال کرتا تھا - کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں - جس نے پتنگ بازی کبوتر بازی، مرغبازی، بٹیر بازی، قمار بازی، اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹرڈ کرا لیا ہو اور مسلمان اس کو کہتے ہیں - جس کا مایۂ ناز پیشہ گداگری ہو - قلاش ہو - دھوکہ باز ہو - ہیجڑا ہو - چور ہو - چغلخور ہو - بس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا :

صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا - مسلمان اس کو سمجھتا تھا - جو خوب موٹا تازہ ہو - رخسارے پر داڑھی کے بال ہوں - جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ پڑا ہو - سر پر عمامہ بندھا بندھا ہوا ہو - خوب لمبا چوڑا جبہ زیب بدن ہو - پیروں میں پائجامہ حد شرعی سے آگے بڑھا ہوا ہو - غرض یہ خیالات مدت سے دماغ کو پریشان کر رہے تھے - مگر کچھ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا - کہ یہ مسلمان کون حضرات ہیں - ایک دن کتب خانے میں کتابوں کی دیکھ بھال کر رہا تھا - کہ ایک نہایت قدیم کتاب دستیاب ہوئی - اس کا نام "قرآن مجید" ہے یہ وہ کتاب ہے - کہ آجکل مغربی دور سلطنت میں اس کا پڑھنا اور سمجھنا تہذیب کے خلاف تصور کیا جاتا ہے - کیونکہ اس مقدس کتاب کی تلاوت و قرأت سے اللہ سبحانہ وتعالی کے فرشتے بغیر اجازت لئے گھروں میں گھس پڑھتے ہیں - اس لئے لوگ اس کو نہیں پڑھتے - ہم نے اس کو پڑھنا شروع کیا - تو اس میں مسلمان کے اجزائے ترکیبی کی تشریح حسب ذیل جگہوں پر موجود تھی :-

ahmadimuslim.de

الٓمٓ ۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین ۔ الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون ۔ اولئک علٰی ھدی من ربھم واولٓئک ھم المفلحون (بقرہ ع ا پ ۱)

یہ وہ کتاب ہے ۔ جس میں کوئی بھی شک نہیں ہے متقیوں کے لئے رہنما ہے ۔ جو بن دیکھی باتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں ۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ اس میں سے صرف کرتے ہیں ۔ اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو تم سے پیشتر اُتریں ۔ ان سب پر ایمان لاتے ہیں ۔ اور آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں اپنے پروردگار کے سیدھے راستے پر اور یہی لوگ آخر کار کامیاب ہوں گے ۔"

دوسری جگہ :۔

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا وعلٰی ربھم یتوکلون ۔ (انفال پ ۹)

"سچے مسلمان تو یہی لوگ ہیں ۔ کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے ۔ تو ان کے دل مارے خوف وہیبت کے دہل جاتے ہیں ۔ اور جب اس کی آئتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ تو وہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں ۔ اور اللہ تعالٰی پر بھروسہ رکھتے ہیں ۔"

تیسری جگہ :۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون ۔ والذین ھم عن اللغو معرضون ۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون ۔ والذین ھم لفروجھم حافظون ۔ الا علٰی ازواجھم اوما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین (مومنون پ ۱۸)

"ایمان والے کامیاب ہوگئے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں ۔ اور بے ہودہ، نکمی باتوں سے منہ پھیرتے ہیں ۔ یہی لوگ ہیں ۔ جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں ۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مگر اپنی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر ان کو کچھ الزام نہیں ۔"

چوتھی جگہ :۔

انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولئک ھم الصٰدقون (حجرات)

" کامل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں ۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں ۔ اور پھر کسیطرح کا شک وشبہ نہیں کیا ۔ اور اللہ کے راستے میں جان ومال سے کوشش کی ہے یہی لوگ سچے مسلمان ہیں ۔"

پانچویں جگہ :۔

یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا ۔ اے ایمان والو ایمان لاؤ ۔

یعنی ایمان کی زندگی بسر کرو ۔ یا بالفاظ دیگر اگر عقیدہ کے اعتبار سے مسلمان ہوگئے ہو ۔ تو اپنے اعمال وافعال کے لحاظ سے بھی مسلمان ہو جاؤ ۔ اور جاہلیت وبددینی کفر وشرک کی ناپاک زندگی کو چھوڑ دو ۔

ان اجزاء کی ترکیب سے جس قسم کا مسلمان بنتا تھا ۔ اب ویسا مسلمان نظر نہیں آتا ۔

اسی کتبخانے میں ایک اور کتاب دستیاب ہوئی ۔ یہ حدیث رسول کی کتاب تھی ۔ اس کے بہت سے اوراق کو کیڑوں نے ضائع وبرباد کر دیا تھا ۔ کچھ اوراق بچ رہے تھے ۔ ان کو دیکھنے لگا ان ورقوں میں مسلمان کی اصلی وحقیقی تصویر مل گئی ۔ اس تصویر میں غضب کی دلفریبی اور بلا کی کشش تھی ۔ اب پتہ چلا ۔ کہ حضرت مسلمان تو عجیب وغریب شے تھی ۔

اس تصویر کو لے کر ایک زمانہ دراز تک ادہر اُدہر گشت لگایا ۔ شاہی محلوں میں تلاش کیا ۔ امیروں میں تلاش کیا ۔ مسجدوں میں کھوجا ۔ خانقاہوں میں ڈھونڈھا ۔ حکومت کے دفاتر میں جستجو کی ۔ کونسلوں میں تلاش کیا ۔ مگر آخر کار پریشانیٔ بسیار کے بعد معلوم ہوا ۔ کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہوگئی ہے ۔ دراز ریش ملے ۔ پیشانی پر سیاہ داغ والے ملے ، لمبے چوڑے عمامے سر پر باندھنے والے جبہ پوش حضرات سے ملاقات ہوئی ۔ بڑے بڑے دعوٰی والے صوفی ملے ۔ واعظ ملے ۔ مولوی ملے ۔ ناصح ملے لیڈر ملے ۔ مسلمان صورت ملے ۔ مگر مسلمان نہیں ملا ۔ وہ خوشنما رنگ جو گنبد خضرا کے مکیں (صلے اللہ علیہ وسلم) نے انسان کی نامکمل تصویر میں بھر کر اسے "مسلمان" کی دلکش ودلنواز صورت میں تبدیل کر دیا تھا ۔ ان میں وہ باطنی رنگ نہیں ہے ۔ یہ وہ ہیں جو گمراہ ہو چکے ہیں ۔ وحدت پرستی کو ترک کر کے مادہ پرستی کی جانب مائل ہو رہے ہیں ۔ یہ مسلمانوں کی وہ کاغذی تصویریں ہیں ۔ جن میں زندگی مفقود ہے ۔ اسلام کا مادہ لفظ سلم بفتحتین ہے ۔ اس کے معنی کسی چیز کے سونپ دینے، طاعت وانقیاد اور گردن جھکا دینے کے ہیں ۔ اسلام کے معنی بھی یہی ہیں ۔ کہ انسان اپنے پاس جو رکھتا ہے ۔ اللہ تعالٰے کے حوالے کر دے ۔ اس کی تمام طاقتیں اس کی تمام خواہشیں اس کے تمام جذبات اس کی تمام محبوبات غرض سر سے لیکر پیر تک جو کچھ اسکے اندر ہے ۔ اور جو کچھ اپنے سے باہر اپنے پاس رکھتا ہے ۔ سب کچھ ایک بخشنے والے (خدا) کے سپرد کر دے ۔ وہ اپنے تمام قوائے جسمانی ودماغی کے ساتھ خدا کے آگے سرنگون ہو جائے ۔ اور ایک مرتبہ ہر طرف سے منقطع ہو کر اور اپنے تمام رشتوں کو توڑ کر اس طرح اس کی چوکھٹ پر گردن رکھ دے کہ پھر کبھی نہ اُٹھے ۔ نفس کی حکومت سے باغی ہو جائے اور احکام الٰہیہ کا محکوم ومنقاد ہو ۔ اسی طریقہ کا نام "اسلام" ہے ۔ اور جو گروہ اس دستور پر چلتا ہے ۔ اس کا نام "مسلم" (مسلمان) ہے ۔ ان تصریحات سے اسلام اور مسلمان کی وجہ تسمیہ معلوم ہوگئی ۔ اب ہم سب لوگوں کو جنھوں نے مردم شماری کے موقع پر اپنے آپ کو مسلمان ع

[illegible]

آنکہ اسلام کا رہ گیا نام باقی ۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک الخ (محمد اسحاق راگھوپوری از جال پور ۔)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۵)

اطلاع } چونکہ پادری سلطان محمد خاں صاحب کیطرف سے تفسیر القرآن کا مضمون تین مہینوں سے نہیں آیا۔ اسلئے سردست دونوں صفحات اکمل البیان کو دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہ جلد ختم ہو۔ مصنف صاحب سے بھی درخواست ہے۔ کہ جلد ختم کرنے کی کوشش کریں ؛

گذشتہ پرچے میں مولانا اسمٰعیل شہید قدس سرہ کی عبارت نقل ہوئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب انبیاء و اولیاء کے سردار تھے۔ آج اسی کے متعلق ذکر ہے ؛

اور ص۵۵ میں فرماتے ہیں :۔

اب سننا چاہیئے۔ کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو۔ اور کسی کا محکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے۔ سو کرے۔ جیسے ظاہر میں بادشاہ۔ سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے۔ ان معنوں میں کہ اس کے سوائے کوئی سردار نہیں اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو۔ مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو۔ کہ اصل حاکم کا حکم اول اُس پر آئے اور اس کی زبانی اوروں کو پہنچے۔ جیسا ہر قوم کا چودہری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنے سے ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ بڑے لوگ اوّل کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں۔ اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں۔ سو اسی طرح ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں۔ کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں اُن کے محتاج ہیں ان معنے سے ان کو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں۔ بلکہ ضرور یوں ہی جاننا چاہیئے اور اُن پہلے معنوں سے ایک چیونٹی کا بھی سردار ان کو نہ جانیے۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرّف نہیں کرسکتے۔ انتہیٰ۔

نیز مولانا شہید مرحوم صاحب "تقویۃ الایمان" کتاب منصب امامت ص۳ میں فرماتے ہیں :۔

پس میگویم۔ کہ مقامات انبیاء و کمالات ایشاں ہرچند بسیار از بسیار است و خارج از حد شمار کہ ورا احصائے آں از مثل ما مردم کہ از احاد امتیم متعسر است بل متعذر "

یعنی پس کہتا ہوں۔ میں کہ مقامات انبیاء و کمالات ان کے ہرچند بسیار از بسیار خارج از حد شمار ہیں۔ اور ہم جیسے آدمیوں سے کہ احاد امت سے ہیں۔ اس کا احاطہ اور احصار دشوار ہے ؛

باقی کمالات و محامد انبیاء علیہم السلام خصوصاً جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مولانا شہید مرحوم کے کلام سے آیندہ انشاء اللہ العزیز ہدیۂ ناظرین ہونگے جس سے ثابت ہوگا۔ کہ یہ حق اعتدال اہل توحید متبع سنت ہی کا خاصہ ہے ؛

پس ناظرین پر سلمات مولوی نعیم الدین سے خود ان کی فریب کاری دربارۂ عطائے خزائن اور کنجیوں کی حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ کہ ہرگز کوئی عالم میں حق تعالےٰ کے خزانوں کا مالک و مختار اور متصرف نہیں ہوسکتا۔ الّا جسقدر جس کو مالک الملک عزشانہٗ کی طرف سے عطا ہو۔ چنانچہ حق تعالیٰ قرآن پاک سورہ شوریٰ میں فرماتے ہیں۔

لہٗ مقالید السمٰوٰت والارض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر انہ بکل شیئ علیم "

یعنی اسیکی پاس ہیں۔ کنجیاں آسمانوں اور زمینکی۔ پھیلا دیتا ہے۔ روزی جس کے لئے چاہے اور اندازہ کی روزی دیتا ہے۔ جس کے لئے چاہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے "

اور صحیح بخاری پارہ ۱۲ ص۱۲۹ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت (انتہےٰ)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ میں تمہیں دیتا ہوں۔ اور نہ میں تم سے روکتا ہوں۔ میں تو قاسم ہوں۔ جہاں مجھے حکم ہوتا ہے۔ میں صرف کردیتا ہوں ؛

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے

والمعنی لا اتصرف فیکم بعطیتہ ولا منع برائی۔ ای لا اعطی احداً۔ ولا امنع احدا الّا بامر اللہ "

یعنی اور معنی تصرف کرنے اور نہ روکنے کے عطیہ حق تعالیٰ کو اپنی رائے سے ہیں۔ یعنی نہ کسی کو عطا کرسکتا ہوں۔ اور نہ کسی کو منع کرسکتا ہوں۔ سوائے حکم اللہ تعالیٰ کے ؛

اور اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص۳۰۳ میں مرقوم ہے :۔

"عطا نیکنم من شمارا و نہ منع میکنم۔ شما یعنی از نزد خود من قسمت کنندہ ام۔ می نہم آنجا کہ امر کردہ شدہ ام و میدہم کسی را کہ میدہاند مراد دادن و نا دادن مال است یا تبلیغ وحی و علم و احکام است یعنی حق سبحانہ میدہد کسی را کہ میخواہد از علم و فہم و بخشندہ اوست سبحانہ و قسمت آں بدست من است۔ انتہیٰ ؛

یعنی میں تمہیں نہ دیتا ہوں۔ نہ منع کرتا ہوں تمکو اپنی طرف سے میں تقسیم کرنیوالا ہوں۔ جس کے لئے مجھے حکم دیا جائے۔ مراد دینے سے مال ہے۔ یا احکام وحی اور علم پہنچانا ہے۔ یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ دیتا ہے۔ جس کو چاہے علم و فہم دینے والا وہی حق سبحانہ وتعالیٰ ہے۔ اور تقسیم کرنا اس کا میرے ہاتھ میں ہے ؛

اور صحیح مسلم جلد ۲ ص۲۰۸ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔

فلسفہ عبادات :۔ جس میں اسلامی نماز کی روحانیت کی فلاسفی اور نوع انسان کے لئے اس کے فوائد کا بیان ہے۔ قیمت ۱ر (مینجر) (۱۹)

ahmadimuslim.de

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا مالك الا اللہ - یعنی فرمایا نبی کریم صلعم نے کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے "

اور صحیح بخاری پارہ ۱۲ صفحہ ۱۳۴ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

قال قام فینا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فذکر الغلول فعظمہ وعظم امرہ قال لا الفین احدکم یوم القیامۃ علی رقبتہ شاۃ لہا ثغاء علی رقبتہ فرس لہ حمحمۃ یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك وعلی رقبتہ بعیر لہ رغاء یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك وعلی رقبتہ صامت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك وعلی رقبتہ رقاع تخفق فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املك لك شیئا قد ابلغتك "

" یعنی کہا کھڑے ہوئے ہمارے درمیان میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے مال غنیمت میں خیانت کرنیکا ذکر فرمایا پس بڑا گناہ اور اس کے معاملہ کا بڑا سخت امر بتایا - فرمایا - میں تم میں سے کسی کو قیامت کے روز اس حالت میں نہ پاؤں - کہ اُس کی گردن پر بکری سوار ہو - اور وہ بول رہی ہو - اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو - وہ ہنہنا رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا - تجھکو احکام شریعت کے - اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو - وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے پس میں کہوں - کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا تجھکو احکام شریعت کے اور اس کی گردن پر کپڑے وغیرہ ہلتے ہوئے ہوں - وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے - پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں - تحقیق میں پہنچا چکا تجھکو احکام شریعت کے اور اس کی گردن پر کوئی چڑھا ہوا ہو وہ کہے یا رسول اللہ میری فریاد رسی فرمایئے - پس میں کہوں کہ تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں تحقیق میں پہنچا چکا - تجکو احکام شریعت کے "

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے -

ای من المغفرۃ لان الشفاعۃ امرہا الی اللہ

یعنی تمہاری مغفرت کا مالک نہیں ہوں - کیونکہ شفاعت کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے "

اور شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۲۸۹ میں فرماتے ہیں:۔

پس میگویم من مالک نیستم من مرترا چیزی را از خلاص دادن و دفع کردن این عذاب بتحقیق رسانیدم من ترا شریعت را - و رسانیدم و مبالغہ کردم در تبلیغ "

یعنے پس میں کہونگا - مالک نہیں ہوں میں تیرے لئے کسی چیز کی خلاصی دلانیکا اور اس عذاب کے دفع کر دینے کا - تحقیق پہنچا دیا میں نے تیرے لئے شریعت کو - اور خوب ترو ڑا دیا - میں نے - اور تو نے نہ مانا یعنی شریعت کے احکام پر عمل نہ کیا "

اور جناب شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مستند مولوی نعیم الدین تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۷۸ میں فرماتے ہیں :۔

در تفویض امر دین بہ پیغمبر سخن است تا بدیگری چہ رسد - مذہب صحیح آنست کہ امر تشریع مفوض بہ پیغمبر نمی باشد - زیرا کہ منصب پیغمبری منصب رسالت رسانیدگی ست نہ نیابت خداوند شرکت در کار خانہ خدائے آنچہ کہ خدا تعالیٰ حلال و حرام فرماید - آنرا رسول تبلیغ می کند - وبس از طرف خود اختیاری ندارد و اگر تفویض امر دین بہ پیغمبر شدہ - او را عتاب چرا شدہ - حالانکہ او را با وقع بسیار مثل اخذ فدا از اسارئ بدر و تحریم ماریہ قبطیہ و اذن دادن منافقین در تخالف از غزوۂ تبوک وغیرہ ذالک عتاب شدید واقع شدہ "

لیکن سپرد اور حوالے کر دینے پیغمبر کو دین کی باتوں میں تو کلام ہے - پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے مذہب صحیح اسمیں یہ ہے - کہ امر تشریعی حوالے پیغمبر کے نہیں ہوتا ہے - کیونکہ منصب پیغمبری منصب رسالت پہنچا دینا ہے - نہ نیابت خدا - اور نہ شرکت کارخانہ خدائے میں - جو کچھ کہ خدا تعالیٰ حلال و حرام کا حکم فرماتا ہے - اس کو رسول پہنچا دیتا ہے - اور بس رسول اپنی طرف سے کچھ اختیار نہیں رکھتا - اور اگر حوالے کر دینا امر دین کا پیغمبر کو ہوتا - تو ان کو عتاب کیونکر ہوتا - حالانکہ ان کو بہت سارے مواقع میں مثل اخذ فدیہ اسیران بدر اور تحریم ماریہ قبطیہ اور اجازت دینے منافقین کو تخالف غزوہ تبوک کے وغیرہ ذالک امور میں عتاب شدید واقع ہوا "

مولوی نعیم الدین کے اعلےحضرت بریلوی کے ملفوظ حصہ سوئم یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ صفحہ ۹ میں مرقوم ہے -

"نبی کلام الٰہی کے سمجھنے میں بیان الٰہی کا محتاج ہوتا ہے - ثم ان علینا بیانہ -

اب ناظرین کرام نے ملاحظ فرمایا - کہ اگر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقول مولوی نعیم الدین کے دنیا اور آخرت کے خزانوں کے مالک مختار ہوتے - تو جس کو جو چاہتے - بلا حکم خدا تعالیٰ کے دیدیتے - کیونکہ مالک مختار کسی کے حکم کا محتاج نہیں ہوتا ہے - حالانکہ نصوص احادیث صحیحہ اور ارشادات شارحین ائمہ دین سے واضح ہو چکا - کہ کسی شے کے مالک امر خداوندی میں نہیں ہیں - اگر مولوی نعیم الدین کو ان احادیث کشف و خواب میں کچھ گنجائش ہوتی - تو ضرور شارحین ائمہ کا کلام اپنی تائید میں پیش کرتے - یونہی کان دبا کر نکل نہ جاتے پس ان نصوص احادیث سے اعراض کرنیوالے خود اپنی آنکھیں پھوڑیں - اور سر میں خاک ڈال کر اپنے اندھے دل پر پتھر ماریں - اور اپنی بدبختیوں بدنصیبیوں کو سر پکڑ کر روئیں + (باقی دارد)

اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے

کاویہ علی الغاویہ:۔ مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب آسی - اسمیں مرزا صاحب کے متعلق تمام مباحث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے - اور تمام مدعیان نبوت و اصلاح کی قلعی کھولی گئی ہے قیمت حصہ اول عہ دوم ۱۲ر (مینیجر)

فتاویٰ

مطالبۂ تشریح ۲۹ - مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ - ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ اہلحدیث میں سوتیلی ساس کا نکاح دریافت کیا تھا۔ اس کے جواب میں صاف لکھا تھا کہ منکوحہ عورتوں کی سگی مائیں حرام ہیں۔ سوتیلی کی حرمت منصوص نہیں۔ (الا بالقیاس)

جائز یا ناجائز مدلل کسی حدیث کی کتاب کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ کیونکہ ہم نے ایک سوتیلی ساس کے ساتھ نکاح کرنا ہے۔

بہشتی زیور حصہ چہارم کے سنہ کی سطر ۱۴ میں ؟ مسئلہ درج ہے یہ مسئلہ ایک عورت ہے۔ اور اس کی سوتیلی لڑکی ہے۔ یہ دونوں ایک ساتھ اگر کسی مردسے نکاح کریں تو درست ہے۔

مولوی عبدالسلام و حافظ عبدالحی خریدار اہلحدیث ۱۱۶۰۰

جواب پہلا جواب کافی تھا۔ کہ سوتیلی ساس سے نکاح جائز ہے۔ بہشتی زیور کی عبارت مرقومہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ منکوحہ کے ساتھ سوتیلی ماں کو جمع کرنا بھی جائز ثابت ہوا۔ پس آپ بے کھٹکا نکاح کریں۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۴۰ - زید کی لڑکی ہندہ جس کی عمر اس وقت سولہ سال کی ہے۔ اور دو برس سے بالغہ ہے۔ اس کا نکاح نابالغی کی حالت میں زید نے عمرو کے لڑکے بکر کے ساتھ کر دیا۔ بکر بھی نکاح کے وقت نابالغ تھا۔ اس وقت بھی نابالغ ہے۔ اور تقریباً چار پانچ برس میں بالغ ہوگا۔

اب چونکہ بکر نابالغ ہے۔ اور ہندہ دو برس سے بالغہ ہو چکی ہے اسی بنا پر زید اور عمرو اور بکر ہندہ کے نکاح کو فسخ کرانا چاہتے ہیں اس لئے کونسی صورت ہو سکتی ہے؟ (سائل امان اللہ از بستی)

ج ع۱۴۰ - شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فتویٰ ہے کہ ولی نکاح ولی طلاق ہو سکتا ہے۔ اس لئے بوقت ضرورت روکے نابالغ کے باپ کو چاہیئے۔ کہ وہ نابالغ کی طرف سے خود طلاق دیدے۔ لڑکی کے ولی کو چاہیئے۔ کہ بعد طلاق فوراً کسی مناسب جگہ پر نکاح کر دے۔ ایسی حالت میں لڑکی کو ناحق روک رکھنا منع ہے۔ لقولہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارًا (الآیۃ)

نوٹ - صورت مرقومہ میں نکاح کرنیوالے بڑے ہی ظالم ہیں۔ جو فریقین کی عمر کا اندازہ نہیں کرتے ۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۴۱ - دو بہنیں حقیقی موجود ہیں۔ ایک بہن زید کے نکاح میں ہے۔ دوسری کو بھی عقد میں لا سکتا ہے یا نہیں ؟ از روئے شرع شریف

ج ع۱۴۱ - دو بہنیں ایک وقت ایک ہی شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ لقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین (الآیۃ)

س ع۱۴۲ - نجاست کی حالت میں پان یا حقہ استعمال کر سکتا ہے یا نہیں کلی کر کے ؟

ج ع۱۴۲ - نجاست سے مراد جنابت ہوگی۔ جواب یہ ہے۔ کہ جنابت کی حالت میں کھانا پینا حرام نہیں ۔ (۲ ر داخل غریب فنڈ)

س ع۱۴۳ - زید ایک نوجوان لڑکا ہے۔ وہ ایسی ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جس نے زید کی ماں کا دودھ زید کے سب سے چھوٹے بھائی کے ساتھ پیا ہے۔ کیا از روئے شرع دین متین میں زید کا نکاح اس لڑکی سے جائز ہے۔ جواب باحوالہ مستند کتاب سے ہو ۔ (راقم نامعلوم)

ج ع۱۴۳ - نص قرآنی ہے۔ واخواتکم من الرضاعۃ اس کے ماتحت نکاح مذکور جائز نہیں ۔ اللہ اعلم۔

س ع۱۴۴ - اسلامی جماعت یا مدرسہ میں بچوں یا طالبعلموں کو عسکریت کے قوانین قواعد وغیرہ یا یکلخت جمع یا منتشر ہونے کے واسطے بیگل یا سیٹی استعمال کیا جائے۔ عسکر کیواسطے ایسے آلے استعمال کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے ہو ۔

ج ع۱۴۴ - بطور امر مباح کے جائز ہے ایسے امور کی بابت ایک جامع حدیث شریف ملتی ہے۔ ذرونی ما ترکتکم (الحدیث)

یعنی جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم یا منع نہ کروں مجھ سے نہ پوچھا کرو۔ بلکہ اس امر کو جواز پر محمول جانا کرو۔ اللہ اعلم۔

(حق غریب فنڈ بذریعہ سائل)

(**نوٹ**) استفتاآت اسی قدر تھے (مفتی)

حضرت شیخ الکل محدث دہلویؒ پر افترا پردازی

حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رح کے متعلق بعض ہمارے متعصب پرست احباب نے چند ایسی افواہیں اڑا رکھی ہیں۔ جن کو کبھی بھی غیر جانبدار شخص یقین نہیں کر سکتا۔ اور انہی باتوں کو مدارس عربیہ کی ایہ ناز ہستیاں کسی موقعہ پر طلبہ کے ذہن میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ ابھی سے اس گروہ سے متنفر ہو جائیں۔ اور تقلید کی چار دیواری کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہنچے۔ مگر یہ معلوم نہیں۔ کہ ریت کی دیوار کبھی قائم نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ ذیل کی باتیں مدارس حنفیہ میں مشہور ہیں۔ اور رفتہ رفتہ عوام الناس تک پہنچ رہی ہیں۔ اس لئے میرا عین فرض ہے کہ میں کہیں عوام کو آگاہ کروں۔

نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ حضرت شیخ الکل فقیہ اعظم محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ ہدایہ شریف پر بیٹھ کر درس دیا کرتے تھے جب حنفی مذہب کا کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا۔ تو پیچھے سے نکال کر بتا دیتے تھے۔

حضرت فقیہ اعظمؒ کی بابت حضرت گنگوہی رح کو کشف ہوا۔ کہ وہ اپنے طلبہ سے بیان فرماتے ہیں حضرت شیخ الکل کا انتقال ہو گیا۔ اور قبر میں ان کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس مفتری و کذاب کو دونوں جہان میں رو سیاہ کرے۔ آمین ✻

اسلامی پردہ :- اس رسالہ میں شرعی پردہ کی حقیقت اور اس کی حکمت کو قرآن و حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے واضح کر کے مخالفین کو جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۴ مع محصول ۵ (منیجر)

ناظرین عظام آپ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر فیصلہ کریں۔ کہ یہ کہاں تک صداقت پر مبنی ہو سکتا ہے ۔ (نسیم الانصاری آئی الہ آبادی غفرلہ مراد آباد)

متفرقات

حساب دوستاں ۱۰ جون میں جن حضرات کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں - ان کو ملاحظہ فرما لینے کے بعد حتی المقدور جلد از جلد قیمت اخبار (فیس منی آرڈر قیمت اخبار میں سے ہی مجرا کر کے للعہ قیمت سالانہ یا عہ قیمت ششماہی) بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں یا اگر مزید مہلت درکار ہو - یا خریداری سے انکار ہو - تو ۲۷ جون سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیجدیں - ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا ؎

غریب فنڈ :- جن اصحاب کے نام اخبار جاری ہوتا ہے - ان کو میعاد ختم ہو جانے کے بعد مہلت وغیرہ نہیں دیجاتی - وہ اگر اخبار کا تسلسل جاری رکھنا چاہیں تو حسب قواعد داخلہ نئے سرے سے ارسال کر دیا کریں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا ؎

نوٹ :- جن نمبروں کے اوپر م کا نشان ڈالا گیا ہے - ان کی طرف سے ۱۵ جون تک قیمت اخبار بھی موصول ہونی لازمی ہے - ورنہ بعدہٗ اخبار بند کر دیا جائیگا ؎

۲۶۰ - ۵۶۷ - ۷۱۰ - ۸۱۳ - ۸۸۷
۱۵۰۲ - ۱۶۷۵ - ۲۳۷۱ - ۲۴۹۸ - ۲۷۰۷
۲۶۸۲ - ۳۵۳۷ - ۴۳۰۷ - ۴۳۹۸ - ۵۱۰۹
۵۵۳۷ - ۵۶۳۸ - ۵۷۱۳ - ۵۸۸۶ - ۶۰۶۶
۶۴۹۳ - ۶۹۲۴ - ۷۰۳۸ - ۷۰۷۷ - ۷۷۰۹
۷۸۷۳ - ۷۹۳۸ - ۷۹۷۳ - ۸۰۶۳ - ۸۳۹۹
۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ - ۸۷۶۷ - ۸۹۶۳
۹۰۳۹ - ۹۲۲۲ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۶۳
۹۴۹۴ - ۹۶۰۹ - ۹۶۸۹ - ۹۸۹۹ - ۹۹۳۰
۹۹۳۸ - ۹۹۴۹ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۱۱ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۰۷ - ۱۰۳۰۹ - ۱۰۳۱۴
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۳۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۵۰
۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۷ - ۱۰۶۶۸ - ۱۰۹۷۹ - ۱۰۵۴
۱۰۶۴۴ - ۱۰۸۹۶ - ۱۰۸۹۰ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۵۲ -
۱۰۹۵۳ - ۱۰۹۶۱ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۷۱ - ۱۱۱۷۷
۱۱۱۸۶ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۲۰۷ - ۱۱۲۰۲ - ۱۱۳۰۳ - ۱۱۳۱۰
۱۱۳۰۱۲ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۵۱۷ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۶
۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۰۸ - ۱۱۴۱۱ - ۱۱۴۱۷ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۱
۱۱۴۳۲ - ۱۱۴۸۷ - ۱۱۵۵۱ - ۱۱۶۳۱ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۷ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱
۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ - ۱۱۶۷۹ -
۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۸۳ - ۱۱۶۸۶ - ۱۱۶۹۱ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۷
۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۷۸۷ - ۱۱۷۸۹ -
۱۱۷۹۵ ؎

غریب فنڈ :- ۹۱۶۲ - ۹۸۳۹ - ۱۱۶۴۲ -

یاد حبیب کو تازہ کرنے کے لئے

اہلحدیث کا نبی نمبر

ملاحظہ فرمائیں - جس میں حضور انور صلعم کی سیرت مبارک پر مفصل حالات درج ہیں جنکو مختلف عنوانوں پر متعدد اہل قلم حضرات مثلاً قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم مصنف رحمۃ اللعالمین - منشی محمد سردار خاں صاحب امرتسری - مولوی حسن میاں صاحب پھلواروی - مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی - قاضی محمد اکمل صاحب قادیانی نے سپرد قلم فرمایا ہے - قیمت ۲ر محصول ڈاک ۱ر

مینیجر "اہلحدیث" امرتسر

میلاد محمدی مولوی محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے اس رسالہ میں قرآن شریف احادیث، اجماع - فقہ، اصول وغیرہ - نیز مذاہب اربعہ کے مسلم الثبوت حوالجات سے مروجہ میلاد کا بدعت اور ناجائز ہونا ثابت کیا ہے - قیمت ۲ر دفتر اخبار محمدی دہلی سے طلب کریں +

یادگار مرزا میں اشتہار آخری فیصلہ اخلاق مرزا و عقائد مرزا بیان کئے گئے ہیں - آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ ہے - قیمت مرقوم نہیں - پتہ ذیل سے

ملسکتا ہے :-
حکیم عبدالخالق ڈیروی - خطیب جامع مسجد اہلحدیث منڈی پتوکے ضلع لاہور +

مولوی حکیم محمد اسحق صاحب ساکن دہاراں ضلع سیالکوٹ جہاں کہیں تشریف رکھتے ہوں - فی الفور مجھے اطلاع دیں ؎ خاکسار غلام رسول مجاہد از کالا افغاناں ضلع گورداسپور -

تلاش نسخہ مجھے عرصہ سے پیشاب کے ہمراہ یورک ایسڈ آتا ہے - گاہے گاہے ریت بھی آتی ہے اور درد عرق النساء بھی تمام جوڑوں میں ہوتا رہتا ہے ناظرین میں سے کسی صاحب کو کوئی مجرب نسخہ یاد ہو تو مجھے اطلاع دیں ؎ راقم محمد شفیع اہلحدیث کھیوہ ضلع گجرات +

عزیز عطاء اللہ کو نسبتاً بہت آرام ہے کمزوری ابھی باقی ہے - پارہ ٹمپریچر بھی ابھی معتدل نہیں ہوا - مخلصین کی دعا سے بہت جلد مکمل صحت کا یقین ہے ؎

میری تکلیف بہن درد گھٹنہ کو ابھی بلکل آرام نہیں ہوا - چلتے وقت تکلیف ہوتی ہے - مخلصین سے دعا کی ضرورت ہے + ابوالوفا

شائقین تفسیر ثنائی اردو
کو
خوشخبری
جلد ششم بھی چھپ گئی

جن اصحاب کے پاس اس جلد کی کمی ہے - قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب فرمالیں قیمت عہ/ ۲ روپے فی جلد

مینیجر "اہلحدیث" امرتسر

مسیحائی گوہر طب - از حکیم محمد حسین صاحب سر درد، گردہ جیسے مشہور امراض کے لئے ۲۰۳ تیر بہدف نسخہ جات درج ہیں - قیمت ۸ر - (مینیجر اہلحدیث)

مُلکی مطلع

حجاز پر نعمۃ اللہ کی ناشکری

حجاز (مکہ مدینہ کا حصہ) عرب میں ایک ایسا حصہ ہے۔ کہ ہر کلمہ گو مسلم کو اس کی بہتری سے خوش اور ابتری سے ناخوش ہونے کا حق حاصل ہے۔ حکومت عرب کے زوال کے بعد ترک ملک عرب خصوصاً حجاز پر حکمران رہے۔

اس زمانہ میں کیا تھا؟ حدود شرعیہ کا رواج تھا۔ نہ چوری اور ڈاکہ کے انسداد کا انتظام۔ کسی حاجی کا لوٹے مارے بچکر آ جانا کسی ولی اللہ کی کرامت کا کرشمہ خیال کیا جاتا تھا۔ حدود شرعیہ کی بابت تو یقین ہو چکا تھا۔ کہ ترک یورپ کے دباؤ سے مجبور ہیں۔ یورپ چونکہ اجرائے حدود شرعیہ کا مخالف ہے اس لئے ترکی حکومت بھی مجبور ہے لیکن حجاز کیمتعلق خدائی غیرت نے جوش مارا۔ تو نجد سے بارانِ رحمت کو بادل اُٹھے۔ اور حجاز پر برسے۔ آج وہی حجاز ہے جہاں حدود شرعیہ اسی طرح جاری ہیں۔ جس طرح زمانہ خلافت راشدہ میں جاری تھیں۔ امن و امان کی بابت تو یہ حال ہے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی اعتراض نہیں کر سکتا؛

مسلمان اگر فروعی اختلاف سے قطع نظر کریں تو حکومت نجدیہ کو ساری دنیا کی اسلامی حکومتوں سے افضل اور بہتر ماننے میں ان کو تامل نہیں ہو سکتا اہل حدیث کی رواداری دیکھئے۔ ترکی حکومت حنفی تھی اس کے عمال مذہب سے بے پرواہ تھے۔ حجاز میں حدود شرعیہ کا اجراء نہ تھا۔ تاہم اہل حدیث گروہ ترکی حکومت کا اسی طرح خیرخواہ تھا جسطرح حنفی تھے ایام جنگ میں جانی اور مالی امداد کرنا اپنا فرض جانتا تھا۔ جس کا ثبوت دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر آج خاص خیال کے ہمارے چند حنفی دوست حکومت نجدیہ کی مخالفت میں اُدھار کھائے بیٹھے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتِ یمن (جو نیم شیعہ ہے) اور حکومتِ حجاز کی جنگ کے زمانہ میں یمنیوں کی فتح کی تمنا کرتے اور خواب دیکھتے تھے۔ آخر ہوا کیا؟ حصحص الحق

ناظرین حیران ہوں گے۔ کہ آج یہ بے وقت راگنی کیوں چھیڑی؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ لاہور کے پختہ حنفی اخبار سیاست کے مالک جناب سید حبیب صاحب نے ۱۷ تا ۲۳ مئی کے پرچوں میں جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ پر بہت کچھ اظہار غیظ و غضب کیا۔ جس کا ہر فقرہ اپنے ماقبل سے زیادہ تیز ہے۔ ہمارے خیال میں سید صاحب نے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں مخالفت کے باوجود بھی ایسے سخت الفاظ استعمال نہ کئے ہونگے جو آج ایک اسلام کے سچے خادم تاجدار کے حق میں لکھے ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کے پاس خاطر صرف نمونہ کے طور پر ایک فقرہ نقل کرتے ہیں جس کی شیرینی کا گواہ ہر ایک سامع اور صداقت کا گواہ ہر ایک حاجی ہوگا۔ چنانچہ سید صاحب لکھتے ہیں:۔

آہ! آج ابن سعود کی غداری کی وجہ سے نہ صرف جزیرۃ العرب بلکہ خود حجاز پر اسلام کی جگہ صلیب کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔

(۲۳۔ مئی صـ۳ کالم ۲)

اس فقرے کی صداقت کے لئے ہم آپ ہی کے ہمخیال بلکہ پیرادہ پیر بھائی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری اور ان کے ہمراہی بلکہ خلیفہ خاص ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری سے شہادت طلب کرتے ہیں۔ کیا آپ اسے منظور کریں گے؟

ہائے تعصب تیرا برا ہو۔ ہم اس قسم کی تحریر کا جواب نہ دیتے۔ مگر سید صاحب نے لگے ہاتھوں ہم پر اور جماعت اہلحدیث پر بھی سنگین الزام دہر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں یہ کہنے سے گریز نہیں کر سکتا۔ کہ مساجد کی بربادی اور بے گناہ مسلمان مردوں، عورتوں بوڑھوں اور بچوں کی عزت اور عصمت اور جان و مال کی بربادی ابن سعود کے ایسے گناہ تھے جن سے محض ہم عقیدہ ہونے کی بنا پر اہل حدیث کو چشم پوشی کرنا مناسب نہ تھا۔" (سیاست ۲۳ مئی صـ۳ کالم ۱)

اہلحدیث نے اگر ایسا کیا۔ تو محض نامناسب نہیں بلکہ سخت ناجائز کام کیا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اہل حدیث کی نگاہ آپ کی طرح باریک بین نہیں۔ وہ بیچارے سطحی خیال کے سیدھے سادے مسلمان ہیں۔ ان میں اتنی بینائی کہاں کہ وہ چیز دیکھیں جو آپ اتنی دور بیٹھے دیکھ اور لکھ رہے ہیں۔ اور دلیری سے حاجیوں کو گواہ پیش کرتے ہیں۔ جس کا اظہار آپ ان الفاظ میں کر رہے ہیں:۔

"آج جو لوگ حج کو جاتے ہیں۔ ان سے پوچھکر دیکھ لو۔ جدہ پر انگریزوں کی نائب قونصل احسان اللہ خان صاحب بہادر کی حکومت ہے۔ اور یوں ابن سعود کے ماتھے پر کلنک کا وہ ٹیکہ لگ چکا ہے۔ جس کی مثال اسلام کی تقریباً چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یعنی ارض مقدسہ حجاز کے اکثر حصوں پر نصاریٰ کی بلاواسطہ حکومت قائم ہو چکی ہے۔ مگر افسوس کہ اہلحدیث جماعت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔" (۲۳ مئی صـ۳ کالم ۱)

ہم سید صاحب کی صاف بیانی کی داد دیتے ہیں۔ مگر سب حاجیوں سے کیسے پوچھتے پھریں۔ آپ انہی دو بڑے حاجیوں سے شہادت دلوا دیں۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

"پیر صاحب علی پوری اور ڈاکٹر میر ہدایت اللہ امرتسری"

منشی احسان اللہ کو ہم جانتے ہیں۔ ان کی خدمت کی نوعیت بھی ہمکو معلوم ہے۔ لیکن اس خدمت کو حکومت کہنا خاص سید صاحب کی اصطلاح ہو۔ تو ممکن ہے۔ ورنہ اس کو حکومت کہنا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ منشی احسان اللہ صاحب ہندوستانی

تبویب القرآن ۔ مع حواشی تفسیر وحیدی ۔ اس میں قرآن مجید کے مختلف مضامین کی آیات کو مع ترجمہ یکجا جمع کیا گیا ہے۔ قیمت للعمر (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

حاجیوں کی تکلیفات سننے اور ان کا انتظام کرنے کے لئے حکومت انگریزی کی طرف سے مقرر ہیں۔ چونکہ موصوف عہدے پر متعین ہیں۔ اس لئے معزز سمجھے جاتے ہیں۔ مگر حکومتی اختیار کیا۔ ان کو تو حجاز میں بھی خاص اختیار نہیں۔ ہاں ہندوستانی رعیت کوئی کام خلاف منشا انگریزی حکومت کرے۔ تو اس کی نگرانی کرتے ہوں گے۔ اور بس اس طرح کے اختیارات تو ہر حکومت کے قونسل کو حاصل ہیں۔ فرانس کی ہو یا روس کی افغانستان کی ہو یا ایران کی کسے باشد۔ اس کو حکومت کہنا خاص سید صاحب کی اصطلاح ہو۔ تو تعجب نہیں۔

حاجیوں پر خفگی حاجیوں کا کثرت سے جانا بھی سید صاحب کو ناپسند ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"جب حجاج کم ہوئے تھے۔ تو ابن سعود کی عقل درست ہو گئی تھی۔ مآثر و مقابر کو اس نے درست کرا دیا تھا۔ لیکن خدا جانے مولویوں سے سمجھے۔ عبدالقدیر بدایونی جیسے لوگ دیکھ کر کہ کسی کے فتح سے حج کرنے سے انہیں مالی فائدہ ہوتا ہے۔ حج کو اٹھا دو رہے۔" (۲۳ مئی)

واقعی بہت برا کیا۔ کہ حج کرنے چلے گئے مگر ہم حیران ہیں۔ کہ سید صاحب جیسے بے لوث بکنے والے کی نگاہ اتنی دور بدایوں پر جا پڑی۔ اور پاس ہی علی پور کے مشہور صوفی حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کو یاد نہ کیا۔ جو ہر سال مع خدم و حشم حج کو جاتے ہیں۔ حالانکہ نماز با جماعت حرم میں نہیں پڑھتے۔ کیا اس کا نام سہو و نسیان ہے یا رعایت خاصہ؟

سید حبیب صاحب کی غیرت ملی کی ہم داد دیتے ہیں۔ لیکن واقعات کو ان کی رائے کے تابع نہیں کر سکتے۔ سلطان ابن سعود کی اسلامی ہمدردی کا ثبوت پوچھنا ہے۔ تو امام یمن سے پوچھئے۔ جن کو باوجود مکمل طور پر مغلوب ہونے کے آزاد کر دیا گیا۔ ورنہ آج قانون دول اور قانون شریعت کی رو سے نہ حکومت یمن ہوتی نہ امام یمن۔ نہ بانس ہوتا۔ نہ بانسری بجتی۔ سید حبیب صاحب یا کوئی اور ان کا ہمخیال خاص تاریخ اسلام میں نہیں۔ تاریخ دنیا میں اس کی مثال دکھائیں۔ تو ہم جانیں۔

سید صاحب! سلطان ابن سعود اسلامی خدمت میں ایسا منہمک ہے کہ آپ کو اور آپ کے ہمخیالوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ناظرین کرام قرائن بتا رہے ہیں۔ کہ ملک عرب زیر سایہ جلالۃ الملک بام ترقی پر پہنچیگا۔ انشاء اللہ۔ آپ لوگ دعا کرتے رہیں۔

اللّٰھم انصر من نصر دینک واخذل من خذل دینک۔ آمین!

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکام محکمۂ صحت عراق کی طرف سے ایک تار بدیں مضمون موصول ہوا ہے۔ کہ بمبئی اور کراچی سے آنے والے ہندوستانی مسافروں پر جو بندشیں ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کے متعلق عائد تھیں۔ حکومت عراق نے انہیں واپس لے لیا ہے۔ لیکن یہ بندشیں بنوزوڈیک (عرشہ) کے مسافروں پر بدستور عائد رہیں گی۔ اور ان کے لئے ہیضہ کا ٹیکہ لگوانا لازمی ہوگا۔ (لاہور ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء ۹۷۵)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت ہند کو مندرجہ ذیل مکتوب برطانوی نفیسہ بصرہ کی طرف سے موصول ہوا ہے:-

بمبئی سے جو مسافر یہاں آئیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ چیچک کے ٹیکہ کا سارٹیفیکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔

(لاہور ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء نمبر ۹۷۳)

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

انڈین ٹریڈ یونینز ایکٹ ۱۹۲۶ء کے ماتحت پنجاب میں جو ٹریڈ یونین درج رجسٹر کی گئی ہیں۔ ان کے ارکان و عہدیداران کی واقفیت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ گذشتہ سال کی مانند حکومت پنجاب نے پنجاب میں ان رجسٹرڈ یونینوں کے حساب کی مفت پڑتال کرانے کا انتظام کیا ہے۔ جو اس غرض سے صاحب رجسٹرار ٹریڈ یونینز پنجاب (ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب) لاہور کی خدمت میں درخواست کریں۔ لہٰذا جو ٹریڈ یونین اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی متمنی ہوں۔ اور ۱۹۳۴-۳۵ء کے حسابات کی مفت پڑتال کرانی چاہیں۔ وہ ۱۰ جون ۱۹۳۵ء سے پیشتر رجسٹرار کے پاس تحریری درخواست بھیجدیں۔

(لاہور ۲۳ مئی ۱۹۳۵ء۔ نمبر ۱۰۰۹)

مسلمانوں کا دور جدید

اور

ہندوستان کا مستقبل

(مؤلفہ و مرتبہ مولوی عبدالقیوم ملک صاحب بی۔ اے علیگ)

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جد و جہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ قیمت ۲؎

خون کے آنسو اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی موجودہ روش ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو فوراً روش بدل دینی چاہئیے۔ اور ان تدابیر پر عمل کرنا چاہئیے۔ جو انکی فلاح و بہبود کی ضامن ہیں اس کتاب میں ان تدابیر پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے قیمت ۸؎

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

مومیائی ۲۴/۵۱

مصدقہ علمائے اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ ۔۔۔ کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال ہوتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے۔ تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ عہ آدھ پاؤ ۲۴ پاؤ بھر ۴۸ مع محصولڈاک، ممالک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ
"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اسوقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔"
(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خاں صاحب ڈومریا گنج
"جن مریضوں کے لئے ۸ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ انہیں بفضل خدا بہت فائدہ ہے ایک چھٹانک کی اور ضرورت ہے۔ جسقدر جلد ممکن ہو۔ بھیجدیں۔" (۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-
حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مغلظات مرزا ۲/۴

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جسمیں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں نظر آتی ہے۔ کہ بیحیائی و بیغیرتی بھی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھکر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب صفحات ۲۰، تقطیع ۲۰/۲۶ قیمت فی نسخہ ۵ر تقسیم و اشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵ر آنہ کے ٹکٹ بھیجئے۔

ملنے کا پتہ: (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اکسیر عثمانی ۵/۱۲

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ روہے پرانی لالی، جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے لئے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ مع محصولڈاک

پتہ:- **ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ**

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۲/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:-
محمد اسحٰق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

صحابہ کرامؓ کی بیویوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کرنا ہو، تو

پیروی صحابیات

منظوم پنجابی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت ۸ر
دفتر اہلحدیث امرتسر سے

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید، رجسٹرڈ ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھ جینی، پرانی لالی، جالا، پھلی، جھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کا ٹکٹ بھیج کر منگوالو۔ اور آزما لو قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۴ر تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عللہ روپیہ تولہ (منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:- مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے +

تمام دنیا میں بے مثل ۳۲/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ، چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کتبخانہ انوار الاسلام امرتسر

[illegible] مصنفہ مولانا [illegible] الدین صاحب مرحوم جس میں عیسائیت کی [illegible] (۲۰۵)

سُرمہ نورُ العین ۲۱/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اِطّلاع ۲۱

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے۔ اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم، اور نفخ ہو جانا۔ کمی اشتہار یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ وبائی امراض، ہیضہ اسہال وچیش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سی سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل۔ دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت ۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۴ امرت سر

اہلحدیث بھائیوں کے واسطے بےنظیر تحفہ

سُرمہ مفید عالم ۲/۱۴

قیمت فی شیشی عہ

دافع آشوب چشم، دھند، جالا، غبار، پڑبال، ککرے، روز کوری، پھولا، نزول الماء، پلکوں کا گرجانا، ابتدائی موتیابند تمام امراض کے لئے مفید ہے تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف

ملنے کا پتہ حکیم سید نیک عالم شاہ بمقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

ضرورت ہے ۱۲/۱۰

سکول فار انیٹرپنیٹر لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلبا کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے۔ کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ دوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں ہے

پراسپکٹس مفت۔

منیجر

فتنہ خلق قرآن } خلیفہ مامون کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہل سنت میں بہت مباحثے ہوئے۔ مگر امام عبد العزیز بن یحیی رحمۃ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے۔ جو دربار خلافت میں ہوا تھا۔ اصل کتاب عربی میں تھی۔ مگر ابو یحیی عبد الغنی سوہدروی نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اور باب بندی بھی کی۔ غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶ر پتہ :-

دفتر اہل حدیث امرت سر

رسالہ تقسیم میراث } میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل و مدلل بیان کر کے ان کی مثالیں اور نقشہ جات دیکر رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر

ملنے کا پتہ

دفتر اہل حدیث امرت سر

کتب عملیات وتعویذات

قرآن کے عملیات } قرآن پاک کی عدیم النظیر اور زیر بحث عملیات کا یہ اردو مجموعہ متقدمین کی بہت سی معتبر اور مستند عربی تصانیف کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جن کا حوالہ ساتھ ساتھ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایک امر کے متعلق کئی کئی مجرب اور آسان عملیات درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً حب، حلال، بغض، تسخیر خلائق وجنات ہلاکت اعداء، دولتمندی، فراخ رزق، آسیب شناخت چور تقاضائے حاجات، حصول اولاد، تسخیر حکام، نظر بد حصول ملازمت، بدن کی کل بیماریاں، نورانیت قلب، زیادتی علم، قید سے نجات پانا۔ آئندہ حالات وغیرہ معلوم کرنا، غرض انسانی زندگی کی ہر ضرورت اور ہر مشکل کا روحانی اور رحمانی علاج اس کتاب میں مل سکتا ہے۔ قیمت مر

رسول اللہ کے عملیات } اس کتاب میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عملیات حدیث کی مستند کتابوں سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں ہر مقصد میں کامیاب ہونے ہر دکھ درد کے مٹانے اور ہر مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے عملیات نبوی درج ہیں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۵ر

کتاب التعویذات } مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی۔ اسمیں وہ تمام اعمال قرآنی وحدیثی جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو بزرگان دین مختلف مشکلات میں اپنا معمول بناتے تھے۔ قیمت صرف ۶ر

عملیات مشائخ } اسمیں اہل اسلام کے مشہور اولیاء اللہ کے عملیات اور وظائف دین و دنیا کی حل مشکلات کے لئے درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۶ر

ملنے کا پتہ :-

منیجر "اہلحدیث" امرت سر

توحید و تثلیث - جس میں کفارہ مسیح اور الوہیت مسیح کی مکمل تردید کر کے حقیقی نجات کا راستہ بتایا گیا ہے - قیمت ۴ر منیجر اہلحدیث امرت سر

ماہ ربیع الاول میں پڑھنے کیلئے قابل قدر علمی تحائف!

رحمۃ للعٰلمین یہی وہ کتاب ہے۔ جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وُہ قبولیت حاصل ہے۔ جو اور کسی کتاب کو نہیں ہو سکی۔ یہی وہ کتاب ہے۔ جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں۔ اور احناف بھی جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں۔ اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کر لیا ہے۔ اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے۔ جس کے مدّاح علماء بھی ہیں۔ اور فضلاء بھی، وکلاء بھی مؤرخین بھی اس کے ثناخوان ہیں۔ اور فلاسفر بھی محدّث بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اور مفسّر بھی۔ کتابت اور طباعت بہت اعلیٰ قیمت جلد اول عہ روپے جلد دوم عہ جلد سوم عہ۔

تاریخ المشاہیر اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں عالموں حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگالیں۔ تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانحعمریاں درج ہیں۔ اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے۔ ہر اردو خوان کا فرض ہے۔ کہ وُہ اسے منگا کر خود پڑھے۔ اور دوسروں کو سنائے تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے۔ مجلد عہ روپے بے جلد عہ

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز۔ اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسکِ حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں قابل دید ہے۔ کتابت طباعت عمدہ قیمت عہ۔

الجمال والکمال یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۷۴ صفحات قیمت عہ

سیرۃ ابن ہشام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق مکّی ومدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ضخامت ۵۱۲ صفحات عہ۔

خاتم الانبیاء مسمی بہ وجیز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری سیرت کی نہایت مستند کتاب، زاد المعاد، ابن ہشام حلویہ، سرور المحزون دروس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اُردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالاتِ پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات وجملہ سیر ومعجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں ضخامت ۲۸۰ صفحات۔ قیمت عہ۔

صدیق اکبر رضہ خلافت اسلامیہ کے علمبردار اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات اور عہد صدیق کے شاندار واقعات کا ذکر۔ از خواجہ عباد اللہ اختر قیمت عہ

الفاروق خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت وشوکت، دلیری وشجاعت وشہامت۔ ایثار واولوالعزمی۔ صداقت ومساوات، غیر قوموں سے حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق وعادات اور صاحب دولت وحکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات۔ ہر مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے۔ دنیائے اسلام کا نقشہ بھی ساتھ دیا گیا ہے۔ قیمت عہ

ذو النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عہد عثمانی کے واقعات قابلہ

ahmadimuslim.de

ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۴ر

اسد اللہ } حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری۔ آپ کے مبارک حالات زندگی۔ قیمت عہ

پیروی صحابیات } مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات (پنجابی نظم میں) قیمت ۸ر

سیف اللہ } حضرت خالدبن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

ازواج النبی } حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش تا وفات کے حالات عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ قیمت ۴ر

اشاعت اسلام یعنے دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا } بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت و صداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین و واعظین و مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے مؤلفہ فخرالہند مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت و طباعت اعلیٰ ضخامت ۵۳۶ صفحات قیمت ۱۲ر

تعلیمات اسلام } اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے جو حضرت مصنف کا ہی حق ہے۔ از مولانا حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی۔ کتابت، طباعت کاغذ بہت عمدہ۔ قیمت صرف دس آنہ (۱۰ر)

انتصار الاسلام } پنڈت دیانند جی سرستی کے دس اعتراضات کا جواب جو کہ اس نے مقام رڑکی مجمع عام میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۶ر

کائنات روحانی } جسمیں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عالم جسمانی کے لئے جیسا کہ زمین باعث زندگی و نجات ہے۔ اسی طرح کائنات روحانی کے قرآن حکیم کی تعلیم باعث زندگی و نجات ہے

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

جس میں انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت تین صد دوائیوں کے سربمہر نسخوں کو جنکی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں۔ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

قیمت صرف ۵ر

جواب ترکی بترکی } آریہ سماج کے ان اعتراضات کا جواب ہے۔ جو آریوں نے میرٹھ میں کئے تھے۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی۔ قیمت ۴ر

حجۃ الاسلام } اثبات توحید و رسالت کے بیش بہا مضامین۔ از مولانا محمد قاسم صاحب دیوبندی قابل دید رسالہ ہے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ، ضخامت ۴۰ صفحات۔ قیمت ۸ر

قبلہ نما } انتصار الاسلام کا دوسرا حصہ۔ استقبال قبلہ اور بت پرستی کا باہمی فرق۔ اور حقیقت استقبال قبلہ کی بیان فرما کر آریوں کے اعتراضات کو رد کر دیا ہے۔ قیمت ۸ر

سوانح ابوذر غفاری } مصنفہ مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی۔ ... حضرت ابوذر غفاری کی نتیجہ خیز و سبق آموز سوانح حیات ... کی تحقیق ہر مسلمان ... کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ضخامت ۱۳۸ صفحات قیمت عہ

حیات خضر } از مولانا سید اصغر حسین صاحب۔ خضر علیہ السلام کی سوانح از قرآن و احادیث و تواریخ صحیحہ۔ قیمت ۴ر

جمال القرآن } علم تجوید کا نہایت سہل رسالہ قیمت ۲ر

العقل والنقل } مولانا شبیر احمد صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جس میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی تعارض نہیں ہو سکتا۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ر

مہر نبوت } بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۴ر

غائیت المرام } اس میں قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے فرمایا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

جملہ کتب کے ملنے کا پتہ :-

دفتر "اہلحدیث" امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۲

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۷
عام خریداران سے ۵
۔ ۔ ششماہی ۳
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

لمعات برق - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
وہابیت پر بہتان - - - - - ص۳
بیانات مرزا صاحب - - - - - ص۴
لمعات برق ص۵ - جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے ص۶
حضرت سید القوم اور اخبار اہلحدیث - ص۸
اولا مستم النساء ص۹ - نمازیوں کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے ص۹
متفقہ فیصلہ متعلقہ شادی بیاہ ص۱۱ - اکمل البیان ص۱۱
بیعت بازی پر تبصرہ - - - - - ص۱۳
پنجابی اہلحدیثوں کی خدمت میں گذارش - ص۱۴
متفرقات ص۱۵ - ملکی مطلع - - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶-۲۰

"لمعات برق"

(مولوی برق صاحب بیاپوری کے قلم سے)

ہم قولِ محمدؐ سنتے ہیں، ہم قولِ محمدؐ کہتے ہیں
فرقت میں رسولِ برتر کی، الفت میں حبیبِ داور کی
اسرارِ محبت میں اُن کے، کچھ ایسے ہوئے اب وارفتہ
اللہ کرے وہ ساعت ہو، روضہ ہو نگاہوں کے آگے
لازم ہے یہ بزمِ عالم میں، کچھ کہہ دینا کچھ سن لینا
اقوالِ رسول، افعالِ نبی پر جینا مرنا لازم ہے
کچھ غور کریں کچھ فکر کریں، کچھ سوچیں سمجھیں دیکھیں بھی

اس پر نہیں کچھ اسکی پروا، دشمن کیا ہمیں کہتے ہیں
روکے سے نہیں رُکتے آنسو، آنکھوں تو بہتے ہیں
کچھ اسکی ہمیں پرواہی نہیں، کیا کہنے والے کہتے ہیں
اللہ کے بندے بس یہ دعا، اللہ سے کرتے رہتے ہیں
جو سُنا ہے ہم سنتے ہیں، جو کہنا ہے ہم کہتے ہیں
ہم قول پہ جیتے رہتے ہیں، ہم فعل پہ مرتے رہتے ہیں
ہم پڑھ کے محمدؐ کا کلمہ، کیا کرتے ہیں کیا کہتے ہیں

عصیاں کی اندھیری راتوں میں جب کفر کی بدلی ہوتی ہے
اُس وقت ہدایت کی بجلی ہم برق گراتے رہتے ہیں

پیارے نبی کے پیارے حالات — مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی، اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور قرآن مجید

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کے فیصلے کی اطلاع تادم تحریر ہذا نہیں آئی۔ خدا انجام خیر کرے۔

مقامی امرتسر میں گرمی بہت شدت کی پڑتی ہے صبح نو بجے سے ہی گرم لو چلنے لگ جاتی ہے۔ گر رات کو سردی کافی ہوتی ہے۔ اطبا کا خیال ہے کہ یہ خنکی مضر صحت ہے۔

—— ۲ جون کو ۸ بجے شام ٹیرنس ہال میں ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر "اہلحدیث" نے منشیات کے نقصانات پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ (نامہ نگار)

—— سردار گورکھ سنگھ مونگیا ڈسٹرکٹ و سشن جج امرتسر سے جہلم تبدیل ہو گئے ہیں۔

گرمی کی شدت لاہور، آگرہ، الہ آباد اور دیگر کئی شہروں سے گرمی کی شدت کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ الہ آباد میں تو گرمی سے کئی اموات واقع ہوئی ہیں۔ جن میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی تھے۔ مدراس وغیرہ سے بھی سرسام ہو جانے کی شکایات آ رہی ہیں۔

زلزلہ سے تباہی ۳۱ مئی کو صبح ۳½ بجے کوئٹہ اور اس کے نواح میں قیامت خیز زلزلہ آیا۔ جس کے جھٹکے پنجاب کے دوسرے کئی شہروں میں محسوس ہوئے لاہور، امرتسر کے علاوہ کلکتہ میں بھی اسی وقت زلزلہ کے جھٹکے آئے۔ اخبارات میں کوئٹہ کی بربادی کی ۲ جون تک جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ تقریباً پچاس ہزار نفوس ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ ابھی بیس ہزار انسان زیر ملبہ دبے ہوئے ہیں۔ جن کو نکالنے کے لئے فوج پولیس اور دیگر امدادیں بھیجی گئی ہیں۔ ریلیف فنڈ بھی کھولے گئے ہیں۔ مجروحین کی چھ سپیشل ٹرینیں لاہور پہنچ چکی ہیں ابھی مزید کی امید ہے۔ (مفصل پھر)

—— جاپان میں بھی یکم جون کو زلزلہ آنے سے سینکڑوں آدمی ہلاک و مجروح ہو گئے۔ متعدد سرکاری و دیگر عمارتیں منہدم ہو گئیں۔

—— لنکومن (نبراسکا) میں بجلی کی کڑک اور متعدد جگہ بکثرت بارشیں ہونے سے تمام ندی نالے زیر آب ہو گئے۔ متعدد مکانات مسمار اور ۲½ سو افراد غرق آب ہو گئے۔

مختصرات ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع تورپہ کی دو سکھ لڑکیاں دریائے راوی کی نذر ہو گئیں۔

—— لاہور ریلوے سٹیشن کے نزدیک ایک نوجوان مسلمان نے ریلوے گاڑی کے نیچے آ کر خودکشی کر لی۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ انڈیا بل ماہ جولائی میں پارلیمنٹ سے پاس ہو جائیگا۔ اور اگست میں ملک معظم اس کی منظوری دیدیں گے۔

کوئٹہ میں ہیبتناک زلزلہ کے متعلق قادیانی پریس کیا کہتا ہے؟

—— مہاراجہ صاحب جے پور کا شاہی محل جس پر تقریباً نوے لاکھ پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔ تمام سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تاج محل آگرہ کا ثانی ہے۔

—— مسٹر پٹیل نے مسٹر سوبھاش چندر بوس کے نام ایک لاکھ روپے کی وصیت کی ہوئی تھی مشہور ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ یہ روپیہ مسٹر بوس کو وصول نہیں ہونے دیگی۔ کیونکہ اس کو خیال ہے یہ روپیہ گورنمنٹ کے خلاف تحریکوں میں خرچ نہ کیا جائے۔

غیر ملکی ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں گداگری قانوناً ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ چودہ ۱۴ ماہ کے عرصہ میں پانچ ہزار دو سو گداگر گرفتار کئے گئے۔

—— برلن کا ایک اخبار راوی ہے کہ جو شخص ہر ہٹلر کی ذات پر ناکام حملہ کرے گا۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔

—— برلن کی خبر ہے کہ فادر ایچانن نامی ایک راہب کو فرانسکنی برادرز سوسائٹی کو ناجائز طور پر امداد پہنچانے کے الزام میں دس سال قید بامشقت اور ۳½ لاکھ مارک جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ نیز پانچ سال کے لئے ملکی حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا۔

—— مسٹر ڈی ویلرا (صدر آئرلینڈ) نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ مالی سال میں گورنر جنرل کا عہدہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

—— ڈبلن (آئرلینڈ) کی اطلاع ہے کہ آئرش ری پبلکن آرمی کے ممبروں کی گرفتاری کے بعد مسٹر ڈی ویلرا کی زندگی خطرہ میں پڑ گئی ہے چنانچہ انہوں نے اپنی حفاظت کے لئے پہرہ مقرر کر رکھا ہے جو چوبیس گھنٹہ رہتا ہے۔

—— ضلع لاہور کی پولیس نے دو ملزم گرفتار کئے ہیں۔ جو سترہ سال سے مفرور تھے۔ ان پر قتل کے الزام میں اب ایک مقدمہ دائر کیا جائے گا۔

—— دھولپور میں ایک لڑکے کو پولیس نے گرفتار کیا۔ جس کی خانہ تلاشی لینے سے ۱۶۰ ہتھیار برآمد ہوئے

—— شملہ کے قریب چند مزدور ایک پہاڑی کاٹ رہے تھے۔ جس کا ایک ٹکڑا گرنے سے تین مزدور ہلاک اور دو مجروح ہو گئے۔

شکر اللہ!

عزیز عطاء اللہ کو اب صحت ہے۔ نقاہت باقی ہے۔ میرے گھٹنے کی تکلیف میں تخفیف ہے بالکلیہ دور نہیں ہوئی۔ (ابوالوفاء)

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل
کا مطالعہ کیجئے
جس میں آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب قادیانی

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

وہابیت پہ بہتان

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

دنیا میں اہل باطل کا ہمیشہ سے دستور چلا آیا ہے کہ جب کبھی حق کے سامنے دلیل پیش کرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو اہل حق پر تہمتیں لگا کر عوام کو ان سے بدگمان کیا کرتے ہیں۔ لیکن جب اہل حق کی کوشش سے اس بہتان کی لغویت نمایاں ہوجاتی ہے۔ تو اہل باطل کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ زلیخا کی حالت کے مشابہ ہوتی ہے جس نے بے اختیار کہہ دیا تھا۔ اَلْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ۔

جماعت اہلحدیث کا مذہب سب کو معلوم ہے کہ صرف اتنا ہے۔ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلّم داشتن

ان کا جو مسئلہ بہ سند قرآن یا حدیث یا زمانہ صحابہ سے ثابت ہوتا چلا آیا ہے۔ جو ایسا نہیں وہ قائل کا ذاتی خیال ہے۔ ساری جماعت اہلحدیث کا مذہب نہیں۔

جو لوگ دین و دیانت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ جو چاہیں کہیں۔ تین رسالے ہم نے اس قسم کے دیکھے ہیں جنمیں دین و دیانت سے علیحدہ ہوکر جماعت اہلحدیث پر بے غیرت و بے تہ اتہامات لگائے گئے ہیں:

(۱) رسالہ اباطیل وہابیہ (۲) عقائد وہابیہ (۳) وہابی دہرم کے چند پھول۔

پہلے اور دوسرے رسالے کا جواب بہت سال ہوئے کہ دیا جاچکا ہے۔ آج تیسرے کی طرف روئے سخن ہے۔ جو ملتان سے شائع ہوا ہے۔

اس رسالہ کا مصنف تو بالکل اردو کتابوں سے ناقل معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ پہلے لوگوں نے اہل حدیث پر غلط سلط افتراء کئے ہیں۔ اسنے بھی نقل کر دیئے۔ مثلاً

(۱) وہابیہ کا پیر محمد بن عبدالوہاب کہتا ہے کہ میری لاٹھی محمد سے بہتر ہے۔ بحوالہ دفع البراہین صنا۔ یہ ہے ان کے نزدیک فخر دو عالم صلعم کی عزت و توقیر۔

جواب ع۱ - دفع البراہین شیخ محمد بن عبدالوہاب کی کتاب نہیں۔ وہ کسی تمہارے جیسے کی ہوگی۔ کسی سچے گرو کے چیلے ہو۔ تو شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی تحریر دکھاؤ۔ تم سے پہلے ملاں ملتانی (نظام الدین) نے بھی یہی کہا تھا۔ تم نے بھی اسی سے لیا۔ اس سے بھی ہم نے پوچھا تھا۔ تم سے بھی پوچھتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں اس افتراء کا ثبوت پیش کرو ورنہ قیامت کے روز جواب دہی کے لئے تیار رہو۔ ؎

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(۲) رنگنے سے خنزیر کا چمڑہ پاک ہوجاتا ہے کتاب کنز الحقائق صـ۱۳۔ وحید الزمان غیر مقلد۔ حالانکہ ....

جواب ع۲ - حدیث شریف میں کل اہاب دُبغ فقد طھر۔ (جو چمڑہ رنگا جائے وہ پاک ہوجاتا ہے۔ اس حدیث کی شرح میں دو قول ہیں۔ ایک یہ ہے۔ کہ یہ عام ہے کسی جانور کا چمڑہ ہو۔ دباغت سے پاک ہوجاتا ہے۔ دوسرا یہ قول ہے۔ کہ خاص حلال چمڑے کو شامل ہے (سبل السلام شرح بلوغ المرام وغیرہ)

جن صاحب نے یہ کہا ہے۔ انہوں نے پہلا قول پسند کیا ہوگا۔ کسی حدیث کی شرح میں شارحین حدیث کے دو قول ہوں۔ جس کو جو پسند اور راجح معلوم ہو۔ وہ اسے قبول کرسکتا ہے۔

(۳) کتا، بلی، سور، حیض و نفاس کا خون اور پیشاب آدمی کا۔ اور لتے حیض کے اگر پانی تھوڑے سے بہتے ہوئے میں جو کہ بقدر دو مشک یا کم دو مشک سے ہو پڑجائیں۔ تو پانی پلید نہیں ہوگا۔ اس کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بگڑے۔ فتح المغیث مترجم صـ۵ مطبع لاہور نقشبندیہ۔ ترجمہ درر البہیہ صـ۹ انوط یہی وجہ ہے۔ کہ وہابیوں کے پیچھے حنفی اہلسنت کی نماز نہیں ہوتی۔ کہ اُن کے ہاں پلید پانی سے بھی وضو جائز ہوجاتا ہے۔

جواب ع۳ - ایک حدیث میں ہے۔ اذا بلغ الماء قلتین لم ینجس پانی جب دو قلے ہو۔ تو ناپاکی کرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

دو قلے قریباً ۱۰ من پختہ پانی ہوتا ہے (غیاث اللغات)

یہ تو ہے اہلحدیث کا مذہب۔ مگر تمہارے چچا امام مالک رضی اللہ عنہ کے نزدیک دو قلوں کی تحدید نہیں۔ تو ایک گلاس پر بھی یہی حکم لگاتے ہیں۔ کہ اگر

......قرآن و حدیث میں کہیں نہیں آیا؛

(۶۱۱)

جوابات نصاریٰ - عیسائیوں کی تردید میں ایک لاجواب رسالہ ہے قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ف۱ اجو بات لکھی گئی ہے۔ میں نے ہی اسے پھسلایا تھا۔ منہ

میں ناپاکی پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ جبتک اس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلجائے (ہدایہ)

کہیے! اپنے چچا جان سے بھی یہی سوال کرو گے؟

نوٹ ۱ جاری پانی کو تو حنفی مذہب بھی پاک کہتا ہے۔ (ہدایہ) ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لو۔ شیش محل بناکر دوسروں پر پتھر نہ پھینکو۔

نوٹ ۲ اب آئندہ کو یہ نوٹ بھی لکھنا۔ کہ

یہی وجہ ہے۔ کہ امام مالک اور چچا زاد بھائیوں (مالکیوں) کے پیچھے پکے حنفی بریلوی× کی نماز نہیں ہوتی۔

چونکہ تم صفحہ اول پر دیوبندیوں کو حنفی بھائی لکھ چکے ہو۔ اس لیے حاشیہ پر دیوبندی فتویٰ دیکھکر اپنے حنفی بھائیوں (دیوبندیوں) سے پوچھو۔ کہ تم نے ہماری لٹیا کیوں ڈبو دی؟

(باقی باقی)

قادیانی مشن
بیانات مرزا صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھے۔ نبوت وہ منصب ہے۔ جس کے آگے بڑے بڑے شاہان عالم بھی سر اطاعت خم کر دیتے ہیں۔ اور نبی کی اطاعت کو باعث نجات اخروی جانتے ہیں۔ نبوت سے بڑا مرتبہ بنی نوع انسان میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی لمبا چوڑا دعویٰ کرے۔ اپنا منہ ہے لیکن جب دوسروں کو اپنا دعویٰ تسلیم کرائے۔ یا اپنے اقوال منوائے تو اسمیں کلام ہوتا ہے۔ مرزا صاحب حسب موقعہ و محل اپنے بیانات خود ہی قلمبند کرتے رہے ہیں۔ اور ان کا اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گو مرزائی لٹریچر پر اہل قلم نے کافی روشنی ڈالی ہے۔ جن کے سامنے ہیچمدان کیا چیز ہے۔ مگر بتقریب ماہ مئی یہ ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس ماہ میں مرزا صاحب نے انتقال فرمایا ہے۔ آج مرزا صاحب کے انتقال کو ۲۷ سال کا عرصہ ہوا۔ اس لئے ۲۷ نمبر مرزا صاحب موصوف کے حوالہ قلم کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اہل دانش

تا مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کے معیار پر جانچیں گے:

(۱) ما کان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین۔ (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۹۶) میرا یہ حق نہیں ہے۔ کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳)

(۲) میرا دعویٰ خدائی کا نہ نبوت کا اور میں ایک مسلمان آدمی ہوں۔ جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں۔ اور قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں۔ یہ آپ کی غلطی ہے۔ یا آپکسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ (جنگ مقدس صفحہ ۶۷)

(۳) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

(۵) صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ منقول از حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۱۱)

(۶) حدیثوں میں بتشریح بیان کیا گیا ہے۔ کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷)

(۷) یہ بات مستلزم محال ہے۔ کہ خاتم النبیین کے بعد جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۸۳)

(۸) جاء آئیل واختار الخ۔ اس جگہ آئیل خدانے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳)

(۹) ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵)

(۱۰) جعلناک المسیح ابن مریم۔ ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۴ و صفحہ ۶۷۴)

(۱۱) اے برادران دین علمائے شرع متین آپ صاحبان میری معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں۔ اس عاجز نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰)

(۱۲) مثلاً صحیح مسلم کی حدیثوں میں یہ لفظ موجود ہے۔ کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۸۱)

(۱۳) ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اور آج کون زمین پر ہے۔ جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

(۱۴) یہ بھی یاد رہے۔ کہ قرآن شریف میں بلکہ

× بریلوی کی قید ہم نے اس لئے لگائی ہے کہ دیوبندی مفتی کا فتویٰ یہ ہے:

اہل حدیث غیر مقلدین مسلمان ہیں۔ کافر منہ کہنا ان کو جائز نہیں ہے۔ حرام ہے۔ اور معصیت ہے۔ اور اس بارے میں سخت وعید وارد ہے۔ نماز مقلدین کی غیر مقلدین کے پیچھے اور غیر مقلدین کی مقلدین کے پیچھے صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہٗ عزیز الرحمٰن عثمانی مفتی دیوبند۔

(در اخبار مہاجر دیوبند ۱۹ جون ۱۹۲۸ء)

فقہ ... قرآن شریف اور حدیث نبوی کے ... (۶۱۲) ...

ahmadmuslim.de

توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے ۔ کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی ۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے ۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں ۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

(۱۵) اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھ با استہزا پیش آئیں ۔ تو افسوس کا مقام نہیں ۔ کیونکہ ان سے پہلے جو گذرے ہیں ۔ انہوں نے اس سے بدتر اپنے وقت کے نبیوں کے ساتھ سلوک کیا ۔ مسیح سے بھی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا ۔ ایک دفعہ بھائیوں نے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے ۔ چاہا ۔ کہ اس کو دیوانہ قرار دیکر قید خانہ میں مقید کرا دیں (فتح اسلام صفحہ ۲۸)

(۱۶) مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں ۔ کیونکہ یہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں ۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

(۱۷) حضرت مسیح نے کبھی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی ۔ اور جب تک وہ زندہ رہے ۔ خدائے واحد لا شریک کی تعلیم دیتے رہے ۔ اور بعد ان کی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا ایک بزرگ انسان تھا ۔ توحید کی تعلیم دیتا رہا ۔ (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۴)

۱۸ ۔ حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں ۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۸)

(۱۹) چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا ۔ اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی ۔ (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۷)

(۲۰) میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے ۔ یہ ایک ایسا تحفہ ہے ۔ جو حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ انگلستان و ہند کے خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہے ۔ (ص ۱۷)

(۲۱) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے ۔ تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں ۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا ۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

۲۲ اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں ۔ کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں ۔ حقیقت مہدی صفحہ ۱۲

(۲۳) مسیح کی انجیل سے معلوم ہوا ۔ کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی ۔ ہاں آپ کو گالیاں دینا اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی ۔ آپ تو گالیاں دیتے تھے ۔ اور یہودی ہاتھ سے غصہ نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے ۔ کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی ۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)

(۲۴) اگرچہ عباس علی صاحب کی لغزش سے رنج بہت ہوا ۔ لیکن پھر میں دیکھتا ہوں ۔ کہ جبکہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نمونہ پر آیا ہوں ۔ تو یہ بھی ضرور تھا ۔ کہ بعض مدعیان اخلاص کے واقعات میں بھی وہ نمونہ ظاہر ہوتے ۔ تاہم یہ بات ظاہر ہوئی ۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعض خاص دوست جان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے ۔ جن کی تعریف میں وحی الٰہی بھی نازل ہوئی تھی ۔ آخر حضرت مسیح سے منحرف ہو گئے تھے ۔ میاں پطرس کیسے بزرگ حواری تھے ۔ جن کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا ۔ کہ آسمان کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں ۔ جن کو چاہیں ۔ بہشت میں داخل کریں ۔ اور جن کو چاہیں نہ کریں ۔ لیکن آخر میاں صاحب موصوف نے جو کرتوت دکھلائی ۔ وہ انجیل پڑھنے والوں پر ظاہر ہے ۔ کہ حضرت مسیح کے سامنے کھڑے ہو کر اور ان کی طرف اشارہ کر کے نعوذ باللہ بلند آواز سے کہا ۔ کہ میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں ۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۶)

(۲۵) یہ تو ایک ایسی خبر ہے ۔ کہ گویا آج اس نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن چڑھا دیا ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ حال میں بلقلم یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پر عبرانی زبان میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے ۔ جن کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے ۔ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد زمین پر فوت ہو گئے تھے مسلمانو! تمہیں مبارک ہو ۔ آج تمہارے لئے عید کا دن ہے ۔ ان سے پہلے اپنے جھوٹے عقائد کو ترک کرو ۔ اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا لو ۔ کہ آخر شہادت حضرت عیسیٰ کے سب سے بزرگ حواری کی شہادت ہے ۔ یہ وہ حواری ہے ۔ کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے ۔ خود اس شہادت کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے ۔ کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں ۔ اور اب نوے سال کی عمر میں ایک خط لکھتا ہوں ۔ جب شروع مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں ۔ لیکن تاریخ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں ۔ کہ پطرس اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی ۔ اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسیٰ کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر تیس چالیس سال کے درمیان تھی ۔ (تحفہ ندوہ صفحہ ۵)

(۲۶) اول تو یہ جاننا چاہیئے ۔ کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو ۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے ۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰)

(۲۷) واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے ۔ وہ ایسی نہیں ہے ۔ کہ صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو ۔ بس ۔ بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتدا سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے ۔ گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے ۔ اسی قدر اس پیشگوئی پر شہادتیں موجود تھیں ۔ کیونکہ وہ عقیدہ کے طور پر اس کو ابتدا سے یاد کرتے چلے آتے تھے ۔ (شہادت القرآن)

ahmadimuslim.de

لمعاتِ برق

گر قبول افتد زہے عزّو شرف

مسلمانو! ابھی تک کیوں پڑے ہو خوابِ غفلت میں
مسلمانو! جو ہو اسلام کے تابع حقیقت میں!
کہاں آیا ہے ملت میں کہاں یہ ہے شریعت میں!
نہ کچھ عزت شریعت کی نہ کچھ غیرت طبیعت میں
نہیں جب قوم میں فرقِ مراتب کا خیال اصلاً
مزاروں کی زیارت اس لئے تھی تاکہ عبرت ہو
مزاروں سے مدد مانگیں خدا سے بھی مدد چاہیں
عمل میں یہ عمل کچھ ہے۔ یہ طاعت میں ہے کچھ طاعت
شریعت سے قدم باہر جو اپنا حیف رکھتے ہیں!
کریں اسلام کو ہم اپنے تابع کیسی شامت ہو
وہی ہم کام کرتے ہیں۔ انہی باتوں کے حامی ہیں
کوئی حد اس کی باقی بھی رہی کچھ دل میں سوچیں ہم
نہیں کچھ اس کی پروا اہلِ دیں کیا ہم کو کہتے ہیں
مسلمانو! خدا کے واسطے انصاف سے کہنا!
سرود و رقص قحبہ اُف بزرگوں کے مزاروں پر
بزرگانِ شریعت زندگی بھر اس سے ناخوش تھے
مزاروں کی زیارت سے سبق عبرت کے ہم لیتے
کہاں اسلام کی باتیں کہاں باتیں شریعت کی
معاذ اللہ بہت بے باکیاں ہوتی ہیں قبروں پر
جو مدفوں ہیں مزاروں میں نہیں راضی کبھی اس سے
رہے بیزار جس سے زندگی بھر جس سے نفرت تھی
مزاروں پر جو سجدہ کرنیوالا ہے وہ مشرک ہے
بجز اللہ کے سجدہ کسی پر نہیں شایاں!
خدا حاجت روا سب کا نہیں حاجت روا کوئی
وہی سجدہ کے لائق ہے۔ وہی لائق عبادت کے
حضر میں کام آتا ہے سفر میں کام آتا ہے!!
خدا کو چھوڑ کر لیکن مدد غیروں سے ہم مانگیں!
خدا زندہ رہیگا تا ابد۔ وہ حیّ قائم ہے!

ذرہ آنکھیں تو کھولو دیکھو کیا تم ہو حقیقت میں
تو لازم ہے تمہیں کرنا وہی جو ہے شریعت میں
مزاروں پر جو کچھ کرتے ہیں وہ اپنی عقیدت میں
ہزاروں فتنے گو ان کو گرائیں قعرِ ذلت میں
ترقی کیا کرے گی قوم اس تہذیب و ملت میں
مگر برعکس اس کے ہم پڑے ہیں خوابِ غفلت میں
تو فرق اب کیا رہا مخلوقیت میں خالقیت میں
یہ کب داخل ہے طاعت الٰہی خالق کی طاعت میں
محبت میں محبت ہے یہ کچھ الفت ہے الفت میں
یہ کیا عادت ہیں عادت ہے؟ یہ کیا سیرت ہے سیرت میں
نہیں جو شرع میں داخل نہیں داخل جو ملت میں
کہاں سے ہم کہاں پہنچے بالآخر اس مشیخت میں
پڑے رہتے ہیں۔ ہم دن رات کفر و شرک و بدعت میں
وجودِ عرس کا کچھ بھی ٹھکانا ہے شریعت میں
اثر پڑتا ہے کیا کیا اس سے محفل کی طبیعت میں
قضا کے بعد کیوں کر روح خوش ہوگی حقیقت میں
سرود و رقص جس جا ہو۔ تو کیا ہے یہ زیارت میں
معتقد ہم اسی کے ہیں جو آتی ہے طبیعت میں
فجور و فسق کا مرکز بنا ہے یہ حقیقت میں
اگر زندہ وہ رہتے کیا ہمیں کہتے حقیقت میں
قضا کے بعد کیوں ہم ڈالتے ہیں ان کو ذلت میں
مگر صد حیف ہم داخل کریں اس کو شریعت میں
مگر تمیز ہم کو کچھ نہیں مخلوقیت میں خالقیت میں
مگر کیوں قبر پر کرتے ہیں سجدہ ایسی صورت میں
وہی اک کام آتا ہے۔ زمانہ کی مصیبت میں
وہی مشکل کشا سارے جہاں کا ہے حقیقت میں
یہ کیا انصاف میں ہے؟ یہ ہے کیا فہم و درایت میں
اسی سے ہم مدد چاہیں۔ یہی جب ہے شریعت میں

تعلق مرد کا عورت سے بھی ہوتا ہے قبروں پر
وسیلہ بن گیا بدکاریوں کا یہ حقیقت میں
خدا کے گھر کی سی عظمت وہ دیتے ہیں مزاروں کو
طواف آکر کریں وہ مثلِ حج خاص اپنی نیت میں
وہ آئیں باندھ کر احرام ننگے پاؤں قبروں پر!
بزرگوں کو کیا داخل خدا کی خاص عظمت میں
سرود و رقص باجے فاسقوں کا ایک جا ہونا
یہ کیا مذہب ہے مذہب میں یہ کیا ملت ہے ملت میں
جو موقع عرس کا آیا ہزاروں خلقت آ پہنچی
زیارت کے بہانے اور کچھ ہے ان کی نیت میں
مزاروں کے مجاور ڈھونڈنے والے ہیں دیاں کے
یہ آزادی پہ خوش ہیں۔ یہ ہیں خوش اپنی جہالت میں
بکثرت چوریاں ہیں، وارداتیں فتنے اس میں ہیں
انہی سفاکیوں کے یہ بدولت ہیں ضلالت میں
مسلمانوں کے یہ حالات ان کی ایسی کیفیت
یہ ان کے فتنے سن سن کر جہاں ہے ایک حیرت میں
مسلمانو! ہمارے واسطے اسلام حجت ہے
عمل کر کے دکھائیں ہم جو ثابت ہو شریعت میں
جو ظاہر ہو وہ باطن ہو۔ جو باطن ہو وہ ظاہر ہو
جو جلوت ہو وہ خلوت ہو۔ جو خلوت ہو وہ جلوت میں
رقم ہے نظم کی صورت میں جو ہے مدعا اپنا
بجز اصلاح اخواں کچھ نہیں ہے اور نیت میں
جنابِ برق نے لکھی تو سوزِ دل سے نظم اپنی
مگر جانوں اثر بھی ہو مضامین نصیحت میں

نیاز مند: محمد یعقوب برق بیاپوری
عظیم آبادی از بیاپور کمپ داناپور

اہلحدیث ناظرین رائے دیں۔ کہ عرسوں پر تقسیم کرنے کے لئے بطور اشتہار یہ نظم چھاپ دی جائے۔ یا اس سے اچھی کوئی اور آپ دے سکتے ہیں۔ جواب جلدی آنا چاہیئے

قوالی ۔ کتاب ہذا امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ السماع والرقص کا اردو ترجمہ ہے۔ امام موصوف نے اس مسئلہ کی تحقیق میں کہ کونسا سماع مباح ہے۔ اور کونسا حرام ہے بیک مفصل بحث کی ہے۔ قیمت ۸/

ahmadimuslim.de

جماعت اہلحدیث کیا کر رہی ہے؟

زندہ قوموں کا شعار ہے۔ کہ وہ ضروریاتِ زمانہ کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ جدہر حالات داعی ہوتے ہیں۔ وہ فوراً ادہر متوجہ ہوجاتی ہیں۔ آج دنیا میں ہر طرف انقلاب ہے۔ ہر قوم اپنی بنیادیں مستحکم کرنے کی فکر میں ہے۔ جملہ اہل مذاہب اپنی ترقی میں کوشاں ہیں۔ ہر سوسائٹی اپنے اصول کی اشاعت کر رہی ہے۔ مگر اس تگ و دو میں اگر سست و پسماندہ انسان تلاش کرنے ہوں۔ تو وہ اس قوم میں ملینگے جو آج دنیا میں قوم مسلم کے نام سے مشہور ہے۔ ازمنہ ماضیہ میں مسلمانوں کی ترقی ان کی علمی تمدنی، معاشرتی، کامیابی ضرب المثل تھی۔ اور آج مسلمانوں کی تنزلی ان کی جہالت وافلاس و بے مائیگی تمام کرۂ ارض پر ضرب المثل بن رہی ہے۔ مسلمانوں میں خصوصاً وہ جماعت غفلت کی سب سے زیادہ شکار ہوئی ہے۔ جو اسلامی فرقوں میں بوجہ حامل کتاب و سنت ہونے کے ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے جو اپنے زعم میں اللہ و رسول سے براہ راست علاقہ محبت جتلاتی ہے۔ جس کو ہندوستان میں جماعت اہلحدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس جماعت کی تھوڑی سی مدت میں کامیابی پر جتنا تعجب ہو رہا تھا۔ آج اس سے بھی زیادہ اس کی تنزلی و پستی پر ماتم کیا جا رہا ہے۔ زمین پر ترقی و اشاعت کے ذرائع وسیع ہو رہے ہیں۔ پرانے تمدن پر نیا تمدن چھا رہا ہے۔ سوئیں غفلت کا پردہ چاک کرچکی ہیں مگر یہ جماعت ہے۔ جو ابھی تک لمبی تان کر سوئی ہوئی ہے۔ ضروریات زمانہ سے بے پرواہ ہے۔ گویا اس کو اپنی مذہبی شان سے دنیا میں رہنا ہی نہیں ہے؟ جماعت اہلحدیث کی غفلت کی داستان یوں تو بہت دل گداز اور طویل ہے۔ مگر یہاں صرف یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت نے جس چیز کو اپنا منسوب الیہ قرار دیا ہے۔ اور جس کی نسبت پر اس کو فخر ہے۔ اس کے متعلق کونسی ایسی اہم خدمات انجام دی ہیں۔ جن کو فی الواقع مایۂ ناز کہا جا سکے یہ سچ ہے۔ کہ ہندوستان میں اشاعت حدیث کا سہرا سب سے اول اسی جماعت کے سر پر ہے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ اسی جماعت کی کوششوں کے طفیل آج ملک کے ہر گوشے میں قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صدا بلند ہے۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آج علم حدیث فنی حیثیت سے دنیا کے علمی بازار میں گہری نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ ایک طرف مشتاقوں کا جمگھٹ ہے۔ تو دوسری طرف نکتہ چینوں اور معترضوں کی بھی کمی نہیں۔ اگر اکثریت موافقت میں ہے۔ تو اکثر قلوب میں مخالفت کی چنگاریاں بھی سلگ رہی ہیں۔ دہریت و نیچریت و چکڑالویت و مغربیت آج حدیث کے لئے سدراہ ثابت ہو رہی ہیں۔ مغربی تہذیب و تمدن کا الحاد وقعت حدیث کو دن بدن گرائے جا رہا ہے۔ آزادی کی مسموم ہوا گلستان حدیث کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ تقلید ائمہ و اسلاف رونق حدیث کو گھٹائے چلی جا رہی ہے۔ اور سب سے زیادہ خطرناک وہ حملے ہیں۔ جو اندرونی و بیرونی دشمنان حدیث کی طرف سے حدیث کے قلعہ پر کئے جا رہے ہیں۔

اگرچہ اس نازک وقت میں ذخیرہ احادیث کی وقعت کو قائم رکھنے کے لئے ان جملہ مسلمانوں کے میدان عمل میں آنے کی ضرورت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اہل السنت والجماعت ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ جس جماعت پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے۔ وہ جماعت اہلحدیث ہے۔ جو ہر بات کو ہر چیز کو حدیث کے آئینے میں دیکھنے کی مشتاق ہے۔ مگر نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت نے ابھی تک ہندوستان میں اس علم رسول کی بابت کوئی ایسا ٹھوس کام انجام نہیں دیا۔ جس کو اس کی حفاظت و استحکام و بقا کے لئے کچھ وقعت دی جا سکے۔

اسلامی فرقوں میں ایسے بہت سے ہیں جن کی توجہ حدیث پر ہے۔ جو حدیث کے تراجم شائع کر رہے ہیں۔ حواشی و تشریحات چڑھا رہے ہیں اعتراضات کا دفعیہ کر رہے ہیں۔ دشمنان حدیث کو مناسب جواب دے رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ حدیث کے متعلق وہ جماعت کیا رہی ہے۔ جو اس پاک علم کا اپنے آپ کو سب سے زیادہ حقدار و وارث سمجھتی ہے؟

یہ صحیح ہے۔ کہ آج اہلحدیث کی درسگاہوں کی کمی نہیں۔ ہر صوبے میں اس جماعت نے درس حدیث کا کام شروع کر رکھا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ محض درس و تدریس سے کام نہیں چل سکتا۔ آج تک اکثر کتب احادیث دوسروں کے زیر انتظام شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان ہی کے ان پر شروح و حواشی ہیں۔ جماعت اہلحدیث نے ابھی تک اپنا کوئی منظم ادارہ نہیں قائم کیا۔ جو جملہ احادیث کتب کو احسن طریق پر اپنی شروح و حواشی کے ساتھ شائع کرتا۔ کیا یہ اس جماعت کے لئے شرم کا مقام نہیں ہے۔ جو اپنے آپ کو حدیث کا سب سے بڑا خادم تبلاتی ہو جس کے افراد کی تعداد لکھوکھا سے متجاوز ہے۔ جس میں اکثر افراد صاحب اموال و املاک ہیں۔ جس میں بڑے بڑے لائق اور فائق علم دوست حضرات موجود ہیں۔ یہ سب کچھ ہے۔ مگر پھر بھی جماعت اپنے فرائض سے غافل ہے۔

اللہ غریق رحمت کرے حضرت مولانا شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مولانا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو جو عون المعبود وتحفۃ الاحوذی جیسی بے بہا کتابیں لکھکر جماعت اہلحدیث کو قیامت تک کے لئے مشکور وممنون فرما گئے۔ اور آنیوالے علماء وفضلاء اہلحدیث کے لئے نمونہ بن گئے۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی جماعت میں قابل فخر

فلسفہ عبادات، آئین اسلامی [illegible] قیمت ۶ر (منیجر اہلحدیث)

ہستیاں موجود ہیں ۔ تیسر پنجاب حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب و حضرت مولانا ابراہیم صاحب و حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی و حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی و حضرت مولانا احمداللہ صاحب دہلوی و حضرت مولانا محمد صاحب دہلوی ان کے علاوہ اور بہت سی ایسی ہستیاں موجود ہیں جن کے علم وفضل تقویٰ و دیانت پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے ۔ علمائے اہل حدیث ذرا سی توجہ ادھر مبذول فرمالیں ۔ تو بہت جلد صحاح ستہ پر جماعت اہل حدیث کا حاشیہ چڑھ سکتا ہے ۔ کتب احادیث جماعت کی نگرانی میں احسن طریق پر شائع ہو سکتی ہیں ۔ بخاری و مسلم وغیرہ کتب حدیث کی بہترین شرحیں لکھی جا سکتی ہیں ۔ دشمنان حدیث کو بہترین جوابات دیئے جا سکتے ہیں ۔ حدیث کی حفاظت و استحکام کے لئے ٹھوس کام کیا جا سکتا ہے ۔ یہ سب کچھ ممکن ہے ۔ مگر توجہ کی ضرورت ہے ۔

برادران اہلحدیث ! اٹھو اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ ۔ علماء و امراء فوراً اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہوں ۔ وقت تھوڑا ہے ۔ اگر اس کو نذر تغافل کر دیا گیا ۔ تو وہ زمانہ قریب ہے ۔ کہ آپ کے مذہب کی بنا کو مسمار کر دیا جائے ۔ اور آپ کا نام ہندوستان سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے ۔ اگر میری اس اپیل کو پڑھ کر لکھوکھا ناظرین اہلحدیث میں سے ہزار دو ہزار بھائیوں کے دل میں بھی احساس ہو گیا ۔ تو سمجھا جائیگا ۔ کہ جماعت ابھی زندہ ہے ۔ اور زندہ رہنے کے لئے کوشاں ہے ۔ نامہ نگاران جماعت اس اہم ضرورت پر خامہ فرسائی فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیگا ۔ خاکسار محمد داؤد ناظم شعبہ اشاعت

مدرسہ دارالعلوم عربیہ قمکراوہ ضلع گوڑگانوہ ۔

اہلحدیث کام کی آسان صورت یہ ہے ۔ کہ اہل حدیث کے بڑے بڑے مدارس ایک ایک کتاب اپنے ہاں کے مدرس کے سپرد کر دیں ۔ بعد تکمیل اور کسی کو بھی دکھا دیں ۔

حضرت سید القوم

اور

اخبار اہلحدیث

(راقم اپنی رائے کا ذمہ دار ہے)

(بقلم مولوی محمد حسن صاحب لائلپوری)

میں اہل علم حضرات اور شائقین علم کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً موقع اور وقت نکال کر سید القوم کے حضور صحبت سے فیض حاصل کیا کریں ۔ حضرت مولانا نوجوان طبقہ میں نوجوان خیالات رکھتے ہیں ۔ بڑے بوڑھے تجربہ کار مفکرین، مدبرین اور سیاست دانوں میں اعلیٰ تجربہ کے تجربہ کار مفکر اور سیاست دان مدبر ہیں ۔ اہل قلم ۔ اہل علم طبقہ میں بہترین اہل قلم اور امام تہذیب ہیں ۔ علماء فضلاء میں مخلص بے ریا اور بے نفس عالم ہیں ۔ صوفیا میں بزرگترین زاہد پارسا اور صوفی ہیں ۔ اطباء اور حکماء میں اعلیٰ ترین ماہر فنون ہیں ۔ واعظوں میں واعظ ہیں ۔ اور لیکچراروں میں لیکچرار ۔ عمل کے میدان میں عامل ۔ ناتوان میں غریب اور منکسر المزاج ہیں ۔ متکبرین کے مقابلہ میں متکبر اور نڈر بہادر اور لاپرواہ ہیں ۔ تو ملحدین کے دلائل ملحدانہ کے پاش پاش کرنے میں تیغ براں ہیں ۔ کلام مجید کا ترجمہ اور درس دے رہے ہوں ۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اپنے زمانے کے بزرگ ترین شیخ طریقت ہیں ۔ جو اپنے حلقہ ارشاد و تلقین میں لعل جواہر کے خزانے لٹا رہے ہیں ۔ اور رحمت الٰہی کے فوارے چل رہے ہیں ۔ احباب اور دوستوں میں بیٹھے ہیں ۔ تو مخلصانہ مشورے دے رہے ہیں ۔ یا دلربایانہ انداز میں ظرافت فرما کر دلجوئی فرما رہے ہیں ۔ میدان مناظرہ میں فاتح اعظم اور سپہ سالار ہیں ۔ تو درویشوں اور طالبعلموں میں نیک طبع مہربان برادر ہیں ۔ خدمت دین اور میدان عمل میں پاک تعصب " نہ کہ تشدد " کے اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہیں ۔ محلہ، شہر اور وطن کے ہر طبقہ میں عزیز ترین تعلقات اور خوشگوار سلوک رکھتے ہیں ۔ ہر ملت و مشرب کے دوست ان کے دیکھنے ملنے اور ملاقات کرنے سے راضی اور خوش ہوتے ہیں ۔

سیاست، مذہب اور اخلاق کے پیچیدہ اور مشکل مسئلوں کو نہایت سہل اور عام الفاظ میں قریب الفہم بنا دیتے ہیں ۔ الظاہر عنوان الباطن کے اصول کے مطابق صورت میں حسین ہیں ۔ تو سیرت اور اخلاق میں بھی اعلیٰ درجہ کے خوبصورت ہیں ۔ بلکہ یہ مکین خوبصورت ہیں ۔ تو اس کے مکان بھی خوبصورت اور عالی شان ہیں ۔ خداوندا اسے سدا خوش رکھ ۔ اور اس کے فیض سے بہرہ مند فرما آمین جن اصحاب کو خداوند تعالیٰ فرصت بخشیں ۔ وہ حضرت مولانا کا درس کلام مجید سنا کریں ۔ اگر ملاقات کا موقعہ میسر نہ ہو سکے ۔ تو اخبار اہلحدیث منگوا کر پڑھا کریں ۔ اور دوسرے دوستوں کو پڑھ کر سنایا کریں ۔ کہ المکتوب نصف الملاقات، خصوصاً علی مطلع اور افتتاحیہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہوتا ہے ۔ یہ اخبار تہذیب، اخلاق، مذہب اور سیاسیات کا ایک خزانہ ہے مولانا کی خدمت میں یہ عرض کرونگا ۔ کہ ؎

مشو غرہ بر حسن گفتار خویش ✤ بہ تحسین نادان و پندار خویش

اگر میرے جیسا مخلص اپنی تحقیق کی بنا پر آنحضور میں یہ اخلاق ملاحظ کرتا ہے ۔ اور اس کے جذبات اس کے اظہار کرنے کے لئے اسے مجبور کرتے ہیں ۔ تو اس کے لئے آنجناب بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہوں ۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔ ع این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ✤

ahmadimuslim.de

اَوْلَامَسْتُمُ النِّسَاءَ

کی تفسیر میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں۔ مگر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ مس المراۃ ناقض وضو نہیں ہے۔ اور یہی مذہب امام المفسرین حضرت ابن عباس علی، عطاء، طاؤس، اور ابو حنیفہ رح وغیرہم کا ہے۔ حدیث میں ہے۔ عن عائشۃ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقبل بعض ازواجہ ثم یصلی ولا یتوضأ یعنی حضور بعض عورتوں کا بوسہ لیکر نماز پڑھتے۔ اور وضو نہیں کرتے تھے۔ اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر کثرت روایات کی وجہ سے حسن لغیرہ ضرور ہے۔ اور حسن لغیرہ مقبول کی قسم ہے۔ الحاصل یہ حدیث مقبول ہے۔ دوسری حدیث شریف عن عائشۃ قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہٖ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذٍ لیس فیھا مصابیح (متفق علیہ) اس حدیث میں ذکر ہے۔ حضور نماز پڑھتے وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمداً ہاتھ لگاتے تھے۔ اور حدیث عن عائشۃ انہٗ صلعم انہٗ لیصلی وانی معترضۃ الخ میں بھی یہی ذکر ہے۔ نیل الاوطار میں لکھا ہے۔ قال الحافظ فی التلخیص اسنادہٗ صحیحٌ۔

صحیح مسلم میں ہے۔ عن عائشۃ فقدت رسول اللہ لیلۃ من الفراش فالتمستہٗ فوضعت یدی علٰے باطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللّٰھم انی اعوذ بک برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علٰے نفسک۔ (یعنی عائشہ رض نے ایک رات حضور کو اپنے بستر پر گم پاکر تلاش کرنے لگیں۔ اس اثناء میں عائشہ کا ہاتھ حضور کے تلووں پر پڑا۔ آپ سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے۔ اللّٰھم انی الخ۔

نیل الاوطار میں لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے ان حدیثوں میں یہ تاویل کی ہے۔ کہ چھونے کے وقت کپڑا وغیرہ حائل ہوگا۔ یا یہ امر حضور کے خصوصیات میں داخل ہے۔ مگر یہ ان کا قول تکلف بلا دلیل ہے۔

اور جو لوگ نقض وضو کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہما کی موقوف حدیثیں جن کو صاحب مشکوٰۃ نے نقل کیا ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ جو قابل احتجاج نہیں ہیں۔ نیز معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اتے النبی رجل فقال یا رسول اللہ ما تقول فی رجل لقی امرأۃ یعرفھا فلیس یاتی الرجل من امرأتہٖ شیئاً الا قد اتاہ منھا غیر انہٗ لم یجامعھا قال فانزل اللہ ھذہ الآیۃ اقم الصلوٰۃ طرفی النھار وزلفاً من اللیل الخ فقال لہ النبی صلعم توضأ ثم صلّ۔

یعنی ایک شخص نے حضور صلعم سے سوال کیا۔ کہ اگر کسی نے عورت سے جماع کے سوا دوسرے حرکات کیا۔ تو کیا حکم ہے۔ اس وقت آیۃ مذکورہ نازل ہوئی۔ اور حضور نے وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ افسوس یہ حدیث منقطع ہے۔ علاوہ ازیں مثبت دعویٰ بھی نہیں۔ کیونکہ اس میں نقض وضو کا مطلق ذکر نہیں۔ نیز ان کی بڑی دلیل آیت قرآنی اولامستم النساء ہے۔ یعنی عورت کو چھولیں تو وضو کر لیا کریں۔ امام المفسرین حضرت ابن عباس رض اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔۔ قرآن مجید میں ملامسہ، لمس اور مس مجازاً جماع کے معنی میں مستعمل ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا۔ طلقتموھنّ من قبل ان تمسوھنّ قال من قبل ان یتماسا ہذا آیت مبارکہ میں بھی مس الید مراد نہیں۔ بلکہ جماع مراد ہے۔ اسی معنے کو مفسرین نے اختیار کیا ہے۔ اور یہی معنی صحیح ہیں۔ کیونکہ احادیث صحیحہ مذکورہ اسی معنی کی تائید کرتی ہیں۔ فقط والسلام

حافظ عبدالعزیز رحمانی از مقام کرنول۔

نمازیوں کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے

جناب منیجر صاحب اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم خاکسار کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ کچھ اسلام کی خدمت کی جائے۔ تو اچھا ہے چنانچہ بندہ نے خود شہر میں پھر کر تمام مساجد کے اماموں سے فہرستیں نمازیوں غیر نمازیوں کی مرتب کرائیں۔ اور ان کا خلاصہ عیدگاہ میں بروز عید الاضحٰے سنایا گیا۔ پھر تمام مسجدوں میں نمازیوں غیر نمازیوں کی فردیں مرتب کرکے آویزاں کرادیں۔ پھر دوبارہ عاشورہ کے روز جانچ پڑتال کی گئی۔ تو ایک ماہ میں ٢٥٥ نمازیوں کا اضافہ ہوا اب یہ حالت ہے۔ کہ جو ساٹھ ساٹھ ستر ستر سالہ بزرگ ہیں۔ اور تمام عمر میں نماز نہ پڑھی تھی۔ اب پانچ وقتہ اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ اور ہر ہفتہ کی شام کو نمبروار مسجدوں میں وعظ ہوتا ہے۔ انشاء اللہ ارادہ ہے۔ کہ سہ ماہ گذرنے پر تمام شہر کے معززین اور نمازیوں کو جمع کر کے بہ مشورہ شہر بے نماز کی نماز جنازہ بند کردی جائیگی۔ اگر اسی طرح ہر شہر، قصبہ، دیہہ میں عمل درآمد ہوجائے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہندوستان میں لاکھوں نمازیوں کی تعداد چند دنوں میں بڑھ سکتی ہے۔ عورتوں کے متعلق بھی غور کیا جارہا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلد ان کی بھی سدھار کی جائیگی۔ یہ فرد محض مردوں کی ہے عورتیں شامل نہیں۔ پس عرض ہے کہ اس مضمون کو معہ فہرست اخبار میں شائع کردیں۔ تو اللہ تعالےٰ آپ کو بھی ثواب عطا فرمائیگا۔

فہرست ذیل میں جو تعداد اوپر تحریر ہے وہ عید الاضحیٰ کے دن کی ہے۔ اور جو نیچے درج ہے۔ وہ عاشورہ کے دن کی ہے جس سے عیاں ہے۔ کہ ایک ماہ میں ٢٥٥ کا اضافہ ہوا اور اب بھی برابر بڑھ رہے ہیں۔

جملہ مسجدیہاں	نمازی	غیرنمازی
تمام آبادی ہندؤوں کی ہے	٦ / ٦	٣ / ٢
مسجد بڑے میاں	٤٨ / ٩٠	٤٩ / ٣٧

معجم القرآن — اس میں الفاظ قرآنی کی تشریح ... قیمت ... (منیجر اہلحدیث)

مسجد افغاناں	۲۶/۴۷	۵۱/۳۱
مسجد خوشابیاں	۵۰/۹۶	۱۰۷/۹۱
مسجد سڑک والی	۲۵/۴۵	۶۳/۴۳
مسجد پیرزادگان	۱۰/۱۰	۲/۲
مسجد خیاطاں	۱۱/۱۳	۳۲/۳۰
مسجد راؤتاں	۶/۳۸	۵۰/۱۸
مسجد تنبوآں	۲۷/۴۸	۱۰۷/۸۶
مسجد قاضیاں	۲۸/۳۵	۲۷/۲۰

مسجد بادچیاں	۲۸/۲۸	۱۲۶/۱۲۰
مسجد کانسیاں	۸۵/۱۴۰	۱۰۵/۵۰
میزان		میزان
نمازی		نمازی
	۳۵۰/۶۰۵	۷۵۳/۴۹۸

خاکسار:-
جان محمد از سنور ریاست پٹیالہ۔

اہل السنت والجماعت میلوشارم (نارتھ آرکاٹ) (مدراس) کا
متفقہ فیصلہ
متعلق شادی و بیاہ

اصحاب ملت خیرخواہان اسلام۔ السلام علیکم
آج ہماری نظر سے ٹمل زبان کا ایک اشتہار گذرا۔ جس کی سرخی عنوان بالاہی تھی۔ اس اشتہار کو ہم نے شروع سے آخر تک بغور پڑھا۔ ہمیں بے حد مسرت حاصل ہوئی۔ کیونکہ خدائے ذوالجلال کے فضل سے مسلمانوں نے اسراف کے نقصانات اور فضول خرچی کے تباہ کاری کو سمجھا۔ ہماری دلی دُعا ہے۔ خدایا تیرے ایماندار بندوں کو یوں ہی بتدریج سنت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق خیر ملے۔ آمین :

تفصیل یہہ ہے

یکشنبہ ۱۷ مارچ ۱۹۳۵ء کے دن میلوشارم (نارتھ ارکاٹ) کے اصحاب جماعت نے شہر کے ہر حصے میں منادی کرکے صبح گیارہ بجے محلے کے وسط کی مسجد میں جمع ہوکر عام طور سے شادی اور برات کے متعلق ذیل کے قوانین گفتگو کرکے سب یکزبان ہوکر طے شدہ ہوا :

(۱) منسوبہ کے مکان میں نوشہ کے رشتہ دار شہر کے پانچ ارکان کو لے کر فوں بیڑا ادا کرلینا چاہیئے۔ اس کے ماسوا قدیم رواج مثلاً مصری وغیرہ تقسیم کرنا یا کھانا وغیرہ کھلانا یا ناشتہ وغیرہ کا بندوبست کرنا یہ سب کام متروک قرار دیئے گئے۔ اس لیے جماعت کی طرف سے حکم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ یہ کام بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو۔ نہ کرے :

(۲) چولی یعنی (انگیا) اور چوٹھی وغیرہ کی رسم ممنوع قرار دی گئی۔ لہذا نہ کریں :

(۳) مہر اپنی اپنی حیثیت کی مطابق رکھیں۔ مہر میں زیادتی ممنوع ہے :

(۴) زیورات نوشہ کے جانب ۲۵ روپیہ سے لیکر پانچسو روپیہ تک ایک ہی زیور ہو۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔ دیگر بغیر زیورات کے بھی طرفین کی رضامندی سے نکاح کرسکتے ہیں۔ عروس والے جو زیورات عروس کو ڈالتے ہیں۔ اس کو خوشی سے قبول کریں۔ اور زیادہ طلب کرکے تنازعات کا دروازہ نہ کھولیں :

(۵) لباس عروس کے لئے پانچ جوڑے ملبوسات پچیس روپیہ سے لے کر ایک سو پچاس تک نوشہ کی طرف سے خریدیں۔ اس سے زیادہ نہ لیں :

(۶) نکاح کے پیشتر جو عروس کے مکان میں سہاگن کے نام طعام پکایا جاتا ہے۔ وہ متروک ہے اور نوشہ گھر سے قبولی کے نام سے چاول اور دال ملا کے پکا کے دولھن کے یہاں بھیجا جاتا ہے اس کو موقوف کریں۔ ایسا ہی دلہن والے بھی دولھا کے گھر کسی قسم کا طعام وغیرہ روانہ نہ کریں۔ طرفین میں کسی کو دعوت بھی نہ کریں۔ اور نکاح کی پہلی رات جو ہلدی کا رسم رواجاً چلا آتا ہے۔ وہ بالکل سخت ممنوع ہے۔ نہ کریں :

(۷) مجلس نکاح میں تہنیت نامہ نہ پڑھیں اور تہنیت نامہ تقسیم بھی نہ کریں۔ اور بطور تحفہ کوئی صاحب شال ودوشالا نہ اڑھائیں اگر کسی کو تحفہ دینا منظور ہو۔ نکاح کی مجلس میں خرما یا دام مصری وغیرہ حسب دستور تقسیم کریں۔ اور نکاح کے دن عروس کے گھر والے اپنے رشتہ دار اور اپنے دولھا کے لوگ پردیس والے مہمان ان کے سوا کسی کو دعوت نہ دیں۔ ولیمہ کیلئے اپنی حسب خواہش دعوت دیسکتے ہیں۔ نیز نکاح کا کھانا آدھ من ڈیڑھ من سے زیادہ نہ ہو۔ ولیمہ کا کھانا نصف من سے کے کردو من سے زیادہ نہ ہو۔ (من کے بیس سیر ہوتے ہیں)

(۸) نکاح کی پہلی شب جو سلامتی اور تحفہ دیا جاتا ہے اس میں لنگ، رومال، جوتہ انگشتری کے عوض ایک روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک دیسکتے ہیں اس بڑھ چڑھ کر نہ دیں۔ اور جہیز کے متعلق کسی قسم کا روپیہ نہ دیں :

(۹) نکاح کے دوسرے دن بھی سہاگن کے نام کا کھانا پکوا کے دولہا کے ہاں بھیجا جاتا ہے وہ بھی ممنوع قرار دیا گیا۔ اور سیویاں پوریاں وغیرہ تیار کرکے نوشہ کے گھر نہ بھیجیں۔ نیز چاند سلامی اور چاند کی پہلی تاریخ کا کھانا بھی

بقیہ دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۳ پر۔

ترکان احرار - جس میں ترک قوم کے مجاہدانہ و غازیانہ سبق آموز کارنامے درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر (منیجر)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تقویۃ الایمان

(۱۰۶)

گذشتہ ہفتے تصرفات نبوی کی بحث ہوئی ہے۔ آج اس سے آگے مولوی نعیم الدین مرادآبادی کی عبارت درج کیجاتی ہے (مدیر)

قولہ صفحہ ۱۲۹ لغایۃ صفحہ ۱۴۳:-

حدیث نمبر۹ جنگ حنین میں جب کافروں نے ہجوم کرکے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا۔ آپ نے زمین سے ایک مشت خاک لے کر ان کے مونہہ پر ماری۔ تو ہر ایک کی دونوں آنکھوں میں مٹی بھر گئی۔ اور وہ پیٹھ دے کر بھاگے۔ رواہ مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۳ اسی کو تقویۃ الایمان نے شرک بنایا ہے۔ وہابیو! خدا رسول سے شرم کرو جس کا نام محمد مصطفےٰ ہے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اختیار کا یہ عالم ہے۔ تھوکدو اس بیحیا کے منہ پر۔ حدیث نمبر۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عتیک ابورافع یہودی کو قتل کرکے اس کے کوٹھے سے گر پڑے۔ اور پنڈلی ٹوٹ گئی۔ فرماتے ہیں۔ میں اس کو عمامہ سے باندھکر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ حضور نے دست مبارک پھیرا۔ تو یہ حال ہوا۔ کو گویا دکھا بھی نہ تھا۔ رواہ البخاری مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۳ تصرف اس کو کہتے ہیں۔ مدد کرنا۔ مرادیں پوری کرنا۔ حاجت برلانا۔ مشکل میں دستگیری کرنا۔ جس کو تقویۃ الایمان والے نے شرک بنایا تھا۔ حدیث عـ۱۱ ایک واقعہ حضرت سلمہ بن اکوع کو پیش آیا۔ کہ جنگ خیبر میں ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی۔ فرماتے ہیں۔ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا حضور نے تین مرتبہ دم فرمایا۔ اس وقت و شکایت ہوئی نہیں۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۳ حدیث عـ۱۲ ترمذی شریف میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں بیمار تھا۔ حضور مجھ پر گذرے۔ شدت مرض میں اس وقت میں یہ دعا کررہا تھا۔ کہ یارب اگر وقت آگیا ہے۔ تو مجھے موت کے ساتھ اس مرض کی تکلیف سے راحت دے۔ اور اگر ابھی زندگانی باقی ہے۔ تو تندرستی کے ساتھ زندگانی میں وسعت عطا فرما۔ اور اگر یہ مرض بلا ہے۔ تو صبر عنایت کر حضور نے فرمایا۔ تم کیا کررہے تھے۔ میں نے وہ کلمے دہرا دیئے۔ اسپر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھوکر ماری۔ فرمایا یارب اس کو عافیت عطا فرما۔ شفا عطا فرما۔ حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں۔ کہ پھر اس کے بعد اس مرض کی مجھے کبھی شکایت ہی نہیں ہوئی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۵۔ وہابی کو ہر ایک آنکھ سے شرک ہی نظر آتا ہے۔ یہ حدیثیں نہیں نظر آئیں۔ حدیث عـ۱۳ بخاری مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ رہا۔ لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا۔ تو انگشت ہائے مبارک کے درمیان چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ اور وہ کثرت پانی کی ہوئی۔ کہ ہم سب نے پیا۔ اور وضو کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ ہم لاکھ ہوتے۔ تو پانی سب کو کفایت کرتا۔ تھے ہم پندرہ سو مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۲ یہ ہے مشکل میں دستگیری اور حاجت براری۔ یہ معجزات ہیں۔ دلیل نبوت ہیں۔ مگر وہابی احادیث میں یہ سب دیکھ کر تصرف کا منکر ہی رہتا ہے۔ حدیث عـ۱۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ ایک اعرابی حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ اس نے عرض کی اور کون یہ گواہی دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ یہ درخت۔ اور اس کو بلایا وہ درخت زمین چیرتا ہوا حاضر ہوا۔ اور سامنے کھڑا ہوگیا۔ حضور نے اس درخت سے تین مرتبہ شہادت دلوائی اس نے تین مرتبہ گواہی دی۔ کہ حضور کا ارشاد بالکل صحیح ہے۔ پھر وہ درخت اپنی جگہ واپس گیا۔ مشکوٰۃ صفحہ ۵۴۱۔ ملخصاً بلفظہ۔

اقول - یہ چند احادیث بھی نقل کردہ مولوی نعیم الدین معجزات ہیں۔ اسیطرح سینکڑوں سے زائد معجزات کا ظہور و صدور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا ہے۔ اسپر افترا پردازی ہے یہ کہنا۔ کہ اسی کو تقویۃ الایمان میں شرک بتایا ہے۔ لعنۃ اللہ علے الکاذبین المفترئین جسکا کہیں تقویۃ الایمان میں نام و نشان تک نہیں ہے۔ پھر اپنی بے لگامی سے یہ کہنا کہ تھوک دو اس بے حیا کے منہ پر، جواب جاہلاں باشد خموشی کے سوا اس کا جواب یوم الجزاء پر چھوڑا جاتا ہے۔ پس جبکہ امور مندرجہ احادیث معجزات ہیں۔ چنانچہ اچھا ہوا۔ خود مولوی نعیم الدین سے بھی گو اپنی بدحواسی میں ہی ہو۔ امر حق کا اقرار تو ہوگیا۔ کہ یہ معجزات ہیں۔ ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

مگر معجزہ کا اظہار تو رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ وہ حق تعالےٰ کے اختیار و فعل سے بذریعہ نبی کے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ جن کو خود مولوی نعیم الدین صفحہ ۳۲ و صفحہ ۴۴ میں محی السنہ حضرت امام حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ لکھ چکے ہیں۔ اور ان کی احیاء العلوم کو مستند جان چکے۔ آپ احیاء العلوم کتاب المحبۃ والشوق میں فرماتے ہیں۔ ولیس ذالک باختیار العبد یعنی اور نہیں ہے یہ (معجزہ) بندہ کے اختیار میں۔ اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ مسلمہ مولوی نعیم الدین تکمیل الایمان صفحہ ۲ میں فرماتے ہیں۔

"معجزہ فعل الٰہی است نہ فعل رسول۔ زیراکہ خرق عادت بے پروردگار تعالیٰ از بندہ ممکن نباشد۔"

یعنی معجزہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے۔ رسول کا فعل نہیں ہے۔ اس لئے کہ خلاف عادت پروردگار تعالےٰ (یعنی معجزہ) بندہ سے ہو نہیں

تبویب القرآن - مع ترجمہ و تفسیر وحیدی - اس میں قرآن مجید کے مختلف مضامین کو یکجا جمع کیا گیا ہے - قیمت للعہ

ahmadimuslim.de

سکتا۔ نیز شاہ صاحب موصوف مدارج النبوت ج ۲ صفحہ ۱۲۶ میں فرماتے ہیں:۔

"معجزہ فعل نبی نیست۔ بلکہ فضل خداست۔ کہ بر دست وے اظہار نمودہ بخلاف افعال دیگر۔ کہ کسب ایں از بندہ است وخلق از خدا۔ و در معجزہ کسب نیز از بندہ نیست۔ پس معنی ایں آیۃ اینست۔ کہ وما رمیت اذ رمیت صورۃً ولکن اللہ رمی حقیقۃً"

یعنی معجزہ فعل نبی کا نہیں ہے۔ بلکہ فضل خدا کا ہے۔ کہ (نبی کے) ہاتھ پر اظہار کیا گیا۔ بخلاف دُوسرے فعلوں کے کہ کسب ان کا بندہ کی طرف سے ہے۔ اور پیدا کرنا ان کا خدا کی طرف سے۔ اور معجزہ میں کسب بھی بندہ کی طرف سے نہیں ہے پس معنی اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ نہیں مارا تو نے جس وقت مارا صورۃً اور لیکن اللہ نے مارا حقیقۃً"۔ اور جناب مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ا صفحہ ۲۲۹ و ۲۹۳ میں فرماتے ہیں:۔

"افعال خارقہ عادت خواہ شبیہ بمعجزات پیغمبراں باشند۔ خواہ از جنس دیگر ہمہ مقدور قدرت الٰہی اند و بارادہ ایجاد او صادر میشوند۔ در علامات ومعجزات پیغمبراں ایں شرط نیست کہ موافق خواہش منکراں بیاید یا بحد اضطرار رساند۔ بلکہ دریں معنی در صحت ایمان خلل مے کند۔ بتحقیق ما فرستادیم ترا با معجزات حقہ و بروجہ صواب و آنچہ مقتضائے حکمت است در آں آنست۔ کہ ترا قدرت جبر کردن ایشاں بر ایمان ندہیم"

یعنی افعال خلاف عادت خواہ مشابہت معجزات پیغمبروں کے ہوں۔ خواہ اور جنس سے۔ سب اختیار قدرت الٰہی میں ہیں۔ اور اُسی کے ارادہ اور ایجاد سے صادر ہوتے ہیں۔ علامات اور معجزات پیغمبروں میں یہ شرط نہیں ہے۔ کہ موافق خواہش منکروں کے آوے۔ یا لاچاری کی حد کو پہنچاوے۔ یا لاچاری کی حد کو پہنچاوے۔ یعنی مجبوری کے سبب قبول کرنا پڑے۔ بلکہ یہ امر صحت ایمان میں خلل پیدا کرتا ہے بتحقیق ہم نے بھیجا ہے۔ تجھکو ساتھ معجزات حقہ کے بروجہ صواب کے۔ اور جو کچھ مقتضائے حکمت کا ہے۔ یہ ہے کہ تجھکو قدرت جبر کرنے کی ان پر ایمان کے لئے ہم نے نہیں دی ہے اور خود جناب شاہ صاحب کے خلف الصدق جناب مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان منصب امامت صفحہ ۲۳ میں فرماتے ہیں:۔

"پس بیانش آنکہ حق جل وعلا بقدرت کاملہ خود عالم تکوین تصرفے عجیب و غریب بر تصدیق مقبولے از مقبولان خود می نماید۔ نہ آنکہ قدرت صدور خرق عادت در وے ایجاد می فرماید۔ و اورا باظہار آں مامور می نماید۔ حاشا وکلا قدرت تصرف در عالم تکوین از خواص قدرت ربانی ست نہ آثار قوت انسانی۔ انتہی۔"

یعنی پس بیان اسکا یہ ہے۔ کہ حق جل وعلیٰ اپنی اپنی قدرت کاملہ سے عالم موجودات میں اپنے مقبولین بارگاہ کی تصدیق کے بارہ میں عجیب وغریب تصرف فرماتا ہے۔ نہ یہ کہ خرق عادت کے صدور کی قدرت اسمیں پیدا فرماتا ہے۔ اور اس کو اس کے اظہار کے لئے مامور فرماتا ہے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں عالم ایجاد میں تصرف کی قدرت قدرت ربانی کا خاصہ ہے قوت انسانی کے آثار سے نہیں ہے۔

نیز مولانا شہید مرحوم صفحہ ۶۰ میں فرماتے ہیں:۔

"سنت اللہ بریں طریق جاری گردید۔ کہ ہرگاہ آفتاب طلوع میکند۔ تمام عالم پر از انوار میشود۔ و روئے زمین از غبار ظلمت پاک میگردد۔ ہمچنیں از بس اکابر ایشاں ملکی اند و بشر فلکی وجود باجود ایشاں آفتابے است۔ کہ بر اوج چرخ ملکوت تابندہ وقمرے است از جبروت کہ در شب تار ناسوت درخشندہ لابد ہمراہ نزول ایشاں یک نورے از غیب الغیب بر و زمے نماید۔ کہ سبب اصلاح عالم و انتظام بنی آدم و باعث تقلب ادوار و تغیر اطوار مے گردد۔ پس آنچہ از تغیرات وتقلبات مذکورہ چہ در اقطار عالم و اطوار بنی آدم حادث مے گردد۔ ہمہ از قدرت کاملہ ایشاں نیست نہ از نتائج طاقت امکانی نہ اینکہ حق جل وعلیٰ ایشاں را قدرت آثار تصرف عالم عطا فرمودہ۔ وکاروبار بنی آدم بایشاں تفویض نمودہ۔ پس بامر الٰہی قدرت خود صرف مے نمایند۔ وایں تصرفات گوناگوں وتغیرات بوقلمون در عالم کون بروے کار مے آرند۔ کہ ایں اعتقاد شرک محض است وکفر بحت ہر کہ بجناب ایشاں ایں عقیدہ قبیحہ داشتہ باشد۔ بیشک مشرک مردود است۔ وکافر مطرود۔ بالجملہ نزول تقدیر الٰہی بجا بروجاہت کسے یا دعا کسے از مقبولین امرے دیگر وصدور تصرفات کونی از ہماں مقبول اگرچہ بامر اللہ باشد۔ امرے دیگر کہ اول عین اسلام است۔ وثانی محض کفر انتہیٰ۔"

یعنی عادت اللہ اس طریق پر جاری ہوئی۔ کہ جس وقت آفتاب طلوع کرتا ہے۔ تمام عالم پر انوار ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی مقربان بارگاہ ملکی ہیں اور بشر فلکی ان کا وجود باوجود ایک آفتاب ہے۔ کہ اوج چرخ ملکوت پر درخشان ہے۔ اور ایک قمر ہے۔ عالم جبروت سے کہ شب تار ناسوت میں تاباں ہے۔ لابد ان کے نزول کے ساتھ ایک نور غیب الغیب سے ظہور فرماتا ہے۔ کہ سبب اصلاح عالم ونظام بنی آدم اور باعث گردش ادوار وتغیر اطوار ہو جاتا ہے پس جو کچھ تغیرات اور تقلبات مذکورہ اطراف عالم اور اطوار بنی آدم میں حادث ہوتے ہیں۔ یہ تمام ان کی قدرت کاملہ سے نہیں اور طاقت امکانی کے نتائج سے بھی نہیں۔ اور یہ بات بھی نہیں۔ کہ حق جل وعلیٰ نے ان کو تصرف عالم کے آثار کی قدرت عطا فرما کر بنی آدم کے کاروبار ان کو تفویض کئے۔ کہ یہ امر الٰہی سے ان امور میں خود قدرت کو صرف کرتے ہیں۔ اور یہ تصرفات گوناگون اور تغیرات بوقلموں عالم ظہور میں لاتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ اعتقاد شرک محض ہے اور کفر بحت جو کوئی ان کی جناب میں ایسا عقیدہ قبیحہ رکھتا ہو۔ بیشک مشرک مردود ہے۔ اور کافر مطرود۔ بالجملہ نزول تقدیر الٰہی کسی مقبول بارگاہ کی وجاہت یا دعا کی بنا پر امر دیگر ہے۔ اور صدور تصرفات کونی اس مقبول سے اگرچہ بامر اللہ ہو۔ امر دیگر کہ پہلا عین اسلام ہے۔ اور دوسرا محض کفر انتہیٰ۔ (باقی آئندہ)

نوید جاوید۔ مصنفہ مولانا ناصر الدین صاحب مرحوم جس میں عیسائیت کی طرف سے جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مکمل جواب ہے۔ قیمت ۳/

ahmadimuslim.de

بیعت بازی پر تبصرہ ※

(از مولوی محمد حسن صاحب (لائلپوری)

تہذیب وتمدن کے زمانوں میں جہالت کے آثار کلیتہً فنا نہیں ہوا کرتے۔ نبوت ورسالت کی دوران میں بھی مشرکانہ رسومات اور مبتدعانہ توہمات بالکل ہی ملیامیٹ نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اس کے کچھ نہ کچھ اثرات پرانے کھنڈروں (بوڑھوں بوڑھیوں کے دماغوں) اور آبادی سے دور دراز سنگلاخ میدانوں اور ریتلے ٹیلوں پر کچھ نہ کچھ ضرور رہ جاتے ہیں۔ جو کہ کچھ زمانے کے بعد تدریجاً نشوونما کر کے نئے نئے شگوفے نکالا کرتے ہیں:

زمانہ نوح کے پنجتن پاک گو غرقاب ہو گئے تھے۔ مگر تدریجاً ان کے ظل اور بروز (لات، منات، ہبل، عُزّیٰ، نائلہ) کے رنگ میں ظہور پذیر ہو گئے۔ جگران عرب نے گو ہمیشہ کے ہمیشہ کے لئے تمام مجسموں کو گو پاش پاش کر دیا تھا۔ مگر تخیلات اور جذبات کے صنم کدوں میں نئے نئے رنگ میں ان کے ظل اور بروز متمثل ہونے لگے۔ دول اسلام کے خلاف انہی کے انڈے بچے چوں چوں کرتے رہے۔ اور ملعون دجالون کذابون بھی اسی سلسلہ عالیہ کے گوہر شاہوار ہیں۔

ماضی کو جانے دیجئے۔ دور حاضر کو لیتے ہیں۔ ہیں جب سے مرزا غلام احمد نے نبوت مسیحیت اور مہدویت کے نقارہ پر چوٹ لگائی ہے۔ تب سے وہ مشرکانہ جراثیم جو کہ چشم دماغوں میں مختفی تھے۔ ہلنے جلنے لگے۔ اور واجب الاطاعت امامت واجب الاطاعت امارت اور واجب الاطاعت تقدس مآبی کی ڈگڈگیاں بجانے لگ گئے۔

مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ قانون بلدیات ضابطہ تعزیرات اور حدود ملکی کے علاوہ ڈسٹرکٹ دستاویزات حکومت نے جب انسانی کے رگ وریشہ اور خون کے ذرات میں وہ کونسی ذرہ باقی چھوڑی جہاں، نبوت، امامت، امارت کے خوشنما پودے کاشت کئے جا سکتے ہیں۔ ملتانی کہا کرتے ہیں "عقل بچھوں موجاں (عقل نہ ہو تو بڑی موج ہے۔ نہ عاید عقل۔ نہ مجبور میں ہوش وخرد، مزے سے ایک دوسرے کو اندھا ناچ نچوا رہے ہیں۔ یہ ناشائستہ حرکات اسلام نہیں بلکہ کفر اور شرک کے کھنڈرات کی یادگاریں ہیں۔

پنجابی اہل حدیثوں کی خدمت میں ایک گذارش

میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اپنے بال بچوں اور دوستوں عزیزوں کو جہاں کلام مجید کی تعلیم دلا رہے ہیں۔ وہاں حافظ محمد صاحب رح لکھوکے کی تصنیفات زینت الاسلام، احوال الآخرت سیف السنۃ اور تقویۃ الایمان مصنفہ امام الشہدا شہید سید اسماعیل رح کی ضرور تعلیم دلایا کریں۔ حافظ صاحب نے پنجاب کے لوگوں کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ پنجاب کا بچہ بچہ نہایت سہولیت کے ساتھ اپنی پنجابی زبان میں ان کتابوں کو پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ صرف کلام مجید کے بعد چھوٹی چھوٹی لڑکیاں بھی بہت آسانی سے حافظ صاحب کی تصنیفات کو پڑھ اور سمجھ سکتی ہیں۔

یہ ہماری ناشکری اور ناقدردانی ہے۔ کہ ایسے سہل اور آسان طریق تعلیم سے فائدہ نہیں اٹھاتے باوجودیکہ اہل حدیث لڑکے اردو پڑھ سکتے ہیں۔ اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ مذکورہ بالا کتابوں کو پڑھ سمجھ سکتے ہیں۔ مگر اتنی توجہ نہیں کی جاتی جتنی کہ چاہیئے۔ ان کتابوں میں حافظ صاحب رحمۃ اللہ نے مفاد عامہ اور پبلک کی ضروریات کو مدنظر رکھکر دین کی بہت خدمت کی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔ کہ حافظ صاحب کے اعزا اور اقربا اور ان کے خاندان میں اور ان کے دوستوں میں ان کتابوں کا کس حد تک چرچا ہے۔ میں ذاتی طور حافظ صاحب کے خاندان کے کسی فرد کو نہیں جانتا ہوں۔ اور نہ میں انسان پرستی کے لئے گذارش کر رہا ہوں۔ اور نہ اس لئے کہ لوگ حافظ صاحب کے خاندان کے ساتھ حلقۂ ارادت قائم کریں۔ بلکہ ان تصنیفات کو خود سے پڑھائیں۔ تاکہ پنجابی زبان کا یہ بیش قیمت ذخیرہ ناقدردانی کی وجہ سے ملیامیٹ نہ ہو جائے۔ اور جس غرض کے لئے یہ لٹریچر تیار کیا گیا تھا۔ وہ پوری ہو سکے۔ میں ایک مرتبہ نہیں بارہا اپنے دوستوں تک یہ آواز پہنچا چکا ہوں۔ اور آج اخبار ہذا کے ذریعے توجہ دلا رہا ہوں۔

(محمد حسن از رامکس پور)

انجمن اہل حدیث مرزاپور کا گیارھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۱-۱۲-مئی ۱۹۳۵ء زیر صدارت جناب مولانا مولوی محمد منیر خاں صاحب بنارسی بخیر وخوبی ختم ہوا۔ مولانا محمد ابو القاسم صاحب بنارسی نے اسلامی نجات، توحید اور الہامی کتاب پر تقاریر فرماتے ہوئے مسئلہ کفارہ اور تناسخ وغیرہ پر روشنی ڈال کر اسلامی نجات وتوحید وغیرہ کی حقیقت کو باحسن وجوہ ثابت کر دکھایا۔ مولانا عبد الرؤف خاں صاحب رحمانی بستوی نے اسلامی تعلیم وغیرہ پر تقاریر فرمائیں۔ (نامہ نگار)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۰ کالم ۳

تیار کر کے نہ روانہ کریں۔ یہ سب امور ممنوع ہیں۔ لہٰذا التماس کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی صاحب پیشقدمی نہ کریں۔

(۱۰) اس اسکیم پر ہم اہل محلہ اور اہل جماعت نے متفقہ فیصلہ کے ساتھ دستخط کئے ہیں۔

(۱۱) اس قانون کے خلاف اگر کوئی ورزش کرے تو ہم اہل جماعت اور متولی وقاضی آپ کے کسی نیک وبد امور میں شامل نہ ہوں گے۔ (۱۲) یہ اسکیم ۵ اپریل ۱۹۳۵ء بطابق یکم محرم الحرام ۱۳۵۴ھ بروز جمعۃ المبارک سے جاری ہوئی۔ اللھم بارک لنا فیہ ♦ دستخط نیازمندان: ارباب متولی وامام جماعت میلوشارم (نارتھ ارکاٹ) مدراس

※ نقادی ناکافی ہونے کی وجہ سے صفحہ ہذا پر مضمون درج کیا گیا (منیجر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اخبار اہلحدیث کی رفتار ترقی کی بجائے رو بہ تنزل ہے۔ کوشش کر کے نئے خریدار بنا کر تبلیغ و اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

دی پی بھیجے گئے ۳۱ مئی کا پرچہ حسب ذیل خریداروں کو وی۔ پی بھیجا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی یا عدم موجودگی سے واپس ہو جائے تو وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔

۱۹۵۴ - ۲۴۰۲ - ۲۵۳۱ - ۲۷۹۰ - ۴۷۲۵ - ۴۳۳۶ - ۴۲۲۵ - ۴۴۲۹ - ۴۴۵۳ - ۴۴۶۴ - ۴۴۶۹ - ۸۲۲۴ - ۸۲۷۵ - ۸۲۸۰ - ۸۸۹۲ - ۸۹۰۹ - ۸۹۳۴ - ۸۹۷۰ - ۹۲۴۸ - ۹۴۶۹ - ۹۴۸۶ - ۹۸۶۱ - ۹۹۲۸ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۹۷ - ۱۰۶۲۹ - ۱۰۶۶۲ - ۱۰۹۲۴ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۸۵ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۵۳۷ - ۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۸۰ - ۱۱۷۴۷ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۸۰۲ -

مکرر یاددہانی جن اصحاب کی قیمت اخبار ماہ جون ۱۹۳۵ء میں ختم ہے۔ ان کے نمبر خریداری سابقہ پرچہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ مہربانی فرما کر حق المقدور قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ مہلت یا انکار کی صورت میں جلد از جلد دفتر میں اطلاع بھیجیں۔ ورنہ ۲۸ جون کا پرچہ وی۔ پی بھیجا جائیگا۔

مضامین آمدہ مولوی ابوسعید عبدالعزیز ۲ عدد۔ مولوی غلام محمد۔ احمد حسن۔ مجیب الرحمٰن رباعیات برق۔ مولوی عبدالجلیل۔

غیر مقبولہ علما اور صوفیا کے فرائض۔ آریہ سماج کو شکست۔ خاتمہ اختلاف۔ خدا کا بیٹا۔ تراجم علمائے اہل حدیث۔ امت مسلمہ کے زوال کا علاج۔

غریب فنڈ آمدہ از جا دا ۲۸ عہ از فتوی فنڈ ہے۔ از مولوی عبداللہ صاحب منزو ۱۲ عہ جملہ ۲۴ عہ سابقہ بذمہ فنڈ ۶ ر بقایا ۳۱ عہ

از سائلین (۱) غلام محمد عنبر والی سے ر (۲) خدا بخش بمبئی سے ر (۳) اسماعیل بھگیٹرن سے ر (۴) دلی محمد کلیانوالہ عہ (۵) محمد شریف گوجرانوالہ عہ (۶) حسن بھائی ٹنڈ باڈ عہ (۷) عبداللہ لال پور عہ (۸) خلیل احمد مرزاپور عہ (۹) محمد صدیق جو کھپور عہ (۱۰) نور محمد جہلم عہ (۱۱) محمد علی سپریا عہ (۱۲) غلام نبی چھن اوڑیاں عہ (۱۳) بشیر الدین بنارس عہ (۱۴) الٰہی بخش جلیسر عہ (۱۵) مسلم لائبریری پوسانہ عہ (۱۶) سجاد حسین شیخ گڈہ عہ

شائقین تفسیر ثنائی اردو کو

خوشخبری

جلد ششم (۶) ابھی چھپ گئی

جن اصحاب کے پاس اس جلد کی کمی ہے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجکر یا بذریعہ وی پی طلب فرمالیں۔ قیمت عہ روپے فی جلد

"مینجر اہلحدیث امرتسر"

(۱۷) عبدالقدوس، اسلام آباد عہ (۱۸) محمد اسحٰق جتیا عہ۔ میزان ۲ ر۔ جملہ سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک سال جاری کیا گیا۔ نمبر سائلین ۱۵ (۷) بقایا فنڈ ۴ ر ان کے علاوہ تیرہ ۱۳ سائلین اور درج رجسٹر ہیں۔ اصحاب خیر توجہ فرما کر ان کے نام بھی اخبار جاری کرا دیں۔

مدرسہ مدینۃ طیبہ بابو عزیز الدین از کوٹہ عہ منشی عبدالرحمٰن انڈرٹے وال للعہ۔ مولوی محمد عبداللہ منزو۔ عہ

تصحیح اہلحدیث ۷ مئی ۱۹۳۵ء میں مدرسہ مذکور کے لئے بتالیس روپے درج کئے گئے ہیں اصل میں ترتالیس روپے تھے۔

اشاعت فنڈ مولوی محمد عبداللہ منزو عہ

چندہ اہل حدیث کانفرنس از بابو عزیز الدین مذکور عہ

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار غریب اور مفلس طالب العلم ہے۔ مگر اخبار اہلحدیث کا بہت شائق ہے۔ قیمتاً خرید نہیں سکتا۔ کوئی صاحب خیر ایک سال کے لئے میرے نام اخبار مذکور جاری کرا دیں۔ (خاکسار عبدالعزیز متعلم میر محمد مسجد کھجور والی ڈاکخانہ راجہ جنگ تحصیل قصور ضلع لاہور)

دو نابیناؤں کی دردناک مصیبت ناظرین کیخدمت میں عرض ہے۔ میں عرصہ سے نابینا ہوں حافظ قرآن اور قاری بھی ہوں۔ میری بیوی محنت مشقت کر کے گذارہ کرتی تھی مگر افسوس کہ وہ بھی نابینا ہو گئی۔ اب ہم ہر دو قابل امداد ہیں اصحاب خیر سے التماس ہے۔ کہ فی سبیل اللہ ہماری مدد فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(راقم حافظ عبدالحی نابینا قاضی محلہ بجنور یو، پی)

جامعہ عربیہ دارالسلام عمر آباد کے ۱۶ طلبا انگریزی، عربی، فارسی کے مختلف امتحانات میں شریک ہوئے تھے۔ جنمیں سے ۱۴ کامیاب ہو گئے الحمد للہ۔ (مولوی محمد فضل اللہ ناظم جامعہ مذکور)

مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری مشہور صوفی خوش بیان مثنوی خوان اس ہفتہ دار الفنا سے دار البقا کو انتقال کر گئے۔ مرحوم فن حدیث میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب) دہلوی کے شاگرد تھے۔ کتاب معیار الحق مصنفہ میاں صاحب پر آپ کی تقریظ بھی ہے۔ اس کے بعد آپ نے صوفیانہ رنگ اختیار کر کے حال قال پسند کیا۔ مگر افراد اہلحدیث سے آپ کو انس بہت تھا۔ بہرحال آپ قابل قدر بزرگ تھے۔ جماعت اہلحدیث کے ادہم (شاہ عین الحق مرحوم) کے آپ بہنوئی تھے۔ آپکی عمر غالباً ۷۵-۷۶ سال ہوگی۔ غفر اللہ لہٗ ورحمہٗ۔

اسلامی پردہ - اس رسالہ میں شرعی پردہ کی حقیقت اور اس کی حکمت کو قرآن حدیث اور براہین عقلیہ و نقلیہ سے واضح کر کے مخالفین کو جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر محصول ۵ر

ملکی مطلع

سرزمین حجاز میں یزیدیت

یہ ایک عنوان ہے۔ جو شیعہ اخبار مجرے یکم جون نے قائم کر کے حضرت امیر الموحدین جلالۃ الملک ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کی ذات گرامی اور حکومت اسلامیہ سعودیہ پر دے دی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے اسلام کو تیجانوں، قبتوں وغیرہ سے پاک کیا۔ حدود شرعیہ جاری کیں۔ بڑا جرم یہ کیا۔ کہ یمنی غدار حملہ آوروں کے آگے اپنی گردنیں کیوں نہ رکھدیں۔ اور پیچھے سے مع اولاد کبار کے سر کٹا کر جام شہادت کیوں نوش نہ کیا۔ اخبار شیعہ کے اس بارے میں یہ الفاظ ہیں:-

"سرزمین حجاز مقدس پر جب سے ابن سعود نجدی نے اپنے نجس قدم رکھے ہیں۔ اس وقت سے اس ارض مقدس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اور اس کی ہٹ دھرمی اور یزیدی احکام کے باعث تمام ملک میں ناداری و افلاس کے سیاہ بادل چھا گئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس بدترین حالت میں بھی اس کے ایجنٹ اور نمک خوار اس کے دور حکومت کو باعث برکت اور رحمت خداوندی جانتے ہوئے عوام کی آنکھوں میں خاک ڈال کر اس کی ناموری کا ڈھنڈھورا پیٹ رہے ہیں۔ اور تمام اسلامی جرائد مال دنیا کی خاطر اس کے طرفدار اور تابع فرمان نظر آتے ہیں۔ اور اس کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھ سکتے۔ حالانکہ حق نمک خواری کا تقاضا تو یہ ہونا چاہئیے تھا۔ کہ اسے صحیح راستہ پر لگاتے۔ اور حاجیوں کی تکالیف و مصائب و آلام کو منظر عام پر شائع کر کے عمالِ حکومت کی بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں اور انتظامی خرابیوں پر روشنی ڈالتے۔

امسال جو لوگ فریضہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ان کی شکایات بہت کثیر ہیں۔ جو کہ حکومت کے نظم و نسق سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن امسال سب سے اہم واقعہ حرم کعبہ میں خونریزی کا ہے کہ ابن سعود کے سپاہیوں نے تین بے گناہ مسلمانوں کو حرم کعبہ میں قتل کر کے احکام خداوندی کی علانیہ توہین کی۔ جس کی تمام تر ذمہ داری ابن سعود پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس نے آج تک قاتلوں سے باز پرس نہیں کی [2]

سعودی اخبارات اپنا حق نمک اس طرح ادا کر رہے ہیں۔ کہ سعودی سپاہیوں نے قصاص کے طور ان مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن وہ عقل کے اندھے اتنا نہیں سوچتے۔ کہ حرم پاک میں کونسا قتل ہوا تھا۔ کہ جس کا قصاص لینا ضروری سمجھا گیا۔ بالفرض جھوٹی تاویلیں اور گھڑی ہوئی خبریں سچ بھی مان لی جائیں۔ تو پھر بھی کسی طرح ابن سعود اور ان کے سپاہی الزام قتل سے بری نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حکومت کا کوئی فرد قتل نہیں ہوا۔ اگر کوئی انصاف پسند اور حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت ہوتی۔ تو لازمی طور پر قاتلوں سے باز پرس کرتی۔ اور انہیں قتل کے جرم میں قتل کی سزا دیتی۔ لیکن ابن سعود کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ نہ دنیاوی قانون کا پابند ہے اور نہ ہی اسلامی احکام کی پروا کرتا ہے۔ اس قسم کی بدعنوانیوں سے اب مسلمانوں پر یہ اچھی طرح واضح ہو گیا ہے۔ کہ حجاز مقدس کا موجودہ دور یزیدیت مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کا ذمہ دار نہیں۔ اور نہ وہاں کوئی قانون ہے۔ جو کہ مظلوم کی حمایت کر سکے۔ لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ حجاز کا موجودہ دور حکومت یزیدی دور ہے۔ جو کہ احکام خداوندی کی توہین نہایت دیدہ دلیری سے کر رہا ہے"

[1] ان کا حلفیہ بیان تو شائع کرائیے (اہلحدیث)

[2] باز پرس تو اس صورت میں کرتے۔ کہ حملہ ان کی طرف سے ہوتا۔ دفاع کی صورت میں باز پرس کیا ہو۔ الانصاف خیر الاوصاف۔

اہلحدیث یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے۔ جس میں ہر بات اور ہر واقعہ روشنی میں آسکتا ہے۔ کس قدر تعصب اور کس قدر حق سے عداوت ہے کہ باوجود واضح ہوجانے حقیقت حال کے، اور باوجود اپنے بیگانوں کی شہادت کے اہل بدعت ابھی تک اپنا نامۂ اعمال غلط بیانی اور غلط گوئی سے پُر کئے جا رہے ہیں۔ ہم تو مضمون کی سرخی دیکھ کر ہی خوفزدہ ہو گئے تھے۔ کہ خدا خیر کرے۔ حجاز میں یزید کہاں سے آگیا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کو یزید کا ہر وقت تصور رہتا ہے۔ اس لئے جدھر ان کی نگاہ اٹھتی ہے بحکم ؏

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

ان کو ہر جگہ یزید ہی یزید نظر آتے ہیں۔ ورنہ اگر اصلی یزید کو دیکھ لیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ اور ہم بھی بتا دیں۔ کہ ؎

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم انکو بتا دیں گے

کوئٹہ (بلوچستان) میں قیامت کا نمونہ

حدیث شریف میں آیا ہے۔ قرب قیامت کے زمانہ میں زلزلے بہت آئیں گے۔ اس حدیث کا ظہور چند سالوں سے پے درپے ہو رہا ہے۔ پہلے زلزلے معمولی ہوتے تھے۔ اب تو جو آتا ہے قیامت کا نمونہ ہوتا ہے۔ ابھی صوبہ بہار کا زلزلہ بھولا نہ تھا۔ کہ ۳۱ مئی کو کوئٹہ بلوچستان میں قیامت خیز زلزلہ آیا۔ ٭٭

اہلحدیث حادثات مذکورہ سنکر بدن پر لرزہ سا پڑ رہا ہے۔ چونکہ رسل و رسائل کے ذرائع آج ۲ جون تک درست نہیں ہوئے۔ اس لئے فرداً فرداً اہلحدیث کے خریداروں کی خیریت دریافت

غرق ہوگئی ہے۔ ۷ میل کے رقبہ میں تمام دیہات تباہ ہوگئے ہیں۔ (۵) ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ بھی منقطع ہوگیا ہے۔ (۶) پنجاب کے اضلاع میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے ..... کیونکہ اکثر پنجابی وہاں سکونت پذیر تھے ٭

ہونی مشکل ہے۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اور دیگر متعلقین کی خیریت سے اطلاع دیں خصوصاً منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات بابو عزیز الدین صاحب کلرک دفتر ایس ڈی۔ او ریلوے، مظفر آباد کوئٹہ۔ اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔

سرکاری اطلاع

ایڈن کالج دہلی کا یہ دعوٰی ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں ایک سال کی پڑھائی کے بعد کسی اور یونیورسٹی کا امتحان پاس کئے بغیر یونیورسٹی وسکاٹن (ریاستہائے متحدہ امریکہ) سے بی۔ اے کی ڈگری دلا سکتا ہے۔ وسکاٹن یونیورسٹی سے اس بارہ میں استصواب کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایڈن کالج یہ دعوٰی کرنے کا مجاز نہیں۔ یونیورسٹی مذکور اس غلط بیانی کے لئے ایڈن کالج کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن مذکور کا ناظم اور مالک ایم ارشاد علی فرار ہو گیا ہے۔ اور اس وقت تک لاپتہ ہے۔ عوام کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایڈن کالج اور اس کے مالک کی پُرازفریب سرگرمیوں سے آگاہ رہیں +

لاہور۔ ۱۶ مئی ۱۹۳۵ء۔

کاسگنج (ایٹہ) میں اہلحدیث پر مظالم

۲۹۔ مارچ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے۔ کہ مستی صلاح الدین، اہلحدیث عصر کی نماز پڑھنے مسجد میں آ رہا تھا۔ لائبریری کے سامنے سڑک پر (۱) بشیر ولد عظیم الدین گھڑی ساز (۲) رمضانی ولد الٰہی بخش (۳) شکور ولد عبدالرحمٰن وغیرہم نے مستی صلاح الدین کو دیکھکر لفظ اہل خبیث کا استعمال کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ یہ اہل خبیث آیا۔ ایک دو مرتبہ کے کہنے کو تو مستی مذکور نے ٹال دیا۔ مگر جب وہ بالکل قریب آ گیا۔ تو دہی لفظ اہل خبیث کہا۔ تب تو اس نے بھی مجبوراً کہا کہ خبیثوں کے ہی منہ سے الفاظ خبیثہ نکلتے ہیں مندرجہ بالا مستیان، وسپر ٹوٹ پڑے۔ اور بارش کی طرح جوتے و گھونسے وتھپڑ رسید کرنے لگے۔ ان کے دیگر شیر کار بھی مار پیٹ میں شریک ہو گئے اب اکثر محلہ کے رسمی احناف نے یہ مشورہ کیا ہے کہ جو اہلحدیث باصطلاح رسمی حنفی اہل خبیث کوئی نماز کو آوے۔ تو اسی کو مار پیٹ لو۔ اور رستہ طلیغال متولی وقف مسجد اگر آوے۔ یا مکان سے باہر نکلے تو اس کو خوب بنالو۔ اب مسجد اہلحدیث کے رستہ میں چند شہدے لفنگے برسر بیکار ہر وقت گشت میں رہتے ہیں۔ اور ان کے خوف سے اہلحدیث جو چند ہیں۔ مسجد تک نہیں جانے پاتے ہیں مسجد کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ ان کے اس مفسدانہ خیالات کی وجہ سے ہم نے تھانہ میں رپورٹ کرا دی ہے۔ اور تحصیل کاسگنج میں دعوٰی دائر کر دیا ہے۔ اور جن مفسدوں کی وجہ سے ہماری نماز واذان بند اور نقض امن کا اندیشہ اور خطرہ ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔ (۱) عظیم الدین گھڑی ساز ولد عبد اللہ (۲) بشیر ولد عظیم الدین گھڑی ساز (۳) شکور ولد عبدالرحمٰن (۴) صدیق ولد عنایت اللہ (۵) کریم بخش ولد عنایت اللہ (۶) رمضانی ولد الٰہی بخش (۷) عبدالرحمٰن ولد مرزا (۸) بشیرا ولد عبادالله۔ (۹) یاد اللہ ولد گیاسے (۱۰) مجیدا ولد ولی خاں (۱۱) کالیا ولد رحم اللہ (۱۲) عبدالحمٰن (۱۳) کریم اللہ ولد تبھنو یہ اقوام جولاہان (۱۴) گھمیرا ولد وزیر نداف (۱۵) عزیز اللہ پھول والا۔ برادر معلم نسواں اسکول اسلامیہ کاسگنج۔ جملہ علمائے کرام ہند سے عرض ہے۔ کہ ایسے الفاظ مفسدانہ استعمال کرنے سے خاص وعام کو روکا جائے۔ تاکہ ہم لوگ امن چین سے اپنی عبادت میں مشغول ہوں۔ فقط۔

(جماعت اہلحدیث کاسگنج محلہ نواب ضلع ایٹہ)

صحیح بخاری شریف کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ

پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صدا کو عربی سے ناآشنا مسلمانوں اور اسلامی تعلیمات کے حسن اور صداقت سے بے خبر اہل مغرب کے کانوں تک پہنچانے کے لئے میں نے انگریزی میں صحیح بخاری کے ترجمہ کا ارادہ کیا ہے۔ جسے تمام علمائے اسلام اصح الکتاب بعد کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ یہ ترجمہ یورپ میں اسلام کا پروپیگنڈا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ نیز ان مسلمانوں پر اپنا بہت اچھا اثر ڈالیگا۔ جو انگریزی تعلیم یافتہ ہو کر خلاف اسلام اسپرٹ سے متاثر ہو کر اسلام سے منحرف ہو رہے ہیں۔ در اصل اسلام کی حقیقی روح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر نظر آتی ہے۔ ہم صرف احادیث کے توسط سے ان غلط فہمیوں اور بے جا تاویلوں سے بچ سکتے ہیں جو آیات قرآنی کی تفسیر میں کی جاتی ہیں۔ اور جو یقیناً مسلمانوں کی روحانی اور معاشری فلاح و بہبود کے حق میں بے حد مضرت رساں ہیں۔

مجھے اسلام قبول کئے نو سال ہوئے۔ اور مجھے برابر یہ دُھن لگی رہی۔ کہ کسی طرح صحیح بخاری کا ترجمہ انگریزی زبان میں ہو جائے۔ چنانچہ میں نے تقریباً پانچ سال مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بسر کر کے عربی زبان سیکھی۔ اور اس ماحول سے بھی واقفیت حاصل کی۔ جس میں نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا پیغام سنایا تھا۔ سالہا سال کے مطالعہ اور تیاری کے بعد بحمد اللہ اب مجھے اپنی اس آرزو کو پورا کرنیکا موقعہ ملا ہے۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ جون ۱۹۳۵ء کے مہینہ میں اس ترجمہ کی اشاعت شروع کر دی جائے۔ جو تیس پاروں میں شائع کیا جائیگا۔ جو ماہ بماہ شائع ہوں گے۔ میں نے کسی مقام پر ایجاز و اختصار سے کام نہیں لیا۔ اور یہ سعی کی ہے۔ کہ ترجمہ حتی المقدور بالکل صحیح اور اصل سے پوری پوری طرح مطابقت

رکھتا ہو۔ میں نے ترجمہ کے ساتھ مکمل عربی عبارت بھی دے دی ہے۔ تاکہ قارئین اصل سے ترجمہ کا مقابلہ کر سکیں۔ ساتھ ساتھ تشریحی حواشی بھی ہیں۔ جو لوگ آنحضرت صلعم

... سے پوری طرح واقف نہیں۔ ان کے لئے یہ حواشی مفید ثابت ہوں گے۔ اب میں برادران اسلام سے استدعائے اعانت کرنا چاہتا ہوں

مومیائی ۳۵/۱۵

مصدقہ علمائے اہلحدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ وکھانسی ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے۔ تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے۔ اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/۱۲ ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے/۴ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب ٹانڈہ

"میں نے آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی۔ تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرماکر ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔ واقعی اچھی چیز ہے۔

(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرماکر مشکور فرمائیں۔

(۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خاں پروپرائیٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۳۳/۵۲

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی
مالک کارخانہ انوارالاسلام امرتسر

مغلظاتِ مرزا ۳/۳

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں نظر آتی ہے۔ کہ بےحیائی وبے غیرتی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار "لکھکر" اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب، صفحات ۷۲ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت فی نسخہ ۵/ تقسیم واشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵/ کے ٹکٹ بھیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کتاب الروح

علامہ عبدالہادی مصری کا اردو ترجمہ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت صرف ۸/ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین ۲۲/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اور عینک سے بے پرواہ کردیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ/
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ہتھیلی میں چاند ۹/۱۲ رجسٹرڈ

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملاکر کھانے سے بیحد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کردیتا ہے ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ/ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اکسیر عثمانی ۱۲/۱۲

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری پلکوں کا اڑنا۔ دہ ہے، پرانی لالی۔ جالا، پھولا۔ ناخونہ۔ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس، ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

اہلحدیث میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں۔

ahmadimuslim.de

اطلاع

ہماری مشہور ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے - کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا - کھٹے ڈکار آنا - منہ سے بعض وقت پانی آنا - ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے - بھوک بڑھاتا ہے - سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے - چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے - کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے - اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے - خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے - پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے - اور وہم و فکر دور کرتا ہے - اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے - دل دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے - قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت - دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے - اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں - قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

ملنے کا پتہ :-

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ چابکاں ۳۰۸/۹ امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۳/۱۲

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے - قیمت صرف ۵/ ہے بیرونجات سے منگانیوالے حضرات ۶/ کے ٹکٹ بھیجکر منگا سکتے ہیں

ملنے کا پتہ :- **محمد اسحاق دفتر کتبخانہ حقانی امرتسر**

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید - رجسٹرڈ ۱۷۵۶ء

یہ آنکھوں کی اکسیر دوا بے نظیر دوا ہے - سینکڑوں روپیہ کی دوائیں، اچھے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے - اس سرمہ سے فائدہ ہوا - آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دو ہے، گگرے - انکھ جیبنی پرانی لالی جالا - پھلی، چھپرٹا، خونہ ایسے سخت امراض میں چندن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں - دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے - تندرست آنکھوں نگہبان ہے - نمونہ ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو - اور آزمالو - قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ - سرمہ سفید قسم اعلیٰ بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت عـ روپے تولہ (منگوانے کا پتہ)

میجو اودہ فارمیسی ہردوئی

(نوٹ) مسافران ریل کی سہولت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے -

---

تفاسیر مولانا ثناء اللہ صاحب

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے - تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے - بہت پسند فرمائی ہے - مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے - کاغذ مصری، کتابت طباعت نہایت اعلیٰ - قیمت للعہ

تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے - کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم

ہوتا ہے - ایک کالم میں ترجمہ ہے - دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے - نیچے حاشی میں شان نزول درج ہے - اس سے نیچے مختلف حاشی مخالفین کے متعلق ہیں - اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپ چکی ہیں - تفصیل حسب ذیل ہے :-

جلد اول :- سورہ فاتحہ و بقرہ - جلد ثانی :- سورہ آل عمران و نساء - جلد ثالث :- سورہ مائدہ، انعام اعراف - جلد رابع :- از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس :- از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء - جلد ششم از شعراء تا صافات - جلد ہفتم از صافات تا سورہ نجم جلد ہشتم - از سورہ قمر تا والناس -

قیمت فی جلد علیحدہ عہ روپے اور مکمل سٹ کی قیمت ۱۲/ روپے

تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان

عربی زبان میں اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ عمدہ کاغذ اور رنگین سرورق پر طبع کرائی گئی ہے - شروع میں مقدمہ درج ہے - جس میں علم بیانی علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں - اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر آیا ہے - ان کے نمبر دیدیئے گئے ہیں - تا کہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے - سردست سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے - قیمت ۱۲/

اہلحدیث بھائیوں کیواسطے بے نظیر تحفہ

سرمہ
مفید عالم

۳/۱۲

قیمت فی شیشی ۲/

دافع آشوب چشم دھند جالا غبار پڑبال شبکوری - روزکوری پھولا - نزول الماء پلکوں کا گر جانا - ابتدائی موتیا بند تمام امراض کے لئے مفید ہے - تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف ملنے کا پتہ حکیم سید بیگ عالم شاہ مقام گھوڑیالہ ڈاکخانہ بھوجیالہ پنجاب

نوید جاوید - مصنفہ مولانا ناصرالدین صاحب مرحوم جس میں عیسائیت کی طرف سے (۲۵) جو اعتراضات اسلام پر کئے جاتے ہیں - ان کا مکمل جواب ہے - قیمت ۳/ (مینیجر اہلحدیث)

ماہ مبارک ربیع الاوّل میں قابل مطالعہ کتابیں

رحمۃ للعلمین - یہی وہ کتاب ہے - جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے - جو اور کسی کتاب کو نہیں ہوسکی - یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہوئی جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی - جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی - یہی وہ کتاب ہے - جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کرلیا ہے - اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی - جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے - اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی - یہی وہ کتاب ہے - جس کے مداح علماء بھی ہیں، اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مورخین بھی، اس کے ثناخواں ہیں - اور فلاسفر بھی محدث بھی - اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں - اور مفسر بھی - کتابت و طباعت بہت اعلیٰ قیمت جلد اول عہ روپے - جلد دوم ۲ روپے - جلد سوم ۱۲ ؍

سیرت ابن ہشام - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے - علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی - اب اس کا اردو ترجمہ ہے - حضور صلعم کے شجرۂ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق مکی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے ضخامت ۱۵۲ صفحات قیمت ۲؍ دو روپے ۲۸ ؍

تحفہ میلاد النبی

از مولوی [illegible] صاحب [illegible]

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت اور علیہ معلوم کرکے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ پیدا کرنا لینے اور پیدا کرنا اور ان رسومات قبیحہ کو مٹانا چاہتے ہیں جو آج کل اس ماہ میں رائج ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھیے بلکہ ہو سکے تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور تبلیغ کا ثواب حاصل کیجئے

[illegible] انجمن [illegible] وارد [illegible]

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں - پیاس بہت لگتی ہے - پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے - دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے - اسواسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائیں گے

بیوقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے

چاہے کوئی بیماری ہو - استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے - ہزارہا استعمال کرنیوالوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کے پاس رہنی چاہیئے نہ جانے کس وقت ضرورت پڑ جائے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؍۸) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (۱؍۴) نمونہ کی شیشی ۱۰؍

احتیاط نقلوں سے ہوشیار رہو۔ کیونکہ کثرت و دیر پا امراض میں دھوکا دے کر دکھ و تشویش کا باعث ہوتی ہیں۔ صحت کے معاملے میں ہی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ - امرت دھارا ۲۳ لاہور۔ } المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

(۱۲۱۵)

خاتم الاولیاء - مسمی به وجیز السیر لخیر البشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع - سوانحعمری - سیرت کی نہایت مستند کتاب، زاد المعاد ابن ہشام حلوبیہ، سرور المحزون، درس السیرۃ وغیرہ سے سلیس اُردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا جواب دیاگیا ہے - جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰/

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب - مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی - آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات وجملہ سیر ومعجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کئے ہیں۔ ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ایک روپیہ ۸ر (عمر)

تاریخ المشاہیر - اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانح عمریاں پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی تاریخ المشاہیر منگائیں تاریخ کی بہترین کتاب ہے - جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ تاریخ المشاہیر میں چونکہ پچاس بزرگوں کی سوانح عمریاں درج ہیں۔ اس لئے بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ اکیلی کتاب پچاس کتابوں کا کام دیتی ہے - ہر اُردو خواں کا فرض ہے کہ وہ اسے منگا کر خود پڑھے - اور دوسروں کو سنائے - تاکہ سب کی اصلاح ہو جائے قیمت مجلد ۲ روپے، بے جلد عہ

الجمال والکمال یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی لاجواب تصنیفات میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سورہ یوسف کی تفسیر نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۷۴ صفحات قیمت عہ

صدیق اکبرؓ - خلافت اسلامیہ کے علمبردار اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی کے حالات اور عہد صدیقی کے شاندار واقعات کا ذکر، از خواجہ عبد اللہ اختر قیمت عمر

الفاروق خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جنگی، سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب مسلمانوں کی عظمت وشوکت، دلیری وشجاعت وشہامت، ایثار واولوالعزمی، صداقت ومساوات، غیرہ موجود حسن سلوک، پاکیزہ اخلاق وعادات اور صاحب دولت وحکومت اور مالدار ہونے کے باوجود سپاہیانہ اور سادہ زندگی کے واقعات - ہر مسلمان اس کے مطالعہ سے ایک کامیاب ہستی بن سکتا ہے - دنیا نے اسلام کا نقشہ بھی ساتھ دیا گیا ہے - قیمت عمر

ذوالنورین - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی کے مبارک حالات اور عہد عثمانی کے واقعات قابل دید ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ (عہ)

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوانح عمری - آپ کے مبارک حالات زندگی قیمت عمر

سیف اللہ - حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم افواج اسلامیہ کی سوانح عمری - قابل دید ہے - قیمت عمر

ازواج النبی - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حالات مع حسب نسب پیدائش تا وفات کے حالات عمدہ پیرایہ میں درج ہیں۔ قیمت ۸

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لے کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح ومستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت وصداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر ومحیط ہوا - مبلغین وواعظین اور مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے - مؤلفہ فخر الہند مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی، کتابت وطباعت اعلیٰ ضخامت ۳۵۰ صفحات قیمت ۲ر

تعلیمات اسلام - اسلامی تعلیم کی حقانیت، خصوصاً اسلام کے مسئلہ استشارہ کو عالمانہ انداز میں تحریر فرمایا ہے - وہ حضرت مصنف کا ہی حق ہے - از مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ - قیمت صرف دس آنہ (۱۰)

ملنے کا پتہ:-

دفتر اہلحدیث امرتسر

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان؟

جس میں انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور ہندوستان کی رائج الوقت تین صد دوائیوں کے سربمہر نسخوں کو جن کی بدولت کئی کمپنیاں کروڑوں روپے کما چکی ہیں - بے نقاب کر دیا گیا ہے۔ قیمت عہ روپیہ (مینیجر)

10 30 A.M. 7 JUN 35
COLLEGE ... 35

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔   یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۳

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ”	ـعـہ
عام خریداران سے ”	ـہ
” ” ششماہی	۲ـ؍۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جذبات ماہ - - - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - - صـ۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف؟ - - - صـ۳
قادیانی مشن۔ (فاروق کی تجویز منظور) - صـ۴
مسیح علیہ السلام پھر زمین پر - - - صـ۵
پیدائش روح اور مادہ - - - - صـ۹
اصلاح عمل - - - - - صـ۹
مسمریزم کا کمال - - - - صـ۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - صـ۱۱
فتاوے صـ۱۳ - متفرقات - صـ۱۴
ملکی مطلع - - - - - صـ۱۵
اشتہارات - - - - - صـ۱۶ تا ۲۰

جذبات ماہ

ذیل کی نظم عزیزی احمد امان اللہ خان صاحب ماہ کے جذبات کا مجموعہ ہے۔ عزیز موصوف پندرہ سالہ نوجوان ہیں اور مولوی ابو رضا ضیاء اللہ خان صاحب رامپوری کے صاحبزادہ ہیں۔

جو شخص صدق دل سے کرے اعترافِ حق
ثابت قدم جو مذہب اسلام پر رہے
جو حضرتِ نبی کی سدا پیروی کرے
ایسا جہاز جس کا خدا خود ہو ناخدا
جس گلّے کا خدائے تعالیٰ ہو پاسباں
جو قوم متبع ہو رسالت مآب کی
پیدا ہو مسلموں میں اگر اتحاد اب
تائب ہو قوم آج مسلمانوں کی اگر

وہ دائرۂ کفر میں لایا نہ جائے گا
اس راستے سے اس کو ہٹایا نہ جائیگا
اُس سے صراطِ غیر پہ جایا نہ جائیگا
امواجِ دشمناں سے ڈبایا نہ جائیگا
وہ بھیڑیوں کے شر سے ستایا نہ جائیگا
دنیا سے اس کا نام مٹایا نہ جائیگا
اس پر ستم کا تیر چلایا نہ جائیگا
یزداں کا ماہ اُس پہ سے سایا نہ جائیگا

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروزالدین صاحب ڈسکوی۔ اسمیں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور قرآن مجید کی پیشگوئیاں ... [illegible]

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ آپ کو تا قیام عدالت عدالت میں حاضر رہنے کی سزا دی گئی۔

—— کوئٹہ کے زلزلہ کا اثر سندھ، پنجاب کے علاوہ تمام ہندوستان پر پڑا ہے۔ بنگال، بہار، اور مدراس وغیرہ علاقوں کے کئی اصحاب وہاں تھے جن میں سے کئی ہلاک اور کئی مجروح ہوئے۔ پنجاب کے تقریباً تمام شہروں اور قصبوں میں اس زلزلہ سے ماتم بپا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ساٹھ ہزار کے قریب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ مالی نقصان کا تو ابھی تک کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ مجروحین کی کئی سپیشل گاڑیاں لاہور سٹیشن پر پہنچ چکی ہیں۔ ہزارہا امراء نان جویں تک محتاج ہو گئے ہیں۔ تمام ملک کے اطراف و اکناف سے امدادی فنڈ جمع کئے جا رہے ہیں۔ گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل (۶۳۰) مصیبت زدگان کوئٹہ کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے اور یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ زلزلہ کے ریلیف کام کے لئے ایک سپیشل کمشنر مقرر کیا جائے۔ ملک معظم و ملکہ معظمہ و دیگر شاہی خاندان کے افراد نے بھی ایک ہزار ۵۰ پونڈ عطا کئے ہیں۔ حضور نظام حیدر آباد دکن نے پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے۔ کوئٹہ سے مجروحین کی جو گاڑیاں آتی تھیں ان کو ریاست بہاولپور کے ریلوے سٹیشن ڈیرہ نواب پر ٹھہرایا جاتا تھا اور حضور نواب صاحب بہاولپور بنفس نفیس خود تشریف لا کر مجروحین کی مزاج پرسی فرماتے رہے۔ نیز ریاست مذکور کی طرف سے بھی خوراک اور طبی امداد دی جاتی رہی۔

—— سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ریاست قلات میں ۲ ہزار ۹ سو افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے ہیں۔

ناسک میں زبردست آندھی آئی۔ نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

—— زلزلہ کوئٹہ کے تقریباً سات سو یورپینوں کو جن کے رشتہ دار اس زلزلہ میں ہلاک ہوئے ہیں یورپ پہنچانے کے لئے ایک جہاز لیا گیا ہے۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اس زلزلہ سے پچیس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

—— ۹ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ زلزلہ سے جھٹکے ۳۱ مئی کے بعد بھی محسوس ہوتے رہے ہیں۔ ۸ جون کو پھر صبح چار بجے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے شکستہ عمارتوں کے اینٹ پتھر وغیرہ گرنے لگے۔

—— افواہ ہے کہ ملک معظم کی سلور جوبلی فنڈ کے بقایا ہے کو زلزلہ کے مصیبت زدگان میں صرف کیا جائے گا۔

اگر آپ اسوہ حسنہ پر اپنی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں

تو

کتاب "حیات مسنونہ"

کا مطالعہ فرمائیں۔ جو حال ہی میں حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تصنیف فرمائی ہے جس میں سرور کائنات کے روزانہ پروگرام اور ادعیہ مسنونہ وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ حضور صلعم سے محبت رکھنے والے کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ رکھنا چاہیئے۔

قیمت صرف ۲؍ محصول ڈاک علاوہ۔

پتہ :- مینجر اہلحدیث امرتسر

—— افغانستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ علاقہ غوربند کے قریب ایک پہاڑ سے ایک عجیب آواز پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کا ایک حصہ گر پڑا۔ اگر نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ قبل ازیں اسی پہاڑ سے دو مرتبہ اس قسم کی آوازیں پیدا ہو چکی ہیں۔

—— لندن ۷ جون۔ انگلستان کے نئے کابینہ میں مسٹر بالڈون وزیر اعظم، صدر کونسل کابینہ، ریمزے میکڈانلڈ اور مارکوئیس آف زٹلینڈ وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔

—— استنبول کی ایک خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ شاہ امان اللہ خان جو ترکی میں مقیم ہیں آپ کو ترکی حکومت کی طرف سے ایک ہزار فوجی سپاہیوں کا سپہ سالار مقرر کیا گیا ہے۔

—— گوجرخان ضلع جہلم (پنجاب) میں ایک کارخانہ کو آگ لگ جانے سے ۳۵ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔

—— کسولی کے جنگلات میں آگ لگ جانے سے ایک یورپین افسر ہلاک اور تین اشخاص مجروح ہوئے۔

—— سر تیج بہادر سپرو پریوی کونسل کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔

—— چوہدری ظفر اللہ خان احمدی کو سر کا خطاب ملا۔

—— لاہور میو ہسپتال میں ایک ایم۔ اے پاس سکھ سائیکل چوری کرتا ہوا گرفتار کیا گیا (عبرت)

—— ام القریٰ راوی ہے کہ امسال عرب کے مختلف اطراف میں بارش اچھی ہوئی ہے۔

عزیز عطاء اللہ کو اب بفضلہ کلی صحت ہے۔ چنانچہ پروردگار کی اس عنایت کے شکریہ میں آج ۹ جون کو اس نے اپنے احباب کرام کو دعوت طعام دی۔ مولانا سیالکوٹی بھی شریک دعوت ہوئے۔ لہ الحمد!

محمدیہ پاکٹ بک مجلد جو مرزائی مشن کی تردید میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ بہت جلد منگا کر مطالعہ کریں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ

مغالطات مرزا عرف الہامی بوتل جس میں مرزا صاحب کے ان الہامات کی تشریح کی گئی ہے جنکو وہ مختلف موقعوں پر چسپاں کر کے اپنا الو سیدھا کرتے رہے۔ قیمت ۳؍

مرزا کی کہانی مرزا اور مرزائیو کی زبانی مصنفہ بابو حبیب اللہ صاحب امرتسری۔ جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے۔ قیمت ایک آنہ۔

ہر سہ کتابیں منگانے کا پتہ :-

مینجر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۲۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف؟

نوٹ | گذشتہ پرچے میں ملتانی رسالہ کا جواب شروع ہوا تھا چاہئے تھا کہ آج بھی اسی کا ذکر ہوتا مگر سوء اتفاق سے وہ رسالہ نظر سے اوجھل ہوگیا۔ اس لئے تابجب تک دوسرا نہ ملے اس کی مثل اور سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔

مذہبی تعصب انسان کو دور تک لے جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ مذہبی تعصب سے مغلوب ہوکر فریق مخالف پر بے جا الزام لگاتے ہیں درحقیقت وہ مذہب کے ماتحت نہیں ہوتے بلکہ اپنے غیظ و غضب کے تابع ہوتے ہیں۔ اس کی تازہ مثال آج ہم پیش کرتے ہیں۔

اخبار "الفقیہ" | میں ایک بریلوی حنفی کا مضمون نکلا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اعیان اہل حدیث کئی ایک حدیثوں کو نہیں مانتے۔ یہ اسی طرح کا الزام ہے جیسا کہ کسی زمانہ لاہور سے ایک کتاب ظفر المبین شائع ہوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ حنفیوں نے اتنی حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی حدیث کی شرح میں دو قول ہوتے ہیں۔ ایک قول کو پسند کرنے والا دوسرے قول والے کو منکر حدیث کہہ دیتا ہے۔ دراصل یہ افراط و تفریط ہے۔

یہی مثال ہے ہمارے مخاطب کی۔ ہم ان کو قدر عاقبت بتانے کے لئے چند حدیثیں پیش کرکے پوچھتے ہیں کہ بتائیے حنفیہ نے ان حدیثوں کو کیوں پس پشت ڈال دیا ہے؟

غور سے سنئے!

(۱) لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ۔
نماز بغیر فاتحہ کے نہیں ہوتی۔

(۲) کان رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ الخ
رکوع کو جاتے اور سر اٹھاتے وقت حضور رفع یدین کرتے تھے

(۳) مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ۔ (آمین بالجہر کہتے تھے)

(۴) بلکہ قرآن کی بھی مخالفت کرتے ہیں۔
قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب (القرآن)

اسی طرح بے انت و بے تعداد الزامات لگائے جاسکتے ہیں۔ پس معترض سن رکھیں کہ جس پیمانے سے تولیں گے اسی سے ان کو ملیگا۔

معترض نے بزعم خود جماعت اہل حدیث کو جن احادیث کا مخالف بتایا ہے وہ نمبروار درج ذیل ہیں:-

"حدیث اول | عن ابن عباس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوٰۃ بعد الصبح حتی تشرق الشمس وبعد المغرب[1] حتی تغرب الشمس (بخاری صفحہ ۸۲)

(ترجمہ) یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد حضور نے نماز پڑھنی منع فرمائی ہے طلوع شمس تک۔ اسی طرح بعد عصر کے غروب ہونے شمس تک۔ (بخاری صفحہ ۸۲)

وہابی اس حدیث کو نہیں مانتے صبح فرضوں کے بعد سنتیں پڑھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سنتیں بھی فجر کی نماز ہے تو میں کہوں گا۔ یہ تمہارا مطلب حدیث میں نہیں۔ یہ تمہاری اپنی رائے ہے جو دوزخ میں لے جائے گی۔

حدیث دوم | عن ابی سعید الخدری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوٰۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس۔ (بخاری صفحہ ۸۳)

(ترجمہ) یعنی ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں صبح کے بعد کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کے بعد بھی کوئی نماز نہیں۔ (بخاری صفحہ ۸۳)

اب بتائیے جب صاف صریح فرمان نبوی موجود ہے تو پھر انکار کیوں[×] کیا جاتا ہے۔ کیوں جماعت فجر کے بعد سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ دعویٰ اہلحدیث حقیقت میں مخالف حدیث۔"

(الفقیہ امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء صفحہ ۲)

اہلحدیث | بے شک اپنی رائے سے کہنے والا یا حدیث کو چھوڑنے والا قابل ملامت مستحق سزا ہے۔ مگر حدیث کی تشریح کسی دوسری حدیث سے کرنے والا تو مستحق سزا نہیں۔ آئیے! بطور تمہید آپ کو ایک واقعہ حدیثیہ پہلے سنائیں تاکہ آپ اپنا شوق (اعتراض علی المحدثین) پورا کرنے کو کوئی اور میدان تلاش کریں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] صحیح بعد العصر ہے۔ (اہلحدیث)

× انکار کرنے والا کافر ہے۔ (اہلحدیث)

جوابات نصاریٰ · بنا بر بین کی نزدیں ایک (۴۳) الجواب ... غیرت ۸ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

چند اصحاب کو ضروری کام کے لئے مدینہ سے باہر بنی قریظہ میں بھیجا اور حکم فرمایا :-

لا تصلن العصر الا فی بنی قریظہ

نماز عصر نہ پڑھیو مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔

جب یہ جماعت قریب بنی قریظہ کے پہنچ گئی تو چند افراد نے نماز عصر راستے ہی میں پڑھنے کی تیاری کی وجہ یہ بتائی کہ نماز کا وقت مقرر ہے اس لئے ہم پڑھینگے دوسرے افراد نے اس فرمان کے الفاظ سنائے تو انہوں نے جواب دیا۔

لم یرد منا ذلک

اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم نماز عصر میں تاخیر کردیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جلدی پہنچیں۔

حالانکہ صیغہ نہی کا ہے۔ دربار رسالت میں وہ لوگ بے قصور قرار دیئے گئے۔

معترضین حضرات حدیث پر عمل کرنے کے لئے بڑی بڑی شرطیں پیش کیا کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ حدیث نبوی کی تشریح فرمان نبوی سے کرنے والا منکر کیسے ہوا بلکہ وہ تو ایک چھوڑ دو حدیثوں پر عمل کر رہا ہے (انصاف!) پس سنئے اور انصاف خیر الاوصاف کو مدنظر رکھ کر سنئے :-

ترمذی میں ایک حدیث آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلے اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول اللہ انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن ۔ (ترمذی)

(ترجمہ) آنحضرت حجرہ شریفہ سے نکلے تکبیر کہی گئی میں نے آپ کے ساتھ نماز صبح کی پڑھی پھر آپ نے نمازیوں کی طرف توجہ فرمائی تو مجھے نماز پڑھتے پایا۔ فرمایا کیا دو نمازیں ہیں (ایک پڑھ کر دوسری پڑھتے ہو؟) میں نے عرض کیا کہ میں نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھی تھیں فرمایا پھر تو کوئی منع نہیں۔

اس حدیث کے مطابق اہل حدیث اتنا کہتے ہیں کہ جماعت کے ہوتے ہوئے چونکہ بحکم حدیث شریف

اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ (الحدیث)

سنتیں جائز نہیں اس لئے جب جماعت کھڑی ہوجائے تو جس نے سنتیں نہیں پڑھیں اس حدیث کے ماتحت جماعت سے مل جائے اور صبح کی سنتیں بعد اختتام جماعت دوسری حدیث کے ماتحت قضا کرلے۔

فالتطبیق اولی من الترک۔

سوال ہمارا جواب باصواب تو آپ نے سن لیا اب آپ بتائیے کہ آپ (حنفیہ) نے رفعیدین کرنے والی حدیث کو کیوں ترک کیا۔ جواب دینے سے پہلے سمجھ لینا کہ سامنے کون ہے سہ

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(باقی)

قادیانی مشن
"فاروق" کی تجویز منظور

قادیانی معاصر فاروق میں ہمارے ایک مضمون کا جواب چھپا ہے جو قابل دید و شنید ہے۔

"چیلنج منظور" مولوی (ثناء اللہ) صاحب آخر میں رقمطراز ہیں :-

بہائی دین اور قادیانی مذہب اس صورت میں سچے ہو سکتے ہیں۔ جب ان کے بانی اپنے دعوے میں سچے ہوں۔ ودونہ خرط القتاد"

(اہلحدیث ۱۵۔ مارچ ۳۵ئہ صہ)

مولوی صاحب آپ کا اصول بالکل درست ہے۔ اور آپ نے ان سطور میں بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔ اس لئے اب آپ پر لازم ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت پرکھیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ آپ کی راہنمائی کریں۔ پس آئیے۔ آپ کے گوش گذار ایک سہل طریق کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کوئی نئے مامور و مرسل نہیں۔ بلکہ آپ سے پہلے ہزارہا اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل گذر چکے ہیں۔ اور آپ سب مامورین پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یقیناً آپ کے پاس وہ معیار ہوں گے۔ جن کی وجہ سے آپ ان انبیاء پر ایمان لائے ہیں۔ پس سہل طریق فیصلہ یہ ہے کہ آپ وہ معیار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اخذ کرکے جو تمام انبیاء پر صادق آتے ہوں۔ اور تمام انبیاء کی صداقت بلا استثنائے احدے ان سے ثابت ہوتی ہو۔ آپ آئندہ اشاعت سے انہیں درج کرنا شروع کردیں۔ میں بفضلہ تعالیٰ انہی معیاروں کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود کا منجانب اللہ ہونا ثابت کردوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(چودھری محمد شریف مولوی فاضل)

(فاروق قادیان ۷ مئی ۱۹۳۵ء صہ ۹-۱۰)

اہلحدیث ہم اس منظوری کے مشکور ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ معیار نبوت پر قادیانی نبوت جانچی جائے۔ اس لئے ہم آج وہ معیار پیش کرتے ہیں جو قرآن مجید نے پیش کیا اور مرزا صاحب قادیانی نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس معیار کو ترک کرنا کسی مومن بالقرآن بلکہ کسی ذی ہوش انسان کا کام نہیں چنانچہ ارشاد ہے :-

کِتَابٌ عَزِیزٌ لَا یَاتِیهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ۔

اس کتاب عزیز کی کوئی بات پچھلی یا آیندہ کی بتائی ہوئی غلط نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات نہ گذشتہ زمانہ کے متعلق غلط ہوگی نہ آیندہ کے متعلق۔

یہ معیار نبوت جو قرآن مجید کا بتایا ہوا اور مرزا صاحب کا تسلیم کیا ہوا فاروق کو بھی اگر مسلم ہے تو

مسیح علیہ السلام پھر زمین پر

(اہلحدیث ۱۰ مئی ۳۵ء کے بعد)

قتل خنزیر | یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کرادیں گے۔ کیونکہ یہ ایسا جانور ہے جس کا گوشت کھانا تمام شریعتوں میں قطعی حرام ہے اور نوح علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام اس کا گوشت کھانے سے منع کرتے آئے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے باوجود صریح حرمت کے اسے کھلے بندوں حلال سمجھ کر کھایا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آکر اپنے ہاتھوں سے قتل خنزیر کریں اور ظاہر کردیں کہ یہ چیز حلال نہیں ہے بلکہ اس درجہ تک بری ہے کہ اس کا تخم تک دنیا سے مٹا دینا چاہئیے جیسے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ کیونکہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جو شخص خنزیر کا گوشت کھاتا ہے تو اس میں خنزیر جیسی بے حیائی آجاتی ہے اور الحیاء شعبۃ من الایمان یعنی حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اس لئے ایمان کو مکمل کرنے کے لئے حیا کی بھی ضرورت ہے۔ اور دوسرے حرام چیز کھانے سے خدا کی ناراضی ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض یہودی اقوام کو سبت کے معاملہ میں ناراض ہوکر انہیں بندر اور خنزیر بنادیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ایسی چیز جسے حرام اور برا سمجھا جائے اور تمام شریعتیں بیانگ دہل اُسے حرام کردیں اُس کا تخم دنیا سے اٹھادیا جائے۔ تاکہ پھر کوئی جو شریعت کا تابع ہے اُسے حرام کھانے کی جرأت نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ حرام کھا کھا کر کہیں مورد لعنت ہوکر مسخ نہ ہوجائے کسر صلیب کی طرح اس کام کے لئے بھی عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب اس لئے کیا گیا تاکہ وہ اپنی امت کو جو کہ ضالین سے ہیں انہیں اس گمراہی سے بھی آگاہ کریں اور سیدھے راستے پر چلائیں۔ یعنی حلت وحرمت میں تمیز کرادیں۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا کیوں ضروری ہے؟

وہ اس لئے ہے کیونکہ عیسائی لوگ خنزیر کو حلال جان کر کھاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس کی حرمت واضح کرنے کے لئے اُسی امت کا نبی آئے اور اپنی امت کو آکر سمجھائے اور اُس کے کھانے سے منع کرے بلکہ ایسی حرام چیز کا دنیا سے تخم تک مٹادے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جس ہستی کو لوگ واجب الاطاعت سمجھتے ہوں اُسی کی بات بلا چون وچرا مان لی جاتی ہے بخلاف اس کے کہ دوسرے لوگوں کی بات خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اُسے سننا تک گوارا نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام بنفس نفیس تشریف لاکر اپنی امت کی تمام خرابیاں دور کردیں۔

حکومت وعدالت | یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حکماً عادلاً ہوکر آئینگے۔ سو یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ سیاست کے ساتھ آئیں گے۔ جیسا کہ فتح الباری کی عبارت یکون عیسیٰ حاکماً من حکام ھذہ الامۃ[1] سے ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرے حکم کے معنی منصف (انصاف کرنیوالا) بھی ہیں۔ بعض فیصلہ کرنے والے عادل ہوتے ہیں اور بعض ظالم۔ سو عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس بات کو صاف کردیا کہ وہ عادل ہونگے۔ چنانچہ جب وہ آئیں گے تو مسلمانوں میں جو اُن کا آپس میں اختلاف ہے اُسے فیصلہ کرکے دور کردیں گے۔ کیونکہ فیصلہ میں عدل سے کام لیں گے اس لئے دونوں فریق راضی ہوجائیں گے اور جو وجۂ اختلاف ہے اُس کو چھوڑ کر خالص مسلمان ہوجائیں گے اور آپس میں پھر وہ اول یعنی نزول قرآن کے زمانہ کی طرح آپس میں بھائی بھائی بن جائیں گے۔

کما قال اللہ تعالیٰ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا (الآیۃ)

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے مسلمانوں تم پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ پھر تم اللہ کی نعمت یعنی اسلام کی دولت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔

شاید کسی کو یہاں یہ سوال پیدا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے با سیاست ہونے سے کیا فائدہ؟

سو عرض ہے کہ دنیا میں جہاں تک مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے وہ یہی ہے کہ جب تک لاٹھی ہاتھ میں نہ ہو تو کوئی فیصلہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ دنیا میں ایسے صدہا واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں کہ دو فریقوں میں جھگڑا ہوگیا۔ کسی مذہبی پیشوا یا کسی بڑے آدمی نے صلح کی کوشش کی بلکہ بعض دفعہ دونوں فریقوں نے تو اُن کے سامنے تو صلح کرلی مگر بعد میں سرکاری عدالت میں جاکر مقدمہ دائر کردیا۔ وہاں سے جو فیصلہ ہوا پھر اُسے لاٹھی کے ڈر سے مان لیا۔ جہاں لاٹھی کا ڈر نہیں تھا وہاں انکار کردیا خواہ زبانی خواہ عملی طور پر۔ اس لئے جھگڑوں کو چکانے کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کا سیاست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

دوسرے یہ بھی بات ہے کہ مسلمانوں کا عیسائیوں وغیرہ سے بھی اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسا شخص سیاست کے ساتھ آئے تاکہ جو فیصلہ کرے سب لوگ اُسے مانیں اور لاٹھی سے ڈریں۔

عادل اس لئے بھی کہا کہ وہ کسی کی بے جا رعایت نہیں کریں گے۔ بلکہ قرآن مجید، حدیث شریف

[1] ترجمہ۔ عیسیٰ علیہ السلام اس امت کے حاکم یعنی بادشاہ ہوکر آئیں گے۔ منہ

شہادت القرآن۔ حیات مسیحؑ کا عالمانہ ثبوت۔ (۴۴۳) قیمت حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

توریت اور انجیل جن کو وہ اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح سیکھے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
ویعلمه الکتب والحکمة والتوراة والانجیل (آل عمران)[1]
ان کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ اس لئے کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔

ٹیکس کی موقوفی اور لڑائی کی بندش یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
"عیسٰے علیہ السلام جزیہ[2] کو موقوف کریں گے"۔
اور ایک روایت میں ہے کہ
"لڑائی موقوف کریں گے"۔
سو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نزول کے وقت لوگ طرح طرح کے ٹیکسوں اور طرح طرح کی لڑائیوں[3] سے تنگ آگئے ہونگے اور رعیت ٹیکسوں کی بھرمار سے تنگ ہوگی۔ عین اُس وقت اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کو زمین میں دوبارہ بھیج دیں گے تاکہ وہ آکر ہر قسم کا ٹیکس بند کردیں اور بادشاہوں کو اپنا حلقہ بگوش بلکہ اسلام کا حلقہ بگوش بناکر وحدتِ اسلامی قائم کردیں اور لڑائی کا خاتمہ کردیں اور نئے سرے سے کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا منظر دکھا کر سب کو آپس میں بھائی بھائی بنادیں۔

دنیا کی سیاسیات کے ماہرین سے یہ مخفی نہیں ہے کہ آج کل دنیا کسی ایسی ہستی کے لئے سراپا انتظار اور بے قرار ہے کہ وہ جلد آئے جو لڑائیاں موقوف کرے اور ٹیکسوں کی بھرمار سے نجات دلائے سو جب وہ ہستی نمودار ہوگی تو ان تمام تکالیف کا علاج کردے گی اور دنیا کی بے چینی دور ہوکر امن و امان کا دور دورہ ہوجائے گا اور دنیا دیکھ لیگی کہ واقعی یہی وہ ہستی ہے جس کا اللہ کے سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دیا تھا اور وہ پورا ہوکر رہا۔ کیونکہ جب سورج نکلتا ہے تو تمام دنیا میں اجالا ہوجاتا ہے اور سب بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ سورج نکل آیا۔ سو ایسا ہی مسیح ابن مریم علیہ السلام کے نزول کی برکات جب ظاہر ہونگی تو ہر ایک بے اختیار پکار اٹھے گا کہ آنے والا آگیا۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے کیوں عیسٰے علیہ السلام کا انتخاب کیا گیا؟

سو وہ اس لئے کیونکہ اُس وقت تمام دنیا پر عیسائی اقوام کی بادشاہت ہوگی اور وہ قومیں اسی ہستی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرسکتی ہیں جو کہ اُن کے نزدیک واجب الاطاعت ہو۔ پس اس کام کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہی آنا ضروری ٹھہرا۔

تقسیم مال اور حبِ سجدہ یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام نازل ہوکر مال تقسیم کریں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا بلکہ اُس وقت مسلمانوں کو ایک سجدہ (یعنی خدا کی عبادت) دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر اور پیارا ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰے علیہ السلام کے نزول کے وقت لوگوں میں اسلام کی محبت پھر ویسی ہی پیدا ہوجائے گی جیسی کہ قرونِ اول یعنی صدر اول کے صحابہ کرام میں موجود تھی یعنی یہ کہ اسلام اور خدا کی عبادت کے مقابلہ میں دنیا اور دنیا کے مال و دولت کو حقیر خیال کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ "یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر" سو یہ اُس وقت پورا ہوکر رہیگا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہنا یوں ہی نہیں جاسکتا۔

بعض لوگ شاید یہ کہیں کہ نعوذ باللہ اس پیشین گوئی میں شک پایا جاتا ہے سو یہ عرض ہے کہ ادنےٰ تامل سے یہ شبہ دور ہوجاتا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کشف میں اسلام کے اول اور اسلام کے آخر کی ترقیاں دکھائی گئی تھیں۔ پہلے اول کی ترقی دکھائی گئی بعد آخر کی ترقی دکھائی گئی۔ کیونکہ دونوں وقت کی ترقیاں ایک نمایاں حیثیت میں دکھائی گئیں۔ اس لئے آپ نے وفورِ خوشی سے یہ فرمایا "یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر"۔ (باقی)

(محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

پیدائش روح اور مادہ

(بقلم مولوی ادریس خان صاحب بدایونی)

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹/۲۶ اپریل اور ۳۔ مئی کے مسلسل ۳ پرچوں میں میرے مکرم دوست پنڈت آنند صاحب کا مضمون زیر ہیڈنگ "حدوث ارواح اور مادہ" قسط وار شائع کیا گیا ہے۔ جس کے شروع ہی میں لفظ "آریہ" کے معنی پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں اپنے مکرم دوست کی رائے سے متفق نہیں ہوں۔ کیونکہ گو پنڈت جی "آریہ" کے معنی سے فائدہ اٹھا کر ان کو "مشرک" لکھیں یا "آریہ سماج کو مشرکوں کی جماعت" سے منسوب کریں مگر کون نہیں جانتا کہ یہود ہوں یا عیسائی، سوامی دیانند سرسوتی ہوں خواہ شری یاسک منی جی جو کوئی بھی "ایشور پترہ" (ईश्वरस्य पुत्रः) کا معنی "خدا کا بیٹا" کرتا ہے۔ کیا اس سے واقعیت اور اصلیت مراد ہوتی ہے؟ نہیں۔ ہرگز نہیں

---

[1] ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کو (عیسٰے علیہ السلام) کتاب (قرآن) اور حکمت (حدیث) تورات اور انجیل سکھائے گا۔

[2] جزیہ کا معنی انگریزی میں ٹیکس ہے اور یہ سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارا کوئی کام اور پیشہ آمدنی اور زمین وغیرہ ٹیکس سے بچی ہوئی نہیں ہے۔ سو نتیجہ ظاہر ہے کہ ٹیکس سے ہمارا دم ناک میں ہے۔ منہ

[3] لیگ آف نیشنز یعنی جمعیت الاقوام جس کے اجلاس جنیوا میں ہوتے ہیں اس بات پر شاہد ہے۔ منہ

(... عیسائیت کی تردید میں بے مثل کتاب ... منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadimuslim.de

یقیناً یقیناً نہیں۔ ہاں بلکہ صرف یہ کہ "ایشور پترہ" سے مفہوم ومقصود افضلیت وبزرگی کا اظہار کرنا ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے تو آریہ کا معنی عام طور سے افضل اور بزرگ کیا اور بتایا جاتا ہے۔

مگر ویدوں کا سوادھیائے کرنے والے جانتے ہیں کہ ویدنے "آریہ" کے معنے کا کیا فیصلہ کیا ہوا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

त्वं तान इन्द्र उभयान अमि-
त्रान दासा वृत्राणि आर्या
च शूर। वधीः वन इव सु-
धितेभिः अत्कैः आपृत्सु दर्षि
नृणां नृतम ॥

(رگوید منڈل ۶ سوکت ۳۳ منتر ۳)

یعنی "اے اندر۔ اے مہا پراکرمی۔ تو اُن دونوں دشمنوں کو جو پاپ آتما دسیو اور آریہ ہیں مار۔ اور اے نیتاؤں میں شریشٹ نیتا جنگل جیسے کلہاڑوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ ویسے تو ان کو تیز کئے ہوئے ہتیاروں سے لڑائی میں اچھی طرح کاٹ"

دوسرا منتر اور ہے۔

यो नो दासः आर्यो वा पुरुष्टुत
अदेवः इन्द्र युधये चिकेतति।
अस्माभिः ते सुषहाः सन्तु
शत्रवः त्वया वयं तान वनु-
याम सङ्गमे ॥

(رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۳۸ منتر ۳)

یعنی "اے بہتوں سے تعریف کئے گئے اندر۔ تجھ دیو کا ماننے والا دسیو اور آریہ جو ہمیں جنگ کے لئے للکارتا ہے۔ وہ سب دشمن ہم سے اچھی طرح مغلوب ہوں تجھ دیو کی امداد سے ہم انہیں لڑائی میں ماریں"

امید کہ "ہندو" کا معنی "چور، کالا، کافر" کرکے منافرت کی خلیج حائل کرنے والے مندرجہ بالا منتروں کو شانت چت سے ملاحظہ فرماکر ان پر ایکانت میں وچار کریں گے۔

اب رہا "حدوث ارواح ومادہ" کا مسئلہ۔ اس کے ثابت کرنے میں کہیں درشنوں واپنشدوں، کہیں گو اصلی مگر آریہ سماج میں غیر مستند ستیارتھ پرکاش اور کہیں منطق وفلسفہ سے استدلال پیش کرنا میری ناچیز رائے میں محض تضیع اوقات ہے۔ کیونکہ رشی دیانند (بانی آریہ سماج) نے وید منتر کا بھاشیہ کرتے ہوئے بغیر ایرپھیر اور گنجائش تاویل کا موقع دیئے ہوئے اس قدر صاف بیان فرما دیا ہوا ہے کہ شائد دوسرے مذاہب میں بمشکل نظر آسکے گا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

روح

न तं विदाथ य इमा जजाना-
न्यद्युष्माकमन्तरं बभूव।
नीहारेण प्रावृता जल्प्या
चासुतृप उक्थशासश्चरन्ति ॥

(یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۳۱)

یعنی "اے جیوو جو پرماتما ان سب بھونوں کا بنانے والا وشوکرما ہے۔ اس کو تم لوگ نہیں جانتے ہو۔ اسی سبب سے تم بڑی جہالت میں پھنس کر جھوٹی دہریہ پن کی بکواد کرتے ہو۔ اس سے وہی تم کو ملیگا سکھ نہیں۔ تم لوگ کیوں خود غرضی اور اپنی جان پالنے ہی میں مشغول ہو رہے ہو۔ کیوں وشے بھوگنے کے لئے ہی اویدک کرم کرنے میں مشغول ہو رہے ہو۔ اور جس نے یہ سب بھون رچے ہیں اس قادر مطلق، منصف ایشور سے اُلٹے چلتے ہو۔ لہذا اس کو تم نہیں جانتے۔ وہ برہم اور ہم جیو آتما لوگ یہ دونوں ایک ہیں یا نہیں؟

(جواب) برہم اور جیو کی ایکتا وید اور دلائل سے کبھی ثابت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ جیو اور برہم کا ہمیشہ سے ہی اختلاف ہے۔ جیو ایشور کی قدرت سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ برہم کبھی پیدا نہیں ہوتا اس سے یہ یقینی ہے کہ جیو اور برہم ایک نہ تھے۔ نہ ہونگے اور نہ ہیں" الخ

(از سوامی دیانند سرسوتی)

واضح ہو کہ یہی ترجمہ اردو میں جناب بھسار گووندیال جی شرما چودہری پریزیڈنٹ آریہ سماج ریواڑی نے حسب اجازت آریہ سماج کیا ہوا ہے۔

دوسرا منتر ملاحظہ ہو۔

परीत्य भूतानि परीत्य लोकान
परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च।
उपस्थाय प्रथमजामृतस्या-
त्मनात्मानमभिसंविवेश ॥

(یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۱۱)

یعنی "سب جیوں میں وہ پرمیشور ویاپت ہو کے پریپورن بھر رہا ہے۔ تتھا سب لوک پور و وغیرہ دشا اور ایشان وغیرہ آپ دشا اوپر نیچے اردہات ایک ذرہ بھی اس کے بنا خالی نہیں۔ سب سے پہلے پیدہ شدہ جیو سب سنسار سے آدی کاریہ پرکرتی کو ہی سمجھنا" الخ

(سوامی دیانند بھاشیہ)

مادہ

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे
भूतस्य जातः पतिरेक आसीत।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां
कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥

(یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۴)

سوامی جی بھاشیہ ملاحظہ ہو۔

"جب سرشٹی نہیں ہوئی تھی تب ایک ادوتیہ ہرنے گربھ سوہی پہلے تھا۔ وہ سب جگت کا سناتن پرادھ بھوت پرسدھ پتی ہے۔ وہی پرماتما پرتھوی سے لے کے پرکرتی (مادہ) تک جگت کو رچ کے دھارن کرتا ہے" الخ

حق پرکاش } مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ سوامی دیانند کے اُن ۱۵۹ اعتراضات کا جواب جو انہوں نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ قیمت صرف ۱۲ر
ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

فلسفہ عبادات، اسلامی نماز کی نکات اور فوائد کے لئے (۳۵) [illegible] (اہلحدیث)

اصلاح عمل

(ازقلم مولوی ابو سعید محمد شریف تاہیانوالوی)

روحِ نشاط پھر اُسی نغمہ نے چھیڑ دی
مدت سے سازِ بزمِ تمنا خموش تھا

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد۔ پورے سات سال غیر حاضر رہ کر عرض گذار ہوں کہ تاحال آپ نے قال کو حال کے تابع نہیں بنایا۔

ازمنہ گذشتہ میں مشاہیر اسلاف کی یادگار منانے کے لئے طرح طرح کے عنوان و مراسم تجویز ہوئے انواع و اقسام کے تفریحی مشاغل ایجاد کر کے سلف صالحین کی ارواح کو خوش کرنے کا ڈھونگ رچایا گیا۔ گوناگوں دلچسپیوں اور بوقلموں دلفریبیوں کو مرکز مان کر دنیا کو ہمصفیر بنانے کی طرح ڈالی گئی۔ بہترین دماغوں نے چند روزہ زندگی کو حیات جاوید کا لباس پہنانے کے واسطے ہر وہ عمل کیا جسے حصول مقصد میں ممد پایا۔ حتیٰ کہ تاریخ کی تاریکی میں مستور اقوام نے اپنے اپنے ریفارمروں کے مجسمے اور تصاویر بنا کر حقِ یگانگت ادا کیا۔

دوسرے دور والوں نے اپنے مشاہیر کی عبادتگاہوں کی حفاظت محض کو مقصود قرار دے لیا۔ طبقہ مابعد نے آنے والی نسلوں کے لئے اپنے سربرآوردگان کے طریقِ عبادت کی نقل اتارنا ہی اوجِ کمال سمجھا۔ رفتہ رفتہ یہ کام تصاویر و تماثیل سے گذر کر بت پرستی کا بدل ہوگیا۔ بعض افراد نے شخص پرستی کو ہی معراجِ انسانی کا سدرۃ المنتہیٰ قرار دے لیا اور اس کے محامد و محاسن بیان کر دینے ہی کو کمال معراج تصور کر لیا۔ اور ایسے فعل کی دعوت دینے کے واسطے اپنی تمام سعی صرف کرنا شروع کر دی اور اسی امر کو فلسفۂ تخلیق سے تعبیر کرنے لگ گئے قرآن کریم نے اس قوم کا نظریہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ الخ

اور مشرکین خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو نقصان پہنچا سکتی ہیں اور نہ ان کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کرنے والی ہیں۔

قرآن حکیم کی اس گواہی سے اتنی بات روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ مشرک جب بھی کسی شرک کو اختیار کرتے ہیں تو مزعومہ معبود کو حقیقی اور اصلی خدا کبھی تصور نہیں کرتے بلکہ مخترعات کو ذریعہ قرب الٰہی جان کر ایسا کرتے ہیں۔ اور اس قسم کی تعظیم و تکریم آداب و عبادات سے ان کا مقصود ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ متصورہ بزرگوں کے ارواح ہم پر راضی ہو کر عند اللہ شفیع بنیں گے۔ مصائب و آلام اور مشکلات سے ہماری نجات ہو جائے گی۔ اللہ رب العالمین نے اس قوم کو مشرک قرار دیتے ہوئے ان کے افعال کو شرک اور لَا يُقْبَلُ لَهٗ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ۔

شدہ شدہ یہی سنت الاولین امم متاخرہ میں آدھمکی۔ انہوں نے اپنے اپنے مسلمہ سلف صالحین کو خدا کے قرب کا ذریعہ اور وسیلہ جان کر اُن کو جامۂ مخلوق و انسانیت سے ہی نکال ڈالا۔ کسی قوم کا مقولہ عزیر ابن اللہ ہوگیا تو کسی نے مسیح ابن اللہ کہہ کر اپنی خوش اعتقادی کا ثبوت دیا۔ ایک نے وُدّ کا مجسمہ تیار کیا تو دوسرے نے یغوث کو ایشور سروپ جان کر اوتار کا تخیل گھڑ لیا۔ علیٰ ہذہ القیاس ہدایت الٰہی کو طرح طرح کی رنگ آمیزیوں میں مستتر کر کے ہی دم لیا۔ استھانوں نشانوں اور مورتیوں کے سامنے سجدہ کرنا انسانی شرافت کا لازمہ ہوگیا۔ کسب کمال کو نا اہلوں کے سامنے پیش کر کے تکبر و نخوت کی بنیاد ڈالی۔ خالقِ فطرت نے آہنگری کو عطیۂ پروردگار ثابت کرنے کے واسطے حضرت داؤد کو آیۃ اللہ بنایا۔ مسمرائزروں نے اپنے اپنے عمل سے اہل جہاں پر برتری چاہی۔ اور دنیا کو حیران کر دیا تو عصاء موسےٰ نے ان کا غرور توڑ کے رکھ دیا۔ خود ساختہ بتوں کو حاجت روا اور مشکل کشا پاکر دنیا کو دنیا نے گمراہ کرنا شروع کیا تو آذر کے گھر میں ابراہیم کو پیدا کر دیا۔ جس نے ظلمت میں ڈوبی ہوئی قوم کو صراط مستقیم بتا دیا۔ فصاحت و بلاغت میں لاثانی ہونے کے مدعیان میں امی نبی مبعوث کر کے ایسا کلام نازل فرمایا کہ جسے سُن کر مخالف اور معاند باطل پرستوں نے بھی صاف صاف کہہ دیا۔

صَدَقْتَ مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ

داعیٔ حق نے اس پر بس نہ فرمائی بلکہ ہر متلاشی حق پر واضح کر دیا کہ اگر امن و آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اسوہ حسنہ کی پیروی کرو۔ مزعومہ بزرگوں، مشتبہ روایات و اختراعات انسانی کے عاملو! تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا۔

متعالاتِ انسان کے دلدادو! کلام اللہ پڑھ کر منصب کلیم اللہ پر متمکن ہو جاؤ۔ قربِ خداوندی کے خواستگارو! محمد رسول اللہ کی حلقہ بگوشی، فرامینِ نبوت کی اطاعت گذاری میں لگ جاؤ۔ اللہ تمہاری لغزشوں سے درگذر فرما کر تمہیں اپنا قرب بخش دیگا۔ مشاہیر پرستی نہیں بلکہ مشاہیر ملک و قوم بننے کے واسطے ایثار و قربانی کے کامل نمونہ فعل ابراہیم کی روشنی میں کمر ہمت باندھنے والے امیر المومنین کو منتخب فرمایا۔ جسے دنیا عثمان ابن عفان کہتی ہے۔ وہ عثمان جس کی عملی زندگی ترکنا علیہ فی الآخرین کے زمرہ میں آگئی ہے۔ ہاں وہ عثمان جس نے ہجرت مدینہ کے وقت ارشاد رسول پر ہزارہا روپیہ مسلمان

ahmadimuslim.de

مہاجروں کے واسطے میٹھا پانی بہم پہنچانے کے سلسلہ میں خرچ کیا۔ وہ عثمان ذی النورین جس نے جنگ تبوک میں ہزارہا درہم فرمان رسول پر صرف کر کے عین حیات میں جنت خرید لیا۔ وہ عثمان جس نے وطنِ عزیز، اموال و املاک، خویش و اقارب سے محض لوجہ اللہ تعالیٰ مفارقت اختیار فرمائی۔ بالآخر جان بھی جان آفریں کے راہ میں قربان کر دی۔ رضی اللہ تعالیٰ و رضوا عنہ کی عملی تفسیر نے بتا دیا ہے بتا دیا کہ کامیابی اور کامرانی کے لئے مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کی قربانی کر کے ایثار کا اسوہ چھوڑنا اہل حق کی سنت ہے۔ بیگناہ شہید نے صرف دفعِ مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے بچانے کی پاداش میں اپنے وجود ذی جُود کو خنجر اور تلواروں کی تیز دھاروں کی نوک سے پیوست کرا دیا۔ باوجود صاحب خدم و حشم ہونے کے ابتلا میں صبر و تحمل کو کام میں لا کر احکام الٰہی کے سامنے ہوائے نفس کی پرواہ نہ کی۔ تا آنے والی قومیں قیام اسلام کے لئے اسی مشعل سے مستفید و مستنیر ہوں اور شجر اسلام (جسے آمنہ کے لال نے فرزندان توحید کے خون کی ندیاں بہا کر بچایا تھا) بڑھتا پھولتا اور پھیلتا رہے۔

الحمد للہ! اس پیکر صداقت نے نہایت ہی ثابت قدمی، استقلال اور اولوالعزمی سے اس معرکہ امتحان کو سر کیا۔ جس کی نظیر تلاش کرنے سے نہیں مل سکتی یہ عثمانی کمال ایسا ہے جسے اغیار تو کیا اپنے تا حال احرار بھی نہیں لے سکے۔ امیر المومنین کی پاکیزہ روح جسد اطہر سے پرواز کر کے علیین میں جا پہنچی۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ملکت کے اندرونی مفاسد اور فتن کے انسداد و استیصال کے وقت شاہان ذی احتشام کے لئے جو بہترین نمونہ چھوڑا۔ اصلاح و تجدید کا جو اعلیٰ ترین گُر بتایا اسلاف کے مجسمے بنا کر نصب کرنے سے کہیں ارفع و اعلیٰ، وقیع اور موثر ثابت ہوا۔ سلف صالحین کی سیرت کے تذکار کی محافل منعقد کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ ان کے نقشِ قدم پر چلکر عامۃ الناس کو درس دیا جائے۔ صحابہ کرام و بزرگان عظام کی قبور پر قبے اور گنبد تعمیر کر کے یادگار قائم کرنے کے بدلے بتا دیا کہ اگر درحقیقت خلف کو سلف سے محبت اور پیار ہے اور وہ اُن کی یاد تازہ رکھنا چاہتے ہیں تو بزرگوں کے اقوال اور اعمال کی روشنی میں رکھیں۔ ہر وہ عمل کریں جس پر ان کے حقیقی اسلاف (انبیاء علیہم السلام) نے عمل کر کے دنیا میں نکوئی کی تخم ریزی کی۔ اسلاف پرستی یہ نہیں کہ ان کی قبروں پر گچ کیا جائے اور اپنی اولاد کے لئے اُس گچ اور مقبرے کو ذریعہ معاش چھوڑا جائے۔ اسلاف پرستی یہ بھی نہیں کہ اُن تکیوں اور استھانوں پر فلک بوس گنبد تیار کر کے جہلاء سے ٹکے بٹورنے کے اڈے قائم کئے جائیں۔ اسلاف صالحین میں سے کسی کی قبر کے ساتھ رسول اللہ نے یا صحابہ کبار نے یہ سلوک روا نہیں رکھا جیسا کہ آج کل ذریعہ معاش بنایا جاتا ہے۔ کسی صحابی نے حضور کی ذات والاصفات پر نعوت کہہ کر شکم پری نہیں فرمائی۔

اے میرے مخاطب حضرات! بزرگ شناسی اور سلف سے عقیدت مندی کے اظہار کا سب سے اعلیٰ ترین طریقہ یہی ہے کہ جس امر کی دعوت دے کر لوگوں کو عروج پر لے جانے میں وہ سعی کرتے رہے ان کے نقشِ قدم پر گامزن ہو کر اثر چھوڑا جائے۔ یہی وہ معیار ہے جس پر کسی خلف کی وہ عقیدت مندی پرکھی جا سکتی ہے جو اسے سلف صالحین کے ساتھ ہے۔ یہ ہے وہ طریق حق جس سے مشاہیر سلف کی عظمت دوبالا ہوا کرتی ہے۔ یہ ہے وہ میدان امتحان جس میں سلف کے قدر دانوں کا جائزہ لیکر بتایا جا سکتا ہے کہ ؎

سلف جن کے وہ تھے خلف اُنکے یہ ہیں

برادران قوم! داعی اسلام کے مقاصد و عزائم سے آپ کوسوں دُور نکل گئے ہیں۔ نیکی اور صداقت کو آپ نے کھو دیا ہے۔ اعمال صالحہ کی اتباع کے فقدان و رسوم پرستی کے اقتدار نے بُت پرستی کے دروازے پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ جسے عبور کرنے کے بعد قبر پرستی اور تعزیہ پرستی کے مہیب جنگل میں پھنس کر رہ گئے ہیں جس طرح دشمنان دین مبین نے بعثت سرور کائنات سے قبل بنی اسرائیل کی شوکت و عظمت اور فضیلت کو غلامی اور مسکنت سے بدلنے میں سعی کر کے کامیابی حاصل کر لی۔ اسیطرح معاندین حق نے ترقی اسلام پر دانت پیسنا شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن انہیں اتنا بھی یاد نہیں ؎

آذر سے گھر خدا کا اجاڑا نہ جا سکا
لاکھوں خلیل کعبہ کے معمار بن گئے

کیا آپ کو یاد نہیں ماضی قریب میں حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ دہلوی نے سلف کے کارناموں کو جلائے عمل دیگر منور نہیں کیا؟ کیا دنیا کو یقین نہیں دلا دیا کہ فرزندان توحید میں یہ جرأت اور ہمت آج بھی موجود ہے جس کے سامنے باطل نہیں ٹھہر سکتا جس طرح طاغوت موسےٰ اور ابراہیم کے مقابل نہ ٹھہر سکا۔ اسی طرح شیر اسلام کے مقابل آنے والا بھی منہ کی کھاتا ہے۔ تمہارے اسلاف نے بغض و حسد عناد و فساد باہمی سے کنارہ کشی کر لی۔ بیگانوں کے یگانے بن گئے۔ اتحاد باہمی نے انہیں ربع مسکوں پر مسلط کر دیا۔ فتح و نصرت ان کے قدم چومتی تھی۔ جدھر جاتے تھے مظفر و منصور ہو کر لوٹتے تھے۔ اطراف و اکناف عالم میں بسنے والے خدا ترس اور موحد مسلمانوں کے اسلاف کا شاہکار اعتصام بالکتاب والسنت تھا۔ فرقہ بندی کو مہلک اور سم قاتل جانتے تھے۔ وہ نیک تھے اور ایک تھے۔ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا ہر لمحہ اُن کے پیش نظر تھا۔ آپکے اسلاف خدا و رسول کا نام سُن کر لرز جاتے تھے اور بلاچون و چرا احکام منجانب اللہ کی تعمیل میں سر بسجود ہو جاتے تھے۔ افسوس آپ اور آپ کی ذریت پر جو احکام اسلام پر پھبتیاں اڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ آپ کے وہ اسلاف جو قوموں کی تقدیر کی تعمیر کیا کرتے تھے آج اُن کی نسل کی تقدیر کردن خویش

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی جو متعدد جگہ آئے ہیں بمعہ حوالہ آیات یکجا دکھائے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ (مینیجر)

آہن پیش کے چکر میں ہے۔ آہ آج وہ قوم سبق تلاش کرتی ہے جو اقصائے عالم کو درسِ بصیرت دیا کرتی تھی۔ آج ہمیں اس قوم کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دینے کی ضرورت درپیش ہے جو افتراق و انشقاق عناد اور فساد کی بیخ کنی کیا کرتی تھی۔ آج اس جماعت کو مشاہیر پرستی کا فلسفہ سمجھا کر جگانا پڑ گیا ہے۔ جس سے سیکھ کر گمنام نام آور ہوئے۔ بے نام و بےنشان مشاہیر ملک کی صف میں آ گئے۔

میرے ہمصفیرو! اس زبوں حالی کا ذمہ دار امراء اور فضلاء کا وہ طبقہ ہے جس نے ہوائے نفس کے ماتحت حلقہ بگوشان اسلام کو کتاب و سنت کی تعلیمات سے بے بہرہ رکھا۔ جنہوں نے رنگ رلیوں میں اوقات عزیز بسر کئے اور اپنے فرض اور ذمہ داری کو محسوس نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کا پسندیدہ دین اسلام بزبان حال سُنا رہا ہے ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

مسلمانو!! ہوش کرو۔ سنجیدہ اور متین لوگوں کو اپنے غیر ذمہ دارانہ افعال پر ہنسنے کا موقعہ نہ دو وہ فعل نہ کرو جس کی اصل محض تمہارے افعال و جذبات کی مرہون منت ہو بلکہ وہ فعل بجا لاؤ، جس کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر استوار کی گئی ہو۔ تمہاری ترقی کا ہر ایک زینہ کتاب اللہ میں مذکور اور ہر مرحلہ طے کرنے کا طریق سنت رسول اللہ میں موجود ہے۔ پھر خدا جانے کس بنا پر دوسروں کے سہارے زندگی بسر کر رہے ہو اقیموا الصلوٰۃ کے ساتھ آتوا الزکوٰۃ کو کیوں واجب التعمیل نہیں جانتے۔ اور اگر جانتے ہو تو قومی بیت المال اور انما الامام جُنّۃ سے چشم پوشی کرنے کا خمیازہ کون بھگتے گا؟

وان ارید الا الاصلاح!

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ہر بہی خواہ اہلحدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔ (منیجر)

مسمریزم کا کمال

(از قلم خان شجاع الدین خان صاحب)

بعد سلام مسنون کے گذارش ہے کہ مسمریزم کے متعلق بعض انتہائی کتب میں بثبت شہادات معتبر گواہان از قسم دانایاں، ڈاکٹران، صاحبان فرنگ وغیرہ کے اس قسم کے واقعات پے درپے درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ معجزات و کرامات و کشفیات وغیرہ مندرجہ کتب الہامیہ و غیر الہامیہ متعلقہ ہر مذہب ایک اصول پر مبنی ہیں اور ہر ایک انسان اپنی طاقت خداداد کے مطابق ان کو جزواً یا کلاً دکھلا سکتا ہے۔ البتہ چونکہ پیغمبران صادق کی طاقت اشارہ خداوندی سے وابستہ ہوتی ہے اس لئے کوئی بڑے سے بڑا ساحر بھی ان کے مقابلہ پر بلکہ ان کی صرف موجودگی میں کوئی ایسا فعل نہیں کر سکتا۔ میرے ناقص علم میں ایک واقعہ تاہم ایسا رہ گیا تھا جس کی نظیر مجھ کو کتب مسمریزم میں نہ ملی تھی وہ بھی آج مل گئی ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کی تفنن طبع کے واسطے مختصر طور پر اخبارات انگریزی مورخہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۳۵ء سے اقتباس درج کرتا ہوں:۔

ملک انگلینڈ میں ایک عورت کے افعال نے جو کہ اس سے بحالت معمول ہو جانے کے سرزد ہوتے ہیں۔ کل ساحروں، ڈاکٹروں، مسمریزم کے ماہروں کو انتہائی حیرانگی میں ڈال دیا ہے۔ یہ عورت خود بخود معمول کی حالت میں آجاتی ہے اور حاضرین کی درخواست پر ان کے روبرو اس کا کل جسم بدلنا شروع ہو جاتا ہے اور ایک دو منٹ کے اندر وہ ہر ایک ممکن شکل انسانی مکمل طور پر اختیار کر لیتی ہے۔ مثلاً وہ ایک بڑے جرنیل کی شکل اختیار کر لیتی ہے جو کہ زخمی ہو کر لڑائی میں مارا گیا تھا زخم کا لہو تازہ اس کے چہرہ سے نکلتا معلوم ہوتا ہے اور جہاں جہاں وہ جرنیل لڑائی میں زخمی ہوا تھا اسی جگہ یہ عورت بصورت جرنیل زخمی نظر آتی ہے۔ کبھی وہ انگریز عورت سیاہ فام حبشی لڑکی بن جاتی ہے۔ کبھی روس کے برفانی ملک میں رہنے والے لوگوں کی شکل بن جاتی ہے۔ غرضیکہ جو شکل کہ حاضرین اس سے طلب کریں ان کے روبرو ہی وہی شکل وہ عورت اختیار کر لیتی ہے۔

ممکن ہے کہ عوام الناس کے اعتقاد کے مطابق صلیب دیئے جانے کے وقت حضرت مسیح نے بھی یہودا اسکریوتی کی شکل اختیار کر لی ہو یا یہودا اسکریوتی مسیح کی شکل میں آ گیا ہو۔ ہمارے قادیانی مدعیان نبوت شاید اس مسئلہ پر غور کر کے آئندہ وفات مسیح کا فتویٰ صادر فرما دیں گے۔

تفسیر ثنائی اُردو

(مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے مخاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔ تفصیل یہ ہے جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی از آل عمران تا نساء۔ جلد ثالث از مائدہ تا اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا بنی اسرائیل۔ جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا شعرا۔ جلد ششم از شعرا تا صٰفٰت۔ جلد ہفتم۔ از صفات تا نجم۔ جلد ہشتم از قمر تا والناس۔

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے ہے۔ اور پورا سٹ یعنی اکٹھی آٹھ جلدوں کی قیمت صرف ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

(۴۳۸) (منیجر)

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۷)

گذشتہ ہفتے تصرف اور دعا کے درمیان فرق بتایا گیا ہے آج اس کے آگے پڑھئے:۔

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی صاحب بجن السبوح انوار محمدی لکھنؤ کے صـ۳۳ میں لکھتے ہیں انسان کو فقط کسب پر گونہ اختیار ملا ہے اس کے سارے افعال مولیٰ عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں آدمی کی کیا طاقت کہ بے اس کے ارادۂ تکوین کے پلک مار سکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان جو کچھ ہے سب اسی قدیر مقتدر جل وعلا نے پیدا کیا ہے اور اسی کی عمیم قدرت عظیم ارادہ سے واقع ہوتا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو پروردگار سارے جہان کا اس کا چاہا ہوا ہمارا نہ ہوا:۔

اور فتاویٰ رضویہ ج اطبوعہ اہلسنت بریلی کے صـ۲۹ میں لکھتے ہیں:۔

مسئلہ۔ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے جو کچھ ہوتا ہے اسی کے ارادہ سے ہوتا ہے اس کے ارادہ کے سوا عالم میں کوئی شے موثر حقیقی نہیں نہ آگ جلاتی ہے نہ پانی بجھاتا ہے بلکہ اسی کے ارادہ سے جلنا بجھنا پیدا ہوتا ہے اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اسباب بنائے ہیں اور فرما دیا ہے کہ وہ بھی اسی کے ارادہ کا ہر وقت محتاج ہے وہ چاہے تو چیز پانی سے جل جائے آگ سے بجھ جائے۔ آنکھیں سنیں کان دیکھیں وغیرہ ذلک۔ چاہے تو اسباب کو معطل کر دے لاکھ سبب موجود ہوں اور مسبب نہ ہو سکے چاہے تو اسباب کو معزول فرما دے کوئی سبب نہ ہو اور مسبب موجود ہو جائے اعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر:۔

نیز مولوی صاحب بریلوی احکام شریعت حصہ سوم ابوالعلائی پریس آگرہ کے صـ۲۵ میں لکھتے ہیں:۔

"اللہ اکبر حاکم حقیقی عزوجل جلالہ پاک ہے اس سے کہ کسی سے توسل کرے وہی اکیلا حاکم اکیلا خالق اکیلا مدبر ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں:"

پس مولوی نعیم الدین نے ان اکابر ائمہ علماء کرام کے مخالف اپنے گندے فہم سے معجزات کو باختیار وتصرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بتا کر مرادیں حاجات بر لانے مشکل میں دستگیری کرنے کا ثبوت نکالنا چاہا اور اپنی کلمۃ العلیا صـ۱ کے الفاظ ذیل میں یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ افعال خارقہ کی ایسی صفت عطا فرمائی جیسے ہمیں حرکات ارادیہ کی کہ ہم جب چاہیں حرکات کریں ایسے ہی وہ جب چاہیں افعال خارقہ ظاہر فرمائیں۔ جو سراسر محض باطل ہے جیت ہے جو فعل حق تعالیٰ کا بندہ سے ہونا محال اس کو بندہ کا فعل اختیاری بتا کر لوگوں کو گمراہ کرنا ہے۔ مشرکین اہل کتاب کا بھی یہی عقیدہ اپنے بزرگوں اور انبیاء علیہم السلام کے حق میں تھا۔ جس کو مسلمانوں میں پھیلایا جا کر اپنے مسلمہ ائمہ وعلمائے اکابر دین کو منکر احادیث قرار دیا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

قولہ صـ۱۴۳ لغایۃ ۱۴۸۔

"حدیث ۱۰۰ امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں۔ فرمایا بایں دلیل کہ میں اس درخت خرما کے اس گوشہ کو بلاتا ہوں وہ میری رسالت کی گواہی دیگا۔ حضور نے اس کو بلایا حضور کی طرف گرا اور رسالت کی گواہی دی پھر حضور نے اس کو واپس ہونے کا حکم دیا وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اعرابی اسلام لایا:" یہ ہیں تصرفات۔ مگر وہابی پر کچھ اثر نہیں۔ وہ احادیث دیکھتا ہے اور منکر کا منکر رہتا ہے۔ حدیث ۱۰۱۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں حضور کے ساتھ تھا مکہ مکرمہ میں حضور کسی طرف روانہ ہوئے جو پہاڑ اور جو درخت سامنے آیا اس نے اس طرح سلام کیا السلام علیک یا رسول اللہ۔ رواہ الترمذی مشکوٰۃ صـ۵۴۰

حدیث ۱۰۲۔ سرزمین روم میں حضرت سفینہ لشکر کی راہ بھول گئے جنگل میں لشکر کو تلاش کرتے پھرتے تھے کہ ایک شیر سامنے آگیا تو آپ نے اس سے فرمایا اے شیر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور اس طرح راہ گم کردہ ہوں یہ سنتے ہی شیر خوشامد کرتا سامنے آیا اور آپ کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا جب کوئی کھٹکا ہوتا اس طرف متوجہ ہو جاتا پھر آپ کے پہلو میں آجاتا۔ اسی طرح شیر آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ لشکر میں پہنچے پر شیر واپس گیا (مشکوٰۃ صـ۵۴۵)

تقویۃ الایمان والے دشمن دین نے کیسے کہا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

حدیث ۱۰۳۔ مدینہ طیبہ میں قحط شدید ہوا خلق پریشان ہو گئی۔ لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا حضور کی قبر مبارک سے منفذ آسمان کی طرف بنا دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے انہوں نے ایسا ہی کیا تو بکثرت بارش ہوئی سبزہ جما اور پیداوار ہوئی کہ اونٹ اس قدر موٹے ہو گئے کہ چربی کی کثرت سے کھالیں پھٹ گئیں اسی وجہ سے اس سال کا نام عام الفتق رکھا گیا۔

حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ بندے سے کیا شکایت کرتے ہو بندہ کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے بلکہ وہابیہ کی ناک کاٹ دی

اور قبر مطہر سے حاجت براری کی تلقین فرمائی اور تقویۃ الایمانی شرک کے پرخچے اڑا دیئے۔

حدیث ۱۱ - ترمذی و بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے ژولیدہ و غبار آلودہ پرانے کپڑوں میں گزر کرنے والے ایسے ہیں جن کی طرف دنیا التفات بھی نہیں کرتی اور لوگ حقارت سے انہیں خیال میں بھی نہیں لاتے مگر بارگاہ الہٰی میں ان کا مرتبہ یہ ہے کہ اگر وہ خدا کے فضل پر اعتماد کر کے قسم کھائیں کہ خدا ایسا کریگا اور ایسا ہوگا تو خدا تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما کر انہیں صادق کر دیتا ہے انہیں میں سے حضرت براء بن مالک ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۶۹)

تقویۃ الایمان والوں سے کہہ دو اس دربار کے غلاموں کے اس قدر اختیارات ہیں وہ بدنصیب سرکار کے اختیار کا انکار کرتا ہے۔

حدیث ۱۲ - حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ابدال شام میں رہتے ہیں یہ چالیس مرد ہیں جب ان میں سے کسی کا وصال ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ دوسرے کو اس کا بدل اور قائم مقام فرما دیتا ہے ان ابدال کی برکت سے ابر کو سیرابی دی جاتی ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۸۲)

اب تقویۃ الایمانی مشرک کا مزاج پوچھئے۔ وزی کی کشائش فتح و شکست دینا بلا دفع کرنا سب حدیث شریف میں ابدال کے لئے ثابت فرمایا گیا اب وہابی اپنے عقیدے سے توبہ کر کے تقویۃ الایمان کو آگ میں پھونکیں گے یا معاذ اللہ قرآن و حدیث پر بھی شرک کا حکم جاری کریں گے شیخ کبیر ابو عبد اللہ قرشی فرماتے ہیں جب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کے قریب پہنچا تو آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی میں نے عرض کیا اہل مصر کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے وہ گرانی دفع فرما دی۔

شیخ ابن عربی نے تصریح فرمائی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی زیارت آپ کی روح و جسد شریف کے ساتھ ناممکن نہیں ہے کیونکہ آپ اور تمام انبیاء علیہ السلام زندہ ہیں انکی روحیں بعد قبض واپس فرما دی گئیں الخ

تقویۃ الایمان کے اس افترا کا بطلان بھی واضح ہو گیا جو اس نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکھا ہے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۹ الحمد للہ کہ مسئلہ تصرف کی کما ینبغی تحقیق ہو گئی اور ثابت ہو گیا کہ تقویۃ الایمان کا حکم شرک قرآن پاک اور حدیث شریف اور تمام ائمہ کے مخالف اور باطل ہے۔ ملخصاً بلفظہ؛

اقول - علیٰ ہذا یہ چھ احادیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم بھی منجملہ معجزات و کرامات ہیں جن کے حق ہونے کا اہل توحید و متبعین سنت ہی کا خاصہ ہے کہ معجزات و کرامات حق تعالیٰ کے اختیار و فعل سے بذریعہ انبیاء اور اولیاء بوجہ احقاق حق اور ان کی عزت افزائی کے لئے صادر فرمائے جاتے ہیں ورنہ خود بندہ کا اس میں اختیار و تصرف نہیں ہو سکتا۔ جس طرح اس کی تفصیل گذر چکی۔ پس واقعہ قحط باراں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبر مبارک کی چھت میں روشن دان کھلوا دینا تاکہ باران رحمت کا نزول ہو کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ قبر کا کھلا رہنا باعث رحمت باری تعالیٰ کا ہے۔ چنانچہ جامع رموز شرح مختصر وقایہ فقہ حنفیہ میں منقول ہے۔

وفی المضمرات من النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال صفق الریاح وقطر الامطار علی القبر المومن کفارۃ لذنوبہ۔ (تفہیم صفحہ ۱۳۱)

یعنی اور مضمرات میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہواؤں کا چلنا اور بارش کی بوندوں کا مومن کی قبر پر گرنا باعث کفارہ ذنوب ہے؛

اور فتاوی برہنہ فقہ حنفیہ صفحہ ۳۱۲ میں مرقوم ہے فی الحدیث صفق الریاح وقطر الامطار الی القبر المومن کفارۃ لذنوبہ۔

یعنی حدیث میں وارد ہے کہ ہواؤں کا چلنا اور بارش کی بوندوں کا قبر مومن پر گرنا باعث کفارہ ذنوب ہے۔

اسی لئے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد میں یہ کرامت واقع ہوئی۔ چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ صفحہ ۵۹۵ و صفحہ ۵۹۶ میں فرماتے ہیں۔

پس شکائت کردند بسوئے عائشہ رض تا دعا کند۔ وظہور اثر آں کرامت ست مر عائشہ را و در حقیقت معجزہ است مر آنحضرت را و خود کرامات اولیاء ہمہ معجزہ است در پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم؛

یعنی پس شکائت کی لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تاکہ دعا کریں۔ اور ظاہر ہونا اس کے اثر کا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کرامت ہے جو در حقیقت معجزہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور خود کرامات اولیاء کی تمامتر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہی ہیں؛

اور ملا علی قاری مکی رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۳ میں فرماتے ہیں۔

کان کرامۃ التابع کرامۃ المتبوع۔

یعنی کرامت تابع معجزات نبوت کے ہوگی؛

پس مولوی نعیم الدین کا فریبانہ یہ کہنا کہ حضرت صدیقہ نے یہ نہ فرمایا کہ بندے سے کیا شکایت کرتے ہو بندہ کا کیا اختیار ایسا اعتقاد شرک ہے بلکہ وہابیہ کی ناک کاٹ دی۔ پس اس فریب کی شاہ عبد الحق صاحب نے قلعی کھول دی کہ شکایت دربارہ دعا کرانے حق تعالیٰ سے وہ لوگ آئے تھے نہ کہ خود ان سے مینہ طلب کرنے کو جو شرک محض ہے جس طرح مولوی نعیم الدین نے لکھا کہ قبر مطہر سے حاجت براری کی تلقین فرمائی۔ (باقی)

تقویۃ الایمان ۔ جدید اڈیشن معترضین کے اعتراضات (۲۴۰) کا جواب ۔۔۔ (مجوزہ اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۴۵ } زید کی شادی ہو چکی تھی۔ ابھی برسرِ روزگار نہ تھا۔ اسکول میں تعلیم پاتا تھا کہ زید کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اور انہوں نے مع زید پانچ لڑکے تین لڑکیاں، ایک بیوی چھوڑی۔ تھوڑے عرصہ بعد زید کا بھی انتقال ہو گیا۔ زید نے اپنے بھائیوں بہنوں والدہ اور بیوی کے سوا کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ بعد انتقال زید اس کی بیوی اپنے والد کے ہمراہ برضا و رغبت برادران زید وغیرہ اپنے میکے چلی آئی بوقت رخصت زید کے بھائیوں وغیرہ نے جو زیورات کہ زید کی بیوی کو اس کے سسرال میں ملے تھے زید کی بیوی کے حوالے کر دیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ

جو زیورات زید کی بیوی کو اس کے سسرال میں ملے تھے زید کی بیوی اس کی واحد مالک ہے یا زید کے بھائی بہن والدہ بھی اس میں حقدار ہیں؟

سائل حاجی جمعیت علی خریدار اہلحدیث ۵۹۳ء از چک دہر پور)

ج ۱۴۵ } بوقت نکاح جو کچھ منکوحہ کو دیا جاتا ہے شرع شریف میں وہ منکوحہ کی ملک ہے وہ اس کی واحد مالک ہے۔ لیکن اگر ناکح کی برادری میں دستور ہے کہ زیور وغیرہ محض استعمال کرنے کے لئے دیا جائے جیسے امرتسر کی شیخ برادری میں دستور ہے۔ تو منکوحہ کی ملک نہیں ہوگا۔ اس صورت میں منکوحہ مالک نہ ہوگی۔ بہرحال برادری کے عرف عام کا اس میں لحاظ ہے۔ کیونکہ وہ بھی بمنزلہ تنصیص کے ہے۔

س ۱۴۶ } دوسرا سوال یہ ہے کہ زید متوفی کی بیوی اگر عقد ثانی کرے تو وہ اپنے خسر کی جائداد متروکہ سے (جس میں کہ ایک حقدار اس کا شوہر زید بھی تھا) اپنے دین مہر و نیز ترکہ پانے کی مستحق ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کس قدر؟

ج ۱۴۶ } زید متوفی کی بیوی نکاح ثانی کرے یا نہ کرے اپنے خاوند کے حصہ پدری سے دین مہر اور ربع ترکہ لینے کی حقدار ہے۔

(سہ ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۷ } زید اور ہندہ کا نکاح اُن کے والدین نے نابالغی کی حالت میں کر دیا۔ ایجاب و قبول دونوں کے والدین نے کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد زید کا والد فوت ہو گیا۔ لیکن اب ہندہ بالکل جوان ہو چکی ہے اور اب اُس کے بگڑنے کا احتمال ہے۔ زید کو ابھی جوان ہونے کے لئے پانچ یا چھ سال کی مدت درکار ہے۔ زید کے ماموں یا نانا کے سوا اُس کا اور کوئی ولی نہیں ہے۔ کیا اُس کا ماموں یا نانا ہندہ کو طلاق دے سکتا ہے؟

(خریدار اہلحدیث نمبر ۱۱۸۰۹)

ج ۱۴۷ } ہندہ بعد بلوغ نکاح مذکور فسخ کرا سکتی ہے۔ یہ حدیث بخاری میں آئی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ نابالغ کا ولی بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اللہ اعلم

(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۸ } ایک شخص مفلوج ہونے کے باعث ہر وقت صاحب فراش رہتا ہے۔ خود بخود حرکت بھی نہیں کر سکتا۔ بعض اوقات ہوش و حواس بھی درست نہیں رہتے۔ ایسے بیمار کے لئے نماز کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟

(سائل خریدار اہلحدیث نمبر ۸۴۷۷)

ج ۱۴۸ } ایسے شخص کی چارپائی ایسے طریق سے بچھائی جائے کہ پاؤں مغرب کی جانب ہوں۔ نماز کے وقت اگر ہوش میں ہو اور وضو نہ کر سکے تو تیمم کر کے سر کے اشارے سے فرض ادا کر لیا کرے۔ ایک وقت میں دو نمازیں پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بحکم

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

معاف ہے۔ اللہ اعلم۔

(غریب فنڈ بذمہ سائل)

سوال ۱۴۹ } اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں سنیما دیکھنے کے جواز کا فتوےٰ اور ۲۹ جون ۱۹۳۴ء میں گراموفون سننے کے جواز کا جو فتوےٰ شائع ہوا ہے اس کے متعلق جناب قرآن و حدیث کی روشنی میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

(السائل محمد ادریس چرکندہ مان بھوم)

جواب ۱۴۹ مرقومہ علماء کرام } مرسلہ محمد ادریس سوداگر چرکندہ

سنیما میں تصاویر ہوتی ہیں اور تصاویر کا مٹا دینا شرعاً واجب ہے نہ کہ اُس کا دیکھنا وہ بھی پیسہ دے کر۔ چونکہ انفاق فی الباطل اور اسراف اور لغو ہے۔ نیز ذکر اللہ اور عبادات سے روکنے والا ہے اور یہ سب چیزیں بنص قرآن حرام ہیں۔ اسی طرح گراموفون یقیناً باجہ ہے اور باجہ کا خریدنا اور سننا دونوں حرام ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ہر قسم کے باجوں کو مٹا دوں (مشکوٰۃ) نیز آپ نے طرح طرح کے باجوں کا نکلنا قیامت کی علامتوں سے فرمایا ہے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

گراموفون کی تردید میں اخبار محمدی دہلی میں بہت سے مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ اُن کو ملاحظہ فرمائیے۔

کتبہ مولوی ابوالقاسم محمد خان سیف محمدی سنی سلفی اثری سعیدی بنارسی عفی عنہ

(مولانا) محمد ابراہیم سیالکوٹی۔

(مولانا) ابو اسحاق نیک محمد امرتسری۔

(مولانا) عبدالغفور غزنوی امرتسری

فتاویٰ نذیریہ

(مصنفہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی)

اس ضخیم کتاب میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن شریف و حدیث شریف کے دیا ہے۔ تاکہ سائل کو دقت نہ اٹھانی پڑے۔ اس کی قیمت پہلے پانچ روپے تھی مگر اب صرف ۴؎ ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

منگانے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا (عہ) مصنف مولانا حبیب الرحمن ... (عہ)

متفرقات

معاونین اہلحدیث کو اس کی توسیع اشاعت کیلئے مکرر یاد دہانی کرائی جاتی ہے امید ہے وہ اس کام میں ہمہ تن مشغول ہوکر توحید و سنت کی اشاعت کرنے میں ہماری مدد فرمائیں گے۔

شکریہ اہلحدیث کے لئے اصحاب ذیل نے نئے خریدار بنائے ہیں جن کے ہم تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر حضرات سے بھی ایسی ہی امید رکھتے ہیں۔

مولوی عبداللہ صاحب ثانی ۲ خریدار
ایم اسماعیل صاحب ۱ "
حاجی محمد شفیع صاحب ۱ "
محمد اسلام صاحب ۱ "
فیض محمد صاحب ۱ "
محمد اسماعیل خان صاحب ۱ "

تلاش پرچہ اہلحدیث اخبار اہلحدیث ۳۰۔ نومبر ۱۹۳۴ء کی تلاش ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہوتو بھیج کر مشکور فرمائیں۔ اس کے عوض کوئی رسالہ طلب کریں یا قیمت منگالیں۔ (منیجر اہلحدیث)

ریویوز

مسئلہ تقلید کی توضیح میں تقلید کی حقیقت کو بالکل الم نشرح (واضح) کیا گیا ہے کہ فی الحقیقت تقلید شخصی اسلام اور ایمان کے منافی ہے۔

آپ بیتی میں مذہب اہلحدیث کا شروع اسلام سے ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

التحقیق اللطیف فی بیان احتفال المیلاد الشریف میں مروجہ میلاد اور ان کی مجلسوں کا زمانہ رسالت و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمہم اللہ اجمعین کے اقوال سے بدعت ہونا ثابت کیا ہے۔

ہرسہ رسائل پتہ ذیل سے مفت مل سکتے ہیں۔
دی۔ کے۔ عبید اللہ۔ میونسپل کمشنر معکرہ بنگلور۔

(اسلامی پردہ۔ اس رسالہ میں پردہ کی ضرورت پر (۲۳۲) ... اور مخالفین کے جوابات میں۔ قیمت ۲ر (نجی))

مغلطات مرزا مصنفہ مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

رسالہ مذکورہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تمام گالیاں جو وہ اکثر اوقات علماء اسلام وغیرہ کو دیتے ہیں یکجا جمع کردی ہیں۔ قیمت ۵ر مصنف سے طلب فرمائیں

خدا تعالیٰ کی عنائت

اور

ہدیۂ تفسیر سورۃ فاتحہ میں رعائت

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اُس نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم عطاء اللہ صاحبزادہ سردار اہل حدیث مولانا ثناء اللہ صاحب کو طویل علالت سے صحت عنائت کی۔ اس عنائت کے شکریہ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر مصنفہ خاکسار جو عزیز مذکور کے اہتمام سے چھپ رہی ہے اور اُس کے ۳۹۲ صفحات چھپ چکے ہیں۔ اور غالباً صرف چار پانچ کاپیاں چھپنی باقی رہ گئی ہیں۔ اس کی قیمت میں صرف ایک ماہ یعنی ۱۴ جولائی ۱۹۳۵ء تک حسب ذیل رعائت کی گئی ہے۔ شائقین فرمائشیں بھیجکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

ہدیہ رعائتی غیر مجلد کا بجائے ؏ کے ۶؍ علاوہ محصولڈاک وغیرہ
ہدیہ رعائتی مجلد کا بجائے سے؍ کے ؏ " "

معذرت۔ کتابت اور طباعت ۳۹۲ صفحات تک پہنچکر کئی ماہ سے کام بند ہے۔ اس کی تین وجوہ ہیں۔ اول۔ خود میری علالت طویل۔ دوئم علی التواتر متعدد طویل سفر۔ سوم عزیز عطاء اللہ کی علالت اور مطبع کی نقل مکانی۔ شائقین توقف و انتظار کی تکلیف معاف فرماویں اور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد ان کے شوق کو پورا کرے۔

آپ کا صادق۔ خادم سنت محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

کتاب التوحید شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کی کتاب التوحید کا حامل المتن اردو ترجمہ نہایت خوبصورت چھپا ہے۔ قیمت ؏۔ پتہ۔ جامعہ ملیہ دہلی قرولباغ

میاں صاحبزادہ سے ہوشیار رہئے! میرا لڑکا محمد یحییٰ عمر ۱۸ سال۔ رنگ گندم گوں۔ کلائی پر (چشم بد دور) شیر کا گندنا۔ جامعہ میں پڑھنے کے باوجود آوارہ ہوکر میرے احباب و اقارب سے میرے نام سے قرض مانگتا پھرتا ہے۔ جس سے میں بری الذمہ ہوں۔ بلکہ اُسے پاس بھی نہ ٹھہرایا جائے۔ والسلام۔ (ابو یحییٰ عبدالغنی عرف امام خاں نوشہروی کرشنا آشرم از علیگڈھ)

دعائے صحت میرے برادر کلاں محمد اسحاق صاحب عرصہ چھ ماہ سے تپ کہنہ میں مبتلا ہیں۔ علاج معالجہ سے افاقہ نہیں ہوا۔ ناظرین ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ راقم محمد صدیق حلامی محلہ تباپور مونگیر مدیر۔ اللہم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک۔

یاد رفتگان بابو عبدالمجید صاحب پوسٹل کلرک ریواڑی جو اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے اور پکے اہل حدیث تھے انتقال کرگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (راقم عبدالسلام از ریواڑی)

ایضاً منشی مشیت اللہ صاحب جو یہاں صرف تنہا اہل حدیث تھے فوت ہوگئے۔ انا للہ۔

مجھ سے مرحوم کو خاص انس تھا۔ اکثر اوقات میرے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ باوجود سو سال کے قریب عمر پانے کے مذہبی جوش بہت رکھتے تھے۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہم وارحمہم

قیمت میں تخفیف پیارے نبی کے پیارے حالات مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم جسمیں حضور صلعم کی زندگی کے حالات طیبہ مکمل و مفصل لکھے گئے ہیں۔ جو بارہا طبع ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوجاتی رہی۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ (عہ؍) تھی۔ مگر اب اس میں تخفیف کرکے صرف بارہ آنہ فی جلد کردی گئی ہے۔ شائقین کے لئے نادر موقعہ ہے۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ملکی مطلع

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو عجیب سزا

شاہ صاحب موصوف جو قادیانی تقریر کی وجہ سے ماخوذ ہو کر ماتحت عدالت سے چھ ماہ قید کے سزایاب ہوئے تھے اس کی اپیل پر سشن جج نے ۴ جون کو فریقین کی بحث سن کر ملزم کو صرف پندرہ منٹ تک کھڑا رہنے کی سزا دی۔ جسے کمرۂ عدالت میں گذار کر شاہ صاحب وہاں سے بسلامت نکل آئے۔

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۳ مئی اور ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء میں مقدمہ ہذا کے فیصلے پر ریویو کیا تھا۔ نتیجہ کے لحاظ سے ہمارا ریویو بالکل صحیح ثابت ہوا۔ للہ الحمد!

پبلک حیران ہے کہ یہ سزا کیا ہوئی بلکہ مذاق ہوا۔ ایسا کہنے والوں کو فلسفۂ قانون کا علم نہیں۔ قانون کی سزا محض ایذا یا تکلیف دہی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ فعل زیر بحث کو جرم اور اس کے کرنے والے کو مجرم بتانا مقصود ہوتا ہے۔ یہ بھی انگریزی قانون میں تصریح ہے کہ مجسٹریٹ اشخاص ملزمین کی حیثیات مختلفہ کی بنا پر سزائیں بھی مختلف دے سکتا ہے۔ مثلاً جن الفاظ کی بنا پر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کو ایک معزز پیشوائے قوم سمجھ کر پندرہ منٹ کی سزا دی ہے اور کسی کو اسی فعل پر پندرہ ماہ کی سزا بھی دے سکتا ہے۔ اس لئے نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک واقف قانون کی یہی رائے ہے کہ ان پندرہ منٹوں کو کالعدم سمجھا جائے۔ بلکہ اپیل ثانی کرکے اس کو بھی مطلقاً نفی تک پہنچانا چاہئے۔ خدا کرے کہ ہائی کورٹ میں ایسا ہی ہو آمین!

ناظرین خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

زلزلۂ کوئٹہ

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝

قرآن مجید میں جو حالات گذشتہ اقوام یا آیندہ فنا کے متعلق بتائے گئے ہیں ان کی نسبت منکرین اور مشککین کو شبہ ہوتا تھا کہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک ملک یا بستی جو آباد ہے ایک ہی دم میں ایسی ہو جائے کہ اس کے حق میں کہا جائے کہ

كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۝

گویا وہ کبھی بسی ہی نہیں تھی۔

نیز فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کے شروع میں فنا کے وقت یہ اتنے بڑے بڑے پہاڑ کہاں جائیں گے؟ جواب ملا

قُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝

(خدا پہاڑوں کو روغنے کی روئی کی طرح دھن دے گا)

ان آیات کے معانی سمجھانے کو خدا نے اپنے دست قدرت سے کوئٹہ کا زلزلہ بطور تفسیر قرآن کے پیدا کیا۔ جن لوگوں نے کوئٹہ کو آبادی کی حالت میں دیکھا ہے وہ اس حالت میں دیکھ کر صاف وہی کہیں گے جو قرآن مجید نے زمانہ ماضی کی ہلاک شدہ بستیوں کے متعلق کہا ہے:۔

كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ

آہ! کوئٹہ بلوچستان میں افغانستان اور ایران کے سر پر بہت بڑا جنگی مرکز اور ہزارہا آدمیوں کی معاش کا ذریعہ تھا۔ آج وہ کوئٹہ مع قلات وغیرہ کے صرف اجڑا ہوا نہیں بلکہ برباد شدہ کھنڈر نظر آتا ہے۔ جس کو قدرت کے ہاتھ نے چند سیکنڈوں میں آباد سے برباد کر دیا۔ زلزلہ صوبہ بہار بھی ایک تاریخی واقعہ تھا جس سے بہت بڑا نقصان ہوا تھا۔ کوئٹہ کا زلزلہ اس زلزلہ سے بہت بڑھ گیا۔ اس نے تو اس آیت قرآنیہ کی پوری تفسیر کر دی

. مَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۝

قیامت کا وقوع آنکھ کی ایک جھپک ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اخباروں میں مردگان کی تعداد ساٹھ ہزار تک بتائی گئی ہے۔ چونکہ کوئٹہ کی آبادی میں صوبہ سندھ، بلوچستان اور پنجاب کے باشندے بکثرت تھے۔ اس لئے حادثۂ کوئٹہ سے ان تینوں صوبوں سے آہ و فغاں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ جو مر گئے وہ تو مر گئے جو بچے ہیں وہ کچھ تو زخموں کی وجہ سے کچھ اپنی بیکسی کی وجہ سے یہی چاہتے ہیں کہ ہم بھی مر گئے ہوتے۔ ہزاروں اور لاکھوں کے تاجر جن کے گھر اور دکانیں اموال تجارت سے اٹی پڑی تھیں وہ آج برہنہ تن اور دوسروں کے دست نگر ہیں۔ ساتھ ہی زخموں سے کراہ رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

حیرت ہے کہ دست قدرت کے اس زبردست فعل پر بھی ہم نے نہ سنا نہ دیکھا کہ کسی متنفس نے غلط کاری، شراب خواری یا زناکاری چھوڑ دی ہو یا کسی تارک نماز نے نماز شروع کی ہو۔ اس مخصوص امر میں بھی ہماری وہی حالت ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے۔

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

(ہمارا عذاب دیکھ کر کیوں نہ جھکے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں اچھے دکھائے)

یہ ہے نیچرل کتاب کی سچی تعلیم جو قدرت کے ہاتھوں سے کبھی کبھی ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔

امداد! ناظرین اہل حدیث زخمیوں اور عاجزوں کی امداد پر توجہ کریں جو جماعت ان کے قریب ہو یا جس جماعت پر ان کو اعتماد ہو اسی کو اپنا چندہ دیدیں۔ خدا قبول کرے گا۔

ahmadimuslim.de

دریافت کوئٹہ کے علاقہ میں اہلحدیث کے خریداروں کا حال معلوم نہیں ہوا۔ گذشتہ ہفتہ ان کے نام لکھے گئے تھے۔ جس صاحب کو معلوم ہو وہ اطلاع دیں۔

گیا میں احناف کے مظالم

جماعت اہلحدیث گیا پر مظالم کی داستان اہلحدیث ۲۴ اپریل میں چھپ چکی ہے۔ خیال تھا کہ ہماری اس آواز سے متاثر ہوکر برادران اسلام ان حضرات کو سمجھائیں گے۔ اور وہ بھی اصل حالات سے واقف ہوکر اس ناجائز ظلم کو روا رکھنے سے باز آجائیں گے۔ مگر افسوس کہ باوجود مقامی معززین اور قانون پیشہ حضرات کے سمجھانے کے بھی ہمارے برادران احناف اپنی ضد سے باز نہیں آئے۔ معاملہ برعکس ہی ہوتا رہا۔ اس لئے ہر قسم کی اتمام حجت کر لینے کے بعد بمشورہ وکلاء و معززین گیا مجبوراً چھ ماہ کے بعد ۱۸ مئی ۱۹۳۵ء کو مقدمہ منجانب جماعت اہل حدیث بغرض استقرار حق عبادت بعدالت منصفی بتوکل علی اللہ دائر کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انجام نیک کرے۔ ہم کو کامیاب کر کے اپنی سچی توحید و سنت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بول بالا کرے۔

مقدمہ مذکور میں خرچ کی ضرورت ہے اور یہاں کے مقامی اہل حدیثوں میں یہ صلاحیت نہیں ہے کہ مقدمہ کا خرچ برداشت کرسکیں۔ مقدمہ دائر کرنے والے اہل حدیث محض غریب ہیں۔ اس لئے برادران با اخلاص سے امید ہے کہ تھوڑا بہت جس سے جو کچھ ہوسکے اعانت کریں۔ کیونکہ مقدمہ مذکور ان غرباء کی نمائندگی میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے دائر ہوا ہے یہ تو مذہبی و قومی مقدمہ ہے۔ لہٰذا ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ برادران اہل حدیث گیا کی بیکس و بے بضاعت جماعت کی کافی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے جناب محمود صاحب جہاجہا کی مدد سے مقدمہ مذکور دائر ہوسکا ہے آیندہ بھی ان کی ذات سے بہت کچھ امید ہے لیکن یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ سب حضرات اس میں حسب مقدور شریک ہونا چاہئے۔ جملہ خط و کتابت محمد فرخ حسین سکرٹری انجمن اہل حدیث محلہ گھسیار ٹولہ گیا کے نام پر ہو۔

(مرقومہ ۱۹ مئی ۱۹۳۵ء)

رپورٹ ماہواری واعظین آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

(۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے مقام گنج ڈنڈوارہ ضلع ایٹہ۔ کنوزضلع بدایوں علیگڈھ۔ خورجہ۔ ہاپوڑ۔ میرٹھ۔ سولہ سیدپور۔ بڈسینی۔ دہلی۔ پٹیالہ اسٹیٹ کا دورہ کیا۔

(۲) مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفرگڈھی نے مقام قاسم بیلا۔ ملتان۔ بستی دائرہ۔ چاہ نائی والہ۔ چاہ عبداللہ والہ۔ بستی کدنہ۔ چاہ مراد والا۔ بستی آدم۔ بستی باڑیں بیٹ۔ عادل پیر۔ خمود کوٹ ضلع مظفرگڑھ کا دورہ کیا

(۳) مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری نے مقام مودجن۔ چشمہ دہمی۔ دول۔ کچھ دورہ۔ چوگام۔ بہرہالن۔ علیال پورہ۔ شوپیاں و مضافات شوپیاں کا دورہ کیا۔

(۴) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ مالدہی نے مقام مزعہ ڈانگ۔ بابو پور۔ زانی نگر۔ آم طلا۔ گوپال پور۔ مونہ کوسہ۔ بنید پور۔ مہدی پور۔ قدم تلا۔ کبڑکی گاؤں۔ جام بیڑا۔ سائٹ نگچی۔ میاں مارس۔ مسری بھوجا ضلع مالدہ بنگال کا دورہ کیا۔

(۵) مولوی نصیرالدین صاحب واعظ بھرتپوری نے مقام بیوان۔ دہولیٹ۔ بھوجاکا۔ گادہانیر۔ سیامدی کا۔ کیڑا نیر۔ شیشن۔ بہنڈیارہ۔ نندیرہ علاقہ بھرت پور۔ تہن گاؤں۔ گھنیہ۔ راول کی۔ ناہرپور۔ شکراوہ۔ گلالتہ ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۶) مولوی رشید احمد صاحب واعظ گوڑگانوی نے موضع بیوان۔ بھوجاکا۔ رشیشن علاقہ بھرتپور۔ نئی۔ جہتانہ۔ شکراوہ۔ گلالتہ۔ گودیولہ۔ بادلی۔ لہنگا۔ ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۷) مولوی عبدالمجید صاحب واعظ گوڑگانوی نے ۸ محرم ۱۳۵۴ھ سے مقام بنیسی۔ گہاسیڑا۔ گوہانہ۔ جلال پور۔ ساکرس۔ ڈاڈولی۔ جہانڈا۔ کووالی۔ بے سنگہ پور سلطانپور شکراوہ ضلع گوڑگانوہ کا دورہ کیا۔

(۸) مولوی بہرام صاحب آفریدی واعظ پشاوری نے پشاور اور اس کے مضافات کا دورہ کیا۔

(راقم محمد امین نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس)

پریشانی خاطر!

آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر ان سے کہنے تو جاتے ہیں پر دیکھئے کیا کہتے ہیں

بخدمت جناب اگزیکٹو افیسر صاحب بلدیہ امرتسر

جناب عالی! آنجناب سے مخفی نہ ہوگا کہ بازار ڈوکریاں شہر امرتسر سے تالاب ٹھنڈہ کو جو سڑک نکلتی ہے وہ عرصہ سے مرمت طلب ہے۔ اس میں جابجا اس قدر گڑھے پڑے ہوئے ہیں کہ سواری تو درکنار صاف طور پر پیدل چلنا بھی دشوار ہے موسم برسات میں تو اور بھی مصیبت پیش آجاتی ہے یعنی سڑک کے تمام گڑھے کیچڑ اور پانی سے لبریز ہوجاتے ہیں تو باربرداری کے گڈوں، تانگوں اور سائیکل سواروں کے گزرنے سے تمام کیچڑ اچھل کر دوکانداروں اور راہگیروں کے کپڑوں پر پڑتا ہے۔

اس لئے مجبوراً اس تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے امیدوار ہوں کہ آپ اس کے انسداد کی طرف فوری توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

نیازمند: قاضی منظور حسین
از بازار ڈوکریاں۔ شہر امرتسر

ahmadimuslim.de

۳۸/ ۱

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

طب آیورویدمیں کھوئی ہوئی بصارت کو واپس لانے کیلئے اور آخر حالات میں عینک چھڑانے کیلئے کئی نسخے موجود ہیں۔ کوئی نرم و شیریں شدت شکارکردنی یا بدھ شک کا رسا شریت ہار لاہو کی تیار کردہ دوائی

نوراکجن

ہزارہا اشخاص نے استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس سے نہ صرف بینائی بڑھتی ہے بلکہ روبہل اور بکروں کو بھی صحت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ بیس روپے (عسہ) نمونہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر امرت دھارا ۲۳ لاہور

مغلظات مرزا ۸

مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے۔ جس میں ان کی اخلاقی تصویر اس طرح عیاں نظر آتی ہے کہ بے حیائی و بے عزتی بھی شرمندہ ہو جاتی ہے۔ آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھ کر "اخلاق مرزا" کو برہنہ کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ صفحات ۷۲۔ تقطیع ۲۰/۲۶۔ قیمت فی نسخہ ۵/ تقسیم و اشاعت کے لئے اٹھارہ روپیہ سینکڑہ ایک کتاب کے لئے ۵/ کے ٹکٹ بھیجئے۔ ملنے کا پتہ (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اکسیر عثمانی ۱۲

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا، سخت رو ہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ جملہ امراض چشم کے لئے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۱/۲۵

سیاہ و سفید، رجسٹرڈ ۱۸۵۶

یہ آنکھوں کی اکسیر و بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھیئی پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے نمونہ ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر منگوا لو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲/ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلیٰ بیچ موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عسہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ھردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

صحابہ کرام کی بیویوں کے حالات زندگی۔ پنجابی زبان میں منظوم۔ قیمت ۸/ (مینیجر اہلحدیث)

مومیائی ۳۶/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ/۱۲ آدھ پاؤ ۳/ پاؤ بھر ۲/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ

"میں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔"

(۲۳۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب دولت خاں صاحب ڈومریا گنج

"جن مریضوں کے لئے ۲/ چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ انہیں بفضل خدا بہت فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک کی اور ضرورت ہے جس قدر جلد ممکن ہو بھیجدیں۔ (۲۸۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اطلاع

ہماری مشہور عزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے۔ اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت ۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ۵؍

ملنے کا پتہ

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۳۹ امرت سر

قادیان میں زلزلہ برپا کر دینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

۵/۱۲

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵؍ ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۶؍ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:- محمد اسحٰق امرتسری کتب خانہ حقانی امرتسر

۳۲/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل
سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے۔

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس سید سجاد حسین صاحب جعفری ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ڈسٹرکٹ جج سرکار ریاست مالیر کوٹلہ۔ نمبر مقدمہ ۱۰۶/۳۴

ہردواری لال پسر لالہ گوکل چند اگروال سکنہ لودھیانہ ضلع لدھیانہ۔ مدعی

بنام ہرنام سنگھ، گورنام سنگھ بالغان۔ ریام سنگھ نابالغ بولایت ہرنام سنگھ برادر حقیقی خود۔ پسران سندر سنگھ قوم جٹ سکنہ ... متوفی اصل وارثان و قائمقام قانونی رام سنگھ مقروض متوفی۔ مدعا علیہم

دعویٰ دلاپانے مبلغ ... کلہ اصل و سود

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم کے نام چند دفعہ سمن جاری ہوئے مگر تعمیل نہیں ہوئی۔ مدعی نے درخواست مع بیان حلفی پیش کی ہے کہ مدعا علیہم دانستہ روپوش ہیں اور تعمیل سے گریز کرتے ہیں۔ معمولی طریق سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ بذریعہ اشتہار تعمیل کرائی جاوے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۳۵ء کو اصالتاً یا وکالتاً محکمہ ہذا میں حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ کرو۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۳۵ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

اہلحدیث بھائیوں کیواسطے بینظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم

۴/۱۲

قیمت فی شیشی ۲؍

دافع آشوب چشم۔ دھند جالا غبار۔ پڑبال۔ ککرے۔ رتوندی، کوری، پھولا۔ نزول الماء پلکوں کا گر جانا ابتدائی موتیابند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف ملنے کا پتہ۔ حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

ضرورت ہے

۲۳/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر، اور صوبہ دہلی میں ماسوا اسکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔

منیجر

سرمہ نور العین

۲۳/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب) کے اس قدر مقبول ہونے کی وجہ یہی ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

سوانح احمدی۔ امیر المومنین سید احمد صاحب بریلوی کی سوانح۔ قیمت ۶ (مجلد)

نقشہ آمد و خرچ انجمن اہلحدیث مراد آباد واقع مسجد اہلحدیث سبزی بازار

من ابتداء محرم الحرام ۴۳ھ لغائت ذی الحجہ ۴۳ھ

آمد

از مسجد بابت کتب خانہ و اشاعت سنت انجمن	عہ
ملا عبد اللہ خادم مسجد دو مرتبہ	۴ر
منشی محمد عثمان صاحب محلہ پیر غیب متعدد مرتبہ	۱۴ر
منشی حسین الدین خان صاحب بدایونی	ار
عبد الحمید صاحب پارچہ فروش بدایونی متعدد مرتبہ	۱۴ر
علی احمد صاحب پارچہ فروش بدایونی دو مرتبہ	۵ر
حافظ محمد یونس صاحب - دو مرتبہ -	۴ر
منشی منظر الدین صاحب	۲ر
جمیل احمد - تین مرتبہ	۱۱ر
قیام الدین صاحب	۸ر
سعید احمد - دو مرتبہ	۲ر
محمد اکبر صاحب محلہ اصالت پورہ	ار
منشی محمد ابراہیم صاحب - تین مرتبہ	۱۳ر
منشی انعام رسول صاحب - دو مرتبہ	۱۱ر
حاجی نور الٰہی صاحب سوت والے صدر بازار دہلی	صہ ر
حاجی عبد الصمد صاحب پیتل والے صدر دہلی	للعہ ر
شیخ محمد یعقوب صاحب محمد عثمان صاحب کارخانہ ظروف پہاڑ گنج دہلی	سے ر
حاجی بشیر الدین صاحب صدر بازار دہلی	سے ر
مولوی محمد عثمان خان صاحب کیٹری	عہ
مستری محمد ابراہیم محمد اسمٰعیل صاحبان محلہ مفتی ٹولہ - دو مرتبہ	۴ر
حاجی حامد حسین صاحب صدر الدین نگر	۲ر
ابو بکر خان صاحب کیٹری	عہ ر
منشی محمد حسین صاحب	۲ر
والدہ جمیل احمد	ار
ہمشیرہ گان حافظ محمد یونس	۴ر
بابو عبد الرحمٰن صاحب لاہوری - دو مرتبہ	۱ر
میزان - للعہ	۳-۱۳-۵۴ روپے

الراقم بندہ محمد عفی عنہ خادم انجمن اہلحدیث بقلم خود۔

حساب جانچ کیا گیا۔ صحیح ہے۔
انعام رسول بقلم خود۔

خرچ

قیمت اخبار اہلحدیث امرتسر	للعہ ار
خطوط ڈاک و کاغذ وغیرہ ہم بجائے تحریر رسالجات	عہ ر
خرید بستان التفاسیر مجلد	عہ ر
طبع رسالہ احسن البدایات فی تنقید الروایات الفقہیات ایک ہزار از دہلی	عہ
زاد راہ مع خوراک ملا عبد اللہ صدر الدین نگر	۱۵ر
جلد بندی مجموعہ اخبار اہلحدیث	۶ر
بابت امداد مسجد	۶ر
بابت ارسالگی نقشہ حساب معہ اشاعت فنڈ اہلحدیث امرتسر و محصول ڈاک منی آرڈر	عہ ر
میزان -	۹-۷-۳۴ روپے
فاضل از خرچ جمع	۹-۵-۹ روپے

محمد عثمان بقلم خود

حساب جانچ کیا گیا صحیح ہے۔ انعام رسول بقلم خود

نقشہ آمد و خرچ مسجد اہلحدیث

من ابتداء یکم محرم الحرام ۴۳ھ لغایت ذی الحجہ ۴۳ھ ایک سال بابت کرایہ دوکانات مسجد موصوفہ

سبزی منڈی چوک مراد آباد

آمد

وصول کرایہ دوکان کلاں دو ماہ محرم و صفر -	عہ
ایضاً دوکان ثانی کلاں ایک ماہ محرم الحرام	عہ
ایضاً دوکان خورد ڈیڑھ ماہ محرم و صفر -	ے
ایضاً متفرق	۱۱ر
ایضاً دوکان خورد ۴ ماہ دس یوم شعبان لغائت ذی الحجہ	عہ ۱۳ر
ایضاً کوٹھری خورد دو ماہ رمضان و شوال	۶
ایضاً دوکان خورد ایک ماہ ذی الحجہ	۶
ایضاً از انجمن اہلحدیث بابت امداد مسجد	۶ر
میزان آمد - للعہ	۹-۱۴-۵۱ روپے

اقسام خرچ مسجد

بابت ادائیگی قرضہ ۴۲ھ مندرجہ اخبار اہلحدیث ۲۹ ربیع الاول ۴۳ھ صفحہ ۱۹

بابت امداد کتب خانہ مسجد معہ اشاعت سنت عہ

خرچ

بابت نقل فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد و ڈگری نقشہ ۱۹۰۲ء وغیرہ	لعہ
ایضاً بمقدمہ دعویٰ حاجی رحمٰن ۱۵ شوال ۴۳ھ	ے
روغن گل دیا سلائی بتی	للعہ
بابت تپائی و مرمت وغیرہ تار کول مسجد و دوکانات و خرید تالے	ے
کھورہ وغیرہ برائے سوختنی در سقایہ	۴ر
صفائی بیت الخلاء	۸ر
چٹائی مسجد	۷ر
بابت ارسالگی نقشہ حساب معہ اشاعت فنڈ اہلحدیث امرتسر ۴۲ھ	۲ر
میزان خرچ - للعہ	۹-۱۴-۵۱ روپے

جملہ آمد و خرچ معہ رسیدات و دستخط وصول کنندگان حسب کرایہ نامہ جات۔

الراقم بندہ عزیز الدین متولی مسجد بقلم خود۔ محمد عثمان

حساب جانچ کیا گیا۔ صحیح ہے
انعام رسول بقلم خود

کتاب الروح

علامہ عبد الہادی مصری کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب

1/2

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ۔ چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہے قواعد و ضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کر دیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں۔ یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہوجانے پر واپس لی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ضمانت	بالائی کلاس (A) کے لئے	دس روپے
۲۔ ضمانت	آرٹیزن کلاس (B) کے لئے	پانچ روپے
۳۔ ضمانت	برائے کتب لائبریری	پانچ روپے
۴۔ ضمانت	برائے ہوسٹل	دو روپے

۵۔ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶۔ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس۔ ۸ / برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی۔ فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش و نگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوکر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں۔ جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط

ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

(۶۴۸)

مسلمانوں کا دور جدید

اور

ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام" کا اردو ایڈیشن یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ سائز ۲۶×۲۰/۱۶ ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ مرتبہ و مؤلفہ مولانا عبد القیوم صاحب ملک بی۔ اے علیگ بیرسٹرایٹ لاء۔ قیمت صرف عہ (ایک روپیہ)

خون کے پیاسے

کسی پیر گدی نشین کے پوشیدہ رازوں کا انکشاف۔ جن کو سُن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ قابل دید ہے۔ بطرز ناول کے ہے۔ قیمت ہردو حصہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:- نیجر اہلحدیث امرتسر

تحصیلی رمن چاند رجسٹرڈ

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل ووق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کردیتا ہے۔ ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی، عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ قد... شہرہ ہے۔ قیمت ایک شیشی ع... ایک شیشی مفت۔ محصول ڈ... پتہ:- محمد شفیق ا...

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبد الر...
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامرپور پھاٹک ...
دہلی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۴

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفے بر جان مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	۱۲
رؤسا وجاگیرداران سے ″	۸
عام خریداران سے ″	۵
″ ″ ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

یوم کراچی ۲۱ جون کو

کراچی میں فوجی گولیوں کے ساتھ جو مسلمان قتل ہوئے ہیں ان کی ہمدردی میں ۲۱ جون کو "یوم کراچی" منانے کے لئے اعیان اسلام مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری، ڈاکٹر اقبال، مولوی ابو القاسم صدر اہل حدیث لیگ وغیرہ نے اشتہار دیا ہے۔

مجلس جمعیۃ مرکزیہ انتظامیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

جمعیۃ مذکور کا اجلاس ۳۰ جون کو ہوگا۔ ارکان انتظامیہ دفتر جمعیۃ میں ۵ بجے شام تک پہنچ جائیں۔

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ)

نوٹ یہ دونوں اعلان ایسے وقت پہنچے جب اخبار تیار ہوچکا تھا۔ اس لئے نظم کی جگہ درج کئے گئے۔

675 25

فہرست مضامین

یوم کراچی - - - - -	ص۱
انتخاب الاخبار - - - -	ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف؟ - - -	ص۳
ویدوں کے مصنف - - - -	ص۴
الناق الکعبین - - - -	ص۵
کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا - -	ص۷
جزیرہ ٹرینی ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد۔	ص۹
ملا مشتاق ثانی کا لدھیانہ میں ورود -	ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان -	ص۱۱
فتاوے - - -	ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ علمی مطلع -	ص۱۵
اشتہارات - - -	ص۱۶-۲۰

پیارے نبی کے پیارے حالات۔ مؤلفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں گرمی خاصی پڑ رہی ہے۔ ۱۳۔۱۴ کی درمیانی شب کو زبردست آندھی آئی۔ کوئٹہ کے زلزلہ سے ڈر کر عوام اس آندھی کو بھی عذاب الٰہی سمجھنے لگے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد سکون ہو گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی

— امرتسر مقامی مسلم نوجوانوں نے مولوی عبد السلام ہمدانی کی زیر نگرانی ۱۴ جون کو یوم پیدائش نبی صلعم منایا اور شہر میں جلوس بھی نکالا گیا۔

— میڈیکل سکول امرتسر کا ایک سکھ طالب علم جو فورتھ ایر میں تعلیم پاتا تھا۔ اپنے سکول کے دیگر طلباء سے تیراکی کا مقابلہ کرتے ہوئے نہر اپر باری دواب میں ڈوب گیا۔

— کوئٹہ سے مجروحین کی آخری سپیشل گاڑی ۱۵ جون کو لاہور پہنچ چکی ہے۔ وہاں سے تقریبًا تمام مجروحین کو ان کے گھروں یا قرب و جوار کے ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کوئٹہ میں زبردست فوجی پہرہ ہے۔ شہر کی حفاظت کے لئے کانٹے دار تار لگا دی گئی ہے۔ ابھی عوام کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ ابھی تک ملبہ کی کھدائی شروع نہیں ہوئی۔ ۱۵ جون کی صبح کو پھر زلزلہ آیا۔

— پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی میعاد اکتوبر ۳۵ء تک ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ اس میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی جائے گی۔

چوریاں | امپیریل بنک جالندھر سے ایک سکھ نے گیارہ سو روپیہ برآمد کرایا۔ جس میں سے ایک ہزار کے نوٹ بٹوے میں رکھ کر ایک سو روپے کا کریانہ لینے گیا۔ اتفاقًا بٹوا گر گیا جسے کسی نے اٹھا لیا

— ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع سریا والہ میں چند ڈاکو ایک سکھ نمبردار کے گھر ڈاکہ ڈالکر بارہ ہزار روپے کے زیورات اٹھا لے گئے۔

— پشاور میں قاضی یوسف صدر جماعت مرزائیہ پشاور پر کسی نے سربازار پستول سے فائر کر دیا مگر آپ بچ گئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔ (خبر تحقیق طلب ہے)

— شیخ عبد المجید سندھی اور مسٹر محمد ہاشم گزدر جنہوں نے کراچی میں گولی چلنے کے واقعہ کی تحقیقات نہ کئے جانے پر پروٹسٹ کر کے بمبئی کونسل سے استعفے دیئے تھے مکرر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔

— پنجاب گورنمنٹ نے موجودہ فصل ربیع کے مالیہ میں اضلاع شیخوپورہ، گجرات، شاہ پور، جھنگ میانوالی، لائلپور، ملتان، مظفر گڑھ، اور نیلی بار کی نوآبادی میں گیارہ لاکھ روپے کی معافی دی ہے۔ سب سے زیادہ ضلع لائلپور میں دی گئی ہے جو ۶ لاکھ ۲۷ ہزار روپیہ ہے۔

مسلمان وہی ہے جو
اسوہ حسنہ پر عمل کرے

اس لئے ہر مسلمان بہن بھائی کو اس کام کیلئے

حیات مسنونہ

کا مطالعہ کرنا چاہئے جو حال ہی میں اس غرض کیلئے مولانا مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے۔ قیمت صرف ۲؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

— شیخ خالد لطیف گابا انگلستان جاتے ہوئے مصر میں قاہرہ اترے۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

— ملتان میں دیر بھان کے قتل کے سلسلہ میں چار مسلمانوں پر مقدمہ دائر تھا۔ جن کو سشن جج نے بری کر دیا۔ نیز انہی ایام میں تین ہندوؤں کے قتل پر جو مقدمات دائر تھے ان میں دو ملزمین کو سات سات سال قید اور دو کو سزائے موت کا حکم دیا۔

— حضور نواب صاحب بہاولپور نے چڑیا گھر لاہور کے لئے تین ببر شیر دیئے ہیں۔

پتہ درکار ہے | مندرجہ ذیل احباب اہلحدیث کے خریدار ہیں۔ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ان کی کوئی خبر معلوم نہیں ہوئی ناظرین میں سے کسی صاحب کو علم ہو تو اطلاع دیں۔

(۱) منشی محمد شفیع صاحب تحصیلدار قلات۔
(۲) ڈاکٹر محمد ایوب صاحب انچارج سول ہسپتال مستونگ
(۳) ڈاکٹر محمد حسن صاحب انچارج ہسپتال چمن۔
(۴) بابو عزیز الدین صاحب کلرک ریلوے ڈی۔ ٹی۔ او۔ آفس محلہ مظفر آباد کوئٹہ۔
(۵) شیخ عبد الرزاق اینڈ سنز سوداگران کتب کوئٹہ۔
(۶) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب فزیشن خان آف قلات

ناظرین مطلع رہیں

آئندہ پرچہ وی پی پہنچیگا۔ اس لئے اطلاعًا عرض ہے۔ (منیجر اہلحدیث)

عربی طلباء کی ضرورت ہے | مدرسہ اسلامیہ آگرہ عرصہ سے اسلامی فرائض کو بہترین طریقہ سے انجام دے رہا ہے۔ جس کے ماتحت تین اور چھوٹے چھوٹے مدارس ہیں۔ نصاب باقاعدہ ہے۔ جو مولانا محمد عثمان خان صاحب مولوی فاضل مقرر کرتے ہیں۔ اسمیں فی الحال کچھ عربی خوان طلبہ کی ضرورت ہے۔ جن کی خورد و نوش کا مدرسہ کفیل ہوگا۔

محمد یونس سکرٹری مدرسہ اسلامیہ نائی منڈی۔ چوراہا میر حسین آگرہ۔ (مدد داخل اشاعت فنڈ)

مولوی سید ممتاز علی | دہلوی جن کو گذشتہ سال شمس العلماء کا خطاب ملا تھا ۱۵ جون کو بمقام لاہور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہمدرد اسلام تھے۔ "تہذیب نسواں" اور "پھول" کے نگران تھے۔ عمر ۷۰ سال سے متجاوز ہوگی۔

رحمہ اللہ و غفر لہ۔

— اخباری خبر ہے کہ قادیان میں مرزائیوں نے اہل اسلام کو تنگ کر رکھا ہے۔ طرفین کے چند آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

— جرمنی کے ای اسنڈ روف کے اسلحہ خانہ میں آگ لگ جانے سے پچاس اشخاص ہلاک اور تین سو تہتر مجروح ہوئے۔

عمل صابن سازی۔ دیسی و انگریزی طریقوں سے (۴۵) ہر قسم کے صابن بنانے کے نسخہ جات۔ قیمت ۸؍ (منیجر)

میحائی گوہر طب۔ مؤلفہ حکیم محمد حسین بٹیالوی۔ ہر قسم کی دیرینہ و کہنہ امراض کے صدہا نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸؍ (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ - ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

حنفی مضمون نگار نے چند حدیثیں بزعم خود ایسی پیش کی ہیں جن کی بابت وہ سمجھتا ہے کہ اہل حدیث ان حدیثوں پر اعتقاد نہیں رکھتے یا عمل نہیں کرتے دو کا ذکر نمبر اول میں ہوا - آج تیسری کا جواب پیش ہے - جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی احد صلوٰۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شہید علیکم و انا واللہ لانظر الی حوضی الآن و انی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیہا (رواہ البخاری صلاح۱۹)

(ترجمہ) یعنی آنحضرت نے شہداء پر نماز پڑھ کے فرمایا کہ میں تمہارے لئے میر منزل ہوں اور تم پر گواہ ہوں - خدا کی قسم اس وقت میں حوض کو دیکھتا ہوں اور مجھے تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں - اور خدا کی قسم مجھے اس بات کی فکر یا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں حسد بغض کروگے ایک دوسرے پر فخر کروگے - اپنے سے دوسرے کو حقیر جانوگے -

اس حدیث کا انکار صاف ہے نہ حضور کو یہ لوگ اپنی امت کے اعمال پر گواہ مانتے ہیں (گواہ بھی وہی ہوتا ہے جو آنکھوں سے دیکھے) اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ تمہارے افعال و اعمال کیا ہیں آیندہ قیامت کو جو حوض کوثر ہوگا وہ بھی اس وقت میں دیکھ رہا ہوں - یہ بھی یاد رہے کہ اعمال وغیرہ بھی وہی دیکھتا ہے جو زندہ ہو" (الفقیہ امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۳۵ء)

جواب ع۳ | چونکہ آپ کے دل میں حدیث کی عظمت نہیں اس لئے حدیث سمجھنے کا آپ کو شوق بھی نہیں اور نہ سمجھنے کا آپ کے حق میں گلہ بھی نہیں - نہ آپ کو دشمنان حدیث (اہل قرآن) کے حملے کا خوف ہے کہ وہ کسی حدیث کو قرآن کے خلاف پاکر کیا کہیں گے اور حدیثوں کو آپس میں متخالف پاکر کیا اعتراض کریںگے - جانے آپ کی بلا نہ خود آپ نہ آپ کے بریلی تک کے بزرگ اس میدان میں کبھی آئے - آپ کو تو غریب اہل حدیث اور دیوبندیوں کو کوسنا آتا ہے - پس سنئے ہم ہر حدیث کی تشریح میں دو باتوں کا ضروری لحاظ رکھتے ہیں:

(۱) حدیث شریف قرآن مجید کے خلاف نہ ہوجائے

(۲) ایک حدیث کسی دوسری حدیث کے ساتھ متعارض نہ ہوجائے پس ان دو اصولوں کو یاد رکھ کر جواب سنو!

انا شہید جملہ اسمیہ ہے جس کا اصل تعلق زمانہ حال سے ہوتا ہے استقبال سے نہیں - تاوقتیکہ کوئی قرینہ استقبال تک نہ لے جائے - ضروری نہیں کہ مستقبل کو بھی حاوی ہو خاصکر جب مستقبل میں نفی ہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ جملہ اسمیہ کو مستقبل تک لے جاکر دو حدیثوں میں تعارض پیدا کیا جائے۔

پس سنو! اور وہ حدیث سامنے رکھ لو جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو امت محمدیہ سمجھیں گے تو ملائکہ جواب دیں گے۔

لا تدری ما احدثوا بعدک

آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے پیچھے کیا کیا بدعتیں، مولود، گیارھویں وغیرہ نکالے تھے۔

یہ حدیث حضور کی بے خبری پر دلالت کرتی ہے قرآن مجید بھی اس حدیث کی تائید کرتا ہے - جہاں صاف ارشاد ہے:-

اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ

(منافق جب بولتے ہیں تو آپ ان کو غور سے سنتے ہیں (حالانکہ وہ دشمن ہیں)

پس آپ کی پیش کردہ حدیث کے معنے منطق اصطلاح میں قضیہ وقتیہ جو دوام کو مستلزم نہیں ہوتا فاسئل بہ خبیرا -

انا شہید کے معنی بھی قرآن مجید نے دوسری جگہ بتا دیئے ہیں - غور سے سنو!

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا

(پ ۵ - ع ۳)

یعنی ہر امت میں سے ہم گواہ لائیں گے اور تجھے اے رسول ان لوگوں پر جو تیرے سامنے ہیں گواہ بنا کر لائیں گے۔

"ہٰؤلاء" موجودہ لوگوں کی طرف اشارہ ہے

ahmadimuslim.de

فیصلہ صاف اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے حضور کے علم کا ثبوت ہے تو جملہ صحابہ کرام کو علم غیب حاصل ہوگا کیونکہ ان سب مومنین کے حق میں فرمایا ہے۔

کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا (پ ۲ ع ۱)

(ہم نے تم کو امت معتدلہ بنایا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ بنے)

دیکھئے شہادت میں سب شریک ہوئے یا نہ پھر علم غیب میں کیوں شریک نہ ہوں۔

نتیجہ بقول حنفی نامہ نگار اہل حدیث اگر اس حدیث کے منکر ہیں تو ایسے علم غیب کے قائل حنفی قرآن اور حدیث دونوں کے منکر ٹھہرتے ہیں آہ سے

انہوں نے خودغرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شائد
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دینگے

خزانوں کا ملنا ہمیں بھی مسلم ہے مگر اس کی تشریح دوسری حدیث یوں کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

تفتحہا عصابۃ من المسلمین

(صحیح مسلم) میری امت ان کو فتح کریگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ نہیں کہ خزانے میرے ہاتھ میں دئیے گئے ہیں کیونکہ یہ خیال بھی قرآن مجید کے خلاف ہے۔ ارشاد ہے:۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (پ ۷ ع ")

یعنی اے رسول آپ کہہ دیجئے کہ میں نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں نہ میں غیب جانتا ہوں۔

آنحضرت صلعم کو خزانوں کا مالک اور غیب کا عالم جاننے والے اس آیت کے منکر ہیں۔

رسمی حنفی دوستو! سے

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دہرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

بدوملہی (ضلع سیالکوٹ) میں شریمان پنڈت بھگوت دت جی کی خاموشی نے مجھے یقین دلادیا تھا کہ آریہ سماج ہمیشہ کے لئے ختم ہوچکی ہے اور میں آریہ سماج کی ہڈیاں ہردوار پہنچانے کی فکر میں اپنے سناتن دھرمی بھائیوں کے ساتھ صلاح مشورہ کر رہا تھا کہ اچانک ۷۔ اپریل ۱۹۳۵ء کے آریہ مسافر سے پتہ چلا کہ یہ سخت جان آریہ سماج ابھی آخری دم توڑ رہی ہے۔ چنانچہ کسی مہاشہ وشوناتھ جی نے میرے مضمون "ویدوں کے مصنف" پر قلم اٹھائی ہے بیچارے مہاشہ جی سے جواب تو کچھ بن نہیں سکا لیکن دوچار بار لکھ کر کہ ویدوں کا پرکاشک ایشور ہے۔ اس مہینے کی تنخواہ کے حقدار ضرور بن گئے ہیں۔ مہاشہ جی بیچارے کیا کریں۔ جواب لائیں توکس کے گھر سے؟ زبان اور قلم سے آپ ہی دوچار دفعہ ویدوں کو ایشوری گیان کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں اور چندہ دینے والے سادہ لوح آریہ سماجیوں کی طفل تسلی ضرور کر دیتے ہیں یا کم از کم کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ میں پر زور سفارش کرتا ہوں کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو آیندہ سال سے مہاشہ جی کی تنخواہ میں ضرور ترقی کر دینی چاہئے۔ اور مہاشہ جی کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ اب مہاشہ جی کا جواب سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"لیکن آج دنیا بھر کے سکالر یہ مانتے ہیں کہ شروع سے لے کر آج تک ویدوں میں ایک ماترا (Syllable) کی بھی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے ×× ویدوں میں ایک حرف تک کی بھی کمی یا زیادتی نہ ہونا بتلاتا ہے کہ وید (ایک) ہی وقت میں بنائے گئے ××× شروع دنیا سے لیکر آج تک ان میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی ہے" (بلفظہٖ ملخصاً)

دنیا بھر کی بے ثبوت باتیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر سے سُن لو۔ معلوم نہیں کہ مہاشہ جی ہمالیہ کی چوٹیوں پر رہتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایسی بے مثال ریسرچ کے عوض پرتی ندھی سبھا نے کیوں ابھی تک مہاشہ جی کو ریسرچ سکالر کا خطاب نہیں دیا؟ مہاشہ جی لکھتے ہیں کہ "شروع دنیا سے لے کر آج تک اِن (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہو سکی"۔ نہ معلوم وہ "دنیا بھر کے سکالر" گورودت بھون کے کس کونے میں بیٹھے ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ شروع سے لیکر آجتک ویدوں میں ایک ماترا کی بھی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے۔ کوئی پکوڑی مل حلوائی یا گنڈا رام نانبائی ایسا سکالر ہو تو ہمیں معلوم نہیں ورنہ یورپین اور دیسی، غیر آریہ سماجی و آریہ سماجی بھی سکالر ویدوں میں خوفناک اور کایا پلٹ تحریف اور تبدیلی کے قائل ہیں بخوف طوالت صرف چند ثبوت درج کر دینا عاقلاں را اشارہ تے کافی است سمجھتا ہوں۔ مزید خواہشمند میری لاجواب تصنیف "ویدارتھ پرکاش" ملاحظہ فرمادیں۔

(۱) جو رگوید شری پنڈت میکس مولر صاحب نے شائع کیا ہے۔ اُس کے تتمہ (Appendix) میں پروفیسر میکسمولر صاحب چند ملاوٹی منتر نقل کر کے یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"यज्ञे शाच्युत गोविंद माधवानंत केशव। कृष्णा विष्णो हृषीकेश वासदेव नमोऽस्तु ते । २।
कृशाय गोपीनाथाय चक्रिणो मुरवैरिणो ।

[illegible] (۳۵۲)

श्रीमते शाय गोपाय गोविं-
दाय नमो नमः ॥२॥
एतान्यनंत नामानि मंडला-
न्ते (सदा पठेत) ॥३॥

8. "The Srî Sûkta is given at the end of the fifth Mandala in the Samhita MSS 3 (in S 3 the leaf containing it, is bound after the sixth Athyaya).

(2)

" भो सर्प भद्र भद्रं ते दूरं गच्छ
महायशाः। जनमेजयस्य यज्ञा-
न्ते आस्तीक वचनं स्मर ॥५
आस्तीक वचनं श्रुत्वा यः सर्पो
ननिवर्तते। शतधा भिद्यते
मूर्धा शिंश वृक्ष फलं यथा ॥६

2. "Khila found at the end of the fifth Mandala in S1, S.3, S4. It is not given in S2."

10. "Verses 5 & 6 occur in mahabharta 1. 2190.

22.

अविधवा भव वर्षाणि शतं
साग्रं च सुव्रता।
तेजस्विनी च यशस्वी च धर्म
पत्नी पति व्रता ॥१॥
इन्द्रस्य तु यथैन्द्राणी श्री-
धरस्य यथा प्रिया।
शंकरस्य यथा गौरी तद्भ-
र्तुरपि भर्तरि ॥४॥
अत्रे र्यथानुसूया स्याद्व-
सिष्ठस्याप्यरुंधती।
कौशिकस्य यथा सतीतथा
त्वमपि भर्तरि ॥५॥

22. "This Khila occurs at the end of R.V. X 85. after the third Athyaya of the eighth Ashtoka"

Max Mullar.

کیوں مہاشہ جی! آپ کے پکوڑی مل جی وید کے سکالر ہیں یا پروفیسر میکس مولر صاحب؟ جو ویدوں میں تحریف مانتے ہیں اور ان منتروں کو ملاوٹی بتلاتے ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔

یگیش اچیت گوبند مادھو اننت کیشو۔ کرشن وشنو۔ رشی کیش واسو دیو! تجھے نمسکار ہو۔ ۱

گوپیوں کے مالک ۔ امرت ایش۔ گوپ گوبند کے لئے بار بار نمسکار (سجدہ) ہو۔ ۲

یہ اننت نام منڈل کے آخیر ہمیشہ پڑھو۔ ۳

(۲)

اے زہریلے سانپ جا دُور چلا جا۔ تیرا بھلا اسی میں ہے۔ راجہ جنمیجے کے (جو ارجن کا پڑپوتا۔ ویرابھی منیو کا پوتا اور مہاراجہ پریکشت کا بیٹا تھا) یگیہ کے اختتام پر کہے ہوئے آستیک رشی کے بچنوں کو یاد کر۔ ۵۔ آستیک رشی کے کہے بچنوں کو سُن کر جو سانپ واپس نہیں لوٹ جاتا اُس کے پھن کے آملے کے پھل کی طرح سو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ ۶۔

پروفیسر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ملاوٹی منتر رگوید کے پانچویں منڈل کے آخیر میں بعض نسخوں میں لکھے ملتے ہیں۔

پانچواں اور چھٹا وید منتر مہا بھارت ۱۔ ۲۱۹۰ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲۲)

اے عورت تو سو برس تک بیوہ نہ ہونے پائے۔ اور جلال اور عظمت والی دھرم پتنی اور پتی ورتا ہووے جس طرح اندر کی اندرانی۔ شری دھر کی جیسے شرما۔ شو شنکر کی جس طرح گوری ویسے ہی تو بھی اپنے خاوند کے لئے بن اتری رشی کی بیوی انوسویا اور وسشٹھ کی بیوی اندھتی کوشک کی بیوی ستی کی مانند تو بھی اپنے خاوند کے لئے بن۔

ان کے متعلق پروفیسر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ملاوٹی وید منتر رگوید ۱۰۔ ۸۵ سُوکت کے آخیر میں تیسرے ادھیائے کے بعد آٹھویں اشٹک میں واقع ہوئے ہیں۔

گورو کل مہا ودیالیہ جوالا پور کے پرنسپل آریہ سماجی پنڈت نردیو شاستری وید تیرتھ رگوید آلوچن صفحہ ۱۳۴ و ۱۳۵ میں وید منتروں کی مختلف گنتی سے ویدوں میں تحریف تسلیم کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:۔

"اس سے سپشٹ (ثابت) ہے کہ اس پرکار (طرح) شیشری شاکھا میں آشولائنی سے ۱۳۸ رچائیں (وید منتر) ادھک (زیادہ) پڑھی گئی ہیں ×× ۔ شری سائن آچاریہ جی بھی بال کھلیہ رچاؤں (منتروں) کو نہیں مانتے ان کو کسی انیہ شاکھاؤں (دیگر شاخوں) کی سمجھتے ہیں۔" (بلفظہٖ)

آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر ویدک کوش بھومکا صفحہ ۹ پر نیز اے ہسٹری آف ویدک براہمناز جلد ۲ صفحہ ۰۰ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"اتھروید کے جس سُوکت میں پریکشت شبد (نام) آیا ہے۔ وہ کنتاپ سُوکتوں میں سے پہلا ہے کنتاپ سوکت اتھرو سنگھتا انترگت (شامل) نہیں ہیں۔ ان سُوکتوں کا پد پاٹھ بھی نہیں ہے۔ انوکرمنکا میں انہیں کھل (ملاوٹی) کہا ہے۔ ان سُوکتوں میں پریکشت شبد (نام) کے آجانے سے ساری سنگھتا مہا بھارت اُتر کالین (مابعد زمانہ کی بنی ہوئی) نہیں کہی جا سکتی۔" (بلفظہٖ)

جس کا صاف مطلب یہ کہ کنتاپ سُوکت

تفسیر آیہ کریمہ۔ از امام ابن تیمیہ۔ امام ہمام [illegible] کی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ ۱۲ ار (منیجر)

ahmadimuslim.de

جن میں ۱۹۷۵ منتر ہیں۔ زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف و ملاوٹ ہیں۔

اور تو اور خود سوامی دیانندجی اپنے پونا والے تیسرے دیاکھیان میں کہتے ہیں کہ برہمنوں نے ویدوں کو بالکل لٹ کر دیا ہے۔ اتھروید میں اُلّو پنشد بناکر گھسیڑ دی ہے۔ نئے نئے منتر بناکر ڈال رکھے ہیں اور گیارھویں لیکچر میں کہتے ہیں کہ اسی طرح پر بعض لوگوں نے ویدوں کے اندر بھاگوت وغیرہ پرانوں کے شلوک گھسیڑ دیئے ہیں اور بارھویں دیاکھیان میں کہا ہے کہ پہلی تصانیف یعنی ویدوں میں مصنوعی شلوک ڈال اور نئی رچنائیں کرکے ملاوٹ کر رکھی ہے۔ (ملخصاً)

سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر دیگر یجر ویدوں میں ابھی تک ندارد ہے۔ اور الفاظ کی تحریف تو جابجا پائی جاتی ہے۔ سوامی دیانندجی کے علاوہ دیگر سب رگویدوں کے منڈل ۳ سوکت ۳۳ کے رشی ستلج اور بیاس نامی دو دریا لکھے ہیں۔ سوامی جی نے تحریف کرکے انہیں رشی نہیں لکھا اور کئی جگہ کئی سوکتوں اور منتروں کے رشی اور دیوتا بدل دیئے ہیں۔

اگر طوالت مانع نہ ہوتی تو میں دکھلاتا کہ کس طرح سوامی دیانندجی نے تحریف کی ہے۔ اور مختلف رشیوں کی منتروں کی مختلف گنتی سے دکھلاتا کہ کب کس کس رشی کے وقت کتنے کتنے منتر ویدوں میں پائے جاتے تھے۔ (باقی)

الہامی کتاب

وہ قابل دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جسمیں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

الزاق الکعبین

نماز میں پیر ملانے کا حکم

(مرقومہ مولوی محمد احمد صاحب سرائمر)

نماز کی صفوں میں دوسروں کے ساتھ پیروں کو ملاکر کھڑا ہونا حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ نہیں۔ اور یہ سنت مستمرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے برابر چلی آتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب من جانب نعیم الدین اصلاحی۔ یہ سوال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے جواب کے لئے چند مقدمات کی ضرورت ہے۔ اور میں تبع سنت ہوں۔ اور میری کوشش ہے کہ سنت کی پیروی سے باہر قدم نہ رکھوں گا مگر یہ مسئلہ اسی وقت سمجھ میں آئے گا۔ جبکہ ان مقدمات کو ذہن نشین کر لیا جائے۔ وہ یہ ہے کہ ہر فن میں اسی شخص کا قول قابل اعتبار ہوتا ہے جو اس میں امام مانا گیا ہے۔ مثلاً بوعلی سینا اور جالینوس کی رائے فقہ میں تسلیم نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ فن طب کے امام ہیں۔ اسی طرح سیبویہ کا قول علم نحو میں مانا جائے گا۔ علم فقہ میں نہیں۔ پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ علم فقہ میں امام ابوحنیفہ یا امام ابویوسف یا امام شافعی یا امام سیوطی وغیرہم جو رائے دیں وہ قابل تسلیم و قابل عمل ہے۔

اقول ضرور آپ کی بات تسلیم ہے مگر کس میں۔ علوم مدونہ میں۔ لیکن احکام شرعیہ میں چونکہ اس کا منتہیٰ حدیث رسول اللہ صلعم اور آنحضرت کا عمل اور کتاب اللہ ہے وہاں تک آپ پہنچائیں گے تو تسلیم ہے ورنہ مردود ہے۔ آپ تو اتباع سنت کے مقر ہیں اس سے آپ کا قدم باہر نکل گیا۔ جواب استفتا میں اس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے تھا۔

قولہ فقہا لکھتے ہیں کہ امام ترمذی وغیرہ یہ لوگ ناقل حدیث ہیں یعنی حدیثوں کو صحیح ویسا ہی جیساکہ دوسروں سے سنا ہے فقہاء کرام تک پہنچا دیتے ہیں۔ حتی الوسع کوئی غلط بات حضور کائنات کی طرف نسبت نہ ہونے پائے اسی طرح ائمہ فقہ کی بھی سعی ہوتی ہے کہ احکام صحیح صحیح صاحب شریعت کے واضح کرکے امت تک پہنچائیں خواہ وہ احکام منصوصہ ہوں یا مستنبط ہوں یعنی ائمہ حدیث ایک خدام شریعت کی حیثیت سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے الفاظ پہنچانے کی ساعی ہیں اسی طرح ائمہ فقہ بھی احکام شرعیہ کو خوب واضح طور پر ہم کو سمجھاتے ہیں۔

اقول اگر فقہاء کرام کا یہ قول تسلیم کر لیا جائے تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ تمام محدثین اور ائمہ حدیث نعوذ باللہ منہ بغیر مطلب سمجھے ہوئے حدیثوں کو اپنے شیوخ سے روایت کرتے اور پڑھتے تھے کیونکہ معنی تبادر یہی ہوتے ہیں کہ وہ لوگ صرف الفاظ کو اپنے شیخ سے سن کر دوسروں کو بتا دیا کرتے تھے۔ باقی اس کا مضمون کیا ہے اور مفہوم اس کا کیا ہوا۔ اس سے کچھ بحث نہیں تو اس صورت میں یہ محض قاصد اور امین ہوئے پھر قاصد کو کیا معلوم کہ اس ملفوف میں کیا لکھا ہوا ہے۔ اور دوسرے یہ لازم آیا کہ وہ تبیع نہیں ہوتے تھے کیونکہ عمل سے علم مقدم ہوا کرتا ہے۔ جب علم ہی نہیں تو عمل کیونکر ممکن ہے۔ آپ نے تمام محدثین کو جہلاء میں شمار کر دیا اور فقہاء کو علماء میں آپ غالباً فقہاء میں ہونگے اس وجہ سے حدیثوں کے مطالب سے خوب واقف ہونگے۔ مجھے آپ کی فہم پر نہایت افسوس ہوتا ہے۔ اگر اپنے مقدمات میں غور و فکر کرتے تو یہ جہالت دور ہو جاتی اور اس کے قائلین کے قول کو علم کی کسوٹی پر رکھ کر کھرا کھوٹا

(نقش سورہ فلق والناس۔ مع [illegible] عربی۔ قابلیہ [illegible] ۹ [illegible])

ahmadimuslim.de

پہچان لیتے مگر افسوس صد افسوس کہ اپنی عقل سے کچھ کام نہیں لیا۔ کیا عند اللہ ماخوذ نہ ہوں گے۔

اچھا اب سنئے۔ بتاتا ہوں۔ حدیثوں کے اندر تعارض بھی ہوا کرتا ہے۔ اس کو محدثین ہی دفع کرتے ہیں فقہاء نہیں۔ اگر وہ لوگ محض ناقل ہی ہوتے تو یہ تعارض کیونکر دفع کرتے۔ پس معلوم ہوا کہ محدثین حدیثوں کے مطالب سے خوب واقف ہوا کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے وہ نقادین میں شمار کئے جاتے تھے۔ و نیز وہ ماہر فن تھے ایک ایک حدیثوں کو متعدد شیوخ سے پڑھ کر سمجھتے تھے بعض لوگوں کی طرح نہیں کہ چند اوراق کسی حدیث کے پڑھ لئے اور باقی مطالعہ کر کے درس حدیث دینے لگے۔ ایسے لوگوں کا زعم ہے کہ علم حدیث پڑھنے کا فن نہیں ہے وہ تو صرف کتب بینی اور مطالعہ سے آسکتا ہے۔ یہ خیال محض باطل ہے۔ اس سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اور پھر دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ اگرچہ حدیثیں اردو میں ہوں تو اس کو بھی کسی شیخ سے پڑھنا لازم ہے اسی صحاح ستہ کو لوگ تین تین چار چار مرتبہ پڑھتے تھے اور اب بھی پڑھتے ہیں اس کے بعد ان کو حدیث کی سمجھ آگئی ہے اور برسوں شیوخ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں تاکہ ان کا عمل علم کے مطابق ہو۔ تبع سنت ہونے کا دعویٰ اسی وقت صحیح ہوگا جب سنت نبوی کی پیروی کی جائے گی۔ اگر کوئی حدیثوں کو کسی شیخ سے نہ پڑھے صرف مطالعہ سے کام لے تو اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہوگی کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کو پڑھ لیا ہے ؎

دوست آں دانم کہ گیرد دوست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

یعنی میں دوست اس کو سمجھتا ہوں کہ عاجزی کی حالت میں اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ لے۔

پس اس نے اس کے ظاہری معنی سمجھ لیا تھا۔ اتفاق سے اس کے دوست کو کوئی مار رہا تھا اس نے فوراً اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ لیا اس کے دشمن نے خوب پیٹا۔ بعد کو دوست نے اپنے دوست سے کہا کہ تم نے میرا ہاتھ کیوں پکڑ لیا۔ دوست نے جواب دیا کہ میں نے سعدی علیہ الرحمۃ کے شعر کا یہی مطلب سمجھا ہے۔

تو یہی مثال ہوگی جو بغیر شیخ سے پڑھے ہوئے حدیثوں کی درس و تدریس کرتا ہے۔ اب مسائل فقہیہ کو اس طرح سمجھئے کہ فقہاء اپنے استنباط میں مختلف ہیں اس میں کوئی صحت پر ہے کوئی غلطی پر۔ لہذا اب ضرورت ہوئی کہ اس اختلاف میں فیصلہ کرنے کے لئے کوئی قانون ہو۔ جس سے صحیح اور غلط میں کامل امتیاز ہو جائے۔ پس وہ قانون قرآن پاک اور حدیث مصطفےٰ ہے۔ جیسا کہ علم کلام کے مسئلہ میں اختلاف ہو تو جس کی تقریر قانون منطق کے مطابق صحیح ہو وہ صحیح ہے ورنہ غلط۔ اسی طرح جو مسئلہ فقہ، قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلعم کے مطابق ہو وہ صحیح ورنہ غلط۔

(باقی آئندہ)

قادیانی مشن

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا

خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد

ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کا کوئی اہم واقعہ ہو اس میں قادیانی نبی کی تکذیب کا سامان کافی ہوگا۔ مگر امت مرزائیہ (بہر دو صنف) اس بنئے سے بھی زیادہ ہوشیار ہے۔ جس کا قصہ امرتسر میں یوں مشہور ہے

امرتسر میں بزمانہ حکومت سکھاں شہر کا کوئی سکھ رئیس محلے کے کسی بنئے پر خفا ہوتا تو اس کو حویلی میں بلوا کر "دس بیس" ...... رسید کرا دیتا۔ ہوشیار بنیا پہلے ہی سوچ سمجھ کر ململ کا کم سے کم نصف تھان دھوتی کے اندر رکھ لیتا۔ جب واپس آتا تو شامت اعمال سے ڈستے ہوئے ڈیوڑھی میں سر جھاڑ کر ململ سر پر رکھ کر باہر نکلتا۔ جب کوئی پوچھتا کہو مہاراج سردار صاحب نے کیوں بلایا تھا مہاراج ململ کے تھان کی طرف اشارہ کر کے فرماتے۔

"یہ بخشیس دینے کو"

یہی کیفیت امت مرزا کی ہے۔ کوئٹہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا جو حقیقت میں مرزا صاحب کی تکذیب کرتا ہے۔ مگر دونوں پارٹیوں نے اس کو مرزا صاحب کی صداقت پر پیش کیا۔

لطیفہ لاہوری پارٹی کو جب کوئی کہے مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی غلط ہوئی تو کہا کرتے ہیں کہ پیشگوئی پر بحث معمولی بات ہے کسی اصول پر ہونی چاہئے۔

لیکن کوئٹہ کے زلزلہ پر خلیفہ قادیان نے خطبہ دیا تو ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری نے بھی اُس سے مسرور ہو کر ایک مضمون لکھ مارا۔ کیوں؟ اس لئے کہ

ان تصبکم سیئة یفرحوا بھا

تفصیل سنئے! کوئٹہ میں قیامت کا نمونہ زلزلہ آیا (اعاذنا اللہ منھا) اس پر تمام ہندوستان نے اظہار غم کیا۔ خصوصاً سندھ اور پنجاب میں ماتم بپا ہوا۔ مگر قادیان کے خلیفہ نے ۷۔ جون کو اس پر ایک خطبہ دیا۔ جس میں جی کھول کر خوشی اور غلط بیانی کی بلکہ دھوکہ دہی سے کام لیا اور خلافت پدری کا حق خوب ادا کیا۔ حیرت ہے کہ ان لوگوں کو یہ خبر ہے کہ "اہلحدیث" زندہ ہے۔ یہ بھی خبر ہے کہ اہلحدیث مرزا صاحب کا صحیح معنے میں مبلغ ہے۔ کسی ایرے غیرے کی تحریف لفظی یا معنوی چلنے نہیں دیتا۔ پھر بھی اخفاء حق میں جرأت کرتے ہیں تو ان کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں کہ بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے علی وجہ الیقین کہتے ہیں کہ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات (۲۵۵) کا غلط ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۹ر (مینیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

خلیفہ قادیان نے اور ڈاکٹر بشارت احمد نے سراسر اخفاء حق کیا اور محض اظہار باطل سے کام لیا۔

نوٹ کوئی انذاری واقعہ کسی مدعی کے حق میں نشان صداقت دو طرح سے ہو سکتا ہے۔

(۱) وہ عذاب خاص اس کے منکروں پر آئے جیسے ارشاد ہے :۔

وعذب الذین کفروا وذلک جزاء الکافرین[1]

یعنی عذاب خاص کافروں پر آئے تو نشان صداقت ہوتا ہے۔ بالکل صحیح ہے۔

کوئٹہ کا زلزلہ اس قسم کا نہیں۔ خود مرزائی بھی اپنے شمار کے اعتبار سے کافی مرے اور مخالف بھی کافی بچے۔

(۲) یا وہ مدعی اس واقعہ کی خبر دے تو اس کے خبر دینے کی حیثیت سے اس کے حق میں نشان صداقت ہو سکتا ہے۔ یہ اصول بھی صحیح ہے جیسے

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ[2] (پ۲۱ ع۴)

سوال یہ ہے کہ زلزلہ کوئٹہ نشان صداقت مرزا کس حیثیت سے ہے؟ خلیفہ قادیان کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں حیثیتوں سے اس کو نشان مرزا جانتے ہیں۔ ان کا اختیار ہے۔ ہم ان کے مضمون کی روح رواں چند فقرات جانتے ہیں۔ جن کے الفاظ یہ ہیں :۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ زلزلہ کا نشان خدا تعالےٰ پانچ دفعہ دکھائے گا۔ اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے۔ تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں۔ ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان اور دہشتناک ہوتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۵ء صفحہ ۴)

اہلحدیث پس قادیانی دعویٰ قائم ہو گیا۔ اب ہمارا جواب دعویٰ سنئے اور خوب یاد رکھئے ؎

وہ قصے اور ہونگے جن کو سن کر نیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سنکر داستاں میری

ہمارا بیان ہمارے لفظوں میں نہیں بلکہ بڑے مرزا صاحب کے الفاظ میں ہوگا۔ ہمارا بیان سن کر ناظرین حیران ہونگے کہ خلیفہ قادیان کو اتنی غلطبیانی کرنے پر جرأت کیسے ہوئی جبکہ بڑے مرزا صاحب کی تصنیفات ملک میں پھیل چکی ہیں۔ خاصکر دفتر اہلحدیث میں پہنچ چکی ہیں۔ بہرحال اس سوال کا جواب دینا خلیفہ قادیان کا کام ہے۔ ہمارا کام تو بڑے میاں کے الفاظ کو پیش کر دینا ہے۔

نمونۂ قیامت زلزلہ تو خود بڑے میاں کے زمانے ہی میں ٹل ٹلا کر معدوم ہو گیا تھا۔ اب اس سے ڈرانا یا زلزلہ کوئٹہ کو اس کا مصداق بنانا "مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد" کا مصداق ہے۔

پس مرزا صاحب متوفی کا کلام سنئے جو بڑے زلزلے کو منظور محمد لودہانوی کے گھر میں لڑکا پیدا ہونے سے وابستہ کرتے ہیں۔ جب وہ پیدا نہیں ہوتا تو نہایت لطیف حیلے سے زلزلہ کو بھی دور کر دیتے ہیں۔ سارے الفاظ آپ کے حسب ذیل ہیں :۔

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدہانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونۂ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

رب اخر وقت ھذا۔ اخرہ اللہ الیٰ وقت مسمّی۔ یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونۂ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اس لئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی لہذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونۂ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونۂ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ اللہ الیٰ وقت مسمّی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامنگیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ کا حاشیہ)

اہلحدیث کیسی صاف بیانی ہے کہ زلزلہ مثل قیامت کا آنا اس شرط سے مشروط ہے کہ پیر منظور محمد کے

[1] خدا نے کافروں کو عذاب کیا یہی بدلہ کافروں کا ہے
[2] رومی مغلوب ہو کر غالب ہونگے۔

(غلطی مرزا ۔ مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کی پیشگوئی (۲۵۴) کا غلط ہونا ثابت ہے۔ نمبر ۳، نجوم ہدایت)

ahmadimuslim.de

ہاں لڑکا پیدا ہو۔ چونکہ اس کے ہاں آج تک بھی لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ دونوں میاں بیوی اس دارفانی سے وعدہ ہوا رخصت بھی ہوگئے۔ پس وہ زلزلہ نمونہ قیامت بھی رخصت ہوا۔ ع

اچھا ہوا میری مالا ٹوٹی
میں رام جپن سے چھوٹی

احمدی دوستو! کتاب حقیقۃ الوحی میں عبارت مرقومہ دیکھ کر حوصلہ کرکے خلیفہ سے پوچھو کہ جناب زلزلہ نمونہ قیامت تو منظور محمد لودہانوی کے گھر لڑکا پیدا نہ ہونے کی وجہ سے رفع دفع ہوگیا۔ پھر کبھی زلزلہ بہار کو اور کبھی زلزلہ کوئٹہ کو آپ موعودہ زلزلہ قرار دے کر آپ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ہمیں بھی شرمندہ کراتے ہیں۔ گو ہمارا ایمان تو یہی ہے کہ بقول ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ہم خلیفہ قادیان کی ارادت مندی سے کبھی ہٹنے کے نہیں۔ مگر جناب (خلیفہ صاحب!) آپ ہمارے زخموں پر نمک پاشی کرکے ہماری تکلیفات میں اضافہ کیوں کرتے ہیں ؎

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

اطلاع حسب ضرورت اس مضمون کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا جائے گا۔ ناظرین مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ محصول ڈاک اور چندہ اشاعت فنڈ کی بابت آئندہ ہفتے اطلاع دی جائے گی۔

محمدیہ پاکٹ بک

جو مرزائی مشن کی تردید میں حال ہی میں طبع ہوئی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں کے باعث کافی شہرت حاصل کرچکی ہے۔ بہت جلد منگاکر مطالعہ کریں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت مجلد ۱۲؎ (پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ* اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ اور پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب آریہ سماجی کا احوال جناب مولوی ادریس خان صاحب بدایونی کی مہربانی سے بذریعہ اخبار اہلحدیث امرتسر معلوم ہوا۔ پہلے مولوی ادریس خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے ان خادمول کو یہ احوال معلوم ہوا۔ جناب پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب نے ٹرینی ڈاڈ میں قدم رنجہ فرماکر سب مذاہب کی مذمت کرنی شروع کی۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ٹونہ پونہ میں دوران لکچر میں تناسخ کے بارے میں یہ قرآنی آیات پیش کیں۔

وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ ترجعون۔

اور دوسری آیت یہ پیش کی۔

الست بربکم قالوا بلیٰ

جس سے تناسخ ثابت کرنے پر زور لگایا۔ جب پنڈت صاحب تقریر ختم کرچکے تو مولوی امیر علی صاحب نے فرمایا کہ پنڈت صاحب قرآنی آیات کو غلط پڑھتے ہیں۔ بعد دریافت کرنے کے مولوی امیر علی صاحب نے فرمایا کہ ہم لکچر دینگے۔ بعد مولوی امیر علی صاحب کے بندہ نے مباحثہ کے واسطے پنڈت اجودھیا پرشاد کو عرض کیا۔ چنانچہ چند یوم کے بعد مولوی امیر علی صاحب نے لکچر دیا۔ بعد ختم ہونے لکچر مولوی امیر علی صاحب کے پنڈت صاحب نے کھڑے ہوکر کہا۔ مولوی امیر علی نے غلط پڑھا ہے نیز اردو تک پڑھنا نہیں جانتا اور یہ قرآن مجید مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ کا ہے۔ یہ کہہ کر اپنے گھر سدھارے۔

اب اخبار اہلحدیث ۸۔ فروری ۱۹۳۵ء میں یہ سرخی "تبلیغی جماعتیں غافل ہیں" جسے درج جناب مولوی ادریس خان صاحب ودیارتھی بدایوں نے ہندی رسالہ ودیشک دہلی میں آرگن سارودیشک سبھا بابت جنوری ۱۹۳۵ء میں ایک چٹھی جو پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب مبلغ آریہ سماج کی طرف سے چھپی ہے۔ (اس کا ترجمہ کیا ہے) دیکھ کر تعجب ہوا کہ پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ:

مولوی امیر علی صاحب کو مناظرہ میں بچھاڑا ہے اور مسٹر خان (جس کا اسم مبارک سہراب خان ہے) نے ابھی شدھی نہیں کرائی۔ تمام جزیرہ کے مسلمان ان کے مخالف ہوگئے ہیں مگر یہ اپنے ارادہ پر مستقل ہیں اور عہد کیا ہے کہ ۵۰۰ مسلمانوں کو لیکر شدھ ہونگے ابھی ۴۰۰ مسلمانوں کو راضی کیا ہے۔ ۱۰۰ کی کمی ہے یہ کمی بھی جلد پوری ہوجائے گی۔

پنڈت صاحب نے زور لگایا ہے کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ مسٹر خان کوئی بڑا بھاری مسلمانوں کا لیڈر ہے جو ۵۰۰ مسلمانوں کو لیکر آریہ ہوگا۔ اب پنڈت اجودھیا پرشاد کو تحریر کرنا فرض تھا کہ مسٹر خان جب شدھ ہوئے تو کتنے ہزار مسلمانوں کو لیکر آریہ ہوئے۔

مسٹر خان وہ صاحب ہیں کہ الف سے ب تک نہیں جانتے اور جب پنڈت اجودھیا پرشاد ٹرینی ڈاڈ میں آیا تھا تب وہ عیسائی مذہب اختیار کرنے کو راضی ہوا تھا۔ چنانچہ چگوانس نگر کی جماعت اسلامی نے بندہ کے پاس یہ خبر بھیجی کہ مسٹر سہراب عیسائی مذہب میں جانا چاہتا ہے۔

پنڈت صاحب کو جناب غازی محمود دھرمپال صاحب بی۔ اے کا واقعہ ابھی یاد ہوگا جو اصل اور سود ساتھ ہی لایا تھا۔ مسٹر خان جو آریہ ہوا ہے چند یوم کے بعد ظاہر ہوجائیگا کہ اصل اور سود لیکر آئے گا۔ اور جو پنڈت اجودھیا پرشاد نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ

"جب سے امیر علی قادیانی کو مباحثہ میں بچھاڑا پورانکون کی دو جماعتیں ہوگئی ہیں۔ ایک جماعت مخالفت پر تلی ہوئی ہے اب پورانکون

* یہ جزیرہ امریکہ کے قریب ہے اور ماتحت برطانیہ کے ہے۔ (اہلحدیث)

نجوم الفرقان۔ الفاظ قرآنی جو متعدد جگہ آئے ہیں (۱۵۴) بمعہ حوالہ آیات یکجا دکھائے ہیں۔ قیمت ۸؎ (منیجر)

نے سنت جماعت کے مولوی کو مباحثہ کے واسطے تیار کیا ہے امید ہے کہ اس مناظرہ کو دیکھ کر سناتنیوں کو یقین ہو جائیگا۔ کہ آریہ سماج کے اصولوں کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ اور بزرگوں کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ مضمون مناظرہ آواگون ہے اور پورا تک مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔"

پنڈت صاحب لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ جبکہ سناتن دھرم اور آریہ سماج ہردو کا عقیدہ آواگون پر ہے۔ تو پھر کون سناتن دھرمی عقل کا پورا اس مضمون پر مسلمانوں کا ساتھ دیکر سنت والجماعت مولوی کا آواگون پہ مناظرہ کرائیگا۔ یہ الفاظ آپ کے تحریر کرنے سے تمام مخلوق پر ظاہر ہوگیا کہ خداوند کریم کے فضل سے ٹرینی ڈاڈ میں سناتن دھرمی، عیسائی، مسلمان سب مل کر رہتے ہیں اور تمہارے ورغلانے سے انشاء اللہ یہ تینوں مذہب والے کبھی ایک دوسرے سے الگ ہوکر دشمنی کا برتاؤ نہیں کریں گے۔ جیسے کہ آپ پر ظاہر ہوگیا۔ سناتن دھرم کے لیڈر نے آپ کو مناظرہ کے نوٹس دیئے۔ مسلمانوں نے مناظرہ کے واسطے اشتہار انگریزی اخبار میں نکالے۔ کئی خطوط آپ کے نام روانہ کئے تاکہ مباحثہ پر تیار ہوں لیکن آپ کا مناظرہ کے لئے آمادہ نہ ہونا سناتن دھرمیوں تک ہی کیا بلکہ ٹرینی ڈاڈ کے ہر خرد وکلاں کی زبان پر جاری ہے کہ

حاجی رکن الدین نے مباحثہ پر پنڈت اجودھیا پرشاد آریہ کو جو اشتہار دیا اور انگریزی اخبار میں جب شائع کیا تو پنڈت اجودھیا پرشاد کی زبان ہی بند ہوگئی۔

جس کی سند بندہ کے ہر دو اشتہار انگریزی ہیں۔ اور یہ جو پنڈت اجودھیا پرشاد نے تحریر کیا ہے کہ آریہ سماج کے اصولوں پر کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا۔ ٹرینی ڈاڈ کے رہنے والوں پر ظاہر ہوگیا جو انجمن سنت والجماعت کی طرف سے لیکچر ہوئے کہ ان آریوں کے اصول دو ہیں۔ جھوٹ بول کر لوگوں کو ورغلانا اور ہندوستان میں جھوٹ تحریر کرکے پیٹ پالنا۔ اور جو پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کا یہ فرمان ہے کہ:-

"دو تین ہزار آریہ ہونے کو تیار ہیں۔"

بندہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی مسٹر سہراب خان بیشک آریہ ہوئے ہیں اور ہمارے ہندو بھائی خوب جانتے ہیں کہ ہندو بھائیوں میں سے کتنے آریہ ٹرینی ڈاڈ میں ہوئے۔ لیکن بندہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ آریہ سماج اور قادیانی مذہب کا یہ بڑا اصول ہے کہ اگر ایک آدمی اپنے مذہب میں داخل کریں گے تو ایک ہزار بتادیں گے۔

لیکن پنڈت صاحب کو اپنے لیڈر سوامی دیانند صاحب کا حکم ماننا فرض ہے جو ستیارتھ پرکاش صفحہ میں تحریر ہے۔

ہمیشہ جھوٹ بولنے سے بچے۔ بچنے کا نام دھرم ہے۔

لیکن پنڈت صاحب (اجودھیا پرشاد) کے خیال میں جھوٹ بولنا ہی دہرم ہے۔ جس کی شاہد یہ چٹھی ہے جو ہندی رسالہ ویدک دہلی میں آرگن سارو دیشک سبھا بابت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا ترجمہ جناب ادریس خان صاحب ودیارتھی از بدایوں نے اخبار اہلحدیث امرتسر ۔ فروری ۳۵ء میں شائع کرایا ہے۔

اور جناب مولوی ادریس خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی سے ان خادموں کو یہ موقع ملا حقیقت حال ظاہر کرنے کا۔ اور مولوی صاحب کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ پنڈت اجودھیا پرشاد صاحب کسی اخبار یا رسالہ میں ٹرینی ڈاڈ کا جو حال تحریر فرماویں تو اپنے خادم کو خبردار کریں تاکہ مناسب جواب دیا جاوے۔ فقط۔ زیادہ حد آداب۔

عریضہ نیاز خادم قوم بندہ رکن الدین

از بمقام ٹونہ پونہ جزیرہ ٹرینی ڈاڈ

ملاں ملتانی ثانی کا لوہیاں میں ورود

امابعد حضرات! آج ہر مذہب اپنی صداقت کو پیش کرتا ہے اور اس کے اصول معقول کو دنیا کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے موجودہ بعض نونہالوں کا اسلام خدا جانے کیا ہے اور کس اصول کے تابع ہے۔ عیسائی وغیرہ کی طرح اور جماعت مرزائیہ کے علم بردار کی مانند آج کل عوام الناس زید، عمر، بکر خدا بنانا اسلام کا اصول جانتے ہیں۔ چند دن ہوئے موضع لوہیاں متصل سلطان پور لودی ایک شخص مسمی ابراہیم سکونت پذیر ہے۔ آتے ہی اہل حدیث جماعت کو تبرے بازی شروع کی۔ خصوصاً مولوی جلال الدین کو جو اس جگہ درس تدریس و امام جامع اہل حدیث ہیں اس قدر سب وشتم ولعن طعن کیا کہ لوگ مولوی مذکور سے متنفر ہوگئے۔ لطف یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کی اتنی تعریف کرتا ہے جو میری طاقت سے باہر ہے۔ پھر اس کا بھی مدعی ہے کہ کہ مولانا صاحب میرے چچا ہیں میں نے ان کی گود میں پرورش پائی ہے وہ میرے کرم ومشفق مہربان ہیں۔ اس گاؤں میں ایک خانقاہ موسومہ میاں مچھین مسلمانوں سکھوں ہندوؤں میں مشہور ہے ہر جمعرات کو کھیر وغیرہ اچھی کافی چڑھتی ہے۔ وہاں عورتوں کو دم کرتا ہے۔ گیارھویں کو فرض قرار دیتا ہے۔ ہر جمعرات کو قوالی کراتا ہے۔ قبروں پر سجدہ کراتا ہے۔ جوتے قریباً بیس قدم پر اتروا دیتا ہے۔ قرآن مجید کے دس پارے فقیروں کے سینے بسینے کا قائل ہے۔ یہ تمام امور مذکورہ کو عین حنفی المذہب قرار دیتا ہے۔ جو یہ تمام نہیں کرتا وہ ہرگز حنفی المذہب نہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حنفی المذہب تھے تب ہی ان کاموں کو حضور نے کیا اور ہم کو حکم دیا۔ ایسی ایسی باتیں سنا کر لوگوں کو اپنے فریب دہی کے جال میں پھنسا لیا ہے کہ سکھوں، ہندوؤں، مسلمانوں مرد و عورتوں سے عہد کر لئے۔ (باقی بر صفحہ ۱۳ کالم ۲)

ترکان احرار۔ ترک قوم کے مجاہدانہ وغازیانہ (۴۵۸) سبق آموز کارنامے ہیں۔ قیمت ۱۲ر (ریویو)

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۸)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا:۔

"من اخبرک ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ رواہ الترمذی (مشکوٰۃ صفحہ)

"یعنی جو کوئی یہ کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا یا کسی حکم پروردگار کو چھپایا یا ان پانچ چیزوں کا علم آپ کو تھا جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا اور برسنا مینہ کا اور علم پیٹ کے بچے کا اور نہیں جانتا کوئی کیا کریگا کل کو اور نہیں جانتا کوئی کس زمین میں مریگا بیشک اللہ بڑا جاننے والا خبردار ہے سو بیشک وہ شخص بڑا جھوٹا بہتان باندھنے والا ہے"

پس اسی جلن میں تو مولوی نعیم الدین نے کلمۃ العلیا صفحہ میں لکھا :۔

یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں یہ صرف رائے تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی :

افسوس اس دورنگی پر۔ اس حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو بتدعین گورپرستوں کے سوائے حق تعالیٰ کے دوسروں کو علم غیب بتانے والوں کے ناک کان دونوں کاٹ دیئے۔ اسی طرح صلحاء امت کی دعائیں اور اعمال صالحہ کی برکات حق تعالیٰ خلق میں ظاہر فرماتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے۔

"عن مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری۔ (مشکوٰۃ صفحہ)

"یعنی روایت ہے مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا خیال کیا سعد نے کہ وہ افضل ہیں دوسروں یعنی غرباء فقراء وغیرہم سے جو ان سے کمتر ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے تم مگر اپنے ضعیفوں کی برکت سے"

اور خود مولانا شہید مرحوم صاحب تقویۃ الایمان کی منصب امامت صفحہ میں مرقوم ہے :۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف من اھل الشام بھم العذاب۔

یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابدال ہونگے ملک شام میں اور وہ چالیس مرد ہیں جب کوئی ان میں انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے اس کی جگہ اور انہیں کی برکت سے مینہ برساتا ہے اور دشمنوں پر فتح ہوتی ہے اور شام والوں پر عذاب نہیں آتا ہے:

نیز مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان صفحہ میں فرماتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں اور اللہ ان کے بتانے میں تاثیر دیتا ہے بہت لوگ اس سے سیدھی راہ پر ہو جاتے ہیں:

نیز مولانا شہید مرحوم مکتوب بنام سید عبد اللہ بغدادی میں فرماتے ہیں :۔

"اما قرب الانبیاء عند اللہ تعالیٰ وکمالاتھم وفضائلھم التی لا یصل دون مرادقاتھا غیرھم فمسلم وھو امر آخر لا دخل لہ فی الربوبیۃ والالوھیۃ ردشبھات العوام۔ حیث یزعمون ان الانبیاء والاولیاء یتصرفون فی العالم یفعلون مایشاؤن۔ وصلی اللہ سیدنا و مطاعنا و شفیعنا محمدن المصطفیٰ وعلی آلہ شموس الھدیٰ واصحابہ بدر الدجیٰ فقط۔

یعنی لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کا قرب اور ان کے کمالات اور ان کی فضیلتیں کہ اس مرتبہ کو ان کے سوا اور کوئی نہیں پہنچ سکتا یہ تمام امور مسلم ہیں اور یہ دوسری بات ہے جسکو ربوبیت اور خدائی میں کچھ دخل نہیں۔ عوام کا شبہ رد کرنا مقصود ہے۔ جن کا یہ گمان ہے کہ انبیاء اور اولیاء سارے جہان میں تصرف کرتے ہیں جو چاہتے ہیں کر ڈالتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور ہمارے مخدوم اور ہمارے شفیع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر جو آفتاب ہدایت ہیں اور آپ کے اصحاب پر جو اندھیری رات کے چاند ہیں اپنی رحمت نازل فرماوے" فقط۔

پس بعد توضیح کلام مولانا شہید مرحوم دربارہ عظمت و اکرام حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کے ناظرین اہل انصاف پر واضح ہوگیا کہ مولوی نعیم الدین نے اپنی جہالت و سفاہت سے معجزات و کرامات کو باختیار و تصرف انبیاء اور اولیاء حاضر و ناظر جان کر مرادیں طلب کرنے کا عقیدہ تراش کر مولانا شہید مرحوم کیا بلکہ درپردہ تمام اکابر ائمہ دین کو منکر احادیث دشمن دین بدنصیب قرار دیا جو بدتر از رفض اور محض یہودیت ہے :

علی ہذا حکایت شیخ کبیر ابو عبد اللہ قرشی بروقت زیارت مزار حضرت خلیل علیہ السلام کا ملاقات فرمانا اور حق تعالیٰ سے دعا کرنا اور اس کا اثر ہونا اور شیخ ابن عربی کے قول میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مع الروح والجسد کا ناممکن نہ ہونا کہ ایک وقت میں بہت سے لوگ دیکھیں۔ پس یہ اولیاء کرام کا بوجہ تزکیہ نفس و تصفیہ باطن کے بحالت استغراق و کشف بطور خرق عادت کرامات کے مشاہدہ مع الروح ہے نہ مع الجسد حقیقی۔ چنانچہ واقعہ معراج بیت المقدس میں

(۶۵۹)

ahmadimuslim.de

ارواح انبیاء کا جمع ہونا فتح الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۵ صفحہ ۴۵۳ میں روایت ہے :-

" وفی حدیث ابی هریرة عند البزار والحاکم انه صلی بیت المقدس مع الملائکة و انه اتی بهاتک بارواح الانبیاء ۔

یعنی اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں فرشتوں کے ہمراہ مع ارواح انبیاء کے نماز پڑھی۔ اور خود مولوی نعیم الدین کے بڑے دعوی کی مستند ومسلم کتاب انوار ساطعہ جس کی توصیف ہر رسالہ سواد اعظم میں لکھا کرتے ہیں صفحہ ۲۲ میں فتاوی سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ :-

" امامة النبی علیه السلام لیلة المعراج لارواح الانبیاء علیهم السلام "

ثابت ہوا کہ سب پیغمبروں کی روحیں اپنے اپنے مقامات سے سمٹ کر بیت المقدس میں حاضر ہو گئیں۔ اب یہ ارواح انبیاء آسمانوں پر ملیں انتہی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۳ صفحہ ۲۲ میں فرماتے ہیں :-

" و مراد آنحضرت ازاں کہ فرمود مرا دید نہ آنست کہ جسم مرا دید و بدن مرا دید بلکہ مثال دید۔ و امام حجۃ الاسلام محمد غزالی در کتاب المنقذ من الضلال گفتہ کہ ارباب قلوب مشاہدہ میکنند در یقظہ ملائکہ را و ارواح انبیاء را و مے شنوند از ایشاں اصوات و کلمات "

یعنی اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے کہ فرمایا مجھ کو دیکھا (یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو مجھ کو ہی دیکھا) یہ نہیں ہے کہ میرے جسم کو دیکھا اور میرے بدن کو دیکھا بلکہ مثالی طور پر دیکھنا ہے۔

اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی نے فرمایا ہے " کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہیں جاگتے میں ملائکہ اور ارواح انبیاء کا اور سنتے ہیں ان سے آواز اور کلمات کو "

مگر یہ احوال اولیاء کرام نہ ہر کسی کے حق میں دلیل و برہان ہو سکتے ہیں اور نہ یہ حجت شرعیہ ہوتے ہیں کہ اس پر مدار احکام دین کا ہو سکے کہ ارواح کو حاضر و ناظر قدرت و تصرف کا عقیدہ کر کے ان سے مرادات طلب کی جاویں کہ یہ بحکم نصوص آیات و احادیث کے شرک ثابت ہو چکا ہے پس جبکہ معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء کرام خود ان کے قبضہ قدرت و تصرف میں نہیں ہیں تو پھر یہ کشف و مشاہدات کیونکر ان کے قبضہ میں ہو سکتے ہیں۔ مولوی نعیم الدین کا دلائل شرعیہ سے عاجز ہو کر بزرگوں کے مکاشفات و مشاہدات پر تار عنکبوت پکڑنے کا وقت آ گیا جو محض باطل ہے

؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند از نوشتن شیر و شیر

چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی جلد ۱ صفحہ ۲۸ تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں :-

" فرقہائے بسیار در چیزہائے دیگر از راہ غفلت برائے او تعالی شرکا مقرر کردہ اند چوں نیک تامل کنند شرکت در آں چیزہا با اعتقاد شرکت دریں صفت چہارگانہ میگردد پس در حقیقت اعتقاد شرک مناقض و منافی اعتقاد توحید دریں چہار صفت است کہ آں را عند التفتیش و تحقیق ہر کسے مسلم نے دارد پس مشرکین خود بزبان خود ملزم مے شوند و تفصیل انواع شرک کہ در عالم واقع است ایں است ۔ چہارم پیر پرستان گویند چوں مرد بزرگی کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہدہ مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعة عند اللہ شدہ بود ازیں جہاں میگذرد روح او را قوتے عظیم و وسعتے بس بہم مے رسد ہر کہ صورت او را برزخ سازد یا در مکان نشست و برخواست او یا بر گور او سجود و تذلل تمام نماید روح او را بسبب وسعت و اطلاق بر آں مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید "

" یعنی بکثرت فرقوں نے اور چیزوں میں از راہ غفلت اللہ تعالی کے لئے شریک مقرر کئے ہیں تامل کرنے سے ان چیزوں میں شرکت سے ان چار صفتوں میں بھی اعتقاد شرکت کا آ جاتا ہے پس درحقیقت اعتقاد شرکت مناقض اور منافی اعتقاد توحید ان چار صفتوں میں ہے کہ اس کو تفتیش و تحقیق کے ہر شخص مسلم رکھتا ہے پس مشرکین خود اپنی زبان سے آپ ملزم ہونگے اور تفصیل انواع شرک کی جو عالم میں واقع ہے یہ ہے۔ چہارم فرقہ پیر پرستوں کا کہتے ہیں کہ جو کوئی بزرگ بسبب کمال ریاضت اور مجاہدہ کے مستجاب الدعوات اور مقبول الشفاعت عند اللہ ہوا تھا اس جہان سے گزرتا ہے اس کی روح کو قوت عظیم اور وسعت نہایت درجہ کی پہنچتی ہے جو کوئی اس کی صورت کو برزخ کرے یا اس کی نشست و برخاست کی جگہ یا اس کی قبر پر سجدہ اور تذلل کرے اس کی روح بسبب وسعت اور اطلاق کے اس کے اوپر مطلع ہو اور دنیا اور آخرت میں اس کے حق میں شفاعت کرے "

اور جناب واصل الی اللہ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ مجملہ ارشد خلفاء حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ جنکو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی حیات الممات میں مستند جانتے ہیں آپ ارشاد الطالبین صفحہ ۲۱ و ۲۲ میں فرماتے ہیں :-

" اگر فیض بعد موت ہماں قسم باشد کہ در حیات باشد پس تمام اہل مدینہ از عصر پیغمبر خدا تا ایں وقت برابر اصحاب باشند و نیز ہیچ کس محتاج صحبت اولیا نباشد چگونہ فیض مردہ مثل زندہ باشد کہ در مفیض و مستفیض مناسبت شرط است و آں بعد وفات مفقود ۔ ولہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از قبر شریف فیض نمیتواند رسید لعدم المناسبة الصوریة پس واسطہ دیگری باید نائب پیغمبر و وارث او و قال علیه السلام

العلماء ورثة الانبیاء علم ظاہر و باطن ۔ جلد ثالث صفحہ ۱۱ ۔ انتہی " (باقی آئندہ)

تقویۃ الایمان ۔ جدید اڈیشن ۔ معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے ۔ قیمت ۱۲ر (مینیجر)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۵۰} ایک عورت کو اس کے خاوند نے طلاق ثلاثہ ایک دفعہ روبروئے عوام الناس دیدی۔ عورت اس جگہ موجود نہ تھی۔ جب عورت کو خبر ہوئی تو روئی بیٹھی کہ میں اس گھر سے نہیں جاؤں گی۔ حتیٰ کہ برادری کو خبر ہوئی اور مرد کو زجر توبیخ برادری نے کی۔ یہاں تک کہ مرد اپنے الفاظ کہنے سے سخت شرمسار ہوا اور واپس الفاظ گفتہ کو لینا پڑا ہے۔ اب ہر دو مرد و عورت آپس میں اپنے گھر آباد ہونے پر راضی ہیں۔ اور برادری بھی راضی ہے۔ بدیں وجہ ملتمس ہوں کہ اب ہر دو مرد و عورت مذکورہ بالا کا نکاح ثانی ہوسکتا ہے یا کہ نہیں۔ اور ایک دفعہ طلاق ثلاثہ کہنے سے کونسی طلاق نامزد ہوتی ہے؟

(سراج الدین امام مسجد۔ مسجد شرقی موضع بندرانوالہ براہ سمبڑیال ضلع فرید کوٹ)

ج ۱۵۰} ایک دفعہ کی تین طلاقیں محدثین کے نزدیک ایک ہوتی ہیں۔ کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ کی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں۔ لہذا بلا نکاح ثانی محض صلح ہی کافی ہے۔ اللہ اعلم۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۱} مساۃ مستقیمہ کی شادی اُس کے والدین نے نابالغی میں زید سے کردی۔ اس وقت زید بھی بالغ ہونے کے قریب تھا۔ اور چال چلن معلوم نہ تھے۔ لیکن زید بالغ ہونے کے بعد شریر و بدچلن ہوگیا اور اوباشوں، ڈاکوؤں کی صحبت اختیار کرکے چوری و ڈکیتی کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے اور اب تک مستقیمہ کی رخصتی نہیں ہوئی ہے اور مستقیمہ ایسے بدچلن خاوند کو پسند نہیں کرتی۔ اس صورت میں خلاصی کی کوئی آسان صورت ازروئے قرآن وحدیث تحریر کریں۔

(محمد رفیق از چک وصہ پور)

ج ۱۵۱} بحکم حدیث شریف مستقیمہ کو بعد بلوغت نکاح مذکور رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے نہ رکھنا چاہے تو برادری کے چند لوگوں کے سامنے نکاح ناپسند کرنے کا اعلان کردے۔ مزید تسلی کے لئے اپنے شہر کے جج صاحب کے پاس درخواست دے کر حکم فسخ حاصل کرلے۔ اللہ اعلم۔

(۲ر داخل غریب فنڈ)

نوٹ| سوالات قابل طباعت جواب طلب اسی قدر ہیں۔

بقیہ مضمون از صنا

طریقہ بیعت عورتوں کو ایک کمرہ میں لے جاکر برہنہ تن کے ساتھ معانقہ کرتا ہے اور پانچ روپیہ نذر لیتا ہے۔ مردوں کی بیعت ایسی ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پانچ روپیہ جیب میں ڈالے۔

کیا مسلمان اس کی نظیر پیش کرسکتے ہیں کیا یہی اسلام ہے پھر لوگوں کو پنجابی نبیوں پر غصہ کیسے اور کس طرح ہوسکتا ہے جبکہ گھر میں اپنے آپ کو حنفی کہلانے والے ان باتوں کے مدعی ہیں۔ کیا میں العدل کے کارکنان سے امید رکھوں کہ اس کے متعلق کوئی مناسب کاروائی کریں گے۔ یا کم از کم ان کے متعلق گوہر افشانی فرماویں گے۔ کیا کوئی حنفی اس پر ایمان رکھتا ہے۔ ان کے متعلق صحیح رائے نہیں پیش کرتا کہ یہ اسلامی کام ہیں۔ اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو کوئی مجھ سے بیعت کریگا میں اس کا روز محشر ضامن ہونگا اور میرے جھنڈے شفاعت کو حاصل کرے گا۔ میری بیعت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے۔ میری بیعت جنت الفردوس کا ٹھکانہ ہے: اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ملتان کی جماعت اہل حدیث نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ سب میرے مرید ہیں جو کام کرتے ہیں مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں۔ کیا جماعت اہل حدیث ملتان اس کو جانتی ہے کہ یہ کون شخص ہے؟ خادم الاسلام ابو سعید عبد العزیز ت۔ مدرس مدرسہ دار الحدیث محلہ اعوانان لودیانہ (پنجاب)

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور کا سالانہ جلسہ

مدرسہ دار التکمیل مظفرپور وجمعیۃ علماء اہل حدیث صوبہ بہار کا سالانہ جلسہ ۶-۷ مئی کو بمقام بیراگنیا (ترائی نیپال) کے لوگوں کی دعوت پر منعقد ہوا۔ مولانا ابوالقاسم صاحب و مولانا عبدالتواب صاحب و مولانا یوسف صاحب امرتسری نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ طلباء مدرسہ دار التکمیل نے بھی اپنی تقریروں سے سامعین کو محظوظ کیا۔ قوم کے سوال پر مولانا ابوالقاسم صاحب نے اس کی خوب تشریح کردی کہ ہندوستان میں تنظیمی سرداری ہوسکتی ہے اور اس میں تعدد بھی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا کہ تم تین آدمی بھی ہو تو ایک کو سردار بنالو۔ لیکن وہ امارت جس کے بارے میں یہ ہے کہ جو بغیر خلیفہ کی بیعت کے مریگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما یعنی جب دو خلیفوں کے لئے بیعت ہو تو پچھلے کو قتل کرڈالو وغیرہ وغیرہ۔ ہندوستان میں ممکن نہیں۔ اور اس مسئلہ پر بھی خوب روشنی ڈالی کہ زکوٰۃ وعشر وغیرہ یہاں خود دے سکتے ہیں اور اس کے بہترین مصارف مدارس ہیں۔ مولانا کے اس مدلل بیان سے قوم پر حق بات واضح ہوگئی۔

جلسہ میں سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے دشمنوں کے قاتلانہ حملوں سے محفوظ رہنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور اعلیٰ حضرت سلطان موصوف کے لئے سلامتی کی دعا کی گئی۔ (المرسل قمر الہدیٰ)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

فتاویٰ نذیریہ} مصنفہ حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ اس میں ہر سوال کا جواب مطابق قرآن وحدیث کے درج ہے۔ قیمت بجائے عہ کے ہے۔
ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

(اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا ۲۶۲ مصنف مولانا حبیب الرحمن دیوبندی۔ قیمت ۶؎ (مجلد))

متفرقات

گھٹنے کی درد ہنوز باقی ہے گو سابقہ کی نسبت افاقہ ہے۔ اب ہومیوپیتھک علاج شروع کیا ہے۔ احباب کرام دعا میں نہ بھولیں۔ (ابوالوفاء)

اہلحدیث کے بہی خواہ اس کی توسیع اشاعت پر توجہ فرمائیں۔ کیونکہ عرصہ سے اخبار بجائے ترقی کے روبہ تنزل ہے۔ اگر آپ حضرات نے اسکی روک تھام نہ کی تو آیندہ کو نقصان عظیم کا خطرہ ہے۔

مکرر یاد دہانی ۳۱ مئی کے اہلحدیث میں ماہ جون میں قیمت و میعاد مہلت ختم ہونے والے احباب کے نمبر خریداری درج تھے۔ ممکن ہے بعض اصحاب نے ان کو ملاحظہ نہ فرمایا ہو۔ اس لئے آج مکرر شائع کئے جاتے ہیں۔

نوٹ ان کی طرف سے ۲۷ جون تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر موصول نہ ہوئی یا مہلت و انکار وغیرہ کی اطلاع نہ ملی تو ۲۸ جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

۵۶۷ - ۷۱۰ - ۸۱۳ - ۸۸۷ - ۱۶۷۵ -
۲۷۰۷ - ۳۵۴۷ - ۴۳۰۶ - ۵۵۳۷ - ۵۵۳۸ -
۵۶۳۸ - ۵۷۱۲ - ۵۸۸۶ - ۶۴۹۳ - ۶۹۲۴ -
۷۰۳۸ - ۷۹۴۸ - ۷۹۶۳ - ۸۰۶۲ - ۸۳۵۷ -
۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ - ۸۷۶۷ - ۸۹۶۳ - ۹۰۳۹ -
۹۲۴۲ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۶۳ - ۹۴۹۴ -
۹۶۰۹ - ۹۸۹۹ - ۹۹۳۰ - ۹۹۳۸ - ۹۹۴۹ -
۹۹۹۱ - ۱۰۰۰۵ - ۱۰۲۳۷ - ۱۰۳۰۷ -
۱۰۳۰۹ - ۱۰۴۱۴ - ۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ -
۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۵۹ - ۱۰۶۶۶ - ۱۰۶۶۷ -
۱۰۶۹۸ - ۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۴۴ - ۱۰۸۹۶ -
۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۵۲ - ۱۰۹۵۳ -
۱۰۹۶۱ - ۱۱۰۶۶ - ۱۱۱۶۲ - ۱۱۱۸۷ - ۱۱۳۰۲ -
۱۱۳۰۳ - ۱۱۳۰۰ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۱۶ - ۱۱۳۴۵ -
۱۱۳۹۲ - ۱۱۴۰۳ - ۱۱۴۰۶ - ۱۱۴۰۷ - ۱۱۴۱۱ - ۱۱
۱۱۴۱۶ - ۱۱۴۲۰ - ۱۱۴۳۱ - ۱۱۴۳۴ - ۱۱۵۱۰ - ۱۱۵۵ -
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵ -
۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۷ -
۱۱۶۷۹ - ۱۱۶۸۲ - ۱۱۶۸۳ - ۱۱۶۸۴ - ۱۱۶۹۱ -
۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۷۶ - ۱۱۷۷۸ - ۱۱۸۸۷ -
۱۱۷۸۹ - ۱۱۷۹۵ -

غریب فنڈ: ۹۱۶۲ - ۹۸۳۹ - ۲۴ - ۱۱۶۴ -

وی پی واپس آتے ہیں ۳۱ مئی کا اہلحدیث جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا ان کے نمبر خریداری ۷ جون میں درج کئے گئے تھے اُن میں بعض احباب کے وی پی واپس آئے ہیں۔ اگر یہ واپسی بے خبری کے باعث ہوئی ہے تو وہ ازراہ نوازش قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائے گا۔

مضامین آمدہ محمد سلیمان - ابورضا عبداللہ - محمد حسن۔

ضرورت دستی پریس انجمن اصلاح المسلمین محلہ قاسم پورہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ کو تبلیغی اشتہارات شائع کرنے کے لئے ایک فلسکیپ سائز کے دستی پریس کی ضرورت ہے کوئی صاحب خیر عطا فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

(خادم محمد مصطفےٰ سیکرٹری)

صدق لکھنؤ جو حال ہی میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی سابق ایڈیٹر "سچ" کی زیرادارت پندرہ روزہ شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اب دس روز کے بعد شائع ہوتا ہے۔ (منیجر صدق)

رسالہ مصحف کا اجراء جولائی ۱۹۳۵ء سے عمرآباد ضلع شمالی ارکاٹ سے "مصحف" جاری ہوگا جسمیں مذہبی، علمی، ادبی، اخلاقی وغیرہ مضامین درج ہوا کریں گے۔ قیمت سالانہ تین روپے ہوگی۔ (منیجر)

یاد رفتگان ہمارے والد حاجی عبداللہ صاحب ٹھیکیدار جو جماعت اہل حدیث کے رکن رکین تھے ۴ ربیع الاول کو فوت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کتاب و سنت پر ہمیشہ عامل رہے

(راقمان اسماعیل و ابراہیم از سوجتی گیٹ جودھپور۔)

(۲) میری والدہ حرکت قلب بند ہونے سے ۴ جون کو فوت ہوگئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(راقم عبدالرحمٰن ٹیلر ماسٹر مرادپور پٹنہ)

(۳) میرا داماد مسمی عبدالرحمٰن فوت ہوگیا۔ انا للہ

(عبدالحق چک ۲۲ ڈاکخانہ پتو کے ضلع لاہور)

(۴) والدہ مسٹر ایم-اے- ملک امرتسری حال پرنسپل انڈین سکول نیکرو۔ افریقہ ۲۶ یوم تپ میعادی میں مبتلا رہ کر انتقال کرگئیں۔ انا للہ۔

(قاضی منظور حسین امرتسر)

(۵) شیخ عبدالرحمٰن صاحب (نومسلم) سوداگر نگی قلعہ بھنگیاں امرتسر بعارضہ تپ میعادی فوت ہوگئے انا للہ۔ مرحوم پکے موحد اور مخلص مسلمان تھے (ع،ر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللهم اغفرلهم وارحمهم۔

مولوی شاہ سلیمان مرحوم پھلواری میرے مہربان تھے۔ طریقہ اہل حدیث کو پسند کرتے تھے۔ ان کی وفات کی خبر سن کر نماز جنازہ ادا کی۔

مولوی حاجی محمد یونس خاں۔ ملک پور ضلع بلندشہر

مجلس اہل حدیث کٹڑہ حکیماں شہر امرتسر کی طرف سے زلزلہ فنڈ کے لئے شعبہ خدام خدام خلق مجلس احرار اسلام امرتسر کو آٹھ عدد مختلف پارچات اور مبلغ چالیس روپیہ نقد دیئے گئے۔ علاوہ ازیں ایک مریض کو سول ہسپتال امرتسر میں دس روپیہ اور ایک مقامی نادار کو پانچ روپیہ بطور امداد دیئے گئے۔ (راقم محمد اسلم بٹ سیکرٹری)

بجواب انعامی مضمون مرقومہ شیخ عبدالوہاب صاحب کلکتہ

(از حکیم غلام محمد از مقام چک ۱۸۱ ڈاکخانہ کٹڑ والا ضلع لائل پور (پنجاب)

شیخ صاحب موصوف نے "داڑھی" رکھنے وغیرہ کے متعلق جو انعامی مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۷ مئی میں طلب کیا ہے۔ بندہ نے حسب فرمائش المکرم رسالہ لکھ لیا ہے موصوف اطلاع دیں کہ انکو کیسے بھیجوں۔

اصلاح کی پردہ ۵۰ · اصلاحی پردہ کی ضرورت اور فوائد ۱۰ (۴۶۳) فاضل [illegible] · [illegible] (پنجاب)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

آنے والا زلزلہ شدید ہوگا

قادیانی آواز کا اثر وہمی طبائع پر

قادیانی گروہ پروپگنڈا کرنے میں یورپ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ اپنی بات کو ایسے عمدہ طریق اور محنت سے پھیلاتے ہیں کہ بڑے بھاری دور اندیش کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ اصلیت کیا ہے۔ جونہی قادیان سے یہ آواز نکلی کہ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ایک اور شدید زلزلہ نمونہ قیامت آنے والا ہے۔ بس یہ آواز دھیمے دھیمے ملک میں ایسی پھیلی کہ دہلی جیسے ہوشیار شہر میں بھی اس کا اثر جا پہنچا۔ ۱۱ جون کی رات کو اہل دہلی جاگتے اور دوڑتے رہے۔ امرتسر کے وہم پسند لوگ بھی گھروں سے باہر نکلے رہے۔ باقی مقامات کی کیفیت اخبار "سیاست" لاہور نے لکھی ہے جو درج ذیل ہے:-

زلزلہ کے خوف سے اہالیان لاہور گھروں سے نکل کر میدانوں میں جا سوئے

لاہور ۱۳ جون۔ بروز پیر دس جون کو لوگ کوئٹہ کے زلزلہ سے بھی زبردست زلزلے کے خوف سے میدانوں میں جاکر سوئے۔ اسی قسم کی اطلاعات شیخوپورہ، گجرات، ڈنگہ اور دیگر مقامات سے موصول ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی لوگ شب بھر عبادت گذاری میں مصروف رہے۔ اس شبہ کی وجہ حسب ذیل بیان کی جاتی ہے۔ جب کوئٹہ میں زلزلہ کی اولین اطلاعات اشاعت پذیر ہوئی ہیں تو اسی وقت ان لوگوں نے جو عادتاً مجبور تھے۔ قصے کہانیاں مشہور کرنا شروع کر دیئے ایک یہ کہانی بھی بیان کی جاتی ہے جو ایک اخبار نویس کو ایک دس سالہ لڑکے نے جو کوئٹہ سے گاڑی میں آرہا تھا سنائی۔ اس نے بیان کیا کہ زلزلے سے کچھ عرصہ پیشتر دن کو ایک فقیر بازاروں میں آیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ تمہارے مکانات گرد میں مل جانے والے ہیں۔ اگر تمہیں اپنی زندگیاں بچانے کا خیال ہے تو کوئٹہ سے فوراً نکل بھاگو۔ یہ بات سن کر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں۔ لیکن فقیر ان کو انتباہ دیکر چلا جا چکا تھا بعد میں لوگوں کو خیال آیا کہ فقیر سے کچھ اور دریافت کریں چنانچہ انہوں نے فقیر کو تلاش کرنا شروع کیا۔ مگر اُسے نہ ملنا تھا نہ ملا۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا قصہ ایک فسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جب اس کہانی کا اثر عوام پر سے جاتا رہا تو افواہ گھڑنے والوں اور ان کے دوستوں نے یہ افواہ اڑائی کہ لاہور میں ایک زلزلہ آنے والا ہے۔ مگر بعد میں یہ بھی کہہ دیا گیا کہ نہ صرف لاہور میں بلکہ بہت سی جگہوں پر زلزلہ آئے گا بعض اخبارات میں یہ اطلاع بھی شائع ہوئی کہ لاہور ایک آتش فشاں پہاڑ پر واقع ہے جو زلزلے کے ساتھ ہی پھٹ جائے گا۔ اس افواہ نے آگ کی تیزی کے ساتھ شہرت حاصل کی اور پنجاب بھر میں مشہور ہوگیا کہ دس تاریخ کی شب کو زلزلہ آنے والا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے ۸ اور ۹ کی درمیانی شب کو زلزلہ محسوس کیا ہے۔ دس تاریخ کی شب کو آدھی رات کے قریب یکدم ایسا جھکڑ چلنا شروع ہوگیا کہ اب تک رات کو اس قسم کا طوفان نہیں آیا تھا۔ اس جھکڑ سے دروازے اور کھڑکیوں کے پٹ زور زور سے کھلنے اور بند ہونے لگے جس سے کرخت آوازیں پیدا ہونا شروع ہوگئیں۔ کتوں نے جو مستقبل کو جانتے ہیں۔ (جہلاء کا خیال ہے) زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا۔ ان حالات میں توہم پرست لوگ بہت ہی خوف زدہ ہوگئے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ لوگ جو میدانوں میں سوئے اس وقت جلد جلد اپنے بستر اور چارپائیاں چھوڑ کر بھاگ اٹھے۔ اور عبادت میں مشغول ہوگئے اخبارات کا شبینہ عملہ اپنے کاروبار میں مشغول رہا بلکہ انہیں جھکڑ وغیرہ کی اطلاع بھی نہ ہوئی۔ کئی لوگ صبح تک سوئے ہی نہیں۔ یہ بے چینی صرف غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک محدود نہ تھی بلکہ تعلیم یافتہ اور باخبر حلقہ بھی اس میں مبتلا تھا۔ خصوصاً عورتیں تو اسی غم میں گھلی جا رہی تھیں۔ ٹھنڈی سڑک پر چند آدمی تارگھر کے قریب رات کے ایک بجے چارپائیوں کے گرد جمع ہوگئے تھے اور سوتے نہیں تھے کہ کہیں سوتے ہی میں زلزلہ نہ آجائے۔ کہ اتنے میں ایک دم جھکڑ چلنا شروع ہوگیا۔ جس سے دو چار چارپائیوں کی مچھر دانیاں مع ڈنڈوں کے اڑ گئیں۔ اس واقعہ نے اس جماعت میں سخت کھلبلی ڈال دی کہ وہ سمجھے کہ زلزلہ آن پہنچا۔ اور دیگر مقامات کے افراد کو بھی اس قسم کے واقعات سے واسطہ پڑا ہوگا تو ان بیچاروں کے لئے وہ شب کاٹنی سخت مشکل ہوگیا۔ (و۔ پ)"

(سیاست لاہور ۱۴ جون ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث زلزلہ واقعی ڈرنے کے لائق ہے مگر جس زلزلہ کی خبر صحیح ہو وہ ڈرنے کے لائق ہے نہ کہ وہ جس کا منبع علم ہی معلوم نہ ہو۔ زلزلے کے متعلق صحیح خبر سنئے جسے ہم ایسے حوالے سے بتاتے ہیں جس کی تردید یا تکذیب ناممکن ہے غور سے سنئے!

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ○

بے شک زلزلہ قیامت بڑا ہولناک واقعہ ہے جس دن تم اس کو دیکھو گے اس روز ہر ماں اپنی اولاد کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو متوالا دیکھو گے

مشکوٰۃ شریف (عربی) فی حدیث کی مقبولیت (۶۶۳) مسند کتاب ۔ نمبر ۵۰ (ب)

حالانکہ لوگ متوالے نہ ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔

برادران اسلام! قادیانی افواہوں پر توجہ نہ کرو۔ خدائے لاارم پر ایمان رکھکر اعمال صالحہ پر توجہ کرو اور یقین رکھو کہ ؎

یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
جو کرنے ہیں کام ان کو جلدی کر لو
طلبی کا پیام وہ چلا آتا ہے

آیندہ انتخابات کونسلوں میں

ووٹروں کی قابلیت

چونکہ کونسلوں کے ووٹروں کی فہرستیں بن رہی ہیں اس لئے ہر وہ شخص جو ووٹر ہو سکتا ہے اپنی حیثیت سے آگاہ ہو کر نام درج کرائے۔ ورنہ وقت پر افسوس کرنے سے فائدہ نہ ہوگا۔

(۱) ایسی اراضی کا مالک ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ (۶۶۴)

(۲) یا ایسی اراضی کا موروثی مزارع ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۳) یا ایسی جاگیر یا معافی رکھتا ہو جس کا سالانہ سرکاری معاملہ ۱۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۴) یا کم از کم ۶ ایکڑ آبپاش اور ۱۲ ایکڑ بارانی اراضی کا کاشتکار مزارع ہو۔

(۵) یا گذشتہ ۱۲ ماہ سے کسی ایسی جائیداد غیر منقولہ (ماسوائے اراضی زیر کاشت) یا مکان کا مالک ہو جس کی قیمت دو ہزار روپیہ یا جس کا سالانہ کرایہ ۶۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔

(۶) گذشتہ مالی سال میں ۵۰ روپیہ یا زاید میونسپل یا کنٹونمنٹ ٹیکس لگا ہو۔

(۷) یا گذشتہ مالی سال میں انکم ٹیکس لگا ہو۔

(۸) سال گذشتہ میں ۲ روپیہ یا زاید حیثیت یا پیشہ ٹیکس ڈسٹرکٹ بورڈ کا لگا ہو۔

(۹) ذیلدار، انعامدار، سفید پوش یا نمبردار ہو۔ اس میں نائب یا سربراہ شامل نہیں۔

(۱۰) ملک معظم کی افواج سے ریٹائرڈ، پنشن یافتہ یا موقوف شدہ فوجی افسر یا سپاہی ہو۔

(۱۱) پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے اعلیٰ تعلیمی درجہ پاس کیا ہو۔ مسجد یا پاٹھ شالہ کی تعلیم متصور نہ ہوگی۔

مستورات کی قابلیتیں مندرجہ بالا قابلیتیں رکھنے والی تمام مستورات رائے دہندہ ہو سکتی ہیں اگر کسی عورت کو مندرجہ بالا قابلیتوں کے لحاظ سے حق رائے دہندگی حاصل نہ ہو سکے تو مندرجہ ذیل قابلیت رکھنے والی عورت بھی رائے دہندہ ہو سکتی ہے۔

(الف) وہ لکھ پڑھ سکتی ہو۔

(ب) ایسے شخص کی زوجہ ہو جو مندرجہ بالا قواعد کے مطابق رائے دینے کا حق رکھتا ہو۔ اس میں ذیلدار، انعامدار، سفید پوش یا نمبردار شامل نہیں۔

(ج) ملک معظم کی افواج سے ریٹائرڈ، پنشن یافتہ یا موقوف شدہ افسر یا سپاہی کی پنشن یافتہ والدہ یا بیوی یا بیوہ ہو۔ اس میں جنگی انعامات حاصل کرنے والے شامل نہیں۔

امریکہ کی اخلاقی حالت

امریکن اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۳۳ء تک یعنی ۳۶ سال کے اندر امریکہ میں ۳۹۳۰ نیگرو عوام کے ہاتھوں قتل ہوئے یعنی اوسطاً فی سال ۱۱۰ اور فی ہفتہ دو۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہ فی ہفتہ دو قتل کا اوسط کل واقعات قتل کا نہیں بلکہ صرف اُن واقعات قتل کا ہے جو امریکہ کی گوری اور مہذب آبادی کے ہاتھوں وہاں کی دیسی یعنی کالی مخلوق کے ہوتے رہے ہیں اسی سلسلے میں مسٹر کورنی دایلے کو پر مصنف صحیفہ جرائم کا بیان بھی قابل ملاحظہ ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ امریکہ میں ہر ۳۴ آدمیوں میں سے ایک شخص یقیناً ایسا ہے جو کسی نہ کسی جرم کا مرتکب ہو چکا ہے اور ایک دفعہ حوالات میں بھی رہ چکا ہے۔ پولیس کے دفاتر میں ۴۸ لاکھ مجرم عورتوں اور مردوں نے انگوٹھوں کے نشانات موجود ہیں۔ پولیس افسروں کو ان میں سے دس لاکھ جرائم پیشہ اشخاص کی گرفتاریوں کے لئے اکثر مشین گنوں، بندوقوں، رائفلوں اور اشک آور گیسوں کا استعمال کرنا پڑا ہے۔ بسا اوقات ان لوگوں سے کھلم کھلا جنگ بھی کرنی پڑی ہے۔ جسمیں متذکرہ بالا اسلحہ جات کا استعمال آزادانہ کیا گیا۔ ان دس لاکھ جرائم پیشہ لوگوں میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو دو سے لیکر بارہ جرائم تک کا ارتکاب نہ کر چکا ہو۔ امریکہ میں قتل، اغوا، رہزنی اور بنکوں پر ڈاکہ ڈالنے کی وارداتیں عام ہیں۔ اکثر مہذب ٹھگ شریفوں کو جل دے کر لوٹ لیتے ہیں۔ (مدینہ۔ بجنور)

پھلوں اور ترکاریوں کی حفاظت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں اور ترکاریوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک مختصر سے تعلیمی نصاب کا انتظام کیا گیا ہے جو یکم جولائی سے ۱۶ جولائی ۳۵ء تک رہے گا۔ اس نصاب میں چیری، آڑو، ناشپاتی، آم اور انگور کو ڈبوں میں محفوظ رکھنے اور آم کی چٹنی، مربہ، جیلی، رس، شربت اور سرکہ وغیرہ تیار کرنے کے طریقے سکھائے جائیں گے۔

داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹریکولیشن مقرر کیا گیا ہے تاکہ طلبا انگریزی میں لیکچر سمجھ سکیں قریباً ۱۵ طلبا کو داخل کیا جائیگا۔ ان کی اقامت کا انتظام کالج ہوسٹل میں کیا جائیگا۔ اس نصاب کے لئے پنجاب کے طلبا سے ۵ روپیہ اور بیرون پنجاب سے آنیوالے طلباء سے پندرہ روپیہ فیس وصول کی جائے گی۔

داخلہ کی درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور کی خدمت میں ۲۵ جون ۳۵ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۱۳ جون ۳۵ء)

گرمیوں کا موسم ہے

ان دنوں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہوجاتی ہیں - پیاس بہت لگتی ہے - پانی بہت پیا جاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے۔ اس واسطے آج کل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائیں گے یہ وقت بے وقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے۔

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر یا حکیم گھر میں موجود ہے۔ چاہے کوئی بیماری ہو۔ استعمال کرو ضرور فائدہ ہوگا۔ بہت عجیب چیز ہے ہزارہا استعمال کرنے والوں کی رائے ہے کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو پاس رکھنی چاہیئے نہ جانے کسی وقت ضرورت پڑ جاوے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) نمونہ کی شیشی ۸/

احتیاط نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیں گی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲۳ لاہور } المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور

آج کل

یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد

"اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہوجانا کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل دماغ جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ (۶۶۵)

قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ۔ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸/ محصول ۵/

ملنے کا پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ع ۳۳ امرت سر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکسیر عثمانی

آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا۔ روہے پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت ہلک امراض چشم کے دافع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲/

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:- ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ

قادیان میں زلزلہ برپا کرنیوالی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کے لئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸/ کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

(ملنے کا پتہ)

محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

مومیائی ۴۴/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران ”اہلحدیث“ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے۔ . . کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/عہ۔ آدھ پاؤ ۳/ے۔ پاؤ بھر ۳/ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۶۶۶)

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع ہوگلی۔ ”میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ عطا کیا۔ ایک چھٹانک اونگھائی خان کے نام دی پی بھیجدیں“ (۷۔ مئی ۳۵ء)

جناب عنائت اللہ صاحب بہاری ”ایک مرتبہ ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔ اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور دی پی بھیج دیں“ (۱۳۔ مئی ۳۵ء)

جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ ”آپکی مومیائی پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کرچکا ہے مفید پائی۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ دی پی ارسال فرمائیں“ (۲۳۔ مئی ۳۵ء)

پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۳۵/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونو بینظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ہتھیلی میں چاند رجسٹرڈ ۱۱/۱۲

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ ۱۰ قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کردیتا ہے ضعف دماغ، باہ، مثانہ، جریان، رقت منی، بدخوابی، بدہضمی، عورتوں کے جملہ عوارض، سوکھنا، زردی، لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ/۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸/

پتہ:۔ محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

اہلحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر اہلحدیث)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۱۴/۲۵

سیاہ وسفید رجسٹرڈ نمبر ۱۴۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر وبینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں۔ اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، رہے، ککرے، انکھ جنبی، پرانی لالی، جالا، پھلی، چھڑ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ار کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے ۱۲/عہ تولہ۔

سرمہ سفید قسم اعلےٰ بیچے موتیوں وبیش قیمت ادویات سے مرکب نہائت سریع الاثر۔ قیمت عللہ روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بے نظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم ۵/۱۲

قیمت فی شیشی عہ/

دافع آشوب چشم۔ دھندھ۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔ روزکوری۔ پھولا۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گر جانا۔ ابتدائی موتیا بند تمام امراض کے لئے مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصول معاف ملنے کا پتہ۔ حکیم سید نیک عالم شاہ مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ پنجاب

تعلیمات اسلام۔ اسلامی تعلیم کی حقانیت از مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی۔ قیمت ۱۰/ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

مسٹر محمد اکبر ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مرزا (رہتک) فرماتے ہیں :- "جدید انگلش ٹیچر سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایک لائق استاد کا کام دیتا ہے"

سردار سوہن سنگھ صاحب چھاؤنی انبالہ۔
"جدید انگلش ٹیچر نے میری خواہش کو پورا کردیا انگریزی سیکھنے کے لئے نہایت اعلےٰ کتاب ہے"

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔
اگر گرامر، گفتگو، ترجمہ اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق نہ بنادے تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

(منگوانے کا پتہ)

قمر برادرز (۲۱) شملہ

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیوٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔
پراسپکٹس مفت۔ (مینیجر)

حیات طیبہ

یعنی

سوانحعمری مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی رح

جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ۱۲/
پتہ :- دفتر اہلحدیث امرتسر

قابل دید اسلامی کتابیں

رحمۃ للعٰلمین } یہی وہ کتاب ہے جسے ہندوستان اور بیرون ہند میں وہ قبولیت حاصل ہے جو اور کسی کتاب کو نہیں ہوسکی۔ یہی وہ کتاب ہے جو اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ جسے اہل حدیث بھی پسند کرتے ہیں اور احناف بھی۔ جس کی شیعہ بھی تعریف کرتے ہیں اور قادیانی بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن نے اپنے نصاب میں شامل کرلیا ہے اور جامعہ عباسیہ بہاولپور نے بھی۔ جسے جامعہ ملیہ دہلی بھی اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ اور مدرسۃ العالیہ دیوبند بھی۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مداح علماء بھی ہیں اور فضلاء بھی، وکلاء بھی، مورخین بھی، مورخین بھی اس کے ثنا خوان ہیں اور فلاسفر بھی محدث بھی اس کی تعریف میں رطب اللساں ہیں اور مفسر بھی۔ کتابت وطباعت بہت اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۲/ روپے۔ جلد دوم ۱۲/ ۔ جلد سوم ۱/۴ ۔

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصلی کتاب عربی زبان میں لکھی تھی اب اس کا اردو ترجمہ ہے۔ حضور صلعم کے شجرۂ نسب سے شروع کرکے تا وصال حق مکی و مدنی غزوات وغیرہ کو مفصل طور پر قلمبند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۱۲/

خاتم الانبیاء } مسمی بہ جز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتاب زاد المعاد، ابن ہشام حلوبہ، سرور المحزون، درس السیرۃ، وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰/ (۶۶۷)

نشر الطیّب فی ذکر النبی الحبیب } مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لے کر وفات تک کل واقعات وجملہ سیر و معجزات، خصوصًا واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلم بند کئے ہیں۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ ۸/ (عہ)

اشاعت اسلام } یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا؟ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ تک کے وہ صحیح و مستند حالات کہ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دنیا میں اپنی حقانیت وصداقت کے ذریعہ سے ہی عالمگیر و محیط ہوا۔ مبلغین وواعظین اور مقررین کے واسطے محض یہ کتاب کافی ہے۔ مؤلفہ مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی۔ کتابت وطباعت و کاغذ اعلےٰ۔ ضخامت ۳۵۶ صفحات۔ قیمت ۱۲/

تاریخ المشاہیر } اگر آپ دنیا کے پچاس مشہور ریفارمروں، عالموں، حکیموں، شاعروں، بادشاہوں، وزیروں، جرنیلوں کے دلچسپ حالات اور سوانحعمریاں پڑھنا چاہتے ہیں تو آج ہی یہ کتاب منگالیں۔ تاریخ کی بہترین کتاب ہے۔ جس سے آپ بیسیوں سبق اور سینکڑوں نصیحتیں حاصل کرسکتے ہیں اور اپنی زندگی کو سنوار سکتے ہیں۔ ہر اردو خوان کا فرض ہے کہ وہ اسے خود پڑھے اور دوسروں کو سنائے۔ قیمت مجلد ۲/ ۔ بے جلد ۱۲/

ملنے کا پتہ :- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

تصانیف حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات } مؤلف نے اس میں وہی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ کتابی نسخے نہیں بلکہ صدری سینا سی ہیں۔ اس کتاب میں ایسے زود اثر نسخے ہیں کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

کنز المفردات } اس میں مفرد ادویات کے ذریعے بڑی بڑی پیچیدہ امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

خواص بادام } بادام کے لذیذ مرکبات اور بعض امراض دماغی اور غیر دماغی کے لئے لاثانی نسخہ جات۔ قیمت ۴؍

خواص پیاز } پیاز کے ذریعہ سے اچانک ہو جانے والی بیماریوں کے مجرب چٹکلے اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات۔ قیمت ۵؍

خواص گھیکوار } المعروف گنوار گندل کے ذریعہ بیسیوں مرضوں کا علاج اور کشتہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۶؍

خواص پھٹکڑی } جس میں محض پھٹکڑی کے ذریعہ سے تمام امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ تمام قسم کے کشتہ جات، شعبدات صدہا روپیہ کمانے کے نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت ۱۰؍

خواص برگد } مشہور درخت برگد (بوہڑ) کے فوائد اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

خواص پیپل } مشہور درخت پیپل کے عجیب وغریب فوائد اور اس کے ذریعہ بڑی بڑی مرضوں کا مجرب علاج۔ قیمت ۴؍

خواص آک } مشہور درخت آک سے ہونے والے کشتہ جات اور زوداثر مفردات ومرکبات کا بے مثل مجموعہ۔ قیمت ۱۰؍

خواص انار } مشہور پھل اور درخت انار سے بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونیوالے کشتہ جات کی ترکیب۔ قیمت ۴؍

خواص ریٹھا } ریٹھے کے ذریعہ سے بڑی سے بڑی مشکل سے جانیوالی خطرناک بیماریوں کا مجرب علاج۔ قیمت ۶؍

خواص سونف } محض سونف کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج بتانے والی کتاب۔ قیمت صرف ۸؍

خواص کیکر } یعنی ببول کے ذریعہ بے شمار مرضوں کا علاج اور اس سے ہونے والے کشتہ جات۔ قیمت ۴؍

خواص نیم } بیشمار مرضوں کا علاج صرف درخت نیم کے ذریعہ بتایا گیا ہے اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

خواص لیموں } مشہور پھل لیموں کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۶؍

خواص کشنیز } یعنی دھنیا کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے بننے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت ۳؍

خواص ہلدی } ہلدی کے ذریعہ بڑی مشکل سے جانے والی بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

خواص نمک } اس میں نمک کے عجیب وغریب فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲؍

خواص ارنڈ } اس میں مشہور درخت ارنڈ کے حیرت انگیز خواص بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۷؍

خواص دھتورہ } عام ملنے والی چیز دھتورہ کے بہترین خواص بتائے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۶؍

خواص دودھ } اس میں مختلف قسم کے دودھ سے بیسیوں امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲؍

خواص تربوز } تربوز کے عجیب وغریب فوائد اور اس سے ہونے والے کشتہ جات کا بیان۔ قیمت [illegible]

خواص گاجر } ہندوستان کی مشہور ترکاری گاجر کے لاجواب فوائد بیان کرنے والا رسالہ۔ قیمت ۳؍

خواص مولی } اس میں مشہور ترکاری مولی کے ذریعے بے شمار مرضوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۵؍

خواص مرچ } عام استعمال ہونے والی مشہور مرچ کے ذریعے بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

خواص لہسن } عام ہونے والی چیز لہسن کے ذریعہ بڑی مشکل سے جانے والی امراض کا علاج۔ قیمت ۴؍

خواص اندرائن } ہندوستان کی مشہور بوٹی اندرائن کے ذریعہ اکثر امراض کا علاج۔ قیمت ۴؍

خواص گھی } گھی کے بے شمار فوائد۔ اور اس سے بہت سی امراض کا علاج بتایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴؍

خواص ستیاناسی } ہندوستان کی مشہور بوٹی ستیاناسی کے فوائد اور اس سے بیشمار امراض کا علاج۔ قیمت صرف ۶؍

منگوانے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث**

(مجربات ہند) نور جہاں ... بیگم ... محمد ... حکیم ... روڑوی ... نسخہ جات درج کئے گئے ... بیاض ... قیمت ۴؍ (مجربات حکیم)

خریدار نمبر ۱۰۷۵۶
بخدمت جناب مولوی سید عبدالرؤف
ناظم کتبخانہ نذیریہ عامر پھاٹک حبش خاں
دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲:-   یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ

رؤسا وجاگیرداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ للعہ

عام خریداران سے ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ للعہ

۔۔۔ ۔۔۔ ششماہی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ للعہ

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

امرتسر ۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

اٹکھیلیاں کب تک

(از مولوی عبدالشکور خان صاحب مفتی اکبرآبادی)

اٹھو اہلحدیثو! خواب کی مدہوشیاں کب تک
سہو گے دن بدن ظلم وستم کی سختیاں کب تک

مثال کا سگیج کثرت پہ نازاں اہل دنیا سے
فضا میں قوم ومذہب کی اڑینگی دھجیاں کب تک

لگی ہونے سر بازار اب تو آبرو ریزی
سنبھل لے قوم غافل! اسقدر رسوائیاں کب تک

خبر لللہ لو اپنی۔ عداوت سے سگ دنیا
چبا ئینگے مرے لیکر تمہاری ہڈیاں کب تک

ذرا لو کام ہمت سے اگر کچھ بھی حمیت ہے
زمانہ کی حقارت سے اٹھینگی انگلیاں کب تک

جو مرنا ہی گوارا ہے، تڑپ ایک بار دکھلا دو
پڑے لیتے رہو گے نیم بسمل سسکیاں کب تک

جو رہنا ہے زمانہ میں کرو کچھ دبدبہ پیدا
سنیگا اس طرح کوئی غلط مجبوریاں کب تک

ہوئی جاتی ہیں جن جن سب نصیب غیر اولادیں
گرینگی خرمن امید پر یوں بجلیاں کب تک

مٹادو باہمی جھگڑے۔ خدا را ایک ہوجاؤ
شب فرقت کی یاد وصل میں طولانیاں کب تک

کہاں ہیں حامیان دین وملت مولوی مفتی
دکھائینگے عمل سے اپنے لاپروائیاں کب تک

فہرست مضامین

اٹکھیلیاں کب تک ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟ ۔ ص۳
جدید نبی کا اعلان ۔ ۔ ۔ ۔ ص۴
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی ص۵
جمعیۃ تنظیم پنجاب ص۶ ۔ پنجابی مثلث ص۶
دیدوں کے مصنف ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸
مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں ۔ ص۸
الصبر والجہاد ۔ ۔ ۔ ۔ ص۹
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان ۔ ص۱۱
سوال جواب متعلقہ آمین بالجہر ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ملکی مطلع ص۱۵ اشتہارات ص۱۶ تا ۲۰

پیارے نبی کے پیارے حالات ۔ مؤلفہ مولوی فرزند الدین صاحب ڈسکوی ۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مستند حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۲۰ جون تک گرمی بہت زور کی پڑتی رہی۔ ۱۹،۱۸ جون کو گرمی سے تین چار اموات بھی واقع ہوگئیں۔ مگر ۲۳ جون کو زبردست آندھی آنے سے اور بعد میں معمولی سے چھینٹے پڑنے سے ہوا میں قدرے خنکی ہوگئی ہے۔ بارش ہونے کی بھی امید ہے۔

—— امرتسر تھانہ صدر کے ملک بشیر حیات سب انسپکٹر پولیس رشوت ستانی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے۔

—— معلوم ہوا ہے زلزلہ کوئٹہ سے صرف کوئٹہ میں سرکاری عمارات منہدم ہونے سے ۱۸ کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— لارڈ ولنگڈن (وائسرائے ہند) و لیڈی ولنگڈن یکم جولائی کو کوئٹہ جائیں گے۔ واپسی پر کراچی، بہاولپور، ملتان اور لاہور میں زلزلہ کے پناہ گزینوں کے کیمپ اور شفاخانوں کا ملاحظہ کرینگے۔ (۶۷)

—— کولمبو میں مسلم تاجروں نے زلزلہ کوئٹہ کے لئے تین ہزار روپیہ جمع کیا ہے۔

—— ماسکو (روس) سے مجلس انتظامیہ انجمن صلیب و ہلال احمر نے زلزلہ مذکور کے لئے ایک ہزار پونڈ دیا ہے۔

—— ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے ایک کمیٹی بنائی ہے جو زلزلہ زدگان بے روزگاروں کے لئے روزگار تلاش کرے گی۔

—— بنارس کے ایک مندر سے ایک مارواڑی نووارد کی طلائی زنجیر قیمتی تیرہ سو روپیہ چوری ہوگئی ہے۔

—— جنگل پٹ (مدراس) میں آگ لگ جانے سے ایک لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔

—— کالی کٹ (مدراس) میں ایک زمیندار کے کھیت میں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے جس سے تمام قصبہ میں خوف وہراس چھا گیا ہے۔

—— موضع گنگاپور ضلع لائلپور کے قریب نہر کا بند ٹوٹنے سے ۲۱ میل تک پانی پھیل گیا۔ ۶ گاؤں بالکل تباہ ہوگئے۔ علاوہ ازیں سینکڑوں مویشی و مکانات نذر آب ہوگئے۔

—— پشاور میں ۲۱ جون کو آتش زدگی کی زبردست واردات ہوئی جو ۱۷ گھنٹے تک متواتر رہی۔ گو نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔ مگر مالی نقصان کا اندازہ لگانا ابھی مشکل ہے۔

(احباب پشاور اپنی خیریت سے اطلاع دیں)

—— الہ آباد میں ایک یورپین لڑکی کی قبر کھودنے کے جرم میں پولیس نے بارہ اشخاص گرفتار کئے۔ وہ قبر سے سونا تلاش کر رہے تھے۔

سب سے پہلے

حساب دوستان

جو اخبار ہذا کے صفحہ ۱۳ پر درج ہے ملاحظہ فرمائیں گے۔ (منیجر)

—— ترساپور (مدراس) میں ایک ہندو خاندان کے چھ افراد رات کو تندرست سوئے مگر صبح کو تمام مردہ پائے گئے۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔

بہی خواہان اہلحدیث کوشش کرکے اس کی اشاعت بڑھائیں۔

کنز المجربات حصہ اول کی قیمت اہلحدیث مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء کالم اول میں غلطی سے دو روپیہ لکھی گئی ہے۔ اصل میں دو روپیہ پانچ آنہ ہے (۲؎) ناظرین یاد رکھیں۔

مضامین آمدہ احمد امان اللہ صاحب مولوی محمد شفیع صاحب۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب۔ علی محمد صاحب۔ پنڈت آتما نند صاحب۔ مولوی محمد یوسف صاحب۔

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۶؍ کل میزان ۶؍

یاد رفتگان میرزادہ کا مستری محمد اسماعیل جو زلزلہ کوئٹہ سے صحیح سلامت مع عیال واطفال گھر آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ صرف تین یوم بعارضہ لقوہ و تشنج میں مبتلا رہ کر فوت ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم مستری چراغ الدین از کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور اس کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ۔

حیات مسنونہ چھپ گئی ہے صرف ۲؍ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ ایک روپیہ سے کم قیمت کا وی پی نہیں بھیجا جاتا۔

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا نامی مضمون جو سابقہ پرچہ میں شائع کیا گیا تھا۔ بغرض تقسیم اشتہار کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ ناظرین تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیں۔ (منیجر)

ستیارتھ پرکاش یہ کتاب رادھا سوامی سنگت کے گدی نشین نے لکھی اور شائع کی ہے۔ کتاب کا مضمون ہے سوامی دیانند اور آریوں کی تحریرات متعلقہ غیر مذاہب کا جواب جو مصنف کتاب نے اپنے طریق پر دیا ہے۔ اس کتاب سے آریوں میں بڑی بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ آریہ اخباروں نے اس پر بڑے ناراضگی کے مضامین لکھے ہیں۔ کتاب قابل دید ہے۔ زبان تو اردو ہے مگر ہندی کے الفاظ کا بے ضرورت داخلہ غیر موزوں ہوگیا ہے۔ کاغذ، طباعت وغیرہ بہت اچھی ہے۔ قیمت دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار پریم پرچارک دیال باغ آگرہ

تلاش عزیز میرا بھائی عبدالکریم جو پہلے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں پڑھتا تھا عرصہ سے لاپتہ ہے اس کا باپ نور احمد صاحب سخت بیمار ہے اسکو ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹ کو دیکھے تو خود اطلاع دے۔ یا اس کا کوئی دوست اطلاع دے تو خدا اجر پائے۔ میرا پتہ:۔ عبدالمجید معرفت ایم۔ اے۔ واحد

—— انگلستان کے مشہور نومسلم لیڈر لارڈ ہیڈلے انتقال کر گئے۔ اناللہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۶-ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

اہل حدیث حدیث کے مخالف ہیں؟

(۳)

معذرت "وہابیت پر بہتان" کا نمبر اول اہلحدیث ۷ جون میں درج ہو کر بوجہ گم ہوجانے رسالہ مردودہ کے سلسلہ ترک کیا تھا۔ اب رسالہ مذکورہ مل گیا ہے۔ چونکہ دوسرا سلسلہ اسی قسم کا شروع ہوچکا ہے۔ اس لئے اس کے ختم ہونے پر ۷ جون والا سلسلہ پورا کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

گذشتہ پرچوں میں اس سلسلے کے دو نمبر درج ہوچکے ہیں۔ آج تیسرا نمبر درج ہوتا ہے۔ معترض نے حدیث سوم مرقومہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۴ جون سے ایک نتیجہ نکالا ہے جو اس کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"وہابی حنفیوں کو پیر پرست مشرک بدعتی کہتے ہیں۔ حضور تو یہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کروگے۔ شرک تو تم نہ کروگے ہاں یہ خوف ہے کہ تم آپس میں فخر اور بڑائی کروگے۔ وہابیوں نے اس حدیث کا خلاف کیا اور اس کو نہ مانا کہہ دیا کہ حنفی شرک کرتے ہیں۔ حضور تو فرمائیں کہ شرک نہیں ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا ہے یا ہوگا۔ کرنا حدیث کا خلاف، نام رکھنا اپنا اہل حدیث۔ وہی مثال ہوئی جیسے کسی نے کتے کا نام موتی رکھ لیا!"

(الفقیہ امرتسر صت ۱۲ مئی ۳۵ء)

اہلحدیث حدیث کو نہ سمجھ کر جو بھی اعتراض کریں اس مثال کے ماتحت ہے جو عرب کہا کرتے ہیں۔

مَنْ جَہِلَ شَیْئًا عَادَاہُ

بے سمجھی ملاحظہ ہو۔ حضور خاص صحابہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں میں تم سے اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ تم شرک کروگے۔ اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم قبور پرست مشرک نہیں۔ حالانکہ ایسے قبور پرستوں کی بابت صاف الفاظ میں ارشاد آچکا ہے وہ بھی سن لو۔

چند (جدید الاسلام) لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ہمارے لئے درخت ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

ھذا کما قال قوم موسیٰ اجعل لنا الھاً کما لھم آلھۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم۔ (ترمذی)

یعنی فرمایا ذات انواط (درخت) کی بابت تمہارا سوال ایسا ہی ہے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو کہا تھا ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دے جیسا ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ پھر حضور نے قسم کھا کر فرمایا تم پچھلے مسلمان (یہاں اہل سنت کہلانے والے مسلمان) پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلوگے یعنی شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ چنانچہ جو ثبوت لینا ہو تو پیر جماعت علی وغیرہ کے مریدوں کو پیر کے آگے سجدہ کرتے دیکھو۔ یا لاہور میں حضرت علی ہجویری کے مزار پر یا ملتان میں بہاء الحق کے مزار پر بچشم خود ملاحظہ کرو۔ پھر ان سے پوچھو کہ تم حنفی ہو یا وہابی؟

ناظرین کرام! ہم اہل حدیث کل حدیثوں کو مانتے ہیں اور معترضین بعض کو چھوڑتے ہیں۔ اس لئے انکے حق میں یہ آیت صادق ہے:۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ

حدیث چہارم عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رائتنی* اتیت بمفاتح خزائن الارض فوضعت فی یدی (بخاری صفحہ ۱۰۸۰)

(ترجمہ) یعنی ابوہریرہ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ دیا گیا میں جوامع الکلم اور مدد دیا گیا میں ساتھ رعب کے اور میں سویا ہوا تھا اور میرے ہاتھ میں تمام زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ یہ حدیث بخاری مشکوٰۃ میں بھی ہے۔" (الفقیہ حوالہ مذکور)

اہلحدیث اس حدیث کی تشریح ہم پہلے کرچکے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ علم الٰہی میں جتنے ممالک مفتوح جو کر امت محمدیہ کے زیر نگیں آنے تھے۔ عالم کشف میں ان ممالک کی بابت خدا کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ یہ ممالک آپ کی امت کو ملیں گے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

لتفتحنھا عصابۃ من المسلمین (مسلم)

"ایک گروہ اہل اسلام کا ان ممالک کو فتح کریگا۔"

دنیا میں تاریخ اسلام اگر مٹ نہیں گئی یا ہمارے مخاطب کو تاریخ اسلام کا ادنیٰ اجمالی علم ہے تو وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ مصر، فلسطین، طرابلس، ایران،

رحمۃ للعالمین۔ آنحضرت صلعم کی مستند سوانح عمری۔ (۱/۴) جلد اول ۶/ دوم ۱۲/ سوم ۳/ (منیجر اہلحدیث)

* ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

افغانستان، ہندوستان وغیرہ ممالک کب فتح ہوئے یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ دنیا کے بہت سے ممالک ہیں جو ابھی نظم اسلامی کے ماتحت نہیں ہوئے تو کیا یہ فرمان ان ممالک کو بھی شامل ہے؟ اگر ہے تو غلط ہوا۔ شیریں رکھو تو جواب بتائیں کہ

یہ ارشاد قضیہ مہملہ کی صورت میں ہے جو ہی

فی قوۃ الجزئیۃ۔

پس اہل حدیث تو حدیث کو ایسی طرح مانتے ہیں کہ قرآن کریم اور دوسری صحیح حدیثوں سے متعارض نہیں ہوتی مگر آپ جیسے رسمی حنفی ایسی طرح مانتے ہیں کہ حدیث کے منکرین کو حدیث کی تکذیب کا کافی مواد مل سکے۔ کیا یہ سچ ہے ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

حدیث پنجم ابوہریرہ سے بعد بیان کرنے حدیث کے یہ الفاظ مروی ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاعلموا ان الارض للہ ورسولہ (بخاری باب اخراج یہود من جزیرۃ العرب) یعنی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ وہابی اس حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ نبی کسی چیز کا مالک نہیں حتیٰ کہ اپنی جان کا بھی مالک نہیں۔ حضور تو کہیں کہ میں زمین کل کا مالک ہوں۔ یہ کہیں کسی چیز کے مالک نہیں۔ بتاؤ یہ لوگ اہل حدیث ہیں یا منکر حدیث؟" (حوالہ مذکور)

جواب بے چارے وہابی تو وہی کہتے ہیں جو "وہاب" کہتا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ ہم ہر حدیث کی تشریح کرنے میں دو اصولوں کو ملحوظ رکھا کرتے ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے خلاف نہ ہو جائے۔ (۲) کسی دوسری صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو جائے۔ پس سنئے۔ اس حدیث کے ساتھ ہم بکثرت آیات قرآنیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ منجملہ ایک یہ ہے:۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

اے نبی تو کہہ کہ اے اللہ ملک کے مالک جسے تو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے الخ۔

بتائیے اصل مالک کون ہوا۔ قُل کا مخاطب یا اللہ۔

ناظرین کرام! ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ احادیث کو بے سمجھے کیوں پیش کر دیتے ہیں۔ کیوں نہیں مدرسہ دیوبند وغیرہ میں جا کر دورہ حدیث شریف میں شریک ہو جاتے، تاکہ دیوبند میں شریک ہونے سے کم سے کم حنفی مذہب کے مطابق تو حدیث کو سمجھ لیں۔ دور دورے سوامی دیانند کی طرح حدیثوں پر پتھر نہ پھینکو۔ جس سے منکرین حدیث کو انکار حدیث کا بہانہ مل جائے۔ اور وہ تمہیں مخاطب کر کے کہیں ؎

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

پس اس حدیث میں للہ ورسولہ کے یہ معنی ہیں کہ اصل مالک زمین کا اللہ ہے اس کے دینے سے رسول ہے۔ جیسے اصل مالک سب چیزوں کا اللہ ہے اس کے دینے سے ہم ہیں۔ قرآنی شہادت سنو!

وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (باقی)

قادیانی مشن

جدید نبی کا اعلان

ہمارے ناظرین مولوی فضل احمدی ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی پنجاب کو جانتے ہونگے جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی ارادت مندی میں (بزعم خود) درجہ نبوت پایا ہے۔ آپ بھی باتباع مرزا صاحب متوفی دنیا کی تباہی کے الہامات بکثرت کیا کرتے ہیں۔ حال میں جو کوئٹہ بلوچستان میں زلزلہ آیا ہے موصوف کا دعوےٰ ہے کہ ہم نے اس کی بابت پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ اسی اعلان میں مزید اعلان فرماتے ہیں جو صرف ہندوستانیوں کی دلچسپی کا نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس میں دلچسپی ہے۔ وہ یہ ہے کہ:۔

مورخہ ۳۔ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالےٰ نے غربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی یہ آیندہ کے لئے خبر ہے۔

"غربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو"۔

مورخہ ۶ جون کو میں نے خدا تعالےٰ کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟ اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی۔ اس کا جواب خدا تعالےٰ نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا۔

عشرین سنۃ یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آ گئے۔ تو یہ ممالک بچ جائیں گے۔ ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اوچھل پڑیگا" (ص ۳)

اہلحدیث دنیا سے مراد سارا یورپ ہے جو ہندوستان بلکہ ایشیا سے مغرب کی جانب ہے۔ اس لئے یہ الہام ایسا ہے کہ دنیا ساری کو اس سے دلچسپی ہے۔ کیونکہ یورپ کی صنعت وحرفت سے ایشیا ایسا دبا ہوا ہے کہ مجال دم زدن نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کے منہ سے ہر وقت نکلتا ہے ؎

اک زمانہ ہے ستم دیدہ فلک کے ہاتھ سے
یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائے گا

اس الہام کو ہوئے چار سال تو ہو گئے باقی رہے ۱۶ سال۔ سو اللہ کو علم ہے کہ یورپ جدید نبی کو مان کر بچ رہتا ہے یا انکار کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ خدا ہمارے ملک کو محفوظ رکھے۔

سیرۃ ابن ہشام۔ آنحضرت صلعم کی سب سے پہلی (۴۶۲) سوانح عمری

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(از قلم مولوی عبداللہ ثانی امرتسری)

شیخ سعدی شیرازی مرحوم کا قول ہے ؎

گل است سعدی ولے در چشم دشمناں خار است

سعدی تو پھول ہے لیکن دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ یہی حالت شیعہ حضرات کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہے۔ نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ مسلمان مرد و زن گلزار اسلام کے پھول ہیں لیکن تبرائی فرقہ کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ ان کا ہر ایک قول و فعل خواہ وہ کتنی ہی بہتری و مصلحت پر مبنی ہو یہ ضرور بری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعثت محمدیہ سے قبل بھی کچھ لوگ کہا کرتے تھے

ما نراک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرائی ہمیں تیرے تابعدار رذیل اور بے سمجھ لوگ دکھائی دیتے ہیں۔

اسی کا نمونہ آج کل بھی موجود ہے۔ چنانچہ شیعہ رسالہ اصلاح" میں علمائے اہل سنت سے سوال کے عنوان کے ماتحت ایک حدیث لکھی ہے۔ اور اس پر صدیقہ (حرم رسول) کا تعامل ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار کو بہت دور کی سوجھی ہے اور اس کو بہت مشکل پڑی ہے جس کے حل کے لئے اسے علماء اہل سنت کے آستانہ پر جبہ سائی کرنی پڑی ہے چنانچہ لکھتا ہے :-

"حضرات علماء اہلسنت براہ کرم حسب ذیل حدیث کے مطلب سے مطلع فرمائیں۔ عن عمر بن مخراق قال مر علے عائشۃ رجل ذو ھیئۃ وھی تاکل فدعتہ فقعد معھا ومر آخر فاعطتہ کسرۃ فقیل لھا فقالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلھم۔ عمر بن مخراق کہتے تھے کہ حضرت عائشہ کے سامنے سے ایک شاندار خوش وضع مرد گزرا۔ اس وقت آپ کھانا کھاتی تھیں۔ اس کو دیکھتے ہی آپ نے اپنے پاس بلا لیا وہ چلا آیا اور آپ کے پاس ہی بیٹھا۔ اور دوسرا مرد گزرا اس کو آپ نے ایک ٹکڑا دے دیا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی کہ اس خوش وضع آدمی کو اپنے پاس کیوں بٹھایا اور اس دوسرے مرد کو (جو غالباً خوش وضع نہیں تھا) روٹی کا ٹکڑا کیوں دیا۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے درجہ کے مطابق برتاؤ کیا کریں۔ (منتخب کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۵) سوال یہ ہے کہ اس خوش وضع مرد کو جناب عائشہ نے اپنے پاس کیوں بلایا۔ کس غرض سے اپنے ساتھ اس کو بٹھایا اور کس مطلب سے اپنے ہمراہ کھانا کھلایا؟ وہ یقیناً نامحرم تھا جس کو دیکھنا جس سے بات کرنا۔ جس کے پاس بیٹھنا۔ جس کے ساتھ کھانا کھانا آپ کو کسی طرح جائز نہیں تھا۔ (محمد باقر)

(رسالہ اصلاح صفحہ ۲ نمبر ۱ جلد ۳۹)

معترض کو اعتراض کرنے کے لئے بہت دور جانا پڑا اور بقول اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی آپ کو کنز العمال کا مطالعہ کرنا پڑا۔ جس میں سے آپ کو خطیب بغدادی کی کتاب المتفق کا حوالہ ملا۔ غالباً اس ملک میں موجود نہیں ہے۔ حدیث مرقومہ کا اصل مخرج ابوداؤد ہے۔ خود صاحب کنز العمال نے ابوداؤد کا حوالہ دے رکھا ہے۔ اس لئے واقعہ کی تحقیق کرنے کے لئے ابوداؤد کا دیکھنا ضروری ہے ابوداؤد کی روایت یوں آئی ہے۔

ان عائشۃ مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ ومر بھا رجل علیہ ثیاب وھیئۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذالک فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم (ابوداؤد)

یعنی حضرت عائشہ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے اس کو روٹی کا ٹکڑا دیدیا۔ ایک اور شریف لباس میں ملبوس اور بزرگانہ شکل کا آدمی گذرا تو آپ نے اس کو حکم دے کر بٹھا لیا تو اس نے بھی کھانا کھایا۔ آپ سے اس فرق کی وجہ دریافت ہوئی تو کہا کہ ہادی محترم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ ہر ایک سے اس کے مرتبہ کے مطابق سلوک کیا کرو۔ (عون المعبود صفحہ ۱۱ج ۴)

باقی رہا آپ کا کہنا کہ دوسرا شخص (جو غالباً خوش وضع نہ تھا) سو ایسے قول کا قائل غالباً انہیں میں سے ایک ہے جو اپنی ماؤں کے حق میں بدگو اور بدظن ہوتے ہیں۔ ہمیں تو حکم ہے۔ اَزْوَاجُہٗ اُمَّھَاتُھُمْ

پس مطلب روائت کا صاف ہے کہ معمولی سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیکر رخصت کیا۔ صاحب وجاہت کو ڈیوڑھی میں بٹھا کر پیٹ بھر کھانا کھلایا۔

ایسے واقعات ہمیں بھی پیش آتے ہیں۔ ہم بھی بتوفیقہ تعالیٰ اس پر عمل کرتے ہیں۔

خدا بدظنوں کو نیک ظن دے۔

خلافت محمدیہ } مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

خلافت رسالہ۔ اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ر

ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ محمدیہ (الاورد) جو مصنف حضرت ... (۳) ... شیعوں کی ... قیمت ۴ر (منیجر اہلحدیث)

جمعیۃ تنظیم پنجاب

پنجاب میں چند افراد اہل حدیث نے تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس کی صورت ان کی سمجھ میں یہ آئی کہ ایک شخص کو امیر بنائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بزرگ کو امیر بنایا جو میرے نزدیک خود بنانے والوں کے دلوں میں بھی اس منصب جلیل کے متحمل نہیں۔ پھر ان بنانے والوں نے اپنے فعل کو یہاں تک مستحسن قرار دیا کہ اعلان کرنے لگے کہ جو کوئی اس امیر کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو انہوں نے اپنے امیر کو محض امیر سفر کی طرح قرار دیا۔ میں نے ابتدا میں اظہار رائے کر دیا تھا پھر میں خاموش رہا اس نیت سے کہ چند آدمی اگر اسی طرح مل سکتے ہیں تو ملیں۔ حال میں ایک اشتہار سرخ کاغذ کا میرے پاس کلکتہ سے آیا۔ بھیجنے والے نے مجھ سے سوال بھی کیا ہے۔ لکھا ہے کہ مولوی یوسف امرتسری نائب امیر کے مدعی ہو کر لوگوں کو امارت میں لاتے ہیں اور بڑے بڑے علماء کی منظوری کے دستخط (خصوصاً آپ کے دستخط) دکھاتے ہیں۔ بلکہ سلطان ابن سعود کا خط دکھا کر کہتے ہیں کہ:-

"سلطان امیر ان کی بیعت ہو گئے ہیں"

ہم لوگ کیا کریں ہم کو اصل حال سے اطلاع دیجئے۔ اخبار اہلحدیث میں شائع کر دیجئے۔ (خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۵۲۳)

اصل بات یہ ہے کہ جس مجلس میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی میں بھی اس میں تھا۔ میں نے قریباً دو گھنٹے اس کی مخالفت کی۔ مگر جن لوگوں نے پیشتر ہی سمجھوتہ کر رکھا تھا انہوں نے میری بات نہ سنی۔ میں نے پھر بھی انکار ہی رکھا۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ جس صاحب کو امیر بنایا ہے وہ اس منصب کے بوجھ کے متحمل نہیں کہ جماعت کی راہ نمائی دین میں یا دنیا میں کر سکیں۔ وہ بالکل کم گو عبادت گذار شخص ہیں۔ اس لئے جب کبھی اس جماعت کا شوریٰ ہوتا ہے امیر سے کوئی حکم نہیں لیا جاتا۔ ممبران آپس میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ بس اصل وجہ میرے انکار کی یہ ہے کہ میں اس بزرگ کو اس بوجھ کا متحمل نہیں دیکھتا۔

حلفی بیان میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ سید محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ میری تو مانتے نہیں میں کہتا ہوں کہ میں اس عہدے کو چھوڑتا ہوں تو یہ مجھ سے کہتے ہیں تم کافر ہو جاؤ گے؛ (کیا عجیب امارت ہے) اس لئے یہ امیری نہیں ہے محض ایک ڈھونگ اور نقل ہے۔ رہا سلطانی خط۔ اس کی بابت بھی سید محمد شریف صاحب نے اثناء گفتگو میں مجھ سے بیان کیا کہ یہ لوگ سلطانی خط کا عکس دکھاتے پھرتے ہیں میرا خط بھی ساتھ دکھا دیتے تو لوگوں کو غلطی نہ لگتی۔ فرمایا۔ میں نے بوساطت مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی سلطان المعظم کو خط لکھا تھا کہ "میں نے آپ سے بیعت کی ہے"

انہوں نے لکھا:-

"ہم تمہاری بیعت قبول کرتے ہیں"

ان دونوں خطوں کو ملا کر پڑھا جائے تو کوئی نادان سے نادان بھی یہ نہ کہیگا کہ سلطان المعظم نے شاہ صاحب سے بیعت کی ہے۔

نوٹ جس صورت کی بیعت شاہ صاحب نے سلطان المعظم سے کی ہے اس قسم کی بیعت تو سینکڑوں بنگالی کر آئے ہوئے ہیں۔ اس بیعت کا مطلب ان کی نیت کے ماتحت یہ ہوتا ہے کہ ہم تابعدار ہیں۔ نہ یہ کہ ہم آپ کے نائب ہیں۔ تابع اور نائب میں بہت فرق ہے۔

مختصر یہ کہ میری رائے اس سلسلہ کی بابت یہ ہے کہ یہ جماعت اپنے امیر کو عملی طور پر امیر نہیں جانتی۔ نہ وہ امیر بننا جانتے ہیں۔ کوئی کام بھی نہیں کرتے نہ کرنا جانتے ہیں۔

مثال کے طور پر اظہار کرتا ہوں۔ گلہ یا شکایت مقصود نہیں۔

مارچ ۱۹۳۴ء کو امرتسر میں ان کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں کئی ایک تقریریں ہوئیں۔ اس امارت کے لئے آیات اور احادیث پڑھی گئیں۔ رزولیوشن پاس ہوئے۔ اس کے بعد ایسے گم ہوئے کہ ندائے برنخواست یہاں تک کہ اس جلسہ کی رپورٹ بھی شائع نہ ہوئی، نہ حساب کتاب ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے غبن کا الزام بھی لگایا۔ تاہم نہ کوئی مجلس محاسبہ بیٹھی، نہ کوئی محاسب مقرر ہوا، نہ کسی اصلی یا فرضی محاسب کی رپورٹ شائع ہوئی۔ ہمدرد اصحاب متحیر تھے کہ جلسہ کرنے سے انجمنوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیسا جلسہ ہے کہ پہلی حرکت بھی سکون سے بدل گئی۔

مطالبہ چونکہ جماعتی کام ہے۔ اس لئے ہمارے سائلین امیر یا نائب امیر سے دریافت کریں کہ پانچ سال کے طویل عرصہ میں انہوں نے عملی کام کیا کیا پھر ہم بتائیں گے کہ ان کا بتایا ہوا کام، کام نہیں۔ محض ڈھونگ ہے۔

معذرت میں کسی مصلحت سے اس سلسلہ کو اس کی حالت پر چھوڑ چکا تھا مگر مولوی یوسف کی کاروائی سے مجھے کہنا پڑا ؎

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

پنجابی مثلث

آج کل پنجاب میں قادیان ہی کا تذکرہ ہر ایک انسان کے زبان زد ہے۔ مسلمان قوم اس وقت قادیان کے بارے میں تین قسموں میں یا مثلث کے تین ضلعوں میں منقسم ہے۔ ایک مرزائی جو کھلم کھلا مرزا کو مسیح موعود اور مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ دوسرے مخالفین مرزا احرار وغیرہ جو مرزا صاحب قادیانی کو

مع اتباع مرزا کے کافر قرار دیتے ہیں۔

تیسرا گروہ یا اشخاص وہ ہیں جو کفر میں تو اختلاف نہیں کرتے مگر احرار کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور سخت توہین کرتے ہیں۔ اس گروہ کے سرگروہ سید حبیب شاہ صاحب مالک اخبار روزنامہ "سیاست" لاہور ہیں جو احرار کے حق میں مرزائیوں سے زیادہ بدگو ہیں۔ دیکھیں مسلمانوں کا یہ مثلث کب تک قائم رہتا ہے۔

اللھم اھدنا لما تحب و ترضیٰ

ویدوں کے مصنف

(از قلم پنڈت آتمانند جی ست دھرم منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور)

(۲)

پنڈت آتمانند جی اس مسئلے کی تحقیق کرتے ہیں کہ ویدوں کے مصنف کون ہیں۔ گذشتہ نمبر میں کچھ حصہ درج ہوچکا ہے۔ آج دوسرا حصہ درج ہے۔ (مدیر)

اور سنئے کہ شت پتھ براہمن ۱۱-۵-۱-۱۰ میں لکھا ہے کہ راجہ پروروا اور اروشی کے سمواد والا شوکت ۱۵ منتروں کا ہے لیکن رگوید ۱۰-۹۵ میں آج کل ۱۸ منتر پائے جاتے ہیں۔

سام وید میں ایک حصہ صریحاً براہمن گرنتھوں کا ہے۔

آریہ سماجی ریسرچ سکالر پنڈت بھگوت دت جی بی۔اے بھی اپنی تصنیف اے ہسٹری آف ویدک برہمناز صفحہ ۴۰۱ و ۵۰۱ پر تسلیم کرتے ہیں کہ

"موجودہ ویدوں میں بعض حصے ایسے ہیں جنکے بارہ میں فیصلے سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ منشیہ کرت (انسانی تصانیف) ہیں"

نیز صفحہ ۳۸ و ۴۸ پر تسلیم کرتے ہیں کہ:-

"موجودہ اتھرووید بالکل مہابھارت کے وقت ظہور میں آیا"

نیز صفحہ ۶۹-۸۰-۲۲۴-۲۳۰ و ۲۵ وغیرہ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ بقول پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر

"وہ سب رشی جن پر وید نازل ہوئے مہابھارت کے وقت میں ہوئے ہیں"

گویا ویدوں کو بنے عرصہ تقریباً پانچ ہزار سال کا گزرا ہے۔ صفحہ ۱۰ پر پنڈت بھگوت دت جی بی۔اے سام وید کے متعلق لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں کچھ منترانیہ (دیگر) براہمنوں سے ہی لئے گئے ہیں" وغیرہ۔

بدوملہی میں میرے اعتراض کو آریہ سماجی پنڈت بھگوت دت جی ریسرچ سکالر نے تسلیم کیا کہ اتھرووید میں ۴۷۴ منتر زمانہ مہابھارت کے بعد بنا کر ملائے گئے ہیں۔ مہاشہ وشوناتھ جی ایم۔اے مجھے مزید صلاح دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"میرے بھراتا وید سمبندھی گیان کے لئے نرکت کا پڑھنا نہایت لازمی ہے"

لیجئے مہاشہ جی اب نرکت سے تحریف کا ثبوت سن لیجئے نرکت ۳-۴ میں اتھرووید ۱-۱۷-۱ کو یوں لکھا ہے کہ:- "اموریا ینتی جامیہ سروا لوہت واس سہ ابھراترا ادیوشاس تشٹھنتی ہت ورتمنہ"

اور پپلیہ شاخ میں بھی ذرا سی تحریف اور تفریق "یوش تس" "ہت ورچہ" کے ساتھ اسی طرح لکھا ہے لیکن موجودہ اتھرووید میں یوں پایا جاتا ہے:-

"اموریا ینتی یوشتو ہرا لوہت واس سہ۔ ابھراتا ادجائیں تشٹھنتو ہت ورچسہ"

دیکھئے نرکت کار کے وقت سے لیکر آج تک کتنی تبدیلی و تحریف واقع ہوچکی ہے۔

نیز نرکت ۳-۴ میں یہ منتر لکھا ہے جو موجودہ چاروں ویدوں میں کہیں نہیں ملتا۔ جو یہ ہے:-

"انگدانگدا دسم بھوسی ہردیادھی جائے سے، آتما وئی پترناما سی سہ جیو شردہ شتم"

بخوف طوالت اتنا ہی کافی سمجھ کر مہاشہ جی سے پوچھتا ہوں کہ کیوں جی! یہ تحریف اور کمی بیشی نہیں تو کیا ہے؟ میرے جھنتے جی آپ کو یہ دلیری کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ

"شروع دن سے لیکر آج تک ان (ویدوں) میں ایک شوشہ تک کی کمی بیشی نہیں ہوسکی"

کیا آپ بھول گئے تھے کہ "المسیح" ابھی زندہ موجود ہے وہ ایسی گت بنائے گا جو آخر دم تک یاد رہے۔

ورنہ سوامی دیانند کے شائع کردہ یجروید کے ادھیائے ۲۵ کا اڑتالیسواں منتر تو کسی دیگر یجروید سے دکھلا دیئے؟ آپ کو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح تحریف کی گئی ہے۔ مہاشہ جی اپنی ناواقفیت کا مزید ثبوت یوں دیتے ہیں کہ

"اس بات سے دنیا کا کوئی سکالر انکار نہیں کر سکتا کہ اپنشدیں مہابھارت سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں ..... براہمن گرنتھ اپنشدوں سے بھی پرانے ہیں"

یک نہ شد دو شد۔ اچھا جناب! اگر میں یہ ثابت کردوں کہ براہمن گرنتھ بھی جنہیں آپ کے سکالر اپنشدوں سے بھی پرانے مانتے ہیں مہابھارت کے مابعد کی تصانیف ہیں تو اپنشدیں تو اور بھی بہت بعد کی تصانیف ماننی پڑیں گی اور چاروں وید بھی مہابھارت کے زمانہ کے قریب بنے ہوئے ماننے پڑیں گے۔ پھر تو آپ کی علمیت کا ڈھنڈورا بعد غلط ثابت ہو جائیگا نہ؟ اور آپ کی دلیل بھی غلط۔ دیکھئے اور آریہ سماجی تعصب کی عینک لگا کر بھی پڑھئے کہ

شت پتھ براہمن کانڈ ۱۳ پرپاٹھک ۳ انوواک ۴ کنڈکا ۱-۳-۴-۱۱-۲۲ وغیرہ میں علی الترتیب ارجن کے پوتے اور ویر ابھی منیو کے بیٹے مہاراجہ پریکشت اور ارجن کے پڑپوتے، ویر ابھی منیو کے پوتے اور مہاراجہ پریکشت کے بیٹے مہاراجہ جنمیجے کا نام اور اُس کے مشہور یگیہ کا ذکر۔ بھیم سین کا نام

خاتم الانبیاء۔ آنحضرت صلعم کی سوانح عمری۔ (۶۷۵) قیمت ۱۰/ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

راجہ کوسلیہ کا نام، دُشینت کے بیٹے بھرت کا نام، اور دھرت راشٹر کا نام پایا جاتا ہے جو سب مہابھارت میں اور بعد ہوئے۔ مثلاً

"जनमेजयं पारिक्षितं याजयां चकार " ॥ १ ॥

ترجمہ۔ پریکشت کے بیٹے جنمیجے نے یگیہ کیا۔

بھیم سین نے بھی ایسا ہی کیا۔

" भीमसेनमेते एवं " 3

" कौसल्यो राजा तदेतद्गाथयाभि गीतम् ॥ ४ ॥

ترجمہ۔ راجہ کوسلیا نے اس کہانی کو سنا

" भरतो दौः ष्यन्ति यमुना मनु गंगायां "

ترجمہ۔ دشنیئت کا بیٹا بھرت جمنا اور گنگا پر گیا۔

" शतानीको धृतराष्ट्रस्य मेध्यमादाय "

ترجمہ (نکل کا بیٹا) شتانیک دھرت راشٹر کے یگیہ میں گیا؛ نیز شت پتھ براہمن ۱۴-۵-۴-۱ و ۲ میں لکھا ہے کہ

" मैत्रेयीति होवाच याज्ञवल्क्यः ।१।
सा होवाच मैत्रेयी" ॥२॥

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ نے کہا اے میترئی!.....

وہ میترئی بولی؛ سب سکالر مانتے ہیں کہ میتری کا خاوند یاگیہ ولکیہ رشی جس کا ذکر برہدارنیک اُپنشد ۴-۵-۱ میں بھی یوں لکھا ہے کہ

" अथ ह याज्ञ वल्क्यस्य द्वे भार्ये बभूव तु मैत्रेयी च कात्यायनीच "

ترجمہ۔ یاگیہ ولکیہ کی دو بیویاں تھیں۔ میترئی اور کاتیائنی۔

مہرشی ویدویاس کا شاگرد تھا جیسا کہ یجروید بھاشیہ کے شروع صفحہ پر ہی دھراچاریہ جی لکھتے ہیں کہ

"तत्र व्यास शिष्यो वैशम्पायनो याज्ञवल्क्यादिभ्यः स्वशिष्येभ्यो यजुर्वेदमध्यापयत् "

ترجمہ۔ تب ویاس نے اپنے شاگردوں ویشمپائن یاگیہ ولکیہ وغیرہم کو یجروید پڑھایا۔

چھاندوگیہ اُپنشد ۳-۱۷-۶ میں بھی دیوکی پُتر کرشن کا ذکر پایا جاتا ہے۔

"कृष्णाय देवकी पुत्राय "

براہمن گرنتھ اور اپنشدوں اور بے چارے اتھروید کا تو ذکر ہی کیا؟ خود رگوید بھی جو سب سے پرانا مانا جاتا ہے زمانۂ مہابھارت کی تصنیف ہے کیونکہ رگوید منڈل ۱۰ شوکت ۹۸ میں مہابھارت کے ہیرو اعظم بھیشم پتامہ کے باپ شنتنو اور تایا دیواپی اور دادا رشٹی سین راجہ کا حال لکھا ہے۔ چنانچہ نرکت ۲-۱۰ میں اس رگ وید شوکت کے متعلق مہامنی یاسک آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:

"اس میں اتہاس کہتے ہیں رشٹی شین کا پُتر دیواپی اور شنتنو دونو کروونشی بھائی ہوئے ہیں۔ شنتنو جو دونو میں چھوٹا تھا اُسی نے (اپنا) ابھی شیک کیا (راجہ بنا) دوسرا دیواپی تپ (ریاضت) میں لگ گیا۔ اُس سے شنتنو کے راجیہ میں بارہ برس میگھ (مینہ) نہ برسا۔ اُسے براہمنوں نے کہا۔ تو نے ادھرم کیا ہے کہ بڑے بھائی کو اُلانگھ کر ابھی شیک (راج تلک) لیا ہے۔ اس سے تیرے (راجیہ میں) دیو نہیں برستا ہے۔ تب شنتنو نے دیواپی کو راجیہ دینا چاہا۔ دیواپی نے اُسے کہا تیرا پروہت ہونگا۔ اور تجھے یگیہ کراؤں گا (میں اب راجا نہیں ہوں گا۔ راجا آپ ہی رہیں) اُس (دیواپی) کا یہ ورش کام شوکت دور شاکی کامنا والے کا شوکت) ہے اُس (شوکت) کی یہ (رچا۔ منتر) ہے"

بلفظہٖ ترجمہ پنڈت راجارام صاحب شاستری)

کیا اب بھی شک ہے کہ رگوید خود بھی مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ اس شوکت کا مصنف رشی بھی وہی دیواپی ابن رشٹی شین لکھا ہے اور اُس کا اُس کے باپ اور چھوٹے بھائی شنتنو کا نام بھی منتر ۵ و ۷ میں پایا جاتا ہے اور ویدانگ نرکت انہیں کروونسی بھی لکھتا ہے سے

ہر چناں کہ بشوئی پلید تر گردد (باقی)

مسلمان کس طرح زندہ رہ سکتے ہیں

بقلم مولوی محمد عابد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ یونگنڈہ ضلع پرم (برما)

زمانہ بدل رہا ہے قومی تمدن، قومی تہذیب، قومی اخلاق سب کچھ مسلمانوں سے نکل چکا ہے اور جو کچھ باقی ہے اس کے بھی زندہ رہنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت جلد وہ کم بخت زمانہ آنے والا ہے کہ جو کچھ اب باقی ہے اُس کو باقی رکھنے والے بھی دنیا سے مٹ چکیں گے اُس وقت صرف نام کے وہ مسلمان رہ جائیں گے جو اسلام اور دین سے بالکل ناواقف ہونگے اور جب اُن سے کہا جائیگا کہ اسلام کی کچھ خدمت کرو تو کہیں گے کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اسلام کیا ہے اُس وقت وہ مسلمان رہ جائیں گے۔ جو اس نئے مسلمان ہونگے کہ ان کے باپ دادا مسلمان تھے اور خوش قسمتی سے وہ کسی طرح مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے ہونگے ورنہ کافروں اور ان مسلمانوں میں کوئی فرق نہ ہوگا ایسی حالت اور تباہی اور ادبار میں جو حالت مسلمانوں کی ہوگی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اے مسلم کہلانے والو اُس دن کے آنے سے قبل اسلام کو ذلت میں گرفتار ہونے سے قبل اس کا انتظام کرو تاکہ تمہاری آئندہ قوم اور آنے والی نسل تم کو دعائے خیر سے یاد کرے اور تمہارا نام پھر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، مصنفہ جناب (۲۶۷) مولانا اشرف علی تھانوی

عزت سے لیا جاوے ورنہ یقین جانو اُس وقت تم پر کوئی ایک آنسو رونے والا اور تمہاری قبر پر فاتحہ پڑھنے والا نہیں ہوگا نہ یہ معلوم ہوگا کہ اس زمین پر کبھی کوئی قوم مسلمانوں کی آباد تھی۔

مسلمان جو اپنی قوم سے غافل ہو رہے ہیں اور کسی کا کوئی خیال نہیں کرتے اور جو اپنی قوم سے بہت دور ہو کر اس کو مٹنے سے نہیں بچاتے جس کا گناہ تمام قوم کے بڑے اور تعلیم یافتہ اور مالداروں پر ہے جو قوم کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔

آج جس طرح بچا دے۔ مرد تعلیم دین سے بہت دور بیٹھے ہیں اُس سے کہیں زیادہ بچاری عورتوں کو ہماری قوم نے جاہل رکھ چھوڑا ہے۔ افسوس سے کہا جاتا ہے کہ جس قوم کے مرد جاہل ہیں عورتوں کا کیا سوال ہو سکتا ہے۔ ہمارے رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کی تاکید مرد، عورت دونوں کو فرمائی ہے۔

آج ہم نے جہاں بہت سے قول خدا و رسول ترک کر دیئے ہیں آج اس ارشاد کو بھی چھوڑ رکھا ہے۔ عورت کو اتنا تو علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ خط لکھنا پڑھنا اور مسائل قرآن حدیث اور دینی کتابوں کو پڑھ کر خود سمجھ سکے۔ علم کا شوق ہو اور وہ علم حاصل کرے آج بہت سے لوگ جو جاہل ہیں ان کے ماں باپ کا قصور ہے۔ بچہ اپنے ماں باپ کی دیکھا دیکھی بہت کچھ اچھی یا بری خصلت سیکھ سکتا ہے۔ بچہ بڑا ہو کر جاہل یا بے دین ہو جائے تو اُس کا سب گناہ ماں باپ پر ہوتا ہے اگرچہ جوان ہونے کے بعد بچے پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ عقل سے سوچ سمجھ کر نیک بد میں تمیز کرے یہ کہہ کر کسی طرح کوئی بچ نہیں سکتا کہ ماں باپ نے نہیں سکھایا۔ اس لئے جوان ہو کر اُس پر فرض ہو جاتا ہے کہ علم حاصل کرے اور تمام باتیں سیکھے۔ قیامت میں خدا سب سے یہی سوال کرے گا کہ میں نے قرآن اور رسول بھیجا، پیغمبر بھیجے تم نے عمل کیوں نہیں کیا۔ اچھی بری باتوں کو کیوں نہیں سمجھا۔ اس لئے ہر انسان اپنے عمل کا جواب دہ ہوگا۔ کوئی کسی کو نہ بچائے گا۔ کسی کا ماں باپ یا استاد یا بزرگ کوئی نہیں بچائے گا سوائے عمل کے۔ اگر ہم چاہیں کہ دنیا میں ہم آرام سے رہیں تو ہم کو چاہئے کہ نیک عمل کریں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جو حکم ہم کو خدا و رسول نے دیا ہے فرض اور سنت پر عمل کریں۔ اگر تمام مسلمان خوف خدا دل میں اور سنت پر عمل کریں اور قوم کی ترقی کی کوشش کر کے ان کو تمام آنے والی مصیبتوں اور تنگدستیوں، جہالت اور عذاب سے بچائیں تو امید ہے کہ مسلمانوں کو پھر وہی دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ جو پیغمبر علیہ السلام کے وقت اسلام کی شان تھی اور جس طرح سب مسلمانوں کے نام سے ڈرتے تھے اور اسلام دنیا میں پھیل گیا اور سب دشمنوں پر فتح پائی۔ آمین۔

الصبر والجہاد

(مرقومہ احمد حسین تاجر آہن تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد دکن)

حضرات! بے شمار احکامات اسلامی میں سے صرف یہ دو احکام یعنی صبر و جہاد صوری لحاظ سے متضاد و متخالف معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ صبر، سکوت اور جہاد کوشش کا نام ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض سطحی عقول اور ظاہر بین نظریں ان پُر اسرار متفق المعنی احکام کی اصلیت و ماہیت سے ناواقف رہ کر اس لفظی تضاد کو نقص پر محمول کرنے لگ جائیں۔ یا شبہ کے شکار ہو جائیں۔

لیکن ہم ایسے مشتبہ القلوب حضرات کو مخاطب کر کے بیانگ دہل وڈنکہ کی چوٹ کہتے ہیں کہ ان مرقومہ احکام صبر و جہاد میں تضاد نہیں بلکہ عین تسلسل اور تطابق ہے اور ان احکام کی خلیج اتنی وسیع ہے کہ جن کی تفصیلی تشریح و وضاحت کے لئے یہ چند صفحات تو درکنار ایک ضخیم دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکے گا۔ اور انہی احکام کے دوش زیست قومی و بقائے ملکی کا مدار رکھا گیا ہے جس کے بڑے بڑے سٹیٹس مین مصدق ہی نہیں بلکہ معترف ہیں۔

لیکن اس تریاق زندگی اور اکسیر اخلاق سے وہی لوگ بخوبی مستفید و متمتع ہو سکتے ہیں جو امتیاز حسن و قبح کی کسوٹی (عقل) پر ان احکام کو پرکھ کر لائحہ عمل بنانے میں ساعی نظر آتے ہیں۔

جب ہم ان احکام کی حقیقت و ماہیت پر سرسری نظر اور معمولی تدبر کو کام میں لاتے ہیں تو صدائے ہاتف ہمارے کانوں میں گونجتی، قدرت للکارتی، فطرت مجبور کرتی اور کہتی ہے کہ اے ابن آدم! تجھ کو بام ترقی پر پہنچانے والے، دنیا میں ایک نمایاں معزز ہستی بنانے والے، عدل و احسان کے سبق سکھانے والے، ذلت کی موت سے بچانیوالے یہی دو احکام صبر و جہاد ہیں۔ جن کا ظاہر علیحدہ مگر باطن ایک ہے۔

(۱) صبر کے لغوی معنی روک کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر اُس روک اور جد و جہد کا نام ہے جو نفس امارہ کو ناجائز خواہشات، بے جا تصرفات سے باز رکھنے اور اپنے آپ کو تحمل بر مصائب و نوائب کا عادی بنانے میں کی جاتی ہیں۔ اس سعید صفت کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں تقریباً ۹۰ مقامات پر جداگانہ اسلوب میں کیا گیا ہے۔ بنظر تعمق دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اخلاق عالیہ کو اس صفت فاضلہ سے ایک خاص مناسبت ہے اور اس صفت کا اعلےٰ مقصد تہذیب نفس، تزکیہ روح صفائی قلب ہے

قبل از قبل اس صفت علویہ کا تسلط پیکری قلمرو کے سلطان (قلب) پر ہوتا ہے جو تمام جذبات بشریہ مثلاً غصہ، دلیری، حیا، بیم و رجا، انقباض و انبساط رغبتوں و خواہشوں کا محرک و مبدء ہے

ahmadimuslim.de

رحم و کرم کا دریا، غیظ و غضب کا طوفان اسی سے بپا ہوتا ہے۔

لیکن جب صبر کی صفت اس میں جاگزیں ہوجاتی ہے تو رذالت، شرافت سے خیانت، امانت سے، انتقام، عفو سے مبدل ہوجاتا ہے جس کے باعث جذبات بہیمی پر قوتِ ملکوتی غالب آکر مندرجہ ذیل صفات سے مشرف و ممتاز بنا دیتی ہے شجاعت، قناعت، عفت، عفو۔

(الف) **شجاعت**۔ بہادری، جوانمردی کو کہتے ہیں۔ لیکن اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) جان و مال سے دوسرے کی اعانت کرنا (۲) قوم کا درد ملک کا پاس رکھنا، (۳) مظلوموں کی مدد ظالموں کا انسداد کرنا۔ (۴) اعلیٰ اخلاق کا جویا رہنا۔ (۵) غصہ و غضب میں نفس پر قابو پانا۔

غرضکہ اس ایک صفت سے بے شمار فوائد و گوناگوں نتائج اخذ ہو سکتے ہیں اور ایسی اعلیٰ و ارفع صفت بھی صبر ہی کی بدولت نصیب ہوتی ہے چونکہ صبر ہی سے ہوائے نفس کا خاتمہ بہیمی ولولوں کا دیر نیست ہوتا ہے اور تاوقتیکہ نفسانی خواہشوں خود غرض چالوں کی اصلاح نہ ہو۔ انسان اپنے ذاتی مفاد کو خدمات قومی و ملکی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتا۔ برخلاف اس کے جسمانی قوت و زعم کے اعتبار پر کسی کو ستانا، کسی کا مال غصب کر لینا معمولی باتوں پر مشتعل ہونا شجاعت نہیں بلکہ جہالت اور پرلے درجہ کی رذالت ہے اور ایسا شخص بہادر نہیں بلکہ ڈرپوک کہلوانے کا مستحق ہے چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دیتا ہے۔ پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو سنبھال لیتا ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ غصہ جیسی بھڑکتی ہوئی آگ کو سرد کر کے شجاعت کے جوہر دکھانے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں۔

(ب) **قناعت** کے معنی تھوڑی چیز پر بخوشی راضی رہنا۔ اس کے نتائج میں مندرجہ ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فراخدلی، (۲) شکر گذاری۔ (۳) اعلیٰ حوصلگی۔ (۴) سکوت وغیرہ۔

فی الحقیقت قناعت وہ پُر اخلاق اور لازوال دولت ہے کہ انسان کو ہوس، لالچ، خوشامد، چاپلوسی، مکاری، عیاری جیسے بیسیوں جیسا سوز رذائل اور سینکڑوں اخلاق شکن جرائم سے محفوظ رکھتی ہے۔ ایسی نیک سیرت با سعادت صفت بھی آدمی کو صبر ہی کی سرزمین سے نصیب ہوتی ہے چونکہ قلیل چیز پر نہایت فراخدلی و خندہ پیشانی سے اکتفا کرتے ہیں نفسانی خواہشوں و پُر ہوس ولولوں کا استیصال کرنا پڑتا ہے اور ایسا کرنے والے اہل صبر ہی ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ قناعت صبر کی ایک شاخ ہے۔

(ج) **عفت** کے معنی پرہیزگاری، پارسائی، حرام چیزوں سے محترز رہنا بالخصوص شہوت حرام سے۔ لیکن یاد رہے کہ منصبِ عفت کو کامل بلندی جب تک نصیب نہیں ہوتی تب تک کہ جذبات شہوانی کو ابھارنے والی دلکش صورت کافی اسباب عیش و نشاط کے ساتھ موجود ہو کر مواصلت کے لئے مجبور کرنے پر انسانی نفس کی باگ عقل کے سپرد کر کے اپنے آپ کو نہیں بچاتا۔

ایسے نازک وقت امتحان کے موقع پر جہاں احباب کا کھٹکا ہو نہ اغیار کا ڈر، شرم کا مقام ہو نہ حیا کی جائے۔ جوانی کا عالم، مستی کا طوفان دونوں طرف سے بپا ہو رہا ہو، دامن عصمت کو داغداری سے محفوظ رکھنے میں کس قدر صبر و تحمل کی ضرورت پڑتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

عفت کی بدولت قولاً فعلاً پاکیزگی اور حیا پیدا ہوتی ہے۔ ظلم، تنگ دلی، بدکاری، خیانت جیسی سینکڑوں قباحتیں کافور بن جاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ عفت کا راس المال صبر ہے۔

(د) **عفو**۔ کے معنی خطا کا معاف کر دینا حالت قدرت میں کسی سے انتقام نہ لینا۔ برخلاف اسکے عدم قدرت انتقام کی خاموشی و درگذری عفو نہیں بلکہ کمزوری ہے۔

نتائج عفو میں حسب ذیل امور داخل ہیں۔ (۱) فیاضی، (۲) اولوالعزمی، (۳) دریا دلی۔ (۴) جوانمردی وغیرہ۔ لیکن یاد رہے کہ اس صفت سے متصف ہونے میں سب سے بڑی اہم چیز باوجود قدرت انتقام کے درگذر کرنا ہے اور یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ چونکہ اس میں غیظ و غضب کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اور انتقام پسند جذبوں کو نیست و نابود کرنا پڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں کس قدر عزم و استقلال، صبر و تحمل کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ وہ عیاں راچہ بیاں کے مصداق ہے۔

چنانچہ شب و روز کا مشاہدہ شاہد، تجربہ گواہ، واقعات عیاں ہیں کہ ایک زبردست کی جانب سے زیاں پہنچنے پر باوصف زیاں رسیدہ کمزور ہونے کے اُس کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ بعوضِ ممکنہ رسیدہ زیاں سے دوچند بدلہ لیا جائے۔ لیکن یہ صبر ہی کا صدقہ ہے کہ ایک عاجل منتقم کو معاف کنندہ کے ممتاز لقب سے ملقب کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

تقسیم میراث } میں میراث کے تمام قواعد کا ذکر کر کے ان کی مثالیں اور متفرق نقشہ جات دے کر ایک ایسا مفصل نقشہ دیا گیا ہے جس میں تمام ورثاء کی تفصیل اور ان کے حصص کی مکمل تقسیم درج کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۳ر

خورشیدِ صداقت } اس کتاب میں مذہب مقدس اسلام کی خوبیاں مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور رسالت محمدیہ کو عقل و حکمت کے معیار پر کس کر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۰۹)

گذشتہ ہفتے قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ کی فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد پڑھئے :-

"یعنی اگر فیض بعد موت کے اسی قسم کا ہووے کہ جو حیات میں ہوتا ہے پس تمام اہل مدینہ زمانہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت تک برابر سب صحابی ہو ویں گے اور پھر کوئی شخص محتاج صحبت اولیاء کا نہ ہوگا کیونکہ فیض مردہ کا مثل زندہ کے ہوگا کہ مفیض اور مستفیض میں مناسبت شرط ہے اور وہ بعد وفات کے مفقود۔ لہذا بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر شریف سے فیض نہیں پہنچتا بوجہ عدم مناسبت صورت کے پس دوسرا واسطہ نائب پیغمبر اور آپ کے وارثوں کا چاہیئے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے علماء ظاہر اور باطن وارثان پیغمبروں کے ہیں انتہی"

پس اگر کسی نبی اور ولی سے بعد انتقال کے دعاء و توسل کی شرعاً اجازت ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر خلیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا توسل چھوڑ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا توسل جم غفیر حضرات اکابر صحابہ کے روبرو طلب باراں میں حق تعالیٰ سے نہ کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اصح الکتب سے صراحۃً متفق علیہ قطعی الدلالت گذر چکا ہے۔ جس کے سامنے ہرگز کسی امتی کا قول و فعل قابل عمل و وثوق قبول نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ ان کو حاضر و ناظر متصرف جان کر ندائیں مرادیں طلب کرنا اور حیات دنیا کے تصرفات و اختیارات و معجزات و کرامات، کشف و مشاہدات اولیاء کو اپنی شرکیات کے جائز ہونے کی دلیل قرار دینا کسی متدین اہل توحید و متبع سنت کا ہرگز پیشہ نہیں ہوسکتا۔ بجز اس کے کہ محض طالب دنیا مردار کے پیچھے چلنے والا، گورپرستی کا لقمہ کھانے والا ہو جس طرح مولوی نعیم الدین نے اپنی سرگرمی سے اس پر جان اڑا کر خلق اللہ کو گمراہ کیا ہے۔ باقی رہا مسئلہ تقویۃ الایمان کا مٹی میں ملنے کا۔ مولوی نعیم الدین نے صفحہ ۲۵ پر مکرر اس کو لکھا ہے وہیں انشاء اللہ العزیز مفصل جواب دندان شکن دیا جا کر ناظرین اہل انصاف کے لئے تسلی بخش ہوگا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ مسئلہ تصرف اختیار و قدرت کی مفصل حقیقت بتصریح آیات و احادیث اور اکابر ائمہ تفاسیر و محدثین اور فقہاء و ائمہ صوفیہ رحمہم اللہ سے واضح ہو کر تمام اباطیل مولوی نعیم الدین نسیاً منسیاً ہو چکے جس سے تقویۃ الایمان کے توحیدی احکام بے غبار منور و درخشاں ہو گئے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں :-

قولہ صفحہ ۱۴۹ لغایت ۱۵۲

"صاحب تقویۃ الایمان نے اپنے شرکیات کا تیسرا حصہ اشراک فی العبادت کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں :-

تیسری بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہیں کہ ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور راستہ میں اس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانے اور وہاں منتیں ماننی اس پر غلاف ڈالنا اور اس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور چھاتی ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بن کر اسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لئے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئیں کا پانی تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا مویشی نہ چگانا۔ یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلہ کو یا کسی کے مکان کو کسی کی تبرک چیز کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کے بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر

ahmadimuslim.de

تبویب القرآن [illegible] (۴۷۹) [illegible]

شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادت کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ مشکلیں کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲ و ۱۳)

اس تمام یاوہ گوئی کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ تعظیم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے غیر کی تعظیم شرک۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبولان بارگاہ کی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور بکثرت آیات و احادیث اس پر ناطق ہیں۔ عبادات بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں غیر کی عبادت پرستش یقیناً شرک ہے لا نعبد الا ایاہ یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ مگر صاحب تقویۃ الایمان کا یہ مطلب نہیں اس کی عبارت میں بڑا فریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ہجرت کرنا عبادت ہے اگر حصول مال یا تزوج کی نیت سے تو عبادت نہیں۔ مسجد میں اپنے آپکو روکنا اعتکاف کے لئے عبادت ہے۔ اگر اپنی کسی غرض دنیوی کے لئے مسجد میں پابندی سے رہا تو عبادت نہ ہوگا۔ مگر شرک بھی لازم نہ آئے گا۔ نماز کے افعال سجدہ رکوع ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تو صاحب تقویۃ الایمان نے ذکر کیا مگر ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا جیسا قومہ میں یا بیٹھنا جیسا بین السجدتین اور تشہد میں یہ بھی افعال نماز ہیں۔ جس طرح سجدہ و رکوع و قیام نماز میں فرض ہیں اسی طرح قعدہ آخری فرض ہے یہ افعال عبادۃ غیر خدا کے لئے کرنا شرک اور اگر بہیت عبادت پر نہ ہوں تو لزوم شرک کا حکم باطل ورنہ ہر شخص مشرک ہوجائے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جانا تو شرک ہوجائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت ایسے ہی یہ عبادت۔ حضرت جبریل حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھ کر بہیت نماز بیٹھے کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ شرک ہوا۔ اگر صاحب تقویۃ الایمان مثلہ صحیح لکھتا کہ یہ افعال بروجہ عبادت شرک ہیں اگر دوسری جہت سے کئے جائیں تو شرک نہیں تو اس کا مدعا حاصل نہ ہوتا۔ مقبولان بارگاہ حق کی تعظیم جس کا وہ دشمن ہے اس کو کس طرح روکتا وہ جانتا تھا کہ دنیا کے پردہ پر کوئی مسلمان کسی بزرگ کے روبرو بقصد عبادت ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہوتا پھر بروجہ عبادت کی قید لگاتا تو مسلمانوں کو مشرک کس طرح ٹھہراتا دست بستہ بہیئت نماز کھڑا ہونا فاتحہ میں فاتحہ کے لئے نماز کی طرح بیٹھنا خود صاحب تقویۃ الایمان نے صراط مستقیم میں لکھا ہے جو ہم صفحہ ۹۰ میں نقل کر چکے ہیں۔ اس سے وہ اپنے اس حکم سے خود مشرک ہوگیا۔

سجدہ و طواف کا حکم صفحہ ۱۰۲ و صفحہ ۹۰ میں اور سجدہ کی قسمیں صفحہ ۱۰۱ میں بیان کر آئے ہیں۔ ملخصاً بلفظہ"

اقول۔ بیشک جو امور عبادۃ و تعظیماً حق تعالیٰ کے لئے شرعاً کئے جاتے ہیں جبطرح بعض امور کا ذکر تقویۃ الایمان کے انواع شرک میں واقع ہوا مثلاً سجدہ رکوع دست بستہ قیام روزہ طواف خانہ کعبہ نذر و منت مرادیں وغیرہم جن کا بیان بطور حصر کے نہیں ہے بلکہ ہر وہ شے جو حق تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں کسی دوسرے کے لئے عمل میں لائی جاوے گی شرک ہوگی۔ جس طرح قبر پرستوں، تعزیہ پرستوں وغیرہم کا نفع وضرر کی توقع پر عملدرآمد ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لا تعبدوا الا ایاہ۔ یعنی عبادت نہ کرو اللہ کے سوا کسی کی۔ اور سورہ حم سجدہ میں فرمایا۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

یعنی نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا۔ اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔ اور مثلاً سورہ حج میں فرمایا۔ وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ۔ یعنی اور پوری کریں منتیں اپنی اور طواف کریں اس قدیم گھر کا۔

اور حدیث میں وارد ہے۔ الطواف حول البیت مثل الصلوٰۃ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۲۷) یعنی طواف خانہ کعبہ مثل نماز کے ہے۔ اور خود مولوی نعیم الدین کے قلم سے بھی نکل گیا کہ غیر کی عبادت یقیناً شرک ہے۔ مگر دل میں شرک کا چور گھسا ہوا ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ فیضان رحمت صفحہ ۱۱۱ میں اللھم اجعل صلوٰتک و رحمتک علیٰ سعد کا ترجمہ بجائے یا اللہ کے یا رسول اللہ آل سعد پر مغفرت اور رحمت فرما، کیا گیا تاکہ جہلا شرک میں مبتلا ہوں پس بعض امور عبادت میں معین و مخصوص ہیئت بالشان ہیں بعض نیت پر موقوف ہیں۔ چنانچہ کبیری شرح منیۃ المصلے فقہ حنفیہ صفحہ ۲۶۲ میں مرقوم ہے۔

لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام

یعنی اگر غیر اللہ کو سجدہ کرے تو کافر ہو جاویگا بخلاف قیام کے۔

اور رد المحتار مصری ج ۵ صفحہ ۲۶۵ میں مرقوم ہے۔

"وفی الظہیریۃ یکفر بالسجدۃ مطلقاً"

یعنی اور ظہیریہ میں ہے کہ تکفیر کیا جاوے گا سجدہ کے ساتھ مطلقاً۔

اور دربارہ قعدہ آخیرہ نماز کبیری شرح منیۃ المصلی صفحہ ۲۸۵ میں مرقوم ہے۔

"واما القعدۃ فلا نص فیہا"

اور صفحہ ۲۸۷ میں مرقوم ہے۔

"وقد تقدم انہ غیر منصوص عنہ"

یعنی اور لیکن قعدہ پس نہیں ہے اس کے لئے نص یعنی دلیل صریح۔

اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تفسیر فتح العزیز ج ۱ صفحہ ۶۷ میں فرماتے ہیں۔

(جو آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے ہر بہی خواہ کو کوشش کرنی چاہیئے

تقویۃ الایمان - جدید اڈیشن - معترضین کے اعتراضات کا جواب بھی ساتھ ہے - قیمت ۱۲ / (منیجر)

ahmadimuslim.de

سوال متعلقہ آمین بالجہر اور جواب

نوٹ:- فتاوی ناکافی ہونے کے سبب اس مضمون کو جگہ دینی پڑی۔ (مدیر)

ایک سائل نے اہلحدیث مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء میں دریافت فرمایا ہے کہ:-

"رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن وحسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم، حضرت شیخ عبدالقادر، حضرت ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین بحالت نماز جماعت بعد قرأت فاتحہ آمین بالجہر کہتے تھے یا نہیں"

جواب (۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آمین بالجہر بعد قرأت فاتحہ کہا کرتے تھے۔ وائل بن حجر کہتے ہیں:-

"صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین ومد بھا صوتہ"

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب کبھی نماز پڑھی آپ نے ولا الضالین کے بعد آمین دراز آواز سے کہی۔ (ترمذی صفحہ ۳۳ ابوداؤد صفحہ ۱۳۶ ابن ماجہ صفحہ ۶۲ تلخیص الجیر صفحہ ۸۹ منتقی صفحہ ۵۹ دارمی صفحہ ۱۱۵ دارقطنی صفحہ ۱۲۷ مشکوٰۃ صفحہ ۸۰)

(۲) ایک روایت میں ہے:-

اذا قرأ ولا الضالین قال آمین رفع بھا صوتہ۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ ختم کی تو آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۳۶ عون المعبود صفحہ ۳۵۱)

(۳) ایک روایت میں ہے:-

انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجھر بآمین۔ کہ وائل نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے آمین بالجہر کہی۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۳۶)

(۴) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔

وسندہٗ صحیح اور سند اس کی صحیح ہے۔

وصححہ الدارقطنی۔ اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے۔ (تلخیص الجیر صفحہ ۸۹)

(۵) امام ترمذی فرماتے ہیں:-

حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن۔

کہ حدیث وائل ابن حجر جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین پکار کر کہنے کا ذکر ہے حسن ہے (ترمذی صفحہ ۳۳)

(۶) اس حدیث کے آگے امام ترمذی فرماتے ہیں

وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحاق۔

اور بہت سے اہل علم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین فرماتے ہیں کہ آمین پکار کر کہی جائے اور آہستہ نہ کہی جائے اور اسی طرح امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ آمین بالجہر کہنی چاہئے۔ (ترمذی صفحہ ۳۳)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ ولا الضالین رفع صوتہ بالآمین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین بلند آواز سے پکار کر کہتے۔

(اعلام الموقعین جلد ۲ صفحہ ۵ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۸۵)

(۸) اور تحفۃ الاحوذی میں مولانا عبدالرحمن فرماتے ہیں:-

ولم یثبت من احد من الصحابۃ الاسرار بالتامین باسناد صحیح۔

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے بھی صحیح سند سے آمین آہستہ کہنا ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوذی جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

(۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں:-

ادرکت مأتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین

کہ میں نے مدینہ منورہ کی مسجد میں دو سو صحابہ کو دیکھا جب امام سورہ فاتحہ ختم کرتا تو سب کے سب بلند آواز سے آمین کہتے اور مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی۔ (بیہقی جلد ۲ صفحہ ۵۹ اعلام جلد ۲ صفحہ ۵ قسطلانی جلد ۲ صفحہ ۸۵)

(۱۰) پیر عبدالقادر فرماتے ہیں:-

والجھر بالقرأۃ و آمین۔

کہ جہری نمازوں میں جب قرأت بلند آواز سے پڑھی جائے اس میں آمین بھی پکار کر کہی جائے۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱)

(۱۱) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آمین بالجہر کو سنت قرار دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) خلاصہ مضمون یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نمازوں میں سورہ فاتحہ ختم کرنے کے بعد آمین پکار کر کہا کرتے تھے۔ اور آپ کے صحابہ کرام کا بھی دستور تھا۔

ائمہ اسلام تبع سنت اسی طرف گئے ہیں امام حسن و حسین و زین العابدین رضی اللہ عنہم اپنے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل نہیں کرتے تھے۔ حضرت معین الدین چشتی اور نظام الدین اولیاء کا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو لکھ دیں۔

آمین بالجہر کے متعلق زیادہ تفصیل منظور ہو تو میرا رسالہ اثبات آمین بالجہر جس میں تین سو حوالے دیئے گئے ہیں مطالعہ فرمائیں۔ والسلام

(نور محمد چاکی از شیخوپورہ)

اشاعت اسلام یعنی دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا (عہ) مصنفہ مولانا حبیب الرحمن دیوبندی قیمت (علاوہ محصول)

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستان | ماہ جولائی میں جن اصحاب کی قیمت اخبار و میعاد مہلت درج ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرما کر قیمت اخبار (للعہ ۴ ۱/۲ یا ۲ ۱/۴ ششماہی) بذریعہ منی آرڈر بھیجیں مہلت یا انکار کی اطلاع بھی حتی المقدور جلد آنی چاہئے۔ ورنہ ۲۶ جولائی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

ضروری اطلاع | جو اصحاب مہلت لیا کرتے ہیں ان کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ میعاد مہلت ختم ہوتے ہی قیمت ارسال کر دیا کریں بار بار یاد دہانی کرانے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز مکرر مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

وی پی واپس آتے ہیں | ماہ جون میں جن اصحاب کو وی پی بھیجے گئے تھے ان میں اس دفعہ واپسی بہت ہوئی ہے۔ جس کو دیکھ کر یہ خیال آتا ہے کہ آیندہ وی پی سسٹم ہی اڑا دیا جائے۔ سچ پوچھئے تو اتنا خریداری سے انکار کا رنج نہیں ہوتا جتنا کہ وی پی واپس آنے کا ہوتا ہے۔ فیس رجسٹریشن جو اپنی گرہ سے لگائی جاتی ہے فضول اور رائیگاں جاتی ہے۔

اس لئے | ہر دفعہ یہی عرض کیا جاتا ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ہی ارسال کر دیا کریں۔

نوٹ | جن نمبروں کے ساتھ ص کا نشان ڈالا گیا ہے ان کی قیمت اخبار ۱۵ جولائی تک ضرور موصول ہو جانی چاہئے۔ بصورت دیگر اخبار بند کر دیا جائے گا۔

غریب فنڈ | سے جو اخبار جاری کئے جاتے ہیں میعاد ختم ہونے کے بعد ان کو کوئی مہلت نہیں دی جا سکتی۔ یاد رکھیں۔

۸۱۳ ص غلام نبی
۸۷۴۴ ص میاں دوست محمد محمد صادق۔
۲۱۶۸ مدرسہ تبلیغ الاسلام خان پور

۲۵۳۹۴ ص مفتی محمد ظریف
۲۸۵۹ سکرٹری محفل نور اسلام
۳۱۵۸ مولوی محمد الدین
۳۲۵۷ شیخ سخاوت حسین
۳۲۹۰ مولوی عبد الحلیم
۳۶۰۹ عبد الحفیظ
۳۶۳۷ امیر الدین
۴۳۳۴ حاجی محمد جو شداو جو
۴۵۳۵ عبد المجید
۴۷۰۵ ص میر ثناء اللہ
۵۲۰۹ ماسٹر محمد حسین
۵۲۳۹ عبد اللہ جو احسن جو
۵۵۹۱ منشی محمد حسین صابری
۶۳۴۴ ص مستری عبد الغنی
۶۵۴۳ مولوی عبد الغنی
۶۵۴۹ حشمت خان
۶۹۲۴ ص شیخ عبد العزیز
۷۴۳۷ سید محمود علی
۷۴۵۳ ص منشی محمد یوسف
۷۴۶۰ میاں الٰہ بخش جلال الدین ص
۷۴۶۲ ص منشی اشرف علی
۷۴۸۷ ص عبد القدوس
۸۰۰۳ بابو خدا بخش
۸۰۶۲ ص حکیم محمد اسحاق
۸۳۴۲ ص سید محمد شاہ
۸۳۶۹ ص عبد الغفور
۸۴۸۰ ص حاجی عبد الوہاب
۸۵۱۸ امام الدین اینڈ سنز
۸۵۲۹ سعید برادرز
۸۵۳۶ عبد العزیز
۸۵۴۷ سید نصرت صاحب
۸۵۶۸ شیخ عبد الجبار عبد الستار
۹۰۱۱ مولانا عبد الصمد

۹۰۱۹ ص محمد عبد اللہ
۹۰۶۸ میاں قمر الدین
۹۲۴۲ ص اسماعیل
۹۴۳۱ محمد حسن
۹۴۴۸ ص عبد الرحمٰن
۹۴۶۹ ص ایم۔ کے رحمٰن
۹۴۹۴ ص مولوی محمد یعقوب برق
۹۵۱۳ مولوی فتح دین
۹۵۴۶ مولوی عبد الجلیل
۹۶۰۹ ایم صالح بن یعقوب
۹۸۶۱ عینی ولی ٹپیل
۹۸۹۰ مولوی محمد بایزید
۹۹۰۸ ص ماسٹر محمد اسحاق
۹۹۶۷ بی حسن اسکوائر
۹۹۹۱ ص مولوی عبد الحمید
۱۰۱۴۸ منشی عبد الغفور
۱۰۲۲۹ ص شیخ عبد الرزاق
۱۰۲۳۷ ص ابو عطا عبد الحق
۱۰۳۴۵ حاجی کریم بھائی حسن بھائی
۱۰۴۴۴ ص مولوی ابو العطاء اللہ دتہ
۱۰۵۳۰ ص مولوی عبد الوہاب
۱۰۵۴۸ ص خواجہ غلام محی الدین
۱۰۶۲۹ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۶۵۹ ص مولوی اللہ بخش
۱۰۶۷۹ ص حافظ عبد الرحمٰن
۱۰۶۸۰ ص منشی عبد الرحمٰن
۱۰۶۸۲ مولانا عبد الوہاب
۱۰۷۵۲ ص بابو عبد السبحان سراوی
۱۰۸۸۴ ملک سکندر خان
۱۰۹۰۵ اے۔ اے۔ ایس عبد الغفار خان

۱۰۹۲۴ ص ایم غلام رسول
۱۰۹۴۲ ص حاجی عبد الغنی
۱۰۹۷۱ شیخ غلام محمد
۱۰۹۷۳ حاجی محمد ابراہیم
۱۰۹۹۲ محمد صادق بٹ
۱۱۰۹۳ ص سید پیر نادر شاہ
۱۱۱۶۲ ص غلام اللہ
۱۱۱۸۵ ڈاکٹر سلیمان خان
۱۱۱۸۶ مولوی امام الدین
۱۱۱۹۹ عبد السلام
۱۱۲۰۱ میاں نور محمد
۱۱۲۰۵ آیچ را مجانی
۱۱۲۶۰ مولوی عبد العزیز
۱۱۲۷۵ ص ایس ایم ضیاء الرحمٰن
۱۱۳۱۲ ص مولوی علی صاحب
۱۱۴۰۵ مولوی عبد الوہاب
۱۱۴۲۷ اے۔ آر۔ سعید
۱۱۴۳۴ میاں بوٹا
۱۱۴۳۹ دی نیشنل پبلک لائبریری
۱۱۵۳۷ ص محمد شفیق محمد صدیق
۱۱۵۷۵ مولوی الٰہی بخش
۱۱۵۹۰ خواجہ غلام مصطفےٰ
۱۱۶۰۳ ص عبد الغنی
۱۱۶۰۳ ابو عبد الجبار محمد محی الدین
۱۱۶۳۲ ص مولوی سعید الرحمٰن مہاجر
۱۱۶۵۵ ص راؤ محمد معصوم علیخان
۱۱۶۶۰ ص صاحبزادہ محمد جعفر علی خان
۱۱۶۶۱ ص شیخ غالب رسول

۱۱۶۶۶ ص محمد عاشق
۱۱۶۶۸ ص سیکرٹری انجمن کاشانہ ادب
۱۱۶۷۳ ص مستری محمد سعید
۱۱۶۷۴ ص میر امجد علی
۱۱۶۸۰ ص عبد الستار
۱۱۶۸۹ مسٹر ممتاز علی خیر محمد
۱۱۶۹۰ مولوی حبیب اللہ
۱۱۶۹۱ چوہدری جھنڈا
۱۱۶۹۶ رمضان علی
۱۱۶۹۸ عبد العزیز
۱۱۶۹۹ میاں رحمت اللہ
۱۱۷۰۶ میاں کریم بخش
۱۱۷۳۴ سید پیر صاحب
۱۱۷۵۰ مولوی غلام نبی
۱۱۷۵۶ ص مولوی اللہ دتہ
۱۱۷۵۸ ص شیخ نجم الدین
۱۱۷۵۹ ص منشی عطا محمد
۱۱۸۰۱ پیرزادہ محمد منیر
۱۱۸۰۳ میاں دین محمد
۱۱۸۸۲ ایم خدا بخش

غریب فنڈ

۱۱۳۷ عبد السبحان
۱۱۲۱۱ سیکرٹری جمعیۃ الطلبا
۱۱۴۲۱ مستری بشیر احمد
۱۱۶۸۸ خدا بخش
۱۱۶۹۲ ابو سلیمان عبد الرحمٰن
۱۱۶۹۳ محمد حسین
۱۱۷۰۰ محمد امین
۱۱۷۳۲ حبیب اللہ

اہلحدیث کی اشاعت بڑھانے کیلئے ہر اہل حدیث کو کوشش کرنی چاہئے۔

اسلامی پردہ ۵۵، اسلامی پردہ کی ضرورت اور فوائد (۴۸۳) اور مخالفین کو جواب نمبر ۱۰، (اخبار اہلحدیث)

ملکی مطلع

جلالۃ الملک ابن سعود پر غلط الزام

معاصر "سیاست" کو جواب

معاصر "سیاست" کو حکومت نجدیہ سے بہت عرصہ سے رنج ہے۔ رنج کی اصلی وجہ قبوں کا گرانا اور سید حبیب شاہ صاحب کو حجاز سے باہر چلے جانے کا حکم دینا ہے۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سابق زمانے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس لئے اب اس کی بابت کچھ لکھنا بے کار ہے۔ البتہ تیسرا الزام معاصر سیاست نے یہ لگایا ہے کہ ابن سعود نے ترکی خلافت سے غداری کی تھی۔ یہ الزام سب سے زیادہ سخت ہے۔ چاہئے تو بحیثیت مسلمان یہ تھا کہ معاصر موصوف اپنے دعوے کا ثبوت خود پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتے۔ لیکن انہوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا۔ تو ہم ہی اس غلط الزام کی تردید میں ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اس وقت حکومت نجدیہ کی حیثیت کو ملحوظ رکھ کر ہمارا ثبوت سنیں۔ جمال پاشا کلاں جو ترکی جنگ میں محاذ مصر کے سپہ سالار تھے اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

"انگریزوں کی قربت کی وجہ سے امیر ابن السعود ہمیں براہ راست کوئی امداد نہ دے سکا۔ کیونکہ اس کو انگریزوں کی جانب سے سخت نقصان واذیت کا احتمال تھا۔ تاہم بار برداری کے لئے اونٹ روانہ کر کے اور اپنے ملک سے شام کی طرف جانے کے لئے سامان تجارت کے گذرنے کی اجازت دیکر اس نے ہماری زبردست مدد کی"

(ڈائری جمال پاشا ص ۱۹۰ طبع سوئم)

جمال پاشا کوئی معمولی آدمی نہ تھا محاذ مصر کا سپہ سالار تھا۔ اس کی رائے کے مقابل معاصر سیاست کی رائے کیا وقعت رکھتی ہے۔ اس کا فیصلہ صاحب سیاست ہی کر سکتے ہیں۔

ہاں اس کے مقابلے میں ذرہ اپنے حنفی بھائی شریف میاں کی بابت بھی بتائیے گا کہ کہاں تک انہوں نے ترکی خلافت کی مدد کی۔ حق تو یہ ہے کہ شریف حسین (حنفی) نہ بگڑتا تو ترکوں کو شکست ہی نہ ہوتی۔

لے دے کے بڑا الزام یہ لگایا ہے کہ انگریزی کمپنی کو ٹھیکہ کیوں دیا؟ جناب من اس لئے دیا کہ مسلمانوں نے جدہ مکہ ریلوے بنانے کا ٹھیکہ لیا تو کیا کیا؟ وہ ٹھیکہ انہوں نے پورا کیا ہوتا تو انگریزوں کو کیوں دیا جاتا۔ علاوہ اس کے انگریزی کمپنی کو پہاڑوں کی کھدوائی کا ٹھیکہ دیا ہے وہ بھی مکہ اور مدینہ سے باہر کا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس ٹھیکہ سے بہت سی کارآمد چیزیں نمودار ہونگی جس سے سلطنت کو ترقی ہوگی۔ اور سلطنت کی ترقی سے توحید وسنت کی اشاعت خوب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ: چونکہ حکومت نجدیہ کے آثار رحمت سب دنیا دیکھ رہی ہے اور وہ اپنے کارناموں کے لحاظ سے کسی بحث یا دلیل کی محتاج نہیں۔ اس لئے اہلحدیث اس بحث کو اتنے پر ختم کرتا ہے۔

حجاز میں مدرسہ حربیہ کا قیام

مکہ معظمہ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سعودی حکومت نے ایک مدرسہ حربیہ قائم کیا ہے اور تمام مملکت حجاز میں اعلان کر دیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر کے ہر جوان کے لئے فوجی تعلیم حاصل کرنی لازمی ہے۔ جو نوجوان اس حکم کی خلاف ورزی کریں گے یا غفلت برتیں گے انہیں کڑی سزا دی جائیگی۔ سعودی حکومت نے ایک سابق ترک جرنیل خالد بے کو اس مدرسہ کا پرنسپل مقرر کیا ہے جرنیل خالد بے عرصہ ۱۸ سال سے حجاز میں مقیم ہیں اور عربوں کے خصائل وعادات سے اچھی طرح سے واقف ہیں۔ آپ کے دو نائب مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے نام کرنل حسن وفقی اور کرنل مراد بے ہیں۔ اس مدرسہ کے فارغ التحصیل نوجوانوں کو فوج میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے"

(احسان۔ لاہور ۲۳ جون ۳۵ء)

مظلومین اہل حدیث

کیندرا پاڑہ ضلع کٹک کی گذارش

اخبار گوہر بار اہلحدیث کے ناظرین کرام سے مخفی نہیں کہ جماعت اہل حدیث کیندرا پاڑہ ضلع کٹک مساجد سے زدوکوب کر کے نکالے گئے۔ جس کی مختصر روئداد اخبار اہلحدیث، اخبار محمدی، اخبار اہلحدیث گزٹ میں شائع ہو چکی ہے۔ مخالفوں نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپیل دائر کیا مگر وہاں سے ان کو بے نیل مرام واپس آنا پڑا۔ البتہ جرمانہ میں کسی قدر تخفیف ہوگئی۔ اب مخالفوں نے ضلع جج کی عدالت میں موشن کیا ہے۔ جانبین کے وکلاء کی تقریریں ہو چکی ہیں۔ ناظرین کرام ہر جگہ ہماری فتحیابی کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔ واضح رہے کہ ماتحت عدالت میں ہم لوگ ۲ نمبر مقدمہ میں کثیر رقم خرچ کر کے زیر بار ہو گئے تھے اور ہماری حالت بالکل شکستہ ہوگئی۔ عین وقت پر جماعت اہلحدیث کلکتہ سے ہم کو مدد پہنچی۔ جس کے لئے تہ دل سے ہم ان کے مشکور ہیں۔ جگر ناتھ پور اور جھونپڑہ سے چندہ کی جس قدر رقم آئی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کی سعی قابل ذکر ہے۔ حاجی محمد سعید صاحب۔ حاجی امیرالدین صاحب، حاجی عبدالحق صاحب وحاجی محمد یاسین صاحب۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ جماعت اہل حدیث بھدرک، گوجر دارہ، اور بونت ماتحت عدالت کے مقدمہ کے وقت ہماری

(اہلحدیث ... ۲۸ جون ... حالات ... [illegible] (۶۸۳))

ahmadimuslim.de

مدد کی ۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک جزا دے ۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ساکن گوجر دارہ کی خدمت بھی قابل ذکر ہے ۔ انہوں نے ماتحت عدالت کے مقدمہ کی پیروی کے لئے مبلغ غلہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمائے ۔ جزاہ اللہ ۔ جماعت اہلحدیث بھدرک اور گوجر دارہ نے منشی محبوب علی خان صاحب کو مقدمہ کی کاروائی اور چندہ فراہم کرنے کے لئے کلکتہ، کٹک، چھپوا، کیندرپاڑہ وغیرہ روانہ کیا۔ چھپوا اور جینت سے ابھی تک امداد کی درخواست نہیں کی گئی ۔ جو صاحب ہماری مدد کرنی چاہیں وہ چندہ کی رقم حاجی محمد سعید صاحب ساکن چھپوا کے نام روانہ کریں ۔ اپیل کے خرچ کے لئے برادران اہل حدیث کلکتہ سے ایک صد روپیہ، جھونپڑہ اور جگر ناتھ پور سے ۱۲ روپیہ ۸ آنہ ملے ۔ رقم مذکور سے اب تک ۱۰۷ روپیہ ۸ آنہ خرچ ہوا ہے

منشی محبوب علی خان صاحب باوجود ایک مسن بزرگ ہونے کے توحید وسنت کی اشاعت کے لئے ان کی جانفشانی، ان کی سرتوڑ کوششیں یہ خدمتیں ایسی ہیں جن کا ذکر نہ کرنا پرلے درجہ کی بے انصافی ہوگی ۔ خداوند کریم آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی صحت میں ترقی دے ۔ آمین ۔

جیسا مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب پیش امام مسجد جدید اہل حدیث کلکتہ بھدرک کے مقدمہ کے وقت توحید وسنت کی اشاعت کے لئے کوشاں ہوئے تھے امید ہے بلکہ درخواست ہے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب و مولانا عبدالحنان صاحب اس وقت ہماری جماعت کے لئے بھی سعی بلیغ فرمائینگے ۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا محمد صاحب اور مولانا عبدالحنان سے گذارش ہے کہ آپ لوگ ازراہ کرم مضمون ہذا کو اپنے اخبار میں شائع کرکے ہماری مدد فرمائینگے (میر محمد شریف امین و خازن انجمن اہلحدیث کیندرپاڑہ ضلع کٹک اڑیسہ)

اہلحدیث اخبار کے ناظرین مختلف مزاج کے ہوتے ہیں۔ اس لئے مضمون مختصر ہونا چاہیئے۔

مسلمان بیدار ہوجائیں

جداگانہ انتخاب سخت معرض خطر میں ہے

منٹو مارلے کی اصلاحات نظام حکومت ہند کے وقت سے مسلمانوں کا سب سے اہم مطالبہ انتخاب جداگانہ کا رہا ہے ۔ جس کو لارڈ منٹو کے زمانہ سے اب تک ہر وائسرائے نے اور مسٹر مارلے سے لے کر اس وقت تک ہر ایک سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے نہ صرف تسلیم بلکہ اس کے برقرار رکھنے کی ضمانت کی ہے ۔ اور تجربہ نے بخوبی ثابت کردیا ہے کہ حالات موجودہ میں مسلمانوں کی واقعی نمائندگی کی بغیر انتخاب جداگانہ کے جو بذریعہ جداگانہ رائے دہندوں کے عمل میں آئی اور کوئی صورت نہیں ہوسکتی ۔

مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے میں حکومت برطانیہ نے ہمارے ساتھ کوئی رعائت یا احسان نہیں کیا ۔ جس طرح حکومت وقت کی اطاعت اور وفاداری رعایا پر فرض ہے اسی طرح رعایا کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت پر لازمی ہے مسلمانوں نے حکومت برطانیہ کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کسی صلہ اور معاوضہ کی امید پر نہیں کیا اور گورنمنٹ نے اگر بقدر اشک بلبل کبھی مسلمانوں کے حقوق پر التفات کیا تو اس کو مسلمانوں کی وفاداری کی قیمت قرار دینا ان کی سراسر توہین ہے ۔

فرقہ وارانہ فیصلہ کے صادر ہوتے ہی مسلمانوں کے مخالفین نے اس کو منسوخ کرانے کے واسطے چوٹی سے لے کر ایڑی تک زور صرف کردیا ۔ اب صرف اتنا موقع باقی ہے کہ اگر ہم یک جہتی کے ساتھ پر زور طریقہ پر اپنی صدائے احتجاج بلند کریں تو خفیف امکان اس بات کا ہے کہ ہاؤس آف لارڈس میں سابق دفعہ ۲۸۵ پر بجائے دفعہ ۲۹۹ مرتمہ کے قائم ہوجائے ۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں عام طور پر سخت ہیجان پیدا ہورہا ہے اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ۵ جولائی کو جمعہ کے روز ہر شہر اور قصبہ میں مسلمانوں کے جلسے کرکے مرتمہ دفعہ ۲۹۹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے اور گورنمنٹ پر زور دیا جائے کہ ہاؤس آف لارڈس میں دفعہ ۲۸۵ بحالت اصلی قائم کردی جائے مجھے امید کامل ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس اہم تجویز پر عملدرآمد کریں گے اور ۵ جولائی کو ہر شہر ہر قصبے اور ہر قریہ میں جلسے کرکے وائسرائے ہند اور سکرٹری آف اسٹیٹ کو اطلاع دینگے ۔

(خاکسار محمد یعقوب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی از مراد آباد)

ریویو

رسالہ صلیب شکن بجواب شیر افگن

پادری سلطان محمد پال نے جو اپنے عیسائی ہونے کی وجوہات میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام تھا "میں مسیحی کیوں ہوا"۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب لکھا گیا جس کا جواب الجواب پادری صاحب نے اخبار نور افشاں لاہور میں لکھا بعد ازاں رسالہ کی شکل میں شائع کیا جس کا نام "شیر افگن" رکھا اس کا جواب بھی مولانا موصوف نے محققانہ وعالمانہ اسی وقت لکھا اور اسمیں حسب عادت کریمانہ اس حصہ کو نظر انداز کیا جسمیں خلاف تہذیب آپکی شان کے خلاف تحریر تھی شاید اسی وجہ سے پادری خان صاحب ہمیشہ عدم جوابدہی کا گیت گاتے رہے اور ہر اشتہار میں یہ لکھتے رہے کہ میرے رسالہ کا جواب کسی نے نہیں دیا ۔ آپکے تفاخر کو توڑنے کیلئے قدرت نے علاقہ مدراس کے ایک حکیم صاحب کو کھڑا کردیا ۔ جنہوں نے یہ رسالہ شیر افگن کے جواب میں لکھا ۔ رسالہ ہذا میں یہ خوبی ہے کہ ہر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے وہی بات جو بزعم معترض قابل اعتراض ہے بائبل سے ثابت کی ہے ۔ الزامی جواب کیلئے رسالہ قابل تعریف ہے ۔ اچھا ہوتا اگر کتابت وطباعت بھی اچھی ہوتی ۔ جس کی خرابی کے باعث بعض جگہ حوالجات بھی مشکوک ہوگئے ہیں ۔ قیمت مرقوم نہیں ۔

ahmadimuslim.de

سنگِ گردہ و مثانہ۔ پتھری۔ کنکر کے لئے ابھی اپریشن نہ کراویں

جناب کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت جی شرما ویدموجد امرت دھارا لاہور کی تیار کردہ دوائی

سنگ توڑ

ان امراض کے واسطے اکسیر ثابت ہوچکی ہے۔ بلاتکلیف براستہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اپریشن سے پہلے ایک بار ضرور تجربہ کر لیں۔ اور ہندوستانی دماغ کی داد دیں۔ سینکڑوں اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۶ ماشہ دو روپے

ایک تازہ رائے

میرے لئے جناب نے سنگ توڑ تجویز کیا تھا۔ کچھ دن ہوئے میں نے یہ منگوایا اور شربت بزوری بارد سے استعمال کر رہا ہوں۔ گذشتہ سال سے امسال میری صحت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثانہ کا درد بالکل بند ہے۔ میرے پاس ابھی وہ شیشی سنگ توڑ موجود ہے۔ آپ نے درحقیقت میری جان بچائی۔ پرماتما ایسے کارِ ثواب کا صلہ عطا فرمائے

(امر سنگھ نارسٹ نیجر اندورا ۹/۳۴ ۲۰)

نوٹ:۔ کارخانہ کی دیگر ادویات کی فہرست یا طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست ار کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوا دیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ **امرت دہارا ۲۳ لاہور** (۶۶۵)

المشتہر

منیجر امرت دہارا اوشدھالیہ۔ امرت دہارا بلڈنگس۔ امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا پوسٹ آفس لاہور

آج کل } یعنی اس موسم میں تو ہماری مشہور، ہردلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض بدہضمی درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض، ہیضہ، اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب و وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ ایک روپیہ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ۵ر

ملنے کا پتہ:۔ اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۳۰۸/۹ امرتسر

مجلۂ علمیۂ دارالعلوم الاسلامیۂ دیوبند کے علمی مذہبی ترجمان

"قاسم العلوم"

کا

خاص حبیب نمبر مفت

جس میں بلند پایہ علمی مذہبی مقالات اور حیوۃ نبویہ علیہ الف الف تحیۃ کے مختلف پہلوؤں پر محققانہ نظم و نثر مضامین ہونیکے علاوہ دارالعلوم دیوبند و مقامات مقدسہ کے قابل دید فوٹو بھی ہوں گے۔ ہم سالانہ قیمت ارسال فرماکر مفت حاصل کیجئے یا ۱ر کے ٹکٹ ارسال فرماکر طلب فرمالیجئے۔

خط و کتابت کا پتہ | عتیق احمد صدیقی مدیر رسالہ قاسم العلوم دیوبند

ahmadimuslim.de

مومیائی ۳۸/۵۱

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔
ابتدائی سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ
کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔
بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے
اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔
.... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے
دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ
لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف
ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو
یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک
چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (۶۸۶)
عہ۔ آدھ پاؤ ۱۲/ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔
ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ

تازہ ترین شہادات

ایک صاحب از ضلع مونگیر :- میں نے آپ سے ایک
چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ خدا نے بہت فائدہ
عطا کیا۔ ایک چھٹانک اونگھائی خان کے نام وی
پی بھیجدیں" (۷۔ مئی ۳۵ء)
جناب عنایت اللہ صاحب جیاری :- ایک مرتبہ
ماہ مارچ میں ہم نے آپ سے مومیائی منگائی تھی۔
اس سے ہم کو فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک اور
وی پی بھیج دیں" (۱۳ مئی ۳۵ء)
جناب ایم۔ اے۔ حق صاحب کلکتہ۔ آپکی مومیائی
پیشتر خاکسار منگا کر استعمال کر چکا ہے مفید پائی۔ اب
آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۳ مئی ۳۵ء)
پتہ :- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر
دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

۳۶/۵۱

تمام دنیا میں بے مثل

سفری شمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپے

ان دو نوبےنظیر کتابوں کی زیادہ
کیفیت اس اخبار میں ایک سال
چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی

مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا ۷/۱۲

یعنی
مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی و قادیانی تحریک کیلئے
شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵/ ہے۔ بیرونجات سے
منگوانے والے حضرات ۶/ کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے
ہیں (پتہ) محمد اسحاق دفتر کتب خانہ حقانی امرتسر

سرمہ نور العین ۲۵/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور
عینک سے بے پرواہ کر دیتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں
کا بےنظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ
مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ ۴۳/۲۵

سیاہ و سفید رجسٹرڈ ۱۶۵۷ء

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ
کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں
فائدہ نہ دیتے تھے اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں
سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، دھوبے، ککرے، آنکھ جلنی
پرانی لالی، اجالا، پھلی، جھپڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض
میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں
دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک
پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ
۱/ کے ٹکٹ بھیجکر منگواؤ اور آزماؤ۔ قیمت فی تولہ عہ مع
خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے ۱۲/ تولہ۔
سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات
سے مرکب نہایت سریع الاثر۔ قیمت عہ روپیہ تولہ

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

زنانہ ریشمی دوپٹہ پھولدار ۱/۱

دوپٹہ کے چاروں طرف نہایت خوبصورت پھولدار
بیل بوٹے اور پھول کا کام نکلا ہوا تین گز لمبا، ڈیڑھ
گز چوڑا فی ریشمی دوپٹہ ایک روپیہ بارہ آنے۔
اگر ناپسند ہو فوراً ہمارے خرچ پر واپس کر دیویں۔

(ملنے کا پتہ)

مینیجر سودیشی کھدر پرچارک کمپنی نمبر ۸ لودیانہ شہر

ضرورت ہے ۵/۱۲

سکول فار الیکٹریشنز لودھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ)
کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا
چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیئر اور صوبہ دہلی
میں ماسوا اسکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ
لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔ پراسپیکٹس مفت۔

(مینیجر)

ahmadimuslim.de

محکمہ صنعت وحرفت پنجاب

۲/۲

داخلہ کا اعلان

گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر کا نیا سیشن یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

بالائی (A) کلاس اور آرٹیزن (B) کلاس کے داخلہ کی درخواستیں ذیل کے پتے پر ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں اس مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہئیں جو درخواست دینے پر مل سکتا ہے۔ درخواست دیتے وقت یونیورسٹی کا یا سکول لیونگ سرٹیفکیٹ، چال چلن کی سندات اور عمر اور صحت کے سرٹیفکیٹ بھی بھیجنے چاہئیں۔

چند وظیفے جن کی مقدار اوسطاً آٹھ روپے ماہوار ہیں قواعد وضوابط کی شرطوں کے ماتحت بہترین مستحق امیدواروں کو دیئے جاتے ہیں۔

ہندوستانی ریاستوں یا دوسرے صوبوں کے امیدوار بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ داخلہ کے وقت ڈھائی سو روپے سالانہ کی رقم پیشگی ادا کردیں۔

منتخب شدہ امیدواروں کو داخلہ کے دن مندرجہ ذیل رقوم بطور امانت داخل کرنی پڑتی ہیں یہ رقوم (نمبر ۵ و ۶ کے سوا) کورس پورا ہوجانے پر واپس لی جاسکتی ہیں:

۱ ضمانت   بالائی کلاس (A) کے لئے   دس روپے

۲ ضمانت   آرٹیزن کلاس (B) کے لئے   پانچ روپے

۳ ضمانت   برائے کتب لائبریری   پانچ روپے

۴ ضمانت   برائے ہوسٹل   دو روپے

۵ کھیلوں کے لئے سالانہ چندہ برائے (A) کلاس دو روپے۔ برائے (B) کلاس ایک روپیہ

۶ ماہوار ٹیوشن فیس ایک روپیہ برائے (A) کلاس و ۸/ برائے آرٹیزن کلاس۔

ہوسٹل میں بیرونی امیدواروں کے لئے چار آنے ادا کرنے پر جگہ مہیا کردی جاتی ہے۔

کھڈیوں اور ترقی یافتہ طریق ہائے پارچہ بافی پر نظری اور عملی ٹکنیکل تعلیم کے ساتھ ساتھ رنگریزی، فنشنگ اور بلیچنگ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آخری سال کے طالب علموں کو کمرشل ٹریننگ کلاس میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ جو تجارتی پیمانے پر پارچہ بافی کی پوری پوری مشق کرانے کے لئے جاری کی گئی ہے۔

پارچہ بافوں کو ریشم بافی اور خوبصورت نقش ونگار کے ڈیزائن تیار کرنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک سپیشل کلاس بھی کھولی گئی ہے۔ یہ کلاس اکتوبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوکر چھ ماہ تک رہے گی۔ اس کے داخلہ کے اور دوسرے قواعد وہی ہیں جو آرٹیزن کلاس کے ہیں۔ جن امیدواروں کو کھڈیوں پر پارچہ بافی کا پہلا تجربہ حاصل ہوگا۔ ان کو ترجیح دی جائے گی۔

قواعد کی پوری تفصیلات پراسپکٹس میں درج ہیں جو ذیل کے پتے سے مل سکتے ہیں۔

دستخط ٹکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹی ٹیوٹ امرتسر

(۶۸۷)

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلاء نو ایجاد رجسٹرڈ

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج کمزوری ونامردی جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کردے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جوش عجیب کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلاء کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلااس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس عہ

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے مشہور ومعروف ارسطوئے زماں حکیم محمود احمد خان والد بزرگوار مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم کی تصنیف ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مرد، عورت کے رشتہ کا اصل مطلب کیا ہے۔ تندرست وخوبصورت اولاد پیدا کرنے کے طریق، درازی عمر کی وجہ، اور اس کے علاوہ بے شمار ایسے بے نظیر ونایاب نسخہ جات درج ہیں جو حکیم صاحب کے خاندان میں صدیوں سے پشت در پشت چلے آتے تھے اور جو شائقین حضرات کو ہزاروں روپے خرچ کرنے پر بھی حاصل نہ ہوتے تھے۔ بازاری کوک شاستروں کی طرح محض تک بندیوں سے کام نہیں لیا گیا بلکہ مجرب نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:۔ مینجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

الہامات مرزا } اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کا غلط ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۹/

تاریخ مرزا } مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح حالات از طفولیت تادم وفات۔ قیمت ۶/

فاتح قادیان } اس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ منعقدہ دعائے مرزا بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ جدید اڈیشن۔ قیمت ۶/

نکاح مرزا } مع جواب الجواب۔ جسمیں مرزا صاحب کے آسمانی نکاح والی پیشگوئی کی زبردست تردید کی گئی ہے۔ جدید اڈیشن قیمت صرف ۳/ (۶۸۸)

مرقع قادیانی } یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو مرزائی مشن کی تردید میں شائع ہوتا رہا ہے۔ دو سال کا مکمل فائل ہے یعنی ۲۴ پرچے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

شہادات مرزا } جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ، اقوال و افعال مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثے کی روئداد ہے جو درباره حیات مسیح علیہ السلام مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول آف راجیکے ہوا تھا۔ قیمت ۶/

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوےٰ۔ بتایا گیا ہے کہ مرزائی خارج از اسلام ہیں۔ قیمت ۲/

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف قرآن دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے قرآنی معارف میں سے چند نمونے

یکہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ اس میں چند ابواب ہیں جن کو یاد کرکے ایک اردو خوان بھی کامیاب مناظرہ کرسکتا ہے۔ قیمت ۶/

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا کے آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۵/ انگریزی اڈیشن ۶/

علم کلام مرزا } اس میں مرزا صاحب کو بحیثیت ایک مصنف کے جانچا گیا ہے قادیانی مشن پر بالکل ایک نئی چیز ہے۔ قیمت ۸/

عجائبات مرزا } حصہ دوم علم کلام۔ اس میں مرزا صاحب کی عمر ان کے اپنے اقوال سے صرف گیارہ سال ثابت کی گئی ہے نہایت دلچسپ رسالہ ہے۔ قیمت ۳/

بہاء اللہ و مرزا } اس رسالہ میں ہر دو مدعیان کے دعاوی اور دلائل میں مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی شیخ ایرانی سے فیض یاب تھے۔ قیمت ۶/

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں حکیموں اور ڈاکٹروں کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مراق ایک قسم کا جنون ہوتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کا اپنے اقرار سے مراقی ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۲/

ہندوستان کے دو ریفارمر } مرزا صاحب اور سوامی دیانند کی شیریں کلامی درباره رہبران دیگر مذاہب نہایت واضح مثالوں سے ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ کا بھی میں ظل ہوں جو ان کی زندگی کا مقصد تھا وہی میرا ہے۔ اس خصوص میں ان کی گئی ہے۔ قیمت ۲/

ملنے کا پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

شہادۃ القرآن } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ ۲ روپے۔

الخبر الصحیح } مصنفہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ اس رسالہ میں حضرت عیسےٰ کی قبر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۲/

پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر